

مکاتیب
حضرت شاہ ولی اللہ محدّد دہلوی
(جلد اول و دوم)

تحقیق
مفتی نسیم احمد فریدی امر و ہوی

تقدمہ و تحشیہ
پروفیسور ثار احمد فاروقی

پیشگفتار
دکتر وقار الحسن صدیقی

کتابخانہ رضا رام پور

(انراپرادش) ہند

۲۰۰۴ م / ۱۴۲۵ ھ

مکاتیب حضرت شاہ ولی اللہ محدّد دہلوی

(جلد اول و دوم)

تحقیق
مفتی نسیم احمد فریدی امر وہوی

تقدمہ و تحشیہ
پرفسور ثار احمد فاروقی

پیشگفتار
دکتر وقار الحسن صدیقی

کتابخانہ رضا رام پور

(اتراپردیش) ہند

۲۰۰۴ م / ۱۴۲۵ ھ

سلسلہ انتشارات کتابخانہ رضا رام پور

© کتابخانہ رضا رام پور - ۲۰۰۴ م

- نام کتاب : مکاتیب حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
- گردآوری (ج ۱) : شاہ عبدالرحمن پُہلتی رحمۃ اللہ علیہ
- گردآوری (ج ۲) : شاہ محمد عاشق پُہلتی رحمۃ اللہ علیہ
- تحقیق : مفتی نسیم احمد فریدی رحمۃ اللہ علیہ امرہوی
- تقدمہ و تحشیہ : پرفسور نثار احمد فاروقی
- ناشر : دکتر وقار الحسن صدیقی
- مدیر ویژہ امور کتابخانہ رضا رام پور
- حامد منزل، قلعہ، رام پور ۲۴۴۹۰۱ (اتراپردش) ہند
- تیراژ : ۳۰۰ نسخہ
- سال چاپ : ۱۴۲۵ھ / ۲۰۰۴ م
- تحریر رایانہ ای : آرسنس کامپیوتر تکست، دہلی، ۲۳۲۶۴۰۶۱
- مطبع : دایموند پرنٹرز، دہلی نو ۱۱۰۰۰۲
- بہا : - / ۱۰۰۰ روپیہ ہندی یا ۶۰ دلار امریکایی

ISBN 81-87113-70-7

فهرست مطالب

پیشگفتار.....	۱۹
تقریظ.....	۲۱
سخن‌های گفتنی.....	۲۷
مقدمه.....	۳۷

جلد اول

مکتوب ۱	به طرفِ میان شاه نُورالله ﷺ.....	۵۳
مکتوب ۲	به جانبِ حضرتِ شاه محمد عاشق پُهلتنی عَفی عنه... ۵۳	
مکتوب ۳	به طرفِ حقایق و معارف آگاه شاه نُورالله ﷺ.....	۵۵
مکتوب ۴	به طرفِ حقایق و معارف آگاه شاه نُورالله ﷺ.....	۵۶
مکتوب ۵	به طرفِ حقایق آگاه شاه نُورالله ﷺ.....	۵۷
مکتوب ۶	به طرفِ حقایق آگاه شاه نُورالله ﷺ.....	۶۰
مکتوب ۷	به طرفِ حقایق آگاه شاه نُورالله ﷺ.....	۶۱
مکتوب ۸	به طرفِ برادرِ خُرد مخدومی شاه اهلُ الله ﷺ.....	۶۱
مکتوب ۹	به خدمتِ مخدومی شاه اهلُ الله ﷺ.....	۶۳
مکتوب ۱۰	به طرفِ حضرتِ شاه محمد عاشق پُهلتنی عَفی عنه... ۶۴	
مکتوب ۱۱	به طرفِ مخدومی حضرت شاه اهلُ الله ﷺ.....	۶۵
مکتوب ۱۲	به طرفِ حضرتِ شاه محمد عاشق پُهلتنی عَفی عنه... ۶۶	

- مکتوب ۱۳ بہ طرفِ حضرتِ شاہِ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ... ۶۷
- مکتوب ۱۴ بہ طرفِ حضرتِ شاہِ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ... ۶۸
- مکتوب ۱۵ بہ طرفِ حضرتِ شاہِ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ... ۶۹
- مکتوب ۱۶ بہ طرفِ حضرتِ شاہِ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ... ۷۰
- مکتوب ۱۷ بہ طرفِ حقایق و معارف آگاہ شاہ نور اللہ ﷺ..... ۷۱
- مکتوب ۱۸ بہ طرفِ حضرتِ شاہِ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ... ۷۳
- مکتوب ۱۹ بہ طرفِ حقایق آگاہ شاہ نور اللہ ﷺ..... ۷۴
- مکتوب ۲۰ بہ طرفِ حضرتِ شاہِ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ... ۷۵
- مکتوب ۲۱ بہ طرفِ حقایق آگاہ شاہ نور اللہ ﷺ..... ۷۷
- مکتوب ۲۲ بہ طرفِ حضرتِ شاہِ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ... ۷۸
- مکتوب ۲۳ بہ طرفِ والدِ شاہِ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ... ۷۹
- مکتوب ۲۴ بہ طرفِ حضرتِ شاہِ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ... ۸۰
- مکتوب ۲۵ بہ طرفِ حضرتِ شاہِ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ... ۸۱
- مکتوب ۲۶ بہ طرفِ حقایق و معارف آگاہ شاہ نور اللہ ﷺ..... ۸۳
- مکتوب ۲۷ بہ طرفِ حقایق آگاہ شاہ نور اللہ ﷺ..... ۸۴
- مکتوب ۲۸ بہ طرفِ حضرتِ شاہِ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ... ۸۴
- مکتوب ۲۹ بہ طرفِ حضرتِ شاہِ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ... ۸۵
- مکتوب ۳۰ بہ طرفِ حضرتِ شاہِ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ... ۸۶
- مکتوب ۳۱ بہ طرفِ حضرتِ شاہِ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ... ۸۷
- مکتوب ۳۲ بہ والدِ بزرگوار شاہِ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ... ۸۸
- مکتوب ۳۳ بہ طرفِ حضرتِ شاہِ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ... ۸۸

مکتوب ۳۴	بہ طرفِ حضرتِ شاه محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ... ۸۹
مکتوب ۳۵	بہ طرفِ حضرتِ شاه محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ... ۸۹
مکتوب ۳۶	بہ طرفِ حضرتِ شاه محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ... ۹۰
مکتوب ۳۷	بہ طرفِ حضرتِ شاه محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ... ۹۰
مکتوب ۳۸	بہ نامِ شاه نورالله ﷺ..... ۹۱
مکتوب ۳۹	بہ طرفِ حضرتِ شاه محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ... ۹۲
مکتوب ۴۰	بہ طرفِ حضرتِ شاه محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ... ۹۳
مکتوب ۴۱	بہ طرفِ حضرتِ شاه محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ... ۹۳
مکتوب ۴۲	بہ طرفِ حضرتِ شاه محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ... ۹۴
مکتوب ۴۳	بہ طرفِ حقایق آگاہِ شاه نورالله ﷺ..... ۹۵
مکتوب ۴۴	بہ نامِ شیخ محمد عابد ﷺ..... ۹۶
مکتوب ۴۵	بہ یکی از اغنیاء..... ۹۷
مکتوب ۴۶	بہ طرفِ حضرتِ شاه محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ... ۹۸
مکتوب ۴۷	بہ جانبِ حضرتِ شاه محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ... ۹۸
مکتوب ۴۸	بہ نامِ شاه نورالله ﷺ..... ۱۰۱
مکتوب ۴۹	بہ نامِ شاه نورالله ﷺ..... ۱۰۲
مکتوب ۵۰	بہ جانبِ حضرتِ شاه محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ... ۱۰۶
مکتوب ۵۱	بہ طرفِ حضرتِ شاه محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ... ۱۰۸
مکتوب ۵۲	بہ جانبِ حضرتِ شاه محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ... ۱۰۹
مکتوب ۵۳	بہ جانبِ حضرتِ شاه محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ... ۱۱۱
مکتوب ۵۴	بہ جانبِ حضرتِ شاه محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ... ۱۱۲

مکتوب ۵۵	به جانب حضرت شاه محمد عاشق پُهلتنی عُفی عنه... ۱۱۳
مکتوب ۵۶	به جانب حضرت شاه محمد عاشق پُهلتنی عُفی عنه... ۱۱۳
مکتوب ۵۷	به جانب حضرت شاه محمد عاشق پُهلتنی عُفی عنه... ۱۱۴
مکتوب ۵۸	به نام شاه نورالله ﷺ..... ۱۱۵
مکتوب ۵۹	به نام شیخ محمد قطب روهتکی ﷺ..... ۱۱۶
مکتوب ۶۰	به نام شیخ محمد قطب روهتکی ﷺ..... ۱۱۷
مکتوب ۶۱	به نام شیخ محمد قطب روهتکی ﷺ..... ۱۱۷
مکتوب ۶۲	به نام شیخ محمد قطب روهتکی ﷺ..... ۱۱۸
مکتوب ۶۳	به نام شیخ محمد قطب روهتکی ﷺ..... ۱۲۰
مکتوب ۶۴	به نام شیخ محمد قطب روهتکی ﷺ..... ۱۲۱
مکتوب ۶۵	به نام شیخ محمد قطب روهتکی ﷺ..... ۱۲۲
مکتوب ۶۶	به نام شیخ محمد قطب روهتکی ﷺ..... ۱۲۳
مکتوب ۶۷	به نام شیخ محمد قطب روهتکی ﷺ..... ۱۲۴
مکتوب ۶۸	به نام شیخ محمد قطب روهتکی ﷺ..... ۱۲۵
مکتوب ۶۹	به نام شیخ محمد قطب روهتکی ﷺ..... ۱۲۶
مکتوب ۷۰	به نام مخدوم محمد معین تتوی ﷺ..... ۱۲۷
مکتوب ۷۱	به نام مخدوم محمد معین تتوی ﷺ..... ۱۲۸
مکتوب ۷۲	به نام مخدوم محمد معین تتوی ﷺ..... ۱۳۰
مکتوب ۷۳	به نام مخدوم محمد معین تتوی ﷺ..... ۱۳۲
مکتوب ۷۴	به جانب مخدوم محمد معین تتوی ﷺ..... ۱۳۵
مکتوب ۷۵	به نام شاه نورالله ﷺ..... ۱۳۶

مکتوب ۷۶	بہ نام شاہ نور اللہ <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>	۱۳۶
مکتوب ۷۷	بہ نام شاہ نور اللہ <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>	۱۳۷
مکتوب ۷۸	بہ نام شاہ نور اللہ <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>	۱۳۸
مکتوب ۷۹	بہ نام شاہ نور اللہ <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>	۱۳۹
مکتوب ۸۰	بہ نام شاہ نور اللہ <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>	۱۴۰
مکتوب ۸۱	بہ نام شاہ نور اللہ <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>	۱۴۱
مکتوب ۸۲	بہ نام شاہ نور اللہ <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>	۱۴۳
مکتوب ۸۳	بہ نام شاہ نور اللہ <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>	۱۴۴
مکتوب ۸۴	بہ نام خواجہ محمد امین کشمیری <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>	۱۴۵
مکتوب ۸۵	بہ نام خواجہ محمد امین کشمیری <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>	۱۵۰
مکتوب ۸۶	بہ جانب والد شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ	۱۵۱
مکتوب ۸۷	بہ والد شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ	۱۵۲
مکتوب ۸۸	بہ والد شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ	۱۵۳
مکتوب ۸۹	بہ والد شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ	۱۵۴
مکتوب ۹۰	بہ والد شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ	۱۵۵
مکتوب ۹۱	بہ والد شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ	۱۵۶
مکتوب ۹۲	بہ والد شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ	۱۵۸
مکتوب ۹۳	بہ جانب خالِ کبیرِ حضرتِ شیخ عبید اللہ سلمہ اللہ	۱۵۹
مکتوب ۹۴	بہ والد شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ	۱۵۹
مکتوب ۹۵	بہ والد شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ	۱۶۰
مکتوب ۹۶	بہ نام یکی از مخلصان	۱۶۱

- مکتوب ۹۷ به نام خواجہ محمد فاروق کشمیری ۱۶۲
- مکتوب ۹۸ به جانب حقایق و معارف آگاہ میان شاه نورالله ۱۶۳
- مکتوب ۹۹ به نام پایندہ خان روہیلہ ۱۶۴
- مکتوب ۱۰۰ به نام خان زمان خان ۱۶۵
- مکتوب ۱۰۱ رقیمہ کریمہ بہ شاه محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ ۱۶۶

جلد اول - قسمت دوم

- دیباچہ ۱۶۹
- مکتوب ۱۰۲ به نام بندہ مؤلف شاه محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ ... ۱۷۱
- مکتوب ۱۰۳ به نام بندہ مؤلف شاه محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ ... ۱۷۲
- مکتوب ۱۰۴ به نام بندہ مؤلف شاه محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ ... ۱۷۳
- مکتوب ۱۰۵ به نام بندہ مؤلف شاه محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ ... ۱۷۴
- مکتوب ۱۰۶ به نام بندہ مؤلف شاه محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ ... ۱۷۵
- مکتوب ۱۰۷ به جانب بندہ مؤلف شاه محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ ... ۱۷۶
- مکتوب ۱۰۸ در بیان لطایف نفسیہ بہ بعض مخلصین ۱۷۷
- مکتوب ۱۰۹ به جانب عزیززی ۱۷۸
- مکتوب ۱۱۰ به نام بندہ مؤلف شاه محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ ... ۱۷۹
- مکتوب ۱۱۱ به نام بندہ مؤلف شاه محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ ... ۱۸۰
- مکتوب ۱۱۲ به نام بندہ مؤلف شاه محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ ... ۱۸۱
- مکتوب ۱۱۳ به نام بندہ مؤلف شاه محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ ... ۱۸۱
- مکتوب ۱۱۴ به نام بندہ مؤلف شاه محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ ... ۱۸۲
- مکتوب ۱۱۵ به نام بندہ مؤلف شاه محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ ... ۱۸۳

- مکتوب ۱۱۶ به جانبِ حقایق آگاه شاه نورالله سلّمه الله تعالی ۱۸۴
- مکتوب ۱۱۷ به جانبِ مولوی عبدالقادر جونپوری ۱۸۵
- مکتوب ۱۱۸ به نام میر فتح الله ۱۸۷
- مکتوب ۱۱۹ به جانبِ محمد صالح خان ۱۹۱
- مکتوب ۱۲۰ به نام بابا فضل الله کشمیری ۱۹۲
- مکتوب ۱۲۱ به بعض عزیزان متضمن بعض نصایح ۱۹۳
- مکتوب ۱۲۲ به نام خواجه محمد حاجی ۱۹۴
- مکتوب ۱۲۳ به جانبِ سید غلام علی ۱۹۵
- مکتوب ۱۲۴ به نام سید غلام علی ۱۹۶
- مکتوب ۱۲۵ به نام بنده مؤلف شاه محمد عاشق پهلّی عُفی عنه ... ۱۹۷
- مکتوب ۱۲۶ به نام مؤلف شاه محمد عاشق پهلّی عُفی عنه ... ۱۹۸
- مکتوب ۱۲۷ به حقایق آگاه شاه نورالله سلّمه ۱۹۹
- مکتوب ۱۲۸ به نام بنده مؤلف شاه محمد عاشق پهلّی عُفی عنه ... ۱۹۹
- مکتوب ۱۲۹ به نام بنده مؤلف شاه محمد عاشق پهلّی عُفی عنه ... ۲۰۰
- مکتوب ۱۳۰ به نام بنده مؤلف شاه محمد عاشق پهلّی عُفی عنه ... ۲۰۱
- مکتوب ۱۳۱ به نام بنده مؤلف شاه محمد عاشق پهلّی عُفی عنه ... ۲۰۲
- مکتوب ۱۳۲ به نام بنده مؤلف شاه محمد عاشق پهلّی عُفی عنه ... ۲۰۴
- مکتوب ۱۳۳ به طرفِ میر محمد واضح رای بریلوی ۲۰۷
- مکتوب ۱۳۴ به جانبِ میر محمد معین رای بریلوی ۲۰۹
- مکتوب ۱۳۵ به طرفِ میر ابوسعید نبیره سید علم الله رای بریلوی ۲۱۱
- مکتوب ۱۳۶ به جانبِ میر ابوسعید نبیره سید علم الله رای بریلوی ۲۱۱

- مکتوب ۱۳۷ بہ جانبِ میر ابو سعید رحمۃ اللہ علیہ ۲۱۲
- مکتوب ۱۳۸ بہ طرفِ بابا عثمان کشمیری رحمۃ اللہ علیہ ۲۱۳
- مکتوب ۱۳۹ بہ نام بندہ مؤلف شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ... ۲۱۵
- مکتوب ۱۴۰ بہ طرفِ حقایق آگاہ شرف الدین محمد (سیدی بُدھن) رحمۃ اللہ علیہ ۲۱۶
- مکتوب ۱۴۱ بہ طرفِ سید نور شاہ رحمۃ اللہ علیہ ۲۱۶
- مکتوب ۱۴۲ بہ طرفِ حکیم ابوالوفا کشمیری رحمۃ اللہ علیہ ۲۱۸
- مکتوب ۱۴۳ بہ نام حکیم ابوالوفا کشمیری رحمۃ اللہ علیہ ۲۱۹
- مکتوب ۱۴۴ بہ نام بندہ مؤلف شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ... ۲۱۹
- مکتوب ۱۴۵ بہ طرفِ یعقوب علی خان رحمۃ اللہ علیہ ۲۲۰
- مکتوب ۱۴۶ بہ طرفِ مرزا جانجانان رحمۃ اللہ علیہ ۲۲۱
- مکتوب ۱۴۷ بہ طرفِ شاہ اولیا مظفرنگری رحمۃ اللہ علیہ ۲۲۱
- مکتوب ۱۴۸ بہ نام بندہ مؤلف شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ... ۲۲۳
- مکتوب ۱۴۹ بہ نام بندہ مؤلف شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ... ۲۲۳
- مکتوب ۱۵۰ بہ جانبِ بندہ مؤلف شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ... ۲۲۴
- مکتوب ۱۵۱ تحریر بہ نام فرزند اکبر شیخ محمد رحمۃ اللہ علیہ ۲۲۵
- مکتوب ۱۵۲ بہ جانبِ شاہزادۂ والا گھر شاہ عالم ۲۲۷

جلد دوم

- مکتوب ۱ بہ نام مخدوم محمد معین الدین تتوی (سندھی) رحمۃ اللہ علیہ ۲۳۵
- مکتوب ۲ بہ جانبِ مخدوم محمد معین الدین تتوی (سندھی) رحمۃ اللہ علیہ ۲۳۷
- مکتوب ۳ بہ جانبِ خواجہ نور اللہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ ۲۳۷

مکتوب ۴	بہ جانبِ والد شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ..... ۲۳۸
مکتوب ۵	بہ طرفِ والد شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ..... ۲۳۹
مکتوب ۶	بہ جانبِ والد شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ..... ۲۴۰
مکتوب ۷	بہ نام شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ..... ۲۴۱
مکتوب ۸	بہ طرفِ والدِ راقم شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ... ۲۴۲
مکتوب ۹	بہ جانبِ حضرت عبید اللہ پُہلتی ﷺ ۲۴۳
مکتوب ۱۰	بہ جانبِ جدّ امجد حضرت شیخ عبید اللہ پُہلتی ﷺ... ۲۴۳
مکتوب ۱۱	بہ نام شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ..... ۲۴۴
مکتوب ۱۲	بہ نام میر رحمت اللہ نگلوی..... ۲۴۷
مکتوب ۱۳	بہ نام مشارّ الیہ میر رحمت اللہ نگلوی..... ۲۴۸
مکتوب ۱۴	بہ نام میر رحمت اللہ نگلوی..... ۲۴۸
مکتوب ۱۵	بہ جانبِ والد شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ..... ۲۴۹
مکتوب ۱۶	بہ جانبِ حضرت شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ... ۲۴۹
مکتوب ۱۷	بہ نام حضرت والد شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ. ۲۵۰
مکتوب ۱۸	بہ نام والد شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ..... ۲۵۱
مکتوب ۱۹	بہ نام حضرت شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ..... ۲۵۲
مکتوب ۲۰	بہ نام والد شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ..... ۲۵۳
مکتوب ۲۱	بہ نام حضرت شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ..... ۲۵۶
مکتوب ۲۲	بہ نام والد شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ..... ۲۵۸
مکتوب ۲۳	بہ نام حضرت شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ..... ۲۶۰
مکتوب ۲۴	بہ جانبِ الشیخ ابوطاہر الکردی المدنی ﷺ..... ۲۶۲

مکتوب ۲۵	به نام شیخ أبوطاهر کردی مدنی ۲۶۳
مکتوب ۲۶	به نام شیخ أبوطاهر کردی مدنی ۲۶۴
مکتوب ۲۷	به نام یکی از عزیزان ۲۶۵
مکتوب ۲۸	در مواعظ و نصایح برای محبان ۲۶۵
مکتوب ۲۹	به نام سیادت پناه میر عبد الله قاری ۲۶۶
مکتوب ۳۰	به جانب حضرت شاه محمد عاشق پهلّی عفی عنه ۲۶۷
مکتوب ۳۱	در جواب سؤالات شاه محمد عاشق پهلّی عفی عنه ۲۶۷
مکتوب ۳۲	در جواب سؤال شاه محمد عاشق پهلّی عفی عنه ۲۶۹
مکتوب ۳۳	به جانب مخدوم معین الدین تتوی (سندھی) ۲۷۰
مکتوب ۳۴	به نام حضرت شاه محمد عاشق پهلّی عفی عنه ۲۷۱
مکتوب ۳۵	به جانب معارف آگاه شاه نور الله بدهانوی ۲۷۲
مکتوب ۳۶	به نام حضرت شاه محمد عاشق پهلّی عفی عنه ۲۷۳
مکتوب ۳۷	به جانب والد شاه محمد عاشق پهلّی عفی عنه ۲۷۴
مکتوب ۳۸	به جانب حضرت شاه محمد عاشق پهلّی عفی عنه ۲۷۶
مکتوب ۳۹	به جانب حضرت شاه محمد عاشق پهلّی عفی عنه ۲۷۶
مکتوب ۴۰	به نام حضرت شاه محمد عاشق پهلّی عفی عنه ۲۷۷
مکتوب ۴۱	نیز به طرف شاه محمد عاشق پهلّی عفی عنه ۲۷۷
مکتوب ۴۲	نیز به طرف شاه محمد عاشق پهلّی عفی عنه ۲۷۸
مکتوب ۴۳	به نام یکی از عزیزان ۲۸۰
مکتوب ۴۴	به طرف سید محمد واضح رای بریلوی ۲۸۲
مکتوب ۴۵	به نام حضرت شاه محمد عاشق پهلّی عفی عنه ۲۸۳

مکتوب ۴۶	به نام حضرت شاه محمد عاشق پهلتنی عُفی عنه.....	۲۸۴
مکتوب ۴۷	به نام حضرت شاه محمد عاشق پهلتنی عُفی عنه.....	۲۸۵
مکتوب ۴۸	به نام شیخ محمد ماه پهلتنی <small>رحمته الله</small>	۲۸۶
مکتوب ۴۹	به نام حضرت شاه محمد عاشق پهلتنی عُفی عنه.....	۲۸۶
مکتوب ۵۰	به نام حضرت شاه محمد عاشق پهلتنی عُفی عنه.....	۲۸۸
مکتوب ۵۱	به نام حضرت شاه محمد عاشق پهلتنی عُفی عنه.....	۲۸۹
مکتوب ۵۲	نیز به طرف حضرت شاه محمد عاشق پهلتنی عُفی عنه... ..	۲۹۰
مکتوب ۵۳	نیز به نام حضرت شاه محمد عاشق پهلتنی عُفی عنه... ..	۲۹۲
مکتوب ۵۴	نیز به نام شاه محمد عاشق پهلتنی عُفی عنه... ..	۲۹۴
مکتوب ۵۵	نیز برای حضرت شاه محمد عاشق پهلتنی عُفی عنه... ..	۲۹۴
مکتوب ۵۶	نیز برای حضرت شاه محمد عاشق پهلتنی عُفی عنه... ..	۲۹۵
مکتوب ۵۷	نیز برای حضرت شاه محمد عاشق پهلتنی عُفی عنه... ..	۲۹۶
مکتوب ۵۸	به نام بابا عثمان کشمیری <small>رحمته الله</small>	۲۹۸
مکتوب ۵۹	به نام شیخ ابراهیم مدنی <small>رحمته الله</small>	۲۹۹
مکتوب ۶۰	به نام حضرت شاه محمد عاشق پهلتنی عُفی عنه.....	۳۰۱
مکتوب ۶۱	به نام مخدوم معین تتوی <small>رحمته الله</small>	۳۰۱
مکتوب ۶۲	به نام شیخ ابراهیم مدنی فرزند شیخ خود.....	۳۰۳
مکتوب ۶۳	به نام شیخ محمد وفدا الله مالکی المکی <small>رحمته الله</small>	۳۰۴
مکتوب ۶۴	به نام حضرت شاه محمد عاشق پهلتنی عُفی عنه.....	۳۰۵
مکتوب ۶۵	به نام والد شاه محمد عاشق پهلتنی عُفی عنه.....	۳۰۸
مکتوب ۶۶	نیز به نام حضرت شاه محمد عاشق پهلتنی عُفی عنه... ..	۳۰۹

- مکتوب ۶۷ - نیز بہ نام حضرت شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ... ۳۱۰
- مکتوب ۶۸ - بہ نام حضرت والد شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ... ۳۱۱
- مکتوب ۶۹ - بہ نام فضیلت مآب بابا عثمان کشمیری رحمہ اللہ..... ۳۱۲
- مکتوب ۷۰ - بہ نام حضرت والد شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ... ۳۱۴
- مکتوب ۷۱ - بہ نام حضرت والد شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ... ۳۱۵
- مکتوب ۷۲ - بہ جانبِ بابا عثمان کشمیری رحمہ اللہ..... ۳۱۶
- مکتوب ۷۳ - بہ جانبِ بابا عثمان کشمیری رحمہ اللہ..... ۳۱۸
- مکتوب ۷۴ - بہ نام بابا عثمان کشمیری رحمہ اللہ..... ۳۱۹
- مکتوب ۷۵ - بہ نام بابا عثمان کشمیری رحمہ اللہ..... ۳۲۰
- مکتوب ۷۶ - بہ نواب مجدالدولہ عبدالمجید خان..... ۳۲۱
- مکتوب ۷۷ - بہ جانبِ حضرت شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ... ۳۲۲
- مکتوب ۷۸ - بہ جانبِ حضرت شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ... ۳۲۳
- مکتوب ۷۹ - بہ جانبِ والدِ شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ... ۳۲۴
- مکتوب ۸۰ - بہ جانبِ حضرت شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ... ۳۲۵
- مکتوب ۸۱ - بہ جانبِ حضرت شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ... ۳۲۵
- مکتوب ۸۲ - بہ جانبِ حضرت شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ... ۳۲۶
- مکتوب ۸۳ - بہ جانبِ حضرت شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ... ۳۲۷
- مکتوب ۸۴ - بہ جانبِ حضرت شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ... ۳۲۷
- مکتوب ۸۵ - بہ جانبِ حضرت شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ... ۳۲۸
- مکتوب ۸۶ - بہ جانبِ فضایل مآب بابا عثمان کشمیری رحمہ اللہ..... ۳۳۰
- مکتوب ۸۷ - بہ جانبِ فضایل مآب مولوی بابا عثمان کشمیری رحمہ اللہ... ۳۳۱

- مکتوب ۸۸ بہ طرف فضایل مآب مولوی بابا عثمان کشمیری ... ۳۳۳
- مکتوب ۸۹ بہ طرف فضایل مآب مولوی بابا عثمان کشمیری ... ۳۳۶
- مکتوب ۹۰ بہ طرف مولوی میان داد..... ۳۳۹
- مکتوب ۹۱ بہ طرف عزیزی از اعیانِ زمان..... ۳۴۱
- مکتوب ۹۲ بہ جانبِ عبدالمجید خان مجدالدولہ کاشمیری ... ۳۴۱
- مکتوب ۹۳ بہ جانبِ حضرت شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ... ۳۴۲
- مکتوب ۹۴ بہ جانبِ حافظ جارا اللہ پنجابی ... ۳۴۳
- مکتوب ۹۵ بہ جانبِ حضرت شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ... ۳۴۵
- مکتوب ۹۶ بہ جانبِ والدِ شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ... ۳۴۵
- مکتوب ۹۷ بہ جانبِ حضرت شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ... ۳۴۷
- مکتوب ۹۸ بہ جانبِ حضرت شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ... ۳۴۹
- مکتوب ۹۹ بہ جانبِ حضرت شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ... ۳۵۰
- مکتوب ۱۰۰ بہ جانبِ حضرت شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ... ۳۵۳
- مکتوب ۱۰۱ بہ جانبِ حضرت شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ... ۳۵۴
- مکتوب ۱۰۲ بہ جانبِ حضرت شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ... ۳۵۵
- مکتوب ۱۰۳ بہ جانبِ حضرت شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ... ۳۵۷
- مکتوب ۱۰۴ بہ جانبِ حضرت شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ... ۳۵۸
- مکتوب ۱۰۵ بہ جانبِ حضرت شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ... ۳۶۰
- مکتوب ۱۰۶ بہ جانبِ حضرت شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ... ۳۶۱
- مکتوب ۱۰۷ بہ جانبِ حضرت شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ... ۳۶۷
- مکتوب ۱۰۸ بہ جانبِ حضرت شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ... ۳۶۸

- مکتوب ۱۰۹ به جانبِ والد شاه محمد عاشق پهلتنی عُفی عنه..... ۳۶۸
- مکتوب ۱۱۰ به جانبِ والد شاه محمد عاشق پهلتنی عُفی عنه..... ۳۷۲
- مکتوب ۱۱۱ به جانبِ حضرت شاه محمد عاشق پهلتنی عُفی عنه... ۳۷۳
- مکتوب ۱۱۲ به جانبِ حافظ جاراالله پنجابی رحمۃ اللہ علیہ..... ۳۷۳
- مکتوب ۱۱۳ به جانبِ سید نجابت علی رحمۃ اللہ علیہ..... ۳۷۴
- مکتوب ۱۱۴ به جانبِ یکی از امرای مجاهدین..... ۳۷۵
- مکتوب ۱۱۵ به جانبِ والد شاه محمد عاشق پهلتنی عُفی عنه..... ۳۷۶
- مکتوب ۱۱۶ به جانبِ حضرت شاه محمد عاشق پهلتنی عُفی عنه... ۳۷۶
- مکتوب ۱۱۷ به جانبِ والد شاه محمد عاشق پهلتنی عُفی عنه..... ۳۷۷
- مکتوب ۱۱۸ به جانبِ شاه نورالله رحمۃ اللہ علیہ..... ۳۷۸
- مکتوب ۱۱۹ به جانبِ شاه نورالله رحمۃ اللہ علیہ..... ۳۷۹
- مکتوب ۱۲۰ به جانبِ حضرت شاه محمد عاشق پهلتنی عُفی عنه... ۳۸۰
- مکتوب ۱۲۱ به جانبِ حضرت شاه محمد عاشق پهلتنی عُفی عنه... ۳۸۱
- مکتوب ۱۲۲ به جانبِ حضرت شاه محمد عاشق پهلتنی عُفی عنه ۳۸۲
- مکتوب ۱۲۳ به جانبِ حضرت شاه محمد عاشق پهلتنی عُفی عنه... ۳۸۵
- مکتوب ۱۲۴ به جانبِ حضرت شاه محمد عاشق پهلتنی عُفی عنه... ۳۸۶
- مکتوب ۱۲۵ به جانبِ والد شاه محمد عاشق پهلتنی عُفی عنه..... ۳۸۸
- مکتوب ۱۲۶ به جانبِ حضرت شاه محمد عاشق پهلتنی عُفی عنه... ۳۸۹
- مکتوب ۱۲۷ به جانبِ شاه محمد عاشق پهلتنی عُفی عنه..... ۳۹۰
- مکتوب ۱۲۸ به جانبِ حضرت شاه محمد عاشق پهلتنی عُفی عنه... ۳۹۱
- مکتوب ۱۲۹ به جانبِ حضرت شاه اهل الله رحمۃ اللہ علیہ..... ۳۹۲

- مکتوب ۱۳۰ بہ جانبِ سید محمد غوث پشاوری ۳۹۲
- مکتوب ۱۳۱ بہ جانبِ مولانا شیخ عمر پشاوری ۳۹۳
- مکتوب ۱۳۲ بہ جانبِ مولوی میان داد ۳۹۴
- مکتوب ۱۳۳ بہ جانبِ حضرت شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ ... ۳۹۵
- مکتوب ۱۳۴ بہ جانبِ حضرت شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ ... ۳۹۶
- مکتوب ۱۳۵ بہ جانبِ شیخ محمد قطب روہتکی ۳۹۶
- مکتوب ۱۳۶ بہ جانبِ حضرت شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ ... ۳۹۷
- مکتوب ۱۳۷ بہ جانبِ حضرت شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ ... ۳۹۸
- مکتوب ۱۳۸ بہ جانبِ شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ ۳۹۹
- مکتوب ۱۳۹ بہ جانبِ حضرت شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ ... ۴۰۱
- مکتوب ۱۴۰ بہ جانبِ شاہ نور اللہ ۴۰۲
- مکتوب ۱۴۱ بہ جانبِ والد شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ ۴۰۳
- مکتوب ۱۴۲ بہ جانبِ سید نجابت علی ۴۰۴
- مکتوب ۱۴۳ بہ جانبِ یکی از فضلا ی عصر ۴۰۴
- مکتوب ۱۴۴ بہ جانبِ مولوی عنایت احمد ۴۰۵
- مکتوب ۱۴۵ بہ جانبِ حضرت شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ ... ۴۰۶
- مکتوب ۱۴۶ بہ جانبِ مولوی احمد عطایی پوری ۴۰۷
- مکتوب ۱۴۷ بہ جانبِ حضرت شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ ... ۴۰۸
- مکتوب ۱۴۸ بہ جانبِ حضرت شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ ... ۴۰۹
- مکتوب ۱۴۹ بہ جانبِ حضرت شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ ... ۴۱۱
- مکتوب ۱۵۰ بہ جانبِ حضرت شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ ... ۴۱۱

- مکتوب ۱۵۱ به جانب والد شاه محمد عاشق پهلتنی عفی عنه ۴۱۲
- مکتوب ۱۵۲ به جانب حضرت شاه محمد عاشق پهلتنی عفی عنه ... ۴۱۴
- مکتوب ۱۵۳ به جانب حضرت شاه محمد عاشق پهلتنی عفی عنه ... ۴۱۴
- مکتوب ۱۵۴ به جانب حضرت شاه محمد عاشق پهلتنی عفی عنه ... ۴۲۰
- مکتوب ۱۵۵ به جانب حضرت شاه محمد عاشق پهلتنی عفی عنه ... ۴۲۱
- مکتوب ۱۵۶ به نام عزیزى ۴۲۳
- مکتوب ۱۵۷ مکتوب خواجه محمد امین ولی اللهی کشمیری ﷺ
 به نام حضرت ایشان (شاه ولی الله دهلوی ﷺ) ۴۲۳
- مکتوب ۱۵۸ به طرف خواجه محمد امین ولی اللهی کشمیری ﷺ ... ۴۲۵
- مکتوب ۱۵۹ به جانب حضرت شاه محمد عاشق پهلتنی عفی عنه ... ۴۲۶
- مکتوب ۱۶۰ به نام شاه محمد عاشق پهلتنی عفی عنه ۴۲۷
- مکتوب ۱۶۱ به طرف شاه محمد عاشق پهلتنی عفی عنه ۴۲۸
- مکتوب ۱۶۲ به جانب حافظ جارا الله پنجابی ﷺ ۴۲۸
- مکتوب ۱۶۳ به جانب مولوی عاقبت محمود ﷺ ۴۲۹
- تعلیقات ۴۳۱
- تراجم الیهم ۵۳۷
- فهرست اعلام ۵۶۹

پیشگفتار

برای کتابخانه رضا رامپور مایه افتخار و مباهات است که مکاتیب حضرت شاه ولی الله محدث دهلوی را به چاپ رسانیده در اختیار دانشمندان و علاقه‌مندان گرامی می‌گذارد. شاه ولی الله دهلوی که در قرن هجدهم میلادی در دهلی می‌زیسته‌اند، یکی از آن علما و اندیشمندان دین اسلام هستند که شهرت ایشان تاکنون در سراسر جهان اسلام طنین انداز است. از جمله آثار متعددی ایشان حُجَّة الله البالغة (به عربی)، إزالة الخفاء عن خلافة الخلفاء (به فارسی) و الفوز الکبیر فی اصول التفسیر کتابهایی هستند که از آغاز تاکنون مورد توجه علمای جهان اسلام می‌بوده‌اند. سراسر زندگی ایشان در تلاشهای جدی و صمیمی برای احیای دین، توضیح و تنقیح اسرار و مقاصد شریعت محمدی و تربیت و ارشاد و حفظ امتیاز ملت اسلامی در هند بسر شد. به عنایت خداوندی حتی افراد دیگر خانواده ایشان به ویژه فرزندان گرامی شاه عبدالعزیز محدث دهلوی، شاه رفیع الدین، شاه عبدالقادر، شاه عبدالغنی کارهایی علمی و تحقیقی در معارف اسلامی انجام دادند که نه تنها در هند بلکه در جهان اسلام جایگاهی معتبر را برای خود بدست آوردند. مکتوبات شاه ولی الله دهلوی که در این مجلد شامل هستند، برای توضیح و شرح بعضی امور دینی و حتی سیاسی دوره مؤلف دارای اهمیت زیادی هستند و نشانگر مطالعات عمیق مؤلف در معارف اسلامی و سپس نتیجه‌گیری منطقی و بعضی اوقات بی‌سابقه است.

باید علاقه‌مندان جناب مولانا مفتی نسیم احمد فریدی فاروقی با خانواده شاه ولی الله دهلوی و آثار ایشان را یادآوری کنیم. ایشان خودش عالم شهیر دین بودند و در گوشه‌ای در شهر تاریخی امرویه که مرکز علوم و عرفان اسلامی بوده است، نشسته و

آثار این خانواده را چنان که باید، معرفی فرمودند. به قول «جوینده یا بنده» ایشان در پیدا کردن نسخه منحصر به فرد مکتوبات شاه ولی الله دهلوی موفق شدند و آن را برای استفاده عمومی، حتی به زبان اردو هم برگرداندند. این ترجمه با زیور طبع آراسته شده است.

مکاتیب حضرت شاه ولی الله محدث دهلوی که اینک در اختیار خوانندگان محترم گذارده می شود، نتیجه تلاشهای سالهای جناب مفتی نسیم احمد فریدی فاروقی است که دیگر در این جهان نیستند که ببینند مساعی علمی ایشان الحمد لله به هدر نرفته و از طرف کتابخانه رضا رامپور به چاپ می رسد و مطمئن هستم که روح گرامی شان با چاپ این مکتوبات حتماً شاد خواهد شد.

در صورت نهایی دادن به این مکتوبات برای چاپ از جناب آقای پرفسور نثار احمد فاروقی که برادرزاده جناب مولانا فریدی و عالم و محقق محترم و صاحب نظر عصر ما هستند، تشکر صمیمانه را ارائه می دهیم. بعد از رحلت جناب مولانا فریدی تنها تلاشهای جناب پرفسور فاروقی باعث شده که این مکتوبات به چاپ برسند و آن هم به سلیقه خاصی. جناب پرفسور شریف حسین قاسمی و زنده یاد پرفسور محمد اسلم خان در ترجمه نوشته هایی به زبان اردو مثل مقدمه و تعلیقات به فارسی دست همکاری دراز کردند، خدمت اینها اظهار امتنان می شود.

در پایان از عالی جناب تی.وی. راجیشور راو، استاندار محترم اترپردش و رئیس هیئت اجرائیه کتابخانه رضا رامپور، عالی جناب جی پال ردی وزیر محترم فرهنگ دولت هند، پرفسور شعیب اعظمی، پرفسور شاه عبدالسلام و غیره تشکر می کنم که سرپرستی و راهنمایی اینها قادر ساخته است که این اثر ذی قیمت از طرف کتابخانه به چاپ برسد.

وقارالحسن صدیقی

تقریظ

صاحبان علم و نظر می دانند که آثار دینی و علمی، تاریخی و تحقیقی و فکری و اصلاحی در هر دین و ملت و در هر زبان و زمان چه ارزش والایی دارند. این آثار در دوره و زمینه خود خدمات شایسته‌ای را انجام داده‌اند. همچنین این آثار نامبرده اطلاعات ذی‌قیمتی درباره دین و ملت و تاریخ سیاسی و اجتماعی ادوار مختلف را حفظ می‌نمایند که مبنی بر حقیقت و راستی است. دانشمندانی که در زمینه تاریخ سیاسی، اجتماعی و دینی کارهای تحقیقی را انجام می‌دهند، نمی‌توانند از این‌گونه آثار صرف نظر کنند. افادیت آن در هر زمان باقی خواهد ماند، و اهمیت آنها هیچ وقت به کاهش نخواهد گرایید.

ولی مکتوبات و رسایل دارای امتیازات و فواید خاصی و جداگانه هستند. آنها گوشه‌ها و خلاهایی را پُر می‌کنند و آن معلومات و حقایق و نتایج و انکشافات را ارایه دهند که از دایره آن آثار علمی و تحقیقی و دینی و اصلاحی بیرون می‌باشد که برای یک عنوان یا هدف خاصی نوشته شده است.

در نامه‌ها و مکتوبات (که آن را به عربی «رسائل» می‌گویند و در عربی مجموعه‌های کثیرالتعداد و وسیع و وقیع آنها وجود دارد) احوال و رجحانات دوره نویسندگان نامه‌ها و جریده‌ها و تذکر حوادث و تأثر خاصی آن بر صاحبان نویسندگان و عکس‌العمل آن راجع به احوال و واقعات سیاسی، ملی و ملکی و اجتماعی به نظر می‌آید. اشاره‌های تربیت

و سلوک در آن دیده می شود که آنها را در آثار و تألیفات نمی توان شامل کرد و نیز با این تادیبات و سرزنشها هم یافته می شود، روابط بین خانواده و خویشاوندان و تذکر و قایع رُخ داده نیز می توان خواند که اینقدر مُهم نیست که تذکر آن در آثار عمومی وقیع کرده شود. در نامه های مشایخ و عرفا بسا اوقات چنین اسرار و بشارتها به نظر می آید که در هیچ گونه آثار علمی، سیاسی و وقایع تاریخی لایق ذکر و بیان نمی باشد که در دسترس هر کس می باشد و زینت کتابخانه ها می شود. همین طور، در آن بعضی تعلیمات و نکات تربیتی و اصلاحی نیز می باشد که برای افراد متعلق به نسب و اصلاح و تربیت و با استفاده کنندگان و رُشد و هدایت یافتگان مربوط می باشد. با این، بعضی علوم غامضه اسرار باطنه هم می باشد که عموماً در آثار خواندنیها نمی توان آورد و نباید که در آن بیاید. علاوه بر این، مضامین و پیامهای حمیت دینی و فکر قومی نیز در آن نامه ها و جریده های شخصی بیایند که به افراد با اثر و با اقتدار یا اشخاص دارایی همان حمیت و غیرت دینی، در نامه هایشان می توان نوشت و سودمند می باشند.

حضرت شاه ولی الله محدث دهلوی رحمته الله نه فقط یکی از پرچم داران احیای دین، و نشر کتاب و سنت، ایضاح و تشریح اسرار و مقاصد شریعت، و تربیت و رُشد و هدایت و در حفظ و نگهداری و تشخیص ملت اسلامی در هند هستند، بلکه در میان آنها حامل سیادت و امتیاز هستند که مثل ایشان در ادوار مختلف تاریخ و کشورها، به مشکل یافته می شود. در تاریخ امت اگر یک مختصرترین فهرست شخصیتها و کسانی که دارای امتیازات از علمی و اجتهادی، اصلاحی و اندیشمندی و تألیفاتی هستند، درست

شود، اسم این جناب در آن لازمی است^(۱).
 در آثار شاه صاحب، کتاب ایشان، حُجَّة الله البالغة (عربی) إزالة الخفاء
 عن خلافة الخلفاء (فارسی) و الفوز الکبیر فی اصول التفسیر (فارسی) آثارِ
 هستند که مثال آن در گنجینه‌ها و کتابخانه‌های دینی و مذهبی یافته
 نمی‌شود^(۲). ولی خصایص نامه‌ها و مکتوبات و مندرجات و مشتملات،
 اشارات و پیغامات و عکس برداری خدمات قلمی و دل دزدی، اضطراب
 فکری که در فوق تذکر شده و آن رازهای قلبی و آن رازهای قلبی که فقط در
 نامه‌ها می‌توان نمود، تاکنون به منظر عام نیامده بودند. برای اینکه نخستین
 قسمت آن ترتیب داده آقای شاه عبدالرحمن پهلّتی است که تعداد آنان فقط
 در اولین جلد، به تعداد ۱۰۱ می‌رسد و قسمت دومین مشتمل بر پنجاه و
 یک نامه آن ترتیب داده پدر بزرگوار ایشان شاه محمد عاشق پهلّتی است، و
 در جلد دوم که در کتابخانه دانشگاه عثمانیه حیدرآباد نگهداری می‌شود،
 تعداد آن نامه‌ها ۱۶۳ است. از اینرو تعداد کل آنها به ۳۱۵ نامه می‌رسد.
 تاکنون مجموعه‌ای جامع مکتوبات فارسی و به طور خاص به زبان اردو
 به شکل ترجمه چاپ نشده بود. این بزرگترین کارنامه شادروان مولانا مفتی
 نسیم احمد فریدی رحمته الله است کار چاپ آن را به عهده خود گرفتند، و آن را
 به زبان اردو نیز ترجمه فرمودند.

۱- برای تفصیل ملاحظه شود، اثر راقم تاریخ دعوت و عزیمت، جزو پنجم، مشتمل بر صفحات
 ۴۱۵، چاپ مجلس تحقیقات و نشریات اسلام، ندوة العلماء لکهنو، مجلس نشریات اسلام،
 ناظم آباد کراچی، و چاپ عربی آن در بعضی کشورهای عربی و ترجمه به زبان انگلیسی چاپ
 کرده مجلس تحقیقات و نشریات اسلام.

۲- ملاحظه شود: تاریخ دعوت و عزیمت، قسمت پنجم، فصل هفتم و هشتم.

شادروان مولانا نسیم احمد فریدی این نامه‌ها را اغلباً در سال ۱۹۴۳ یا ۱۹۴۴ م دریافت‌ه بودند و نامه‌های سیاسی از آن منتخب کرده به استاد خلیق احمد نظامی داده بودند که به عنوان «نامه‌هایی سیاسی حضرت شاه ولی الله دهلوی رحمته» از چاپخانه ندوة المصنّفین، دهلوی چاپ شده است.

مولانا فریدی رحمته درباره این نامه‌ها سالها سال کار کردند زیرا که تصحیح متن فارسی آن کاری مشکل بود و یک مسئولیت خاصی داشت بالخاصه که آن نوشته از قلم حضرت شاه ولی الله محدث دهلوی قدس سرّه باشد و عنوانهایی آن و موضوعاتش زیاد دقیق است. ایشان بعد از دیده‌ریزی سالها سال متن درست آن تهیّه کردند و بعداً به اسلوب به غایت سلیس و شگفته و ادبی به زبان اردو ترجمه کردند. جایی که توضیح لازم بود، آن را در حواشی اضافه نمودند.

در همین زمان ایشان از بینایی محروم شدند ولی راجع به مکتوبات کار خود را ادامه دادند و ترجمه‌اش را دیکته کردند و با وجود این معذوری، کمکی را همراه خود گرفته، به کتابخانه‌ها می‌رفتند و در جستجویی احوال مکتوب الیهم می‌بودند. در این زمینه بزرگترین کمک از نزّه الخواطر به دستش آمد. از کتابخانه‌های دکتر ذاکر حسین جامعه ملّیه اسلامیّه (دهلی‌نو)، مولانا آزاد دانشگاه اسلامی علیگره (علیگره)، شبلی ندوة العلما (لکهنو) و رضا رامپور (رامپور)، استفاده کرده، ایشان تراجم بیشتر مکتوب الیهم را فراهم آورده بودند. برای چاپ کردن این نامه‌ها از تعاون آقای حکیم عبدالحمید (بانی جامعه همدرد، دهلوی‌نو) کتابت هم شده بود، فقط مرحله نوشتن مقدمه‌ای باقی بود که زمان علالت مولانا فریدی رحمته شروع شد و به تاریخ ۱۸ اکتبر ۱۹۸۸ م ایشان باریق‌اعلای خود

واصل شدند. إنا لله و إنا الیه راجعون.

نوشتن مقدمه این مکتوبات را برادرزاده مولانا فریدی رحمۃ اللہ علیہ، آقای استاد نثار احمد فاروقی، به عهده خود گرفتند. ایشان بر متن کتاب و ترجمه هم نظر ثانی کردند. در تراجم مکتوب الیهم نیز بعضی از احوال و مآخذ اضافه کردند و راجع به آن یک مقدمه طولانی نوشتند که درباره حضرت شاه ولی الله محدث دهلوی رحمۃ الله علیه و خانواده ایشان اطلاع لازم را دارا می باشد و به امید خدا، برای بررسی کنندگان آن بسیار کمک فراهم خواهد ساخت. در آن راجع به مشمولات به آن مکتوبات هم صحبت شده است. درباره حضرت شاه ولی الله محدث دهلوی رحمۃ اللہ علیہ، تاکنون هر قدر کتب یافته می شود، این مجموعه نادر مکتوبات ان شاء الله در این گنجینه یک اضافه قابل قدر و ارزشمند خواهد بود.

خداوند بزرگ این تلاش علمی را قبول فرماید و اجر آن و قرائت کنندگان را فیض آن و جذبه سعی و جدوجهد عطا کند.

ابوالحسن علی ندوی رحمۃ اللہ علیہ

لکھنو

۲۶ شوال المکرم ۱۴۱۸ هـ

۲۴ فوریه ۱۹۹۸ م

سخن‌های گفتنی

زمانی پیش از سال ۱۹۴۷ م، مرا اولین بار دیدن کتابخانه مولانا سید مرتضیٰ حسن چاندپوری (م: ۱۳۷۱ هـ/ ۱۹۵۱ م) اتفاق افتاد. مولانای مذکور در آن وقت حیات بودند ولی خیلی ضعیف و بستری شده بودند. من اینجا به سبب تنگی وقت فقط بر دیدن فهرس کتاب ذخیره ایشان کفایت کرده بودم که در آن در ضمن «فن تصوّف» یک نسخه خطی مکتوبات شاه ولی الله دهلوی رحمته الله به نظرّم آمد. حالا یادم نیست که این مکاتیب حضرت شاه ولی الله محدّث دهلوی را همانوقت، به نظر سُرّسری دیده بودم یا در بازدید دیگری دیدم. در زمان حیات حضرت چاندپوری رحمته الله بار دگر هم برای دیدن ایشان رفته بودم و این یک کمی بعد از تجزیّه شبه قاره هند و پاک (۱۹۴۷ م) است. شادروان مولانا از زمانی در جستجوی دو مقاله آخر کتاب *إزالة الغین*^(۱) بودند. دوران اولین ملاقات، مولانا آرزویی خودشان را به من اظهار فرمودند که به نوعی، آخرین دو مقاله این کتاب یافته شود. حُسن اتفاق بود که این مقالات بدستم افتاد و من چاندپور رفته به خدمت مولانا پیش کردم. خیلی دلشاد و خوشحال شدند. آنوقت به بدن ایشان چندان توان هم نبود که برخاسته بلند شوند یا دراز کشیده مطالعه آن کتاب کنند. کتاب را به دست خود گرفته روی سینه خود گذاشتند و به صاحبزاده مرحوم محمّد احسن امر فرمودند که کتاب مذکور را در کتابخانه نگهدارند.

۱- تألیف مولانا حیدر علی فیض آبادی علیه الرحمة.

این بار من فقط اشتیاق مطالعۀ مکتوبات شاه ولی الله دهلوی رحمته الله داشتم. کتب دیگری را اجمالاً دیدم و به مکتوبات توجه زیاد کردم. اول از همه، من بعضی مقامات این مخطوطه را به توجه خواندم و قیاس اهمیت آن نمودم. بعداً به یک دفتر، آن بیست و پنج مکتوب را از مداد رونوشت کردم که به نام نواب نجیب‌الدوله (م: ۱۱ رجب ۱۱۸۴ هـ / ۳۱ اکتبر ۱۷۷۰ م) و به نامهای دیگر امرا بودند. نامه‌ای طولانی به نام پادشاهی بود. آن را هم رونویسی نمودم. بعداً، آن مکتوبات که در آن تذکر معرکه‌های سیاسی آن دوره بود، بیشتر آنها را نقل کردم. این ماه مبارک رمضان بود، این بار دو سه روز مهمان مولانا مرحوم بودم. فرزند مهین‌تر ایشان مولانا محمد احسن مرحوم بانوازش‌های خود، بسیار ممنون و متأثر کردند. خداوند بزرگ، مولانا و فرزند ایشان را پیام‌رزا و آن هر دو را به جنت الفردوس جا دهد. آمین.

عزیزم استاد خلیق احمد نظامی آن مکتوبات را که به تعداد ۲۵ اند به عنوان «مکتوبات سیاسی شاه ولی الله دهلوی رحمته الله» اولین بار در سال ۱۹۵۰ م با بسیار ذوق و شوق و اهتمام چاپ کردند. در آن ترجمۀ اردو به توسط این حقیر شده است و در مقدمه و حواشی و تشریحات لازم نیز اضافه گرانقدر شد. عکس‌هایی چند مکتوب هم چاپ شده است.

در چاپ اول نوشته نشده بود که کتاب اصل از کجاست؟ بدین سبب بعضی صاحبان علم کشور هند اشتباه کردند که شاید این مکتوبات از آن شاه ولی الله رحمته الله نباشند. اگرچه بسیاری از اکابر چو شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی رحمته الله و مولانا ابوالکلام آزاد رحمته الله و مولانا مناظر احسن گیلانی رحمته الله اصل بودن آن مکتوبات را شهادت داده بودند و این حضرات اکابر به حیث اصل بودن مکتوبات شاه ولی الله دهلوی رحمته الله، این کتاب چاپ شده را به نظر عقیدت دیده بودند.

حالا در دومین چاپ شاه ولی الله دهلوی کی سیاسی مکتوبات (۱۹۶۹ م) این نوشته شده است که نقل این مکتوبات از نسخه خطی مذکوره کتابخانه چاندپور بدست آمده بود. من از صاحبزاده حضرت چاندپوری، مولانا حکیم محمد انور تشکر صمیمانه می‌کنم که ایشان مرا این کتاب برای رونویسی عنایت فرمودند و پیش نظر آسانی من، اشاره فرمودند که کتاب را امرویه برده، آن را رونویسی بکنم. چون من در امرویه سراسر کتاب را نقل کردم، آنوقت عزیزی خلیق احمد نظامی سلمه هفده نامه سیاسی را برای چاپ دومین نیز بگرفتند. برای باقی مانده مکتوبات نیز ایشان می‌خواستند که آنها را چاپ کنند ولی بنابر مشغولیت خودشان ایشان از اشاعت آنها قاصر ماندند. همین بود که نقل باقی مانده مکتوبات نزد من نگهداری می‌شده است. به وقت رونویسی این مکتوبات، من این نکته را بالاخص ملحوظ خاطر داشتم که نقل کاملاً درست شود. زیرا که بعضی مقامات چنین بودند که خود، در کتاب اصل، نادرست و ناموزون نوشته شده بود. من سعی امکانی کردم که کلمات و عبارات را به توجّه دیده تصحیح آن نیز کردم. این نسخه نوشته دست شاه محمد عاشق پهلّتی نیست، ولی به نظر من از نسخه ایشان مُستقیماً نقل شده است^(۱).

۱- کاتب نسخه خطی مکتوبات کیست این هم یک سؤال مهم است. مولوی نورالحسن راشد کاندلوی این نسخه خطی را در دیوبند دیده است و او می‌نویسد: "بعد از دیدن نوشته‌های متعدّد حضرت شاه محمد عاشق پهلّتی رحمته الله نظر حقیر بنده این است که این هر دو جلد خودش یادبود قلم نوشته محمد عاشق پهلّتی رحمته الله است." (مکتوب به نام مرتّب مورخ ۲۴ اوت ۱۹۸۷ م) ولی در متن این مجموعه بعضی اشتباهات نقل و املا، چنان است که بعید از قلم شاه محمد عاشق پهلّتی رحمته الله است، به این سبب نظرم این است که این نسخه از نسخه شاه محمد عاشق پهلّتی رونویس شده باشد.

کاتب در نوشتن آیات قرآنی و احادیث مبارکه در مقامات زیادی اشتباه کرده است و در نوشتن شعر فارسی و عبارات شاه صاحب رحمته الله چندان تصرف کرده است که معنی و مفهوم آن کاملاً تغییر می‌شود. شکر خدای که اکثر و بیشتر اغلاط بعد از غور و فکر، تلاش و تفحص و از مطالعات دیوان جامی، دیوان حافظ، نفحات الأنس (جامی)، رباعیات ابوسعید ابوالخیر و غیرهم و نیز با کمک فرهنگ‌های فارسی و عربی رفع شده است.

گذشته از این نسخه چاندپور، موجودگی نسخه مکتوبات کامل دیگر، در هند و پاکستان یا بیرون هند، تاکنون جایی دریافت نشده است بدین سبب اگر بعضی اشتباه باقی مانده باشد، کسی از ذی‌علم با فهم و ادراک خود صحیح خواهد کرد. یا اگر گاهی دیگر نسخه خطی برآمده شد و آن درست هم شده، از کمک آن، درستگی یقینی این خطوط، خواهد بود.

در این «نسخه چاندپور»^(۱) چندین مکتوبات نبودند. چون من از کتابخانه دانشگاه عثمانیه حیدرآباد که نسخه خطی در آنجا نگهداری می‌شد، عکس آن به توسط سازمان مطالعات علوم اسلامی^(۲) دریافتم، بعضی خطوط این مجموعه در آن نیز یافته شد و چند دیگر مکتوبات هم یافته شد که در این نسخه خطی شمولیت نداشت.

۱- به سبب اشتباهی، در فهرس مخطوطات کتابخانه دانشگاه عثمانیه (حیدرآباد) اندراجش به عنوان «مکتوبات شاه عبدالرحیم دهلوی رحمته الله» شده بود به همین سبب کسی راجع به این خطوط التفات نکرد. این نسخه هم دومین قسمت چاندپور که توسیع مرتبه شاه محمد عاشق پهلوی رحمته الله است یا قسمت همان نسخه است که گاهی علیحده شد. ما در جلد اول، هر دو قسمت نسخه چاندپور شامل کرده‌ایم و جلد دوم مشتمل بر نسخه دانشگاه عثمانیه است.

۲- اکنون کتابخانه جامعه همدرد، تغلق‌آباد، همدرد نگر، دهلوی نو نامیده است.

چون پیش از ۱۹۴۷ م من نخستین بار، نسخه چاندپور دیده بودم، آن در شکل خوب بود بعد از ۱۷ یا ۱۸ سال آن را دیدم، در کاغذش آثار شکستگی و کرم خوردگی پیدا شده بود. حالا این نسخه خطی با کتب دیگر، ذخیره ایشان به کتابخانه دارالعلوم دیوبند رسیده است. در فهرس نسخه‌های خطی آن چنین جمع‌بندی شده است: «مکتوبات شاه ولی الله دهلوی رحمته الله جلد ثانی (خطی)».

فهرس کتب حضرت چاندپوری رحمته الله جلد اول صفحه ۴۵، شماره ۴۳، فن تصوّف - این مجموعه دو قسمت را دارا می‌باشد. یکی آن که در آن مکتوبات جمع کرده شاه عبدالرحمن بن شاه محمد عاشق پهلّتی است. ایشان در سال ۱۱۶۸ هجری فوت شدند و شاه محمد عاشق پهلّتی مکتوبات بعدی را خود جمع‌آوری کردند و آن جلد ثانی نامیده شد. در نسخه خطی جلد ثانی در آغاز و جلد اول به بعد آمده است.

مکتوبات شاه ولی الله دهلوی جلد ثانی که به تعداد یکصد و شش اند، در این مجموعه نیستند. مکتوب ۱۰۷ نیز در حدود نصف است، از سرنامه مکتوب بعد معلوم شد که این نامه نصف که سرنامه‌اش غایب است، به نام مخدوم محمد معین تتوی است. اگر همه نامه را یک شمار شود در جلد، از ۱۰۷ تا ۱۷۷، هفتاد (۷۰) مکتوب است و در جلد دوم تعداد نامه‌ها ۲۸۰ است. در این نسخه قلمی، ۱۰۵ مکتوبات مقدماتی جلد اول موجود نیست (از این جمله چند مکتوب در نسخه دانشگاه عثمانیه موجود دارند) روی یک نامه، شماره ننوشته است. عبارتی راجع به رسم الخط، به نام شیخ محمد فرزند اکبر شاه ولی الله است و روی این نوشته هم شماره‌ای درج نبود. ماروی آن شماره ثبت کرده‌ایم ولی ترجمه‌اش نکردیم.

تا شماره ۲۸۱، مکتوبات را رونویس کرده، قسمت اول تمام کرده شد. مکتوب ۲۸۲، تسلیت‌نامه حضرت شاه ولی الله دهلوی رحمته الله است که ایشان خبر وفات ترتیب دهنده این مجموعه شاه عبدالرحمن پهلوی را شنیده به شاه محمد عاشق پهلوی را نوشته بودند. بعد از این همه نامه‌ها آن است که شاه محمد پهلوی جمع‌آوری کرده بودند. این دومین قسمت مکتوبات است. از این هر دو قسمت ۴۲ نامه منتخبه در شاه ولی الله دهلوی رحمته الله کی سیاسی مکتوبات^(۱) اندراج شده است، بقیه همه مکتوبات در مجموعه حاضر وجود دارند.

در آخر همه، نامه‌ای به نام شاهزاده والا گهر است. این اصل مکتوب قسمت اول است ولی ما آن را در آخر آورده‌ایم. این همه مکتوبات به زبان اردو ترجمه شده‌اند.

در این مکتوبات، اطلاعات مهمی که یافته یا دیده می‌شود، آن را در مقدمه ترجمه مکتوبات مفصلاً نوشته خواهد شد. اینجا فقط همین عرض می‌شود که از این مکتوبات، خوانندگان عمومی را و دانشجویان تاریخ و تذکره‌را، آن بسیار مهم و مستند نکته‌ها آگاهی خواهد شد که در زندگینامه شاه صاحب رحمته الله و یا در تذکره‌هایی دیگر یا در تصنیفات و تألیفات ایشان وجود ندارد.

حضرت مولانا مرتضی حسن چاندپوری رحمته الله

در آخر، این امر به نظر موزون می‌آید که بعضی از احوال مولانا مرتضی چاندپوری رحمته الله نیز نوشته شود که از کتابخانه ایشان این کتاب خطی نادر برای مطالعه و نقل بدستم آمد. مولانا سید مرتضی حسن چاندپوری رحمته الله، پسر حکیم سید بنیاد علی چاندپوری رحمته الله از اخلاف شاه محمد عارف رحمته الله بودند.

۱- مرتبه خلیق احمد نظامی، دهلوی، ۱۹۶۹ م.

ایشان دو برادر دیگر نیز داشتند. بزرگتر سید مجتبیٰ حسن و کهنترین سید تجمّل حسین بودند. مولانا چاندپوری در دارالعلوم دیوبند تحصیلات کرده بودند. حضرت مولانا محمد یعقوب نانوتوی (۲ ربیع الاول ۱۳۰۲ هـ / ۲۱ دسامبر ۱۸۸۴ م) حضرت مولانا سید احمد دهلوی، ملا محمود و شیخ الهند مولانا محمود حسن دیوبندی رحمته الله (۱۸ ربیع الاول ۱۳۳۹ هـ / ۳۰ نوامبر ۱۹۲۰ م) از استادان ایشان بودند. ایشان در سال ۱۲۹۷ هـ / ۱۸۸۰ م، وقتی رسیده بود که مولانا محمد قاسم نانوتوی (۴ جمادی الاولی ۱۲۹۷ هـ / ۱۵ آوریل ۱۸۸۰ م) چند روز قبل وفات یافته بودند. ایشان گذشته از کتب تدریسی، فنّ طب نیز در دیوبند فراگرفتند. درس منطق و فلسفه از مولانا احمد حسن کانپوری (۱۳۲۲ هـ / ۱۸ آوریل ۱۹۰۴ م) گرفته بودند. اوّل ایشان از مهتمم مدرسه آن زمان شاه رفیع الدین عثمانی دیوبندی رحمته الله (م: ۱۳۰۸ هـ / ۱۸۹۰ م) خلیفه حضرت شاه عبدالغنی مجددی دهلوی رحمته الله مهاجر مدینه (م: ۷ محرم ۱۲۹۶ هـ / ۳۱ دسامبر ۱۸۷۸ م) به سلسله نقشبندیه بیعت شده بودند. پس از آن از حضرت مولانا اشرف علی تھانوی بیعت شدند و از ایشان نیز خلافت گرفتند.

دو فرزند مولانا چاندپوری به نام مولانا محمد احسن و مولانا حکیم محمد انور بودند. حالا این هر دو فوت شده اند و هر دو صاحبزاده به سلسله مطالعه و نقل این مجموعه بنده را تسهیلات زیاد بهم رسانیده بودند.

مولانا چاندپوری رحمته الله به تاریخ یکم ربیع الثانی ۱۳۷۱ هـ برابر با ۳۱ دسامبر ۱۹۵۱ م بروز دوشنبه، در چاندپور فوت و همانجا مدفون شدند.

نسیم احمد فریدی

امروهه

۱۷ شوال ۱۳۹۷ هـ / یکم اکتبر ۱۹۷۷ م.

اظهار تشکر

در آخر لازم می‌شمارم که تشکر صمیمی آن همه آقایان بکنم که از اعانت و نصرت و توجه و مشورت آنان، تحقیق و تدوین این کتاب و بعداً ترجمه و حواشی و مرحله‌های کتابت و چاپ کردن طی شد.

قبل از همه تشکر حضرت مولانا مرتضیٰ حسن چاندپوری رحمته الله واجب می‌دانم که از ذخیره کتابشان این نسخه خطی بی‌بها بدست آمد. هر دو صاحبزاده آن جناب، مرحوم مولانا محمد احسن و شادروان حکیم محمد انور، فرصت استفاده از آن داده آسانیه‌ها فراهم کردند. حالا این هر سه بزرگوار فوت شده‌اند. دعا است که خداوند تعالی ایشان را پیامرزا و مراتب ایشان بلند کند و از رحمت‌هایی خود بنوازد. آمین.

در یافتن این کتاب را زمانه‌ای گذشته بود و در این عرصه بینایی من چندان ضعیف شد که من از نوشت و خواند معذور شدم. عالیجناب الحاج حکیم عبدالحمید دهلوی (رئیس سازمان مطالعات علوم اسلامی، همدرد نگر، دهلوی نو) با عالی همتی، اخلاص و خیراندیشی و جذبه معارف پروری خودشان دستگیری فرمودند. برای کمک کردن در تدوین و ترجمه و حواشی این مکتوبات، معاونی را فراهم کردند. اصلاً آقای عبدالحمید باعث برآوردن این مجموعه مکتوبات نادر، بوده‌اند.

شادروان دکتر یوسف حسین خان نیز استحقاق تشکر دارند که قدر و قیمت این کتاب را فهمیده تأیید و حمایت این برنامه کرده بودند. اگر نگاه عارفانه ایشان تأیید آشکار کردن این جواهر پاره‌هایی از گنجینه معارف ولی اللهی نمی‌فرمودند این مجموعه برای مدتی طولانی منتظر جوهرشناس دیگر مانده بود.

آقای اوصاف علی نیز در تکامل این کار، علاقه خاصی داشتند و از تمایل مخلصانه ایشان به تمام کردن این منصوبه شرکت کامل جستند. به سبب معذوری بینایی من، در این کار تاخیر نیز شد، ولی از اعانت عزیزی انیس احمد فریدی، کارگردآوری مکتوب الیهم و تصحیح متن و ترجمه و تحشیه و تراجم ادامه داشت.

حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی مدظلّه، اهمیت این مجموعه نادر را محسوس کردند و بعضی از موانع که در چاپ کردن این مجموعه بود، دور فرمودند - من ایشان را سپاسگزار و منت شناس می‌باشم. در تراجم مکتوب الیهم و مقدمه فارسی از فرزند رشید مولانا اخلاق حسین قاسمی، آقای دکتر شریف حسین قاسمی و از همکار ایشان دکتر محمد اسلم خان کمک زیادی گرفته شد، تشکر ایشان هم واجب است، خداوند بزرگ آنان را جزایی خیر عطا فرماید.

در سازمان مطالعات علوم اسلامی (همدرد نگر) دهلوی نو، سرپرست بخش مخطوطات شرقی، مولانا حبیب الرحمن میواتی در کتابت و تصحیح نامه‌ها و در دیگر مرحله‌ها با اخلاص و محبت بسیار وقت بیش قیمت خود را صرف کردند و برای اینکار، بارها امرویه نیز تشریف آوردند من به ایشان هم تشکر می‌نمایم.

آقای نورالدین بهاری با توجه خصوصی متن ترجمه زبان اردو را کتابت کردند. مولانا حافظ عارف حسن امروهوی، مولانا محمد یوسف، استاد مدرسه اسلامیة عربیه جامع مسجد امروهه مولانا محب الحق قاسمی، مولانا حکیم عطاء الرحمن همه اینها به نوعی دست تعاون دراز کردند از این همه عزیزان را شکرگزار و دعاگو هستم.

عزیزم نثار احمد فاروقی سلمه در تهیّه این مکتوب به شکل حاضر
«مکاتیب حضرت شاه ولی الله محدث دهلوی»، به مرحله‌های مختلف مرا
کمک کرده‌اند، برای ایشان هم دعا گو هستم.

نسیم احمد فریدی غفرله

امرویه

۱۷ ذی الحجّه ۱۴۰۸ هـ / یکم آگوست ۱۹۸۸ م.

مقدمه

دریافت کردن این مکتوبات نادر حضرت شاه ولی الله محدث دهلوی علیه الرّحمة و نقل کردن آن به صحت و درستگی، بعداً ترجمه کردن به زبان سلیس و شگفته و با محاورهٔ اردو و بعد از تلاش و جستجوی آثار مختلف راجع به آن حاشیه نوشتن، این همه کارنامهٔ چندان شاندار و تابناک علمی عموی محترم بنده حضرت مولانا مفتی نسیم احمد فریدی فاروقی قدس سرّه العزیز است که در دایرهٔ صاحبان نظر مقبولیت دوام خواهد یافت.

اهمیت این کار چند گونه بیشتر می شود، اگر این نیز در نظر داشته شده باشد که حضرت مولانا فریدی رحمته الله، نسخهٔ قلمی این مکتوبات را در سال ۱۹۴۷ م در چاندپور دریافت کرده بودند و از آن ۲۵ مکتوب را همان وقت نقل هم کرده بودند که به عنوان مکتوبات سیاسی شاه ولی الله، آقای استاد خلیق احمد نظامی در سال ۱۹۵۱ م چاپ کردند. سپس در سال ۱۹۶۵ م مولانا فریدی رحمته الله این نسخهٔ خطی را کاملاً برای نقل کردن بدست آمد، ایشان در مدرسهٔ اسلامیة عربیه جامع مسجد امروهه، درس داده می آمدند و بعد نماز ظهر تا عصر در خانه‌ای، روی زمین نشسته نقل متن مکتوبات فارسی و عربی و کار تصحیح آن به انتهای دیده‌ریزی و دقت نظری می کردند که در آنجانه روشنایی برق بود نه گزر باد. در انتهای شدت هوای گرم نیز، ایشان با چندان انهماک کار می کردند که جایی که می نشستند آن نیز از عرق خیس می شد. کم کم بینایی ایشان ضعیف شد و آنوقت هم آمد که

ایشان از نوشت و خواند معذور شدند. ایشان آن را دیکته کرده ترجمه‌اش نویسانند و آن را کراراً قرائت کنانیده، می‌شنیدند و در آن درستگی و ترمیم می‌فرمودند. همانطور در کتابخانه‌ها تشریف برده، با کمک شخصی احوال مکتوب الیهم گرد آوردند. ایشان با این مکتوبات چندان علاقه‌مند بودند که باری از علی‌گه به ذریعه اُتوبوس می‌آمدند. در هاپور پایین آمدند و اُتوبوس جایی توقف کرده بود که میان درش و یک برکه کثیفی فصل فقط یک و نیم میتر بود. بینایی مولانا ضعیف شده بود. ایشان از اُتوبوس پایین شده، چپ و راست نرفته مُستقیماً راه رفتند. در دست ایشان کیفی بود که در آن مسودّه‌های آن مکتوبات بودند. مولانا یکایک در آن برکه عمیق افتادند ولی آنوقت ایشان نه درباره‌ی جامه‌های خود فکر کردند و نه خیال زخم و لکد. آن کیف را در هر دو دست خود بالا گرفته بودند. مردمانی که به کمک ایشان دویده بودند، از ایشان کراراً می‌پرسیدند که خدایی ناخواسته آن کیف کثیف و غلیظ نشده، هر بار روی آن دست برده می‌دیدند و با انتهایی احترام و احتیاط گرفته آمدند. ایشان با وجودی که از بینایی محروم شده بودند، اینکار را ناکرده نگذاشتند. - بالخاصه برادر عزیز من انیس احمد فاروقی سلمه به حیث معاون و کمک‌کننده ایشان سالها سال این کار را کردند. متن فارسی و ترجمه‌اش را، بعد از اصلاح و ترمیم، بار بار نقل روشن کردند. مولانا فریدی رحمته الله آرزویی به دیدن این مکتوبات را به شکل کتاب، با خودشان بردند. حضرت شاه ولی الله دهلوی در چند مکتوب خود، این بیت ابوالطیب المتنبی را نوشته‌اند و آن اینجا هم صادق می‌نماید:

و ما کلُّ ما يتمنى المرءُ يُدرکه تجرى الرياحُ بمالا تشتهي السفن^(۱)
در چاپ این مکاتیب حضرت شاه ولی الله محدث دهلوی این قدر تاخیر
فوق العاده چرا شد؟ تکرار دادن این داستان فایده‌ای ندارد.

غالب، چون کشتی به ساحل رسید

جور و ستم ناخدارا، به خدا چه گویی؟

کار تدوین و ترتیب این مکتوبات، ترجمه و حواشی و گردآوری احوال
مکتوب الیه، تقریباً در حیات مولانا فریدی رحمۃ اللہ علیہ به تکمیل رسیده بود.
ایشان سخن‌های گفتنی آن نیز نویسانده بودند. کار کتابت و تصحیح هم شده
بود فقط کار مقدمه نوشتن آن باقی بود که تذکر آن در سخن‌های گفتنی خود
اشاره کرده‌اند برای مقدمه، ایشان چند یادداشت نیز نوشتار کرده بودند ولی
احوال ایشان روبه انحطاط بود و ایشان نتوانستند که مقدمه‌اش را
بنویسند. در کشور هند چند ابواب ثقافت مسلمانان هستند که راجع به آن
مولانا فریدی رحمۃ اللہ علیہ مرتبه استناد آخرین داشتند - از آن همه عنوانی حضرت
شاه ولی الله محدث دهلوی رحمۃ اللہ علیہ و اصحاب باکمال خانواده ایشان هم است.
بدین جهت اگر آن مقدمه از قلم مولانا فریدی رحمۃ اللہ علیہ نوشته می‌شد، راجع به این
عنوان، گنجینه‌ای وقیع و اطلاعات گران لازمی بود. ولی این اگر ستم
ظریفی روزگار نیست، چه چیزی دیگر است که بار نوشتن مقدمه به عهده
این خاکسار نویسنده افتاد. گذشته از نااهلی و بی‌بضاعتی بنده، من این کار را
به تمام رسانیدم تا این کارنامه به انتهای شأن علمی و تحقیقی از ضایع شدن
باقی ماند. ترتیب این مقدمه، این طور است:

۱- انسان هر آرزویی که دارد، همه آن نمی‌یابد، چنان باد هم می‌وزد که کشتی‌ها آن را نمی‌پسندند.

- ۱- حضرت شاه ولی الله محدث دهلوی رحمته الله و دربارهٔ مکتوبات ایشان، تحریر دیکته شده‌ای حضرت مولانا فریدی رحمته الله، در آن ترجمهٔ شادروان مولانا مرتضیٰ حسن چاندپوری نیز آمده است.
- ۲- معرفی مختصری خانوادهٔ حضرت شاه صاحب با کمک کتب مستند.
- ۳- معرفی حافظ شاه محمد عاشق پهلتنی رحمته الله و فرزندشان شاه عبدالرحمن پهلتنی.
- ۴- معرفی احوال مختصر حیات و مشاغل حضرت مولانا فریدی رحمته الله و آثار ایشان.

نگاهی به مولانا مفتی نسیم احمد فریدی فاروقی رحمته الله

بجا و لازم است که در این مقدمه، مولانا مفتی نسیم احمد فریدی فاروقی نیز معرفی شود که در سال ۱۹۴۷ م، مجموعهٔ این مکتوبات نادر را پیدا کرد. بعداً سالها به انتهای دیده‌ریزی، مشقت و به احتیاط تمام، متن این مکتوبات را درست کرده، رونویس کردند. متون مکتوبات را مکرر دیدند و آنان را به زبان بسیار سلیس، شگفته و نثر عالمانه ترجمه کردند. احوال مکتوب الیهم فراهم آوردند و کسی که تا مدت‌چهل سال این گنجینهٔ علمی را با عقیدت و احترام با دل و جان نگهداری کرد و بعد از ده سال وفات ایشان برای آوردن این نوادر به منظر عام، سروسامان آماده شده است.

سلسلهٔ نسب نابغهٔ عصر، حضرت مولانا نسیم احمد فریدی فاروقی قدس الله سرّه العزیز به حضرت بابا فریدالدین مسعود گنج شکر اجودنی قدس سرّه (م: ۵ محرم ۶۷۰ هـ / ۱۳ اوت ۱۲۷۱ م) می‌رسد. جدّ امجد ایشان مولوی بشیر احمد فریدی رحمته الله (م: ۱۳۳۴ هـ / ۱۹۱۵ م) در ایالت پنجاب

معاون حاکم ضلع و سپس داور بودند. پدر بزرگوار مولانا فریدی، حضرت مولانا حسین احمد فریدی رحمۃ اللہ علیہ (۱۳۳۳ هـ / ۱۹۱۴ م) زمینداری خود را نگهداری می فرمودند. مولانا فریدی کهنترین فرزند ایشان بودند، ایشان به تاریخ ۱۲ رمضان المبارک ۱۳۲۹ هـ / ۱۱ سپتامبر ۱۹۱۱ م به مقام امرویه متولد شدند. تحصیلات مقدماتی را همانجا فراگرفتند. اول در مدرسه ابتدایی محله پیرزاده ثبت نام شد و از آنجا در مدرسه ثانوی (نزد تحصیل) آمدند. در امتحان ثانوی هندی موفقیت یافتند و از سال ۱۹۲۷ م در دبیرستان نورالمدارس (دانشمندان) درس گرفتند. از هیئت اله آباد، در سال ۱۹۲۸ م در امتحانات منشی، منشی کامل (۱۹۲۹ م) و رناکیولار فائنال (مارس ۱۹۳۲ م) و مولوی (مارس ۱۹۳۳ م) و اعلی قابلیت و غیره موفقیت یافتند. در سن ۱۲-۱۳ شعر سرودن هم آغاز کردند و «امداد» تخلص می کردند. بعداً استاد زبان فارسی ایشان منشی عبدالرب شکیب (م: ۱۹۴۹ م) آن تخلص شعری را عوض کرده، فریدی کردند.

مولانا فریدی رحمۃ اللہ علیہ درس فارسی را به تکمیل رساندند و سپس برای زمان کوتاه در مدرسه عربیه چله امرویه درس دادند و بعد از آن در دل ایشان داعیه درس گرفتن ادب و زبان عربی و علوم دینی پیدا شد. چنانچه در مدرسه اسلامیة عربیه جامع مسجد امرویه ثبت نام کردند. اینجا استادانی که ایشان را درس دادند عبارت بودند از مولانا سید رضا حسن (برادرزاده حضرت مولانا احمد حسن محدث امرویه)، مولانا انوارالحق عباسی، مولانا حافظ عبدالرحمن و غیرهم.

بعد از تکمیل بیضاوی و ترمذی از اساتذہ نامبرده، برای تکمیل دورہ حدیث عازم دیوبند شدند. ایشان در یکی از یادداشتهای خود نوشته اند:

"به تاریخ ۸ شوال ۱۳۵۴ هجری ساعت دوازده بروز شنبه از امر و هه حرکت کردم، ساعت ۴ بعد از ظهر به میروت آمدم و نهم شوال به ساعت ۲ بعد از ظهر به وسیله قطار به دیوبند به وقت مغرب رسیدم. در مهمانخانه اقامت گرفتم. به تاریخ چهاردهم شوال بعد نماز مغرب، استاد گرامی مولانا اعزاز علی امتحان جلالین شریف، مشکوٰۃ شریف، مقامات حریری و مؤلا حسن گرفتند و ۴۸ بارم دادند، و من به درجه دوم موفق شدم. به تاریخ هفدهم شوال بروز دوشنبه نتیجه را منتشر کردند. بیستم شوال بروز پنجشنبه به نزد مولانا اعزاز علی صاحب شمائل ترمذی شروع کردم. به تاریخ ۲۵ شوال، شیخ الحدیث مولانا حسین احمد مدنی از آسام به وقت مغرب تشریف آوردند. به تاریخ ۲۶ ترمذی شریف شروع کردند و دعا خواندند. به تاریخ ۲۷ حضرت مولانا سید اصغر حسین صاحب درس ابوداؤد شریف شروع کردند. من در آغاز درس حاضر نبودم و به وقت خاتمه درس آمدم".

در شهر لاهور، حضرت مولانا احمد علی مفسر لاهوری (م: ۱۹۶۲ م) در تدریس قرآن، شهرت داشتند و برای استفاده درس ایشان در سال ۱۹۳۶ م سفر لاهور نمودم و آنجا سه ماه اقامت گرفته در درس تفسیر قرآن شرکت جست. حضرت مولانا احمد علی لاهوری رحمۃ اللہ علیہ گواهینامه تکمیل درس تفسیر عطا فرمودند. روی آن تاریخ یکم ذی الحجّه درج است در آن زمان بارها فرصت ملاقات با شاعر مشرق علامه اقبال هم میسر آمد.

در سال ۱۳۵۷ هـ / ۱۹۳۸ م از مدرسه دیوبند سند فراغت بدست آوردم در همان زمان در مدرسه اشفاقیه، بریلی، جای یک استاد خالی بود. مولانا محمد منظور نعمانی (م: ۲۸ ذی الحجّه ۱۴۱۷ هـ / ۴ مه ۱۹۹۷ م)

با مولانا فریدی رحمۃ اللہ علیہ از پیش آشنا بودند. ایشان را به بریلی طلب فرمودند. در آن وقت مجله الفرقان نیز از بریلی چاپ می شد و شماره ویژه ای درباره شاه ولی الله زیر ترتیب بود. مولانا فریدی، در این کار معاونت کامل کردند و با مولانا منظور نعمانی، روابط صمیمانه تا دم آخر برقرار داشتند. ایشان در مجله الفرقان همواره مقاله ها می نوشتند. فهرست مقالات (که تکامل نیافت) در شماره خصوصی مجله به عنوان «به یادگار حضرت مولانا مفتی نسیم احمد فریدی رحمۃ اللہ علیہ» (جلد ۵۷، شماره ۵ تا ۸ ماه مه تا اوت ۱۹۸۹ م) شامل است، از روی آن مقالات مولانا فریدی به تعداد دو هزار و شصت و پنج (۲۰۶۵) صفحه گسترده است.

نامهای استادانی که در دارالعلوم دیوبند درس خواندند، به قرار زیر است:

- (۱) شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ.
- (۲) شیخ الادب مولانا اعزاز علی رحمۃ اللہ علیہ امروہوی (م: ۱۳۷۴ هـ / ۱۹۵۴ م).
- (۳) مولانا میان اصغر حسین دیوبندی.
- (۴) مولانا محمد مفتی محمد سهول رحمۃ اللہ علیہ بهاگلپوری.
- (۵) مولانا مفتی ریاض الدین رحمۃ اللہ علیہ افضل گری.
- (۶) مولانا مفتی محمد شفیع دیوبندی.
- (۷) مولانا محمد ابراهیم بلیاوی.
- (۸) قاضی حفظ الرحمن پرتاپ گری.

در سال ۱۹۴۲ م برادر بزرگ حضرت مولانا فریدی، پدر بزرگوار این خاکسار راقم الحروف مولوی تسلیم احمد فریدی رحمۃ اللہ علیہ (م: ۴ جمادی الاولی ۱۴۰۷ هـ / ۴ ژانویه ۱۹۸۷ م) در حادثه ای شکار شده یکایک مریض شدیدی شدند و تا دم آخر معذور بودند. برای خدمت پدر بزرگوار و ما بچه ها،

مولانا فریدی رحمۃ اللہ علیہ، از خدمت مدرسه اشفاقیه بریلی، استعفا دادند و در مدرسه اسلامیہ عربیہ جامع مسجد امروہہ بہ عوض پانزدہ روپیہ ماہانہ کار معلّمی را اختیار کردند. بعداً در سراسر حیات نخواستند کہ بیرون از امروہہ بروند. در حالی کہ در دانشگاه اسلامی علیگرہ، ایشان را ریاست شعبہ دینیات تقدیم شدہ بود. ایشان برای برادران و برادرزادگان خود، خودشان را قربان کردند و بدین وجہ زن ہم نگرفتند. مثال دیگر ایشان بعد از تلاش بسیار ہم یافتہ نخواہد شد.

ایشان از دانشجویان مدارس اسلامی و علوم دینی عشق می ورزیدند. گذشتہ از زندگی ترک و تجرد و بی سروسامانی کامل خود چندین مدارس را اعانت می فرمودند و دیگران را ہم وامی داشتند کہ کمک کنند و ہمین طور یتیمان و بیوہ زنان و محتاجان و معذورین و دانشجویان نادار را چنین دستگیری می فرمودند کہ بہ کسی خبر نمی شد.

در آخر عمر از بینایی محروم شدند و از مدرسه اسلامیہ سبکدوش شدند ولی در ہر کار صلاح و فلاح مدرسہ شریک و معاون بودند در مسجد خود، دانشجویان را تا وقت آخر ہموارہ درس نیز می دادند. ایشان در دہاتہا و قصبات، مدارس متعدّدی بنا کردند. در سراسر زندگی خود امیر جماعت تبلیغی و مفتی شہر بودند. بنابر شخصیت اختصاصی بی مثال و بی داغ، نہ فقط تمام شہر بلکہ ہر آن کسی گرویدہ ایشان بود کہ از این حضرت فقط یکبار ملاقات کردہ و از این سعادت بہرہ مند شدہ باشد.

زندگی ایشان چنان بود کہ ما در یادآوری ابرار و اخیار و عباداللہ الصالحین قرون اولی می افتادیم کہ ما ذکر ایشان در کتب می خوانیم و گواہی آن ہمہ با دیدن شخصیت و سیرت مولانا فریدی رحمۃ اللہ علیہ بدست می آمد.

چنان سادگی داشتند که سادگی و بی نفسی بیشتر از آن ممکن نبود. در اثاثیه ایشان به جز کتب چیزی دیگر قطعاً نبود. بالعموم دو دست جامه، یک دو دستمال، فوطه‌ای و ملافه‌ای همواره با ایشان بود. نگارنده این حروف مثالی هم یادآور نمی‌شود که ایشان گاهی سفارش غذای کرده باشند. هر شی به شکلی که می‌یافتند آن را تناول فرموده، خدا را شکر به جا می‌آوردند. برای میهمانی نیز تکلف و تعارف خاصی نمی‌کردند. آخرین بیست سال زندگانی خود را در مسجد بسر کردند. حصیر مسجد تختخواب ایشان بود. در تابستان فرش مسجد را از آبیاشی سرد کرده می‌شد و در زمستان ملافه‌ای کلفت می‌گسترانیدند و بالش کوچکی بود که روی آن سر گذاشته استراحت می‌فرمودند.

مولانا فریدی رحمۃ اللہ علیہ به اعتبار عقیده و مسلک پیرو علمای دیوبند بودند ولی ایشان به ظاهر عالمی بودند و به باطن درویش و صوفی کامل بودند. از بندگان خدا محبت عمیق می‌داشتند برای علمای سلف و بزرگان سلسله، در سینه ایشان چندان جذبات عقیدت و احترام جا داشت که آن را به حرفها بیان کردن کار مشکل است - جدّ مادری نگارنده و استاد و پیر و مرشد حضرت شاه سلیمان احمد چشتی صابری (م: ۲۳ رجب ۱۳۸۱ هـ/یکم ژانویه ۱۹۶۲ م، پنجمین سجاده‌نشین حضرت خواجه شاه عبدالهادی چشتی رحمۃ اللہ علیہ) تقریباً هر روز ملاقی می‌شدند و از درویشی ایشان بسیار متأثر بودند و ادب و احترام بی‌نهایت ایشان را ملحوظ خاطر داشتند.

شادروان مولانا قاضی زین‌العابدین سجّاد میروتی، باری برای دیدن مولانا فریدی رحمۃ اللہ علیہ امروهه آمده بودند. برای سوار کردن ایشان نگارنده این حروف، تا ایستاسیون، به همراهی ایشان فاصله مختصری طی کرد. در میان

راه ایشان راجع به مولانا فریدی رحمۃ اللہ علیہ به من فرمودند:

"عزیزم، چه گوئیم این شخص (مولانا فریدی) ما همه مُلایان را

شرمنده ساخته است."

مطالعه مولانا فریدی رحمۃ اللہ علیہ به نهایت وسیع بود، بیشتر اوقات ایشان یا در خدمت خلق صرف می شد یا در اشاعت دین و یا در مطالعه کتب و تصنیف و تألیف - ایشان از زمان کودکی شبکور بودند یعنی در تاریکی نمی توانستند چیزی ببینند. تا هم از کمک چراغ در شب تا دیر مطالعه مشغولیت می داشتند بدین جهت بینایی کاملاً باقی نماند. ولی بعد از آن هم کسی دیگر قرائت می کرد و می شنیدند و مقالات را دیکته کرده می نویسانیدند.

ثقافت اسلامی هند، بالخاصه از قرن هفدهم میلادی تا قرن بیستم میلادی که سیصد سال را احاطه می کرد، تاریخ علمی آن در نظر مولانا بسیار عمیق و انتقاده بود. هزارها کتاب در مطالعه ایشان آمده بود صدها کتب از اینجا و از آنجا خرید کرده جمع کرده بودند. موضوعات خصوصی که ایشان به نظر خود آورده بودند این طور بود:

(۱) حضرت شیخ احمد سرهندی رحمۃ اللہ علیہ مجدد الف ثانی و اسلاف و اخلاف ایشان.

(۲) حضرت شاه ولی الله محدث دهلوی رحمۃ اللہ علیہ و اسلاف و اخلاف ایشان.

(۳) حضرت سید احمد شهید رای بریلوی رحمۃ اللہ علیہ و نهضت جهاد ایشان.

(۴) علمای کبار دیوبند.

(۵) اولیاء الله در سلسله چشتیه و نقشبندیه.

بیشتر مقالات مولانا فریدی در مجله الفرقان (لکهنو) چاپ شد ولی بعضی مقالات در مجله تذکره (دیوبند) القاسم (دیوبند) دارالعلوم (دیوبند)

الحرم (میروت) البلاغ (بمبئی) و غیرهم چاپ شده اند. احوال تصنیفات و تراجم ایشان مختصراً این طور است:

(۱) تجلیات امام ربانی (دو جلد) انتخاب مکتوبات اردو ترجمه مکتوبات شیخ احمد سرهندی رحمۃ اللہ علیہ مع حواشی و مقدمه، چاپ شده، الفرقان ۱۹۷۶ م.

(۲) مکتوبات خواجه محمد معصوم سرهندی رحمۃ اللہ علیہ، انتخاب مکتوبات، و ترجمه اردو، ناشر الفرقان لکهنو، ۱۹۶۰ م.

(۳) تذکره حضرت خواجه باقی بالله رحمۃ اللہ علیہ مع صاحبزادگان و خلفا، ناشر الفرقان، لکهنو، ۱۹۷۸ م.

(۴) تذکره حضرت شاه اسمعیل شهید رحمۃ اللہ علیہ، ناشر الفرقان، لکهنو، ۱۹۷۷ م.

(۵) وصایای حضرت شیخ شهاب الدین سهروردی، ناشر الفرقان، لکهنو، ۱۹۸۸ م.

(۶) فراید قاسمیہ جزوهای غیرچاپی حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی، ناشر اداره ادبیات دهلوی، ۱۹۸۰ م.

(۷) مکتوبات اکابر دیوبند، مجموعه مکتوبات علمای کبار دیوبند.

(۸) مکتوبات سیدالعلما مولانا احمد حسن محدث امروهوی، ناشر مدرسه اسلامیة عربیہ امروهه، ۱۹۹۰ م.

(۹) اولین سفرنامه حجاز از هند، رفیع الدین خان فاروقی، شاگرد حضرت شاه ولی الله دهلوی رحمۃ اللہ علیہ (م: ۱۲۲۳ هـ / ۱۸۰۸ م)، سفرنامه حج ایشان که در دوران سال ۱۲۰۱ هـ / ۱۷۸۷ م و ۱۲۰۳ هـ / ۱۷۸۹ م تألیف شد، ترجمه اردوی آن مع مقدمه، ناشر الفرقان، لکهنو، ۱۹۶۱ م.

(۱۰) تذکره خلفای حضرت شاه عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ جهنجهانوی.

- (۱۱) قافله اهل دل: حضرت شاه غلام علی نقشبندی، احوال و ملفوظات، ناشر الفرقان، لکهنو، ۱۹۸۹ م.
- (۱۲) تذکره شاه عبدالرحیم و شاه ابوالرضا فاروقی، ناشر الفرقان، لکهنو، اکتبر ۱۹۸۹ م، ورق ۱۷۲.
- (۱۳) تذکره شاه عبدالعزیز محدث دهلوی رحمته الله، ناشر الفرقان، لکهنو، فوریه ۱۹۹۲ م، ورق ۱۹۸.
- (۱۴) تذکره حضرت شاه ابوسعید حسنی رای بریلوی، ناشر الفرقان، لکهنو، ۱۹۸۹ م.
- (۱۵) کاروان اهل فضل و کمال، احوال شاه محمد اسحق محدث دهلوی رحمته الله مهاجر مکی و شاگردان ایشان، ناشر الفرقان، لکهنو.
- (۱۶) سفرنامه حج نواب محمد مصطفی خان شیفته، تلخیص و ترجمه به اردو (تاکنون چاپ نشد).
- (۱۷) زیارت حرمین (این سفرنامه حج خود حضرت مولانا فریدی رحمته الله است که در پنج قسمت در مجله الفرقان، لکهنو چاپ شده بود.
- (۱۸) مکتوبات نادر حضرت شاه ولی الله دهلوی رحمته الله که دو جلد متن آن و دو جلد ترجمه اردوی آن که حالا در اختیار خوانندگان گرام گذارده می شود. مولانا فریدی رحمته الله بر این مکتوبات تا مدت چهل سال دیده ریزی فرموده اند. درباره آن تفصیلات دیگر در همین مقدمه تذکر داده شده است.
- (۱۹) نسیم سحر: مجموعه شعری حضرت مولانا فریدی رحمته الله در سال ۲۰۰۲ م به چاپ شده است.
- حضرت مولانا فریدی رحمته الله از حضرت مولانا حسین احمد مدنی بیعت کرده بودند. از شیخ خودشان و خانواده حتی از شاگردانشان بی نهایت

محبت می کردند. از شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندلوی علیه الرحمه نیز تجدید بیعت فرمودند و خلافت و اجازت هم یافتند. گذشته از آن مولانا سید مقبول حسن رحمته الله و مولانا فتح محمد میواتی رحمته الله هم بدون طلب ایشان را خلافت عطا کرده بودند ولی مولانا فریدی رحمته الله گاهی کسی را مرید نکردند. برای بیعت به خدمت دیگران می فرستادند.

هر دو برادر بزرگ ایشان که برای خدمت آنان من جانب الله مأمور بودند، رحلت فرمودند، گویا این تکمیل کار ایشان بود. از ابتدای سال ۱۹۸۸ م سلسله علالت شروع شد ولی معمولات ادامه داشت. روزه های رمضان المبارک هم کاملاً داشتند. در ماه ژوئن و ژوئیه ناراحتی غلبه داشت، ضعف بیشتر شد و از ماه اوت ۱۹۸۸ م معالجه پزشکی شروع شد، ولی به گفته کسی از سخنوران زبان اردو: "همه تدبیران به عکس العمل رسید و داروها کار نکرد".

بالآخره به تاریخ ۵ ربیع الاول ۱۴۰۹ هـ / ۱۸ اکتبر ۱۹۸۸ م بروز سه شنبه به وقت صبح ساعت هشت و چهل دقیقه، این پیکر مجسم علم و فضل، فقر و درویشی، ایثار و اخلاص، ارشاد و هدایت و شفقت و مرحمت، این دنیای اسباب و ظواهر را خیرباد گفته «فِي مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيكٍ مُّقْتَدِرٍ» باریق اعلاى خود پیوست. در آن مسجد محله جهنده شهید که در آن آخرین بست ساله زندگی خود بسربرده بودند، در یکی از حجره های آن برای خواب ابدی جا یافتند.

نگارنده، تاریخ از آن آیت کریمه «نُورٌ عَلَى نُورٍ يَهْدِي اللهُ لِنُورِهِ مَنْ يَشَاءُ» جست - تاریخ دیگر نیز از حروف قرآن کریم برآمد:

فریدی شده عازم ملک باقی اَعَدَّ لَهُ اللهُ أَجْرًا كَرِيمًا
کلام الهی چه تاریخ گفته لَقَدْ فَازَ (وَالله) فَوْزًا عَظِيمًا

آقایان که در این کار کمک کرده‌اند تشکرشان را مولانا فریدی رحمۃ اللہ علیہ نویسانده بودند که در مقدمه ایشان شامل است. این فریضه بنده هم هست که آقایانی که در مرحله‌هایی بعدی تعاون فرموده‌اند، به حضور ایشان جذبات تشکر تقدیم کنم.

حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی مدظلّه با وجود ناراحتی و گرفتاریهای شدید، برای این مجموعه مکتوبات، تقریظ تحریر فرمودند. ایشان از زمان دراز اشتیاق داشتند که این مکتوبات به چاپ رسند. تحریر ایشان مجموعه مکتوبات را وقیع ساخته است. خداوند بزرگ ایشان را با صحت و سلامتی داراد.

آقای دکتر وقارالحسن صدیقی افسر ویژه کتابخانه رضا، رامپور و آقای فراست علی^(۱) در سرپرستی خود این مجموعه را به چاپ رسانده‌اند. تشکر ایشان هم بر خود لازم می‌شمارم. بنده از آقای عبدالرحمن قریشی هم سپاسگزارم که زحمتهای زیادی برای تحریر رایانه‌ای این مکاتیب حضرت شاه ولی الله محدث دهلوی کشیده‌اند.

نثار احمد فاروقی

برادرزاده مولانا فریدی رحمۃ اللہ علیہ

دانشگاه دهلی، دهلی

۲۱ شعبان المعظم ۱۴۲۴ هـ

۱۸ اکتبر ۲۰۰۳ م

۱- یک ناشر با صلاحیت، سلیقه‌مند و مدیر بنگاه کتب اسلامی، دهلی نو است.

مکتوب ۱۶

یہ طرف معارف و عقاید اگلا

میان شاہ نور اللہ

(در کتب اسرار و ترقیب احکام شریف کہ اقدم التعلیمات الخ)

و اکرم الخیات ان ولایت مایہ اللہ

یہ کتب اسرار و ترقیب احکام شریف کہ اقدم التعلیمات الخ

یہ کتب اسرار و ترقیب احکام شریف کہ اقدم التعلیمات الخ

برادر عزیز القدر میان نور اللہ نور اللہ علیہ السلام دستور الاسلام

مطالعہ نمائندہ مکتوب بہ حضرت اسرار و ترقیب احکام شریف کہ اقدم التعلیمات الخ

علم و حدیث و احادیث بہ مولانا نور اللہ علیہ السلام دستور الاسلام

اہل نفس را ان قدر حیران کہ بہ شب این اعتقاد من اولیہ معلوم نمائندہ

بہ چیزی دیگر نہ نمائندہ بخلاف واضح نور اللہ علیہ السلام دستور الاسلام

اجمالہ کہ شارح بخلاف فرمودہ بطبع نظر از تحقیقات و تفسیرات متعلقہ

اکتفاء نمائندہ و جامع از این مکتوب کنندہ نور اللہ علیہ السلام دستور الاسلام

مکاتیب

حضرت شاه ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

جلد اول - قسمت اول

گردآوری

شاه عبدالرحمن پھلتی رحمۃ اللہ علیہ

مکتوب ۱

به طرفِ معارف و حقایق آگاه

میان شاه نورالله رحمۃ اللہ علیہ

(در کتم اسرار و ترغیب احکام شرعیّه که اقدم اصحاب آنجناب
و اکرم احباب آن ولایت مآب اند)

باسمه سبحانه

برادر عزیزالقدر میان نورالله نورّه الله تعالی، بعد از سلام مسنون الاسلام
مطالعه نمایند. مکتوب بهجت اسلوب رسید و حقیقت مرقومه واضح گردید.
علم و حدیث و وجود به منزله ماء نیل است، ماء للمحبوبین و بلاء للمحبوبین
اهل نفس را آن قدر حیرانی که به سبب این اعتقاد می آید، معلوم نیست که
به چیزی دیگر بوده باشد. عامّه را هیچ بهتر از آن نیست که بر علوم تقلیدیّه
اجمالیه که شارع بیان فرموده، قطع نظر از تحقیقات و تشویشات متکلمین،
اکتفاء نمایند و زیاده از این فکر نکنند، نه نفیاً و نه اثباتاً. والسلام.

*

مکتوب ۲

به جانب حضرت والد بزرگوار کاتب حروف ادام الله و ابقاه

شاه محمد عاشق پهلّتی عفی عنه

که حافظ علوم و حامل اسرار بزرگی حضرت ایشان اند

گرامی قدر محمد عاشق جیو سلّمهم الله تعالی.

اما بعد، خطُّ بهجتِ نمطِ رسید و حقیقتِ مرقومه واضح گشت. سالک را از وظایفِ ظاهره با وجودِ تعلُّقِ قلب به جلال و کبریای حضرتِ حق سبحانه نیز چندی لازم گرفتن از ضروریات است. زیرا که مردِ کامل آن است که طبقهٔ نفسیه و طبقهٔ نسمیه هر یکی را حظی رساند. به چشم و جِدان احساس کرده آمد که مجذوبِ خالص را در دارالجزاء چندان رفعتی و عظمتی نسبتِ سالکِ خالص نیست. آری کمالی که وی را فی نفسه هست، آن چیزی دیگر است. دارالکسب و دارالجزاء هر دو به حسبِ این کمال مُستوی اند، اِذْ لَا يُكْسَبُ بِقُوَى النَّسْمِيَّةِ وَلَا يُجَازَى عَلَيْهِ - چنین ثبات علی افاعیلِ النَّسْمِيَّةِ چنانکه عارفی در مصافِ غزاة با احادِ ناس هم رنگ است و نیز در وقتِ قسمتِ غنایمِ عرفانِ او چیزی است که برای جزای او را نخواستی بلکه مطلوبِ لذاته است.

جملگی وظایف که مختارِ ماست سه وظیفه است. کما قالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اسْتَعِينُوا بِالْغَدْوَةِ وَالرُّوحَةِ وَ شَيْءٍ مِنَ الدُّلْجَةِ^۱. چون به تهجد برخیزد، هفت رکعت خواند، یا نه یا یازده. سورهٔ یس یا واقعه یا یوسف بخواند. بعد از آن دعا کند از دعواتِ ماثوره، به آنچه مناسبِ وقتِ او باشد و باید که امتدادِ وقتِ دعا مثلِ وقتِ قرأَةِ سورهٔ مُلک یا قریبِ آن باشد. حصنِ حصین را از فضلِ دعاء غیر معرفتِ مطالعه باید کرد. بعد از آن به تفکر و تعلُّقِ قلب مشغول گردد، تا وقتی که تواند. ثانی فجر است. بعد از آن صد بار تهلیل و صد بار سُبْحَانَ اللَّهِ و بِحَمْدِهِ. بعد از آن به تعلُّقِ قلب به حقِّ سُبْحانه مشغول گردد تا بلند شدنِ آفتاب. پس آنگاه دو رکعت خواند و نزدیکِ گرم شدنِ آفتاب چهار رکعت. ثالث ما بعدِ عشاء است، صد بار تهلیل فوقِ الخفیّه و

۱ - «اسْتَعِينُوا بِالْغَدْوَةِ وَالرُّوحَةِ وَ شَيْءٍ مِنَ الدُّلْجَةِ» (حدیث بخاری)

دُونَ الْجَهْرِ. پس آنگاه سورَةُ مُلْكٍ تا حَدِّی مستجاب. بعد از آن بر سرِ فراش رود. مُعَوَّذات خوانده و در دست دَم کرده تمام وُجود مَس کند. و السَّلام.

✱

مکتوب ﴿ ۳ ﴾

به طرفِ حقایق و معارف آگاه

شاه نورالله رحمته الله

در ارشاد و طریق تسلیک طالبان

برادرِ گرامی قدر میان نورالله اَوْصَلَهُ اللهُ إِلَى مَعَارِجِ الْکَمَالِ، از فقیر بعد از سلام سُنَّتِ الْاِسْلَام مطالعه نمایند که مکتوبِ بهجتِ اُسْلُوب رسید، حقیقت واضح گشت. اکثر اشخاص که رغبتِ راهِ خدا دارند، استعدادِ ایشان بر نیامد که به حضور مجرّد تکلیف دهند یا دَوامِ محبّت و بستگیِ خاطر به معنی دلبرِ مطمحِ نظرِ خویش دارند. صَبَاحاً و مَسَاءً - چارهٔ ایشان آن است که ملاکِ امر در حقِّ ایشان مقدارِ دگر باید ساخت. مثلاً گویند که در لیل و نهار چهار هزار بار تهلیل می گفته باشد. دو سه ماه به همین مقدار از ایشان اکتفاء باید کرد. چون دلِ ایشان به ذکر گفتن آرام گرفت، آنگاه ملاحظهٔ محبوبِ ذهنیهٔ شوقیه بدان شرط کنند. چون این نیز مستقر شد، ذکرِ خفیهٔ اُمُوزند. تأملِ کردم که اضطرابِ اکثر سالکان از آن است که ایشان اگر چه استطاعتِ فهمِ معنیِ مجرّد و شوق و توحید دارند، امّا به حسبِ حالِ طبیعتِ مُلوّثهٔ ایشان که در کشاکشِ سَفَلِیّاتِ اُفتاده آن را در نمی پذیرد. از این سبب عقده در حالِ ایشان می اُفتد و انواعِ شُکوک و ظُلُمات از ایشان سر بر می زند.

بالجمله دانسته شد که حدّادان را با مُلوک قیاس نتوان کرد. این وقت تفصیل این سرّ بیش از این ممکن نبود من بعد إن شاء الله نوشته خواهد شد. والسلام.

*

مکتوب ﴿ ۴ ﴾

به طرف حقایق و معارف آگاه
شاه نورالله رحمه الله

برادر عزیز میان نورالله رقاء الله إلی معارج الکمال، از فقیر ولی الله بعد از سلام محبت التیام مطالعه نمایند که رقیمة ایشان رسید و حقیقت مرقومه روشن گشت. سبب نامعلوم کردن اثر صحبت در اینجا و معلوم کردن بعد فرقت آن است که طبیعت فقیر در این ایام مایل است به علوم ظاهری؛ رُو به ظاهر است و پشت به باطن - و شما علی العکس - نیز فرو نه و گذر به راه ظاهر وجود در باطن باطن دو حبابه انباء و انعکاس اسم تشریع در حقیقت این عبد ضعیف، در باطن و مخدوله در ظاهر، این همه در این مراتب علی سبیل الاجمال خاصه است به فقیر، و شما در تحقیق از آن نومید که نسمة شما مثل چه بچه نور گردد و رُوح شما به مقام حکمت متحقّق شود. مآل کار شما اگر اجتهادها به تقدیم رسانید همین است، ولیکن إن شاء الله تعالی از اجتماع این امور که خاصه است نیز بهره ای خواهند یافت. «وَالله عَلَى مَا نَقُولُ وَكِيلٌ»^۱. والسلام.

*

۱ - القصص (۲۸)، آیه ۲۸.

مکتوب ۵

به طرف حقایق آگاه

شاه نورالله رحمته الله

(در أجوبه بعضی شبهات)

بسم الله الرحمن الرحيم^۱

برادر گرامی قدر میان نورالله عافاه الله تعالی، بعد از سلام محبت انتظام از فقیر ولی الله مطالعه نمایند که کتاب ایشان رسید و حقیقت مرقومه واضح گشت. استدعای جواب شبهات به تفصیل کرده بودند. لهذا در آن شروع می رود. اما آنکه از اینجانب تفقد حال ایشان واقع نشد. راست گویم سببش انقباضی بود که در خود نسبت شما می یافتم، بی آنکه وجه او معلوم باشد. بسا سخن که به دهان آمده باشد اما لب بدان نکشود. وَاللهُ اعْلَمُ بِحَقِيقَةِ الْحَالِ واما آنکه شما را قلق و اضطراب نیافت مقصود خویش است. مرد آن است که هر چه او را پیش آید آن را به میزان عقل و ادراک سنجد و قانع قیل و قال و مقلد محض در همه چیز نگردد. شما به عقل و ادراک خویش در این مسئله خوض کنید. هم شما را منصف کردیم، آیا شما را نحوی از بقا و فنا و وجهی از دوام یادداشت طریق از تأثیر صحبت است یا نه؟ اگر به کلی خود را در این امر در دهید این دایره وسعتی پیدا کند لامحالا. آری، وسعت دایره و شیوع آثار به سبب کثرت توجه امری دیگر است. غرض من نفس این معنی است. چه بلاست داده را ناداده انکاشتن، دیده را نادیده دانستن و استعداد اصلی شما وسعت همین دایره است. اما ترقی از آن به طریق

۱- علاوه بر سورة التوبة (۹) در آغاز هر سورة (۱۱۳) و النمل (۲۷)، آیه ۳۰.

انعکاس، امری است بیرون از حساب. اما آنکه ترکی موافقتِ فقهای حنفیه در بعضی مسایل که خلافِ احادیث صحیحه است، جای طعنِ عوام است. چه کنم شما هم می دانید که در کهنبایت بعد عصر واقعه دیده شد و همان روز بعضی مسایل مجدّدیت و آنچه حقّ است در قیاس و اجماع مذکور شد. بعد از آن چون به دهلوی رسیدیم گفته شد که در عملیات از حقّ سبحانه جمع خاطری خواهد شد. بالجمله امیدواری از کرم حضرت باری آن است که آهسته آهسته اذهان او را قبول کنند و اذیتی از این سُو به مَنْ نرسد و اگر خواهد رسید چه کنم معذورم:

گر طمع خواهد زمن سلطانِ دین

خاک بر فرقِ قناعت بعد ازین

و اما آنکه میان محمد عاشقِ صلاّی نیافت می زنند، در حالِ ایشان تأمل کنید. یادداشت و توحید و جمعِ همّت به سوی او مراصد ایشان هست یا نه. پیش از این گفته بودم که ایشان را بعد مدّتی هیچ قلق نخواهد ماند. شما هم می دانید، حالا مبدأ آن وعده است و اگر در این اثناء به مکانی دیگر برآرند، این معنی زیاده تر واضح خواهد شد. از ایشان استفسار کنید. ایشان را در این مسئله حکم کردیم. اما آنکه با محمد عالم گفته شد که کار ما رونق خواهد یافت. تفصیل این قصّه آنکه با وی گفتم که مرا خلعتِ مجدّدیت داده اند. گفت تقلیدِ کدام امام، گفتم تقلیدِ حدیثِ پیغمبر صلی الله علیه و سلّم. دیگر گفتم حق سبحانه در حقّ این فقیر وسعتِ معاش اراده کرده است و صورتی از صور آن تقریر کردم که اگر توانید به این طور سعی کنید و الا نه. در مدّتی مجموعِ امرین ظاهر خواهد شد، خواه به این صورت خواه به صورتی دیگر. حالا نیز قول من همان است و همین امید دارم از حضرت کریم مطلق،

و هرگز متخلف نخواهد شد. نگویم که آن وقت از دراهم و دنانیر در خزانه من خواهد بود، نه بلکه کفافی که دیگر غم معاش نخواهم خورد و اگر عائلی یا فقیری به من گراید، خوراک و پوشاک او را مُتکفل. نگویم همه عالم این طور را قبول خواهند کرد، بلکه سه چهار تا آنکه وقتی آید که کار روشن تر شود، نه به دست من بلکه به دست دیگری، به طریق نیابت از من - به این معنی خمول را منافی خواهد بود و نه تولی را که به منش مخصوص کرده است: مصلحت نیست که از پرده برون افتد راز

ورنه در محفل رندان خبری نیست که نیست
از برادر محمد عاشق پرسید که این معنی مکرر پیش ایشان گفته‌ام. آیا چیزی زیاده از این گفته‌ام، یا در کلام من عوجی و اختلافی هست؟ مرا شفقتی هست نسبت شما و آن را بدل نخواهم کرد. لهذا می‌گویم که به این هندوی شیطان سیرت که هیچ مناسبت باطن ندارد و علم او فقط بر زبان است، با او نشست و برخاست نکنید که جُبار^۱ خواهد بود. کار شما در مسایل جواب تقلید محض است نه تحقیق. چنان نشود:

کُلاغی تگ کبک را گوش کرد تگ خویش را هم فراموش کرد
دیگر آن به سماع نغماتِ قانون خوگر نشوید که بد چیزی است مردِ سالک را. «إِنْ أَحْسَنْتُمْ أَحْسَنْتُمْ أَنْفُسَكُمْ وَ إِنْ أَسَأْتُمْ فَلَهَا»^۲. وَالسَّلَامُ وَ تَوْثِيقُ الْمَهْجَةِ وَالْغَرَامِ.

*

۱- جُبار: الهدر، يقال ذهب دمه جُباراً ای لم یؤخذ بثأره.

۲- بنی اسرائیل/الأسراء (۱۷)، آیه ۷.

مکتوب ۶

به طرف حقایق آگاه

شاه نورالله رحمه الله

(در تسلی بعض تأدیبات)

برادر گرامی میان نورالله، بعد از سلام محبت انتظام مطالعه نمایند که مکتوب بهجت أسلوب ایشان رسید و حقیقت مرقومه واضح گشت. جنگ ما نیز شعبه ایست از شعبات صلح. و إِنَّ اللَّهَ إِذَا نَظَرَ إِلَى عَبْدٍ نَظَرَ الرَّحْمَةَ لَا يَشْقَى أَبَدًا وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِ بَعَيْنِ السُّخْطِ سَرْمَدًا وَكَذَلِكَ مَنْ شَاءَ مِنْ عِبَادِهِ وَ لَكِنْ دَر عَالَمِ تَقَلُّبِ افْتَادِهِم بِرِ آن وَضِعِ مَعَامَلِهِ مِی کُنایند که مناسب این عالم باشد، با وجود استحفاظ اصل و داد و عدم تغیر، دانسته باشید که در مجلسی از مجالس صحبت ضعیف این تشکیک ها گفته باشید و یقین چون بر اصل غرض اطلاع بود همه استحسان یافت و اگر اطلاع بر اصل غرض نمی بود نیز ساخته، صبر اوسع از این است و لذت اوام بر ضعیفی نزدیک قوی فطرتان خوشتر است از لذت انتقام، لیکن چه توان کرد که از این مقوله، هیچ نبود و نفس را در این شورش نصیبی نبود. اصلح الله حالی و حَالُكَ وَرَقَاكَ إِلَى مَعَارِجِ الْكَمَالِ وَقَرَّ عُيُونُنَا بِكَ وَجَعَلْ وَدَادَنَا دَائِمًا مُسْتَمِرًّا إِلَى الدَّارِ الْآخِرَةِ بَلْ إِلَى مَا بَعْدَهَا وَتَابَ عَلَيْكَ فِي جَمِيعِ عَثَرَاتِ أَقْدَامِكَ وَزَلَّاتِ أَقْلَامِكَ. در این شورش که از طبع اطیب نبود حالتی عجیب یافته شده. شمه ای از آن بر پرچه طولانی به میان محمد عاشق نوشته شده، در آنجا مثل گردباد نگاشته آمد و مثل رنج و مثل شمشیر شاید در بعضی اوقات بر آن مطلع خواهد شد. حاجت سفر بدنی نیست، سفر قلبی مطلوب است. والسلام.

مکتوب ﴿ ۷ ﴾

به طرفِ حقایق آگاه

شاه نورالله رحمۃ اللہ علیہ

(در تسلی مع ارشاد ادب)

برادرِ گرامی قدر میان نورالله نوره الله تعالی، بعد از سلام مطالعه نمایند.
مکتوبِ مرغوب رسید و حقیقتِ مرقومه معلوم گردید. محبوبِ دلا! دل این
فقیر را کیفیتی است که از ازل تا ابد متغیر نمی‌گردد و آن شفقت است
بر خلقِ الله عموماً و بر آنانکه در حضرتِ وجود تعیناتِ اعتباریه خود را
در نور دیدند به واسطه این محقر خصوصاً. لیکن آن یک کیفیت چون به آن
مردم می‌رسد هر لحظه صورتِ دیگر بر حسب استعدادات مختلفه می‌یابد.
«إِنَّ اللَّهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّى يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ»^۱ لیکن چنان معلوم می‌شود که
زبانِ قلم شما افصح است از زبانِ دل شما. باید که زبانِ دل شما افصح باشد از
زبانِ قلم و در این صفت بکوشید. إِنَّ اللَّهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى صُورِكُمْ وَأَعْمَالِكُمْ وَلَكِنْ يَنْظُرُ
إِلَى قُلُوبِكُمْ وقت تنگ بود و الا واضح تر می‌نوشتم.

*

مکتوب ﴿ ۸ ﴾

به طرفِ برادرِ خرد حقایق و معارف آگاه فضائل و کمالات دستگاه مخدومی

شاه اهل الله رحمۃ اللہ علیہ

(در جواب مکتوبی که در استدعای مراجعت از سفرِ حرمین شریفین

به خدمتِ حضرت ایشان نوشته بودند)

برادر ارجمند میان اهل الله سلمه الله تعالی، از فقیر ولی الله بعد از سلام سنت الاسلام مطالعه نمایند. صحیفه شریفه رسید و حقیقت مرقومه به وضوح پیوست. فقیر مأمور است من عند الله به ادای حج و زیارت قبر رسول الله صلی الله علیه و سلم و اخذ فیوض از جناب عالمیان مآب رُو نهد. لباس حضرت مرحوم یکچند از خود جدا کرده ایم:

رشته ای در گردنم افکنده دوست می برد هر جا که خاطر خواه اوست نزدیک ما امر حضرت حق اولی و آنهی است از اطاعت مردمان: از خود و خویشان جدایی کرده ایم هر که او جز یار ما، اغیار ماست در سر من در داده اند که هم میادین عالیه همه مصروف به حفظ و تأیید تو است و در ذهاب و ایاب عنایت حضرت حق شامل احوال تو است. بعد از این امر و علم یقین سخت هیچ بیچارگی است، به گفته جاهلان بی حاصلان چند که هنوز بصیر بصیرت شان و انشده درمانیم، لباس ولایت که به نیابت اولیاء طریقه عن عن پوشیده بودم یکچند همه را خلع کرده بر تو انداخته ام و خود مجرد گشته ام و امید دارم که لباس خاص که آن مظهریت نور محمدی است در بدن پوشانند از بهر این شوق کشان کشان می روم و امیدواری داریم که هر جا که رویم حضرت حق زیاده از این کرامت فرماید. خوش باشند و به دل غبار را راه ندهند «إِنْ يَكُنْ غَنِيًّا أَوْ فَقِيرًا فَاللَّهُ أُولَىٰ بِهِمَا»^۱ و این آیه جهره بر خوانند «قُلْ إِنْ كَانَ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ وَإِخْوَانُكُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيرَتُكُمْ وَأَمْوَالٌ اقْتَرَفْتُمُوهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسْكِنٌ تَرْضَوْنَهَا أَحَبَّ إِلَيْكُمْ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَجِهَادٍ فِي سَبِيلِهِ فَتَرَبَّصُوا حَتَّىٰ يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرِهِ»^۲. والسلام.

*

۱- النساء (۴)، آیه ۱۳۵.

۲- التوبة (۹)، آیه ۲۴.

مکتوب ۹

به خدمتِ مخدومی

شاه اهل الله رحمه الله

(از اثنای سفر مذکور)

برادرِ ارجمند میان اهل الله سلمه الله، از فقیر ولی الله بعد از سلام محبتِ التیام ملاحظه نمایند که به آسودگی کُلّی و عافیتِ تمام روز دوشنبه دوازدهم جمادی الآخر به اجمیر رسیده شد. به تاریخ چهاردهم به سمتِ گجرات توجّه نموده خواهد شد، ان شاء الله:

گر یار موافق است سعدی سهل است جفای هر دو عالم
از دهلوی سر بر نیامدیم تا به یقین معلوم نکردیم که حضرتِ حق در ذهاب و ایاب همه یُسِر و آسودگی شامل حال می گرداند و این با یقین دانستن به الهام مکرّر و ذوق، مَرَّةً بعدُ آخری بوده است. حاصل آنکه والده صاحبه و اهل بیتِ این فقیر همه را تسکین دهند و تسلی گویند. یقین است که در خانه حافظ و ناصر حق دیگر نیست و همان ناصر است در سفر - و نیز الهام فرموده که این سفر ذهاباً و ایاباً آنجی گردد. از آیات الله، نمی دانم که فواید چه قسم حاصل خواهد شد. لیکن حضرتِ حق سبحانه یقین داده فواید کثیره ظاهراً و باطناً حاصل خواهد شد. بعد از این محض نامردی است توقف کردن و از طولِ سفر و قلتِ زاد ترسیدن. والسلام.

مکتوب ﴿ ۱۰ ﴾

به طرف حضرت والد فقیر

شاه محمد عاشق پُهلّتی عَفی عنه

(در تعزیت جدّه وی متضمن بشارت به جانب منومات و بشارات مخاطب)

برادرِ گرامی قدر میان محمد عاشق جیو سلّمه الله ربّه، از فقیر ولی الله بعد از سلام سنّت اسلام ملاحظه نمایند که خبر واقعه هائله نانی جیو غفرها الله تعالی و رفع درجاتها استماع افتاد. نتوان نوشت که چها گذشت، علاوه آن اضطراب و غم و تشویش خاطر و الم آن برادر به جان برابر که تشویش خاطر خود را بر کنار نهاده و از همه سو هجوم لشکر تردّد هوش ربوده. بالجمله شجاع را در حرب توان دانست و مؤمن را در صبار و شنگار که صفت اوست در وقت هجوم مصیبت، و الا نه هر بی سر و پا خیال ایمان و انقیاد در سر خود می پزد. و فی الحدیث: إِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولَى و مراد از صبر نه ترک محض جزع و فزع است، بلکه خوش بودن به وجهی که اگر این مصیبت را در حقّ وی نمی کردند و این غم را به دلش نمی رسانیدند و الاّ به جزای این بوی کی می رسید؟ دلش پژمرده می شد و فزع می کرد و اگر می رسید گویا آب سبزه خشک را رسید، یا زلال عطشانِ مُنادی را اسئل الله رَبَّنَا أَنْ يَرْزُقَكُمُ اللهُ سُبْحَانَهُ هَذِهِ الْحَالَةُ الَّتِي هِيَ أَوْجُ الصَّبْرِ وَرَأْسُهُ. از نوادر اتفاق آن است که پنج شش روز پیش از بلوغ خبر والده صاحبّه به خواب دیده بودند که گویا افواج ملایکه از آسمان نازل شده اند و در ساختن و پرداختن امری سعی بلیغ به تقدیم می رسانند. در آن وقت معلوم نیست که این چه امر است استفسار آن کرده می آید، میان محمد عاشق جیو آمدند و در گوش والده

صاحبه گفتند که نشتر زده شد و خون بسیار برآمد. بالجمله این خواب از آن جمله است که استدلال کرده شود بدان به نجاتِ میت، و من بعد إن شاء الله واضح نوشته خواهد شد.

طرفه آنکه نوشته بودند که به سببِ کلیم الله الخه... چرا ننوشتند که به سببِ من کلیم الله را به دعای خیر یاد کرده شود. فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَنْتَ أَحَبُّ وَأَفْضَلُ وَأَوْقَعُ فِي الْقَلْبِ فَلَعَلَّكَ لَا تَعْلَمُ هَذِهِ الدَّقِيقَةُ إِذَا غَمَضْتَ عَنْهَا قَرَبَ نَسَبَتِ رَا دَافِعِي نِيَسْتِ بَلَكِه قَرَب قَلْب رَا. وَلَوْلَاكَ مَا كُنَّا وَلَا كَانَتِ الدُّنْيَا. رمزی از نورِ سفید در مکاتیبِ سابقه نوشته شده. حَيْثُ قَلْبٌ لَوْنُهُ أَزِيدُ الزَّهْرَةَ لَوْنُ الْقَمَرِ، این درد تازه را غنیمت دانسته به وی استعانت توان کرد در دفع بعضی از حُجُبِ دَقِيقَةِ الْمَاخِذِ وَاسْتُغْنِيَ بِهِ عَلَى الشُّهُرَةِ وَالْفَرَارِ مِنَ الْخُلُقِ إِلَى الْخُلُقِ بَلِ فِي الْخُلُقِ وَطَلَّقَ الْخُلُقَ طَلَّاقًا لَا رَجْعَةَ بَعْدَهَا، إِنَّهُ يَتَعَرَّضُ الْفُرْقَاتِ وَالشَّكَايَاتِ فَكَمْ مِنْ حَبِيبٍ فَارَقَ حَبِيبًا:

وقت آنکه به قبله بتان رُو آرم حرفِ غمِ شأن به لوحِ دل بنگارم

✱

مکتوب ﴿ ۱۱ ﴾

به طرفِ مخدومی

حضرت شاه اهل الله ﷻ

(متضمن خبر وفاتِ صبیّه حضرت ایشان و تسلی فرمودن)

أَلَا إِنَّمَا الْإِنْسَانُ ضَيْفٌ لِأَهْلِهِ يُقِيمُ قَلِيلًا بَيْنَهُمْ ثُمَّ يَرْحَلُ

برادرِ ارجمند بعد از سلام محبت التیام مطالعه نمایند که عائشه نعمتی بوده است موقت که تا یوم الخمیس حادی و العشرین ذی حجة بدان متمتع شده بودیم. بعد از آن مالک المُلک جَلَّ مجده بصفتِ امانت در آن تصرّف فرمود: فرضینا بقضاء الله، «إنا لله و إنا إليه راجعون»^۱، و الحمد لله على كلِّ حالٍ، یا آخی فإرض أنتَ ایضاً كما رضیتُ فان لم تستطع فاصبر و إن لم تستطع فتصبر و لا یکن منک التفجع و الاضطراب فانما ذلک عجز و طیش، و أعلم أن النعمة الموقّة لم یکن إفاضتها مُجدّدةً فالأخذ بعَدَ الإِعطاءِ فسُبْحانَهُ الله الجواد المَجیدُ الحَمیدُ فی کُلِّ أفعاله از هر چه قیاس می کنم تشویش خاطر آن سوادِ دیده و سُویداءِ دل، شاق تر و صعب تر است:

چه گویم همه هر چه هستی تویی

لهذا اضطراب و تفجع آن قرّة العین موجبِ ازدیادِ مصیبت خواهد بود. فایاک و ایذاء قلوبنا بذلک. و السلام.

※

مکتوب ﴿ ۱۲ ﴾

به طرف حضرت والد کاتب حروف

شاه محمد عاشق پُهلّی عُفی عنه

(در بشارت تسوید الخیرالکثیر، آنکه همگی خاطر شکارِ خامه اوست)

بعد از سلام و ابرامِ غرام معلوم فرمایند. چه قدر بی نشاطی ها است که دامن گیرِ این بی قرار شده، سبحان الله! غم دنیا چه قدر باشد که پای کسی

۱- «إنا لله و إنا إليه راجعون»: البقرة (۲)، آیه ۱۵۶.

گرفتن تواند و لیکن طلعتی است بی سر و پا که غرق صوفی و فلسفی در لُجّه
حِکَم موجی از امواج اوست. و مَعَهَذَا کِشَان کِشَان در تحریر الخیر الکثیر
سرگرمی می نماید. مسایل آن دست در آغوش یک دیگر گرفته می آیند و
جوق جوق هجوم می نمایند. والله الموفق:

این سخن را چون تو مبدأ بوده ای گر فزون گردد تواس افزوده ای
والسلام.

*

مکتوب ۱۳

به طرف حضرت والد بزرگوار کاتب حروف

شاه محمد عاشق پهلوی عفی عنه

(در بعضی بشارات به مخاطب)

برادر عزیز القدر میان محمد عاشق سلمه ربه، از فقیر ولی الله بعد از سلام
مطالعه نمایند. رقعۀ شریفه به اجزاء حُجّة الله البالغة رسیدند. جَزَاكُمُ اللهُ تَعَالَى
خَيْرَ الْجَزَاءِ وَاحِيَا قَلْبَكُمُ وَقُلُوبَ ذُرِّيَّتِكُمْ كَمَا أُحْيَيْتُمْ هَذَا الْكِتَابَ وَأَحْبَبَكُمْ الَّذِي
سَمَّيْتُمْ بِهِ، فَبَارَكْنَا بِهِ بِمَحَبَّتِهِ وَقَرَّبَكُمُ مِنْهُ مَنْ تُقَرِّبُهُمْ إِلَيْهِ بِكِتَابَتِهِ - فقیر در
جذر دل توجّه به جانب سلوک ایشان دارد. إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى أَنْ كَفَايَتُ كُنْدُ.
والسلام.

*

مکتوب ﴿ ۱۴ ﴾

به طرف حضرت والد بزرگوار کاتب حروف

شاه محمد عاشق پُهلّتی عَفی عنه

(در تلقین بعضی از طریق سلوک)

برادر عزیز میان محمد عاشق سلمه ربه، از فقیر ولی الله بعد از سلام سنت اسلام مطالعه نمایند که رقیمه ایشان رسید و حقیقت مرقومه واضح گردید. حُزنی و قَلقی بیان نموده بودند. علاج این آن است که یک دو ماه اینجا تشریف آرند. توقّع از کرم کریم مطلق آن است که علی احسن الوجوه مندفع گردد و این فقیر مشتاق است، تا وجود ملاقات چند شب متواتر تجدید غسل یا وضو کرده و دو رکعت خوانده الله الله بشدّ و تفخیم تمام هزار بار بخوانند و مطمح نظر در این خواندن نوری باشد که فوق العرش متمکن است و «الرَّحْمَنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوَى»^۱ اشارت است به آن، وَهُوَ نُورٌ أَزْهَرُ اللَّوْنِ بِمَنْزِلَةِ الْقَمَرِ وَقَدْ كُنَّا بَيْنًا حَالَهُ لَكُمْ سَابِقًا و به حقیقت، حقیقت مثالیه این اسم مبارک وی است و او تدلّی است از تدلیّات حضرت حقّ که تسکین قلق و راه یافتن به سوی تدلیّات در وی تعبیه نهاده‌اند. بالجمله به وجه تصوّر کنند که گویا بحاسّه بصر مرئی می‌شود که وی از اشیای مجرّده نیست و نه از آن قبیل که نظیر وی از عالم یافته نمی‌شود، یا تصوّر آن حربی داشته باشد. تا وقتی که توجّه به آن نور امکان داشته باشد به وی مشغول باشند و چون فتوری مشهود شود باز وضو کنند، اگرچه وضو داشته باشند، به وی مشغول باشند و باز هزار بار به همان ملاحظه ادا کنند.

۱- طه (۲۰)، آیه ۵.

تا وقتی که وسعتِ وقت باشد این عمل کنند و بدانند که وجودِ مطلق و توجه به وی از قبیلِ سلب و فناست نه از قبیلِ وجود و بقا. بقا منشاء آن تدلیّات الهیه می شود و فنا منشاء آن اطلاق وجود. باقی مباحث را موقوف بر ملاقات داشته. والسلام.

*

مکتوب ﴿ ۱۵ ﴾

به طرف حضرت والدِ بزرگوار کاتبِ حروف
شاه محمد عاشق پهلّتی عفی عنه
 (در بیان تکفل الهی در جمیع امور حضرت ایشان)

برادرِ گرامی قدر میان محمد عاشق رَقَاهُ الله اِلٰی معارج الکمال، از فقیر ولی الله بعد از سلام محبت مشام مطالعه نمایند که صحیفه شریفه رسید و حقیقتِ مرقوم واضح گشت. اتفاقاً در این مقام شخصی صحاح سته و شرح نووی و تنقیح شرح بخاری می فروشد. دل خواهانِ ابتیاع آنهاست و لیکن اسبابِ ظاهریه هیچ مساعدی نمی کنند، چه توان کرد. با سید خویش که متکفلِ حاجات جزویه و کلیّه ما است، رفع این حاجت کرده ایم، به قبول تلقی فرموده و له الحمد و المنة - باید دید که به ظهور آید و همچنین یک حویلی بیع می شود. در دل من هیچانی از سید ذات العزت به ابتیاع آن می آید و با من یک فلس بی مبالغه نیست، سید می فرماید «لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ» ^۱ إِنَّمَا الْأَمْرُ إِلَيَّ وَأَنَا الْمُتَصَرِّفُ فِي جَمِيعِ مَرَافِقِكَ إِنَّمَا جَعَلْنَاكَ مُنْصَبًا بِظُهُورَاتِهِ حَالِي وَتَفْهِيمًا لِي لَا غَيْرَ وَهَلِ الْمُتَصَرِّفُ فِي مَرَافِقِكَ غَيْرِي:

۱- آل عمران (۳)، آیه ۱۲۸.

زان که من مشفق ترم از صد پدر
حالتی که در این ایام در رسیده این بود، خیلی رنگین است. دل پیوسته
خواهان مکاتبات و مفاوضات می باشد و لیکن در وقت رفتن قاصد یا سفیر
را پیش می نهم، و گرنه:

من از کجا غم یارانِ مهربان ز کجا

*

مکتوب ۱۶

به طرف حضرت والدِ بزرگوار کاتبِ حروف

شاه محمد عاشق پُهلّتی عَفی عنه

(در بیان آنکه همّتی نماند زیرا که العارف لا همّته)

برادرِ گرامی قدر میان محمد عاشق، از این فقیر بعد از سلام مطالعه
نمایند که خطّ بهجت نمط رسید و حقیقت واضح گردید. به خدمت مامون
جیو التماس کنند که همّتی باید بست چه کنم که مرا همّت نیست، آری
خاطری هست. خدای تعالی در این خاطر تأثیری کرامت فرماید. بالجمله
در هر وقت دل چندان می گشاید که بستن او بر مرادی صورت ندارد الا
به حسبِ خاطر، اما این قدر می دانیم که هر چه در دل ما می نشیند اگر چه
به حسبِ خاطر باشد، غالباً تخلّف نخواهد کرد. «وَاللّٰهُ اَعْلَمُ»!

*

۱- آل عمران (۳)، آیه ۳۶، ۱۶۷؛ النساء (۴)، آیه ۲۵، ۴۵؛ المائدة (۵)، آیه ۶۱؛ الانعام (۶)، آیه ۵۸؛
یوسف (۱۲)، آیه ۷۷؛ النحل (۱۶)، آیه ۱۰۱؛ الانشقاق (۸۴)، آیه ۲۳.

مکتوب ﴿ ۱۷ ﴾

به طرف حقایق و معارف آگاه

شاه نورالله رحمۃ اللہ علیہ

(در اظهار تأسف بر وفات بعضی اصحاب و در افاده بعضی اسرار و

تحقیق معنی حلت و حرمت اسماء)

برادر گرامی قدر میان نورالله نورّه الله تعالی، از این فقیر بعد از سلام سنت اسلام مطالعه نمایند که صحیفه شما رسید و حقیقت مندرجه واضح گشت. محمد خان رحمّه الله از این عالم سفر کرد رضا بقضاء الله تعالی چه قدر به دل آلم رسیده که نتوان نوشت، زیرا که مردی بود صادق المحبّه، متحمل بر مشاق، کثیرالخدمه و از این قسم مردم بجز دو کس یا سه چهار کس یافته نمی شوند. این فقیر را در امثال این وقایع وحشتی از ناسوت و طلب رفیق اعلی عظیم دامنگیر وقت می شود. انْفِکَاکی عجیب از صورت دنیا و طرفه رفتگی از این دنیا، حاصل آنکه آلم عجیب به دل رسیده. دیگر آنکه مروج علمی یا معرفتی غیر آن باشد که مظهر آن علوم و معارف است از حضرت حق تعالی این است سُنّة الله تعالی «وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللَّهِ تَحْوِيلًا»^۱. باید دید که حق تعالی مروج این علوم و معارف کرا خواهد گردانید و این سعادت به که نصیب فرموده؟ شما تردّد خود در سفر حرمین نوشته اید. اما این فقیر اصل این مسئله و منشاء این حال بیان می کند. شما را الحال اضمحلالی در قُربِ نوافل و قُربِ وجود که آن در اصطلاح ما عبارت از منتهای قُربِ نوافل است،

حاصل است و از احکام حقیقت مُدبّره در قفاء و روی در خلق خوش ذهولی دارید و آن شعبه ایست از قربِ فرایض و مُفرد که محیط جمیع مقامات در اجمال است و متلذّذ به بعض به حسبِ گردشِ اوقات وی را به حرمین شوق و انزعاج از این رو می خیزد. پس شما به حسبِ حال مشتاق بنشینید اگرچه به حسبِ تصوّر امرِ مستحسن مشتاق می شوید و ما این معنی از تمثیلی واضح گردانیم. عین تصدیق می‌کند که رغبتِ نساء کمالِ انسان است و مشتاقِ این معنی است و لیکن رغبتی که رجال به معانقه زنان و اختلاط ایشان دارند حالا از کجا آرند. بهر کیف به عنایت الله چون در این شهر خواهند شد از این سرّ واقف خواهند شد. نسألُ الله رَبَّنَا ذَلِكَ إِنَّهُ مُجِيبُ قَرِيبٍ این فقیر خود را در غلوی صیت و انتشارِ کمال و انقیادِ مردم چندان بعید می‌یابد که نتوان گفت: اگر امری از غیب که باعثِ ظهورِ این امور است حُلُول کند ظاهر است که ظهورِ احکام وی به حسبِ حیل و بختِ بلند می‌باشد. چه توان کرد که حقیقتِ امر این است، لیکن اُمید قوی است که نفسِ غیب که مقتضی امور مذکور است مُهمَل و سُدی نگردد و لَوْ بِالْوَسَائِطِ.

بالجمله این نکته بارها نوشته‌ایم، مکرّر فهمیده باشند فَلَا نَطْمَعُ غَيْرَ مَا قَدَّرَ الرَّحْمَنُ فِي خَلْقِهِ، حُرْمَت و حَلَّتِ اَشْيَاءُ بَرِ دو گونه است: یکی آنکه در ملاءِ اعلیٰ منعقد گردد و هُوَ الْاَصْلُ، دیگر آنکه از اولیاء یا فقهاء یا زُهّاد، بجز دو از این باب امور بسیار است و شریعتِ مصطفوی بدان ناطق نیست و به نسبت تعریج نگیرد آنکه در ملاءِ اعلیٰ منعقد گشت و این کلام طول و عرضی دارد که تمام در حُجّة الله الْبَالِغَةِ مَرْقُوم گشته.

فقیر را آمدن و رفتن خیلی دشوار است. اُمْنِیّه تماشای سبزه‌زار این بیت متکفّل جواب است:

آن را که در سرای نگاریست فارغ است

از سیر بوستان و تماشای لاله زار
باقی مانده ملاقاتِ احبّاء، شما البتّه خواهند آمد و آنچه به خاطر این فقیر
بود این است باقی آنچه شما از صمیم قلب خویش، نه به رسم و نه به گفته
مردم، و نه از جهت معرفتِ حقوق، عزیمت می کنید، فقیر البتّه تابع آن
مشوره شما است، در سفرِ حرمین و غیر آن. چنان تبادر است که آنچه به این
مشوره حالیه مُصمّم می شود بدان اختلاطِ امورِ دیگر اشارت غیبیه است.
والسلام.

✱

مکتوب ﴿ ۱۸ ﴾

به طرفِ حضرتِ والدِ کاتبِ حروف
شاه محمد عاشق پهلّتی عُفی عنه
(مشمّل بر اشعار متضمّن اسرار)

برادرِ گرامی قدر میان محمد عاشق رَقاهُ الله تعالیٰ اِلی معارجِ الکمال، از فقیر
ولی الله بعد از سلام محبّت التزام مطالعه نمایند که این جامع جمیع وجوه
عافیّت است و خیریتِ ایشان من جمیع الوجوه مطلوب:

و کَم مِنْ فِرَاقٍ کَانَ قُرْبًا حَقِيقَةً	و کَم مِنْ فِرَاقٍ کَانَ لِلْوَصْلِ جَالِبًا
فَلَا تَكُ فِی تِلْكَ الْوَقَائِعِ نَاضِرًا	إِلَى الشَّيْخِ لَکِنْ لِلْحَقِيقَةِ طَالِبًا
فِی الْقُرْبِ لِلنَّاسُوتِ شَوْبٌ وَأَمَّا	فِرَاقٌ لِأَهْلِ السِّرِّ یَنْفِی الشَّوَابِ

می خواستم که چیزی بنویسم، به جز این سه بیت که متضمن دقیقه عجبیه است حاضر نشد. به همین اکتفاء باید کرد. والسلام.

*

مکتوب ﴿ ۱۹ ﴾

به طرف حقایق آگاه

شاه نورالله رحمه الله

(مشمول بر بشارت شمول حفظ الهی به شیخ نجیب الدین برادر گرامی قدر میان محمد عاشق، رَقَاهُ اللهُ تعالیٰ إلى معارج الکمال)

برادر عزیزالقدر شاه نورالله نورهُ الله تعالیٰ، از فقیر ولی الله بعد از سلام سنتِ اسلام مطالعه نمایند که خطُّ بهجت نمط رسید و حقیقت مرقومه به وضوح پیوست، بی نسقی دیهات و اضطرابِ خاطر شیخ نجیب الدین معلوم شد. باید که به خاطر جمع و اطمینانِ تام باشند. اگر خود تمام عالم آتش شود امیدواری از کرم حضرت باری آن است که سلامت مانند: «وَأَرَادُوا بِهِ كَيْدًا فَجَعَلْنَهُمُ الْأَخْسَرِينَ»^۱ بعد از این ان شاء الله تعالی همین دعای سلامتی جان و مال و عرض ایشان هر شب کرده خواهد شد. چنانچه در حق بادشاهِ مسلمین و عساکرِ اسلام کرده می شود، بنابر احتیاط هر شخص هزار بار «يَا حَفِیْظُ» و هزار بار درود بعد هر نماز و پنج بار سوره لایلف می خوانده باشند و ختم خواجگان نیز بخوانند. والسلام.

*

۱- الانبیاء (۲۱)، آیه ۷۰.

مکتوب ﴿ ۲۰ ﴾

به طرف والد بزرگوار کاتب حروف
شاه محمد عاشق پهلوی عفی عنه
 (مشمول بر مبشره)

برادر عزیزالقدر میان محمد عاشق سلمه الله تعالى، از فقیر ولی الله بعد از سلام محبت التیام مطالعه نمایند که صحیفه طولانی که قریب وصول این فقیر به دهلوی بود، نوشته بودند در خیر آوان خود رسید. قلمی شده بود که مرکوز ذهن آن بود، هیچ سری از اسرار نباشد که بر آن اطلاع داده نشود. فی الواقع همچنین است. هیچ سری نمی دانم که عمداً در اخفاء آن از شما کوشیده باشم. اگر به سهوی یا تساهلی بوده باشد، آن چیزی دیگر است. بالجمله این قسم خطر چرخه کند و چه جای آن است:

اَکُ یا علی علی عهد محبة تَتِمُّ ولا تُفنی ولا تتغیر

بالجمله از عجایب این ایام آن است که این فقیر روزی به خواب دید که برکنار دریای شور ایستاده و آنجا شخصی است دیوانه طور و برهنه که در مزاج وی لعب طفلانه مرکب است و به حرکت دست یا پا لنگر هزار منی و صخره کبیر می برتابد. این فقیر و جماعت از حرکات وی متعجب اند. در این اثناء ناگاه مردی از عرب که به شکل صالحین متصف است از وسط بحر ندای کند که خَافُوا خَافُوا دانستم که بفرار از آنجا می فرماید. زود از آنجا گریختم و ورای فرضه آن بحر رفته دروازه آن را مسدود ساختم تا در میان ما و آن شخص دیوانه حجابی واقع شد. آن دیوانه از تفرق ما

متوحّش شده [...] کرده و در بحر غوطه خورده است. از غوطه او آبی که برخاسته آتش هست متصوّر به صورتِ فیل مُهیب. بعد از آن فرونشست و نابود شد. در آن حالت متحیر شدم، و از مبدأ فیاض کشفِ آن طلب کردم. الهامی فایض شد که این شخص از عَفَارِیتِ جنّ است که آن را به زبانِ هند سُرُگویند و قُوای دو فرقه متناهی هستند یکی این فرقه که جبَلتِ نُفوس ایشان مقتضیِ آن است که به هر چه متوجّه شوند امدّ توجّه آن را می‌توانند کرد. به خلاف انسان که سنگی مثلاً می‌تواند برداشت و برداشتن ضعیفِ آن نمی‌تواند دیگر فرقه کُمل که همّتِ ایشان نیز حدّی ندارد که بیش از آن مقدورِ انسان نباشد و فرق عظیم است میانِ این دو فرقه، از آن جهت که فی نفس الامر در کُمل قوّتی نیست، همه قوّتِ شخص اکبر است که نزدیک اجتماع اسباب و انحصار مصلحتِ کلیّه آن قوت در این صورت در فوّاره این کامل ظهور می‌فرماید و قوّت این عَفَارِیت و دیعت در نفوسِ ایشان نیز الهام می‌فرمودند که چون عبّدی را از عباد می‌خواهند که از دستِ تعدّی این قوم خلاص دهند نظر این قوم از آن جانب مصروف می‌سازند و همچنین خواندن قرآن و اسمای عظام نیز از این جهت تأثیر می‌کند، نه از جهتِ مصادمه و مقابله و معلوم شد که حقیقتِ سحر توجّه این قوی است به سوی ایدای شخص به وجهی از وجوه به تلاوت الفاظ باشد یا به طلسم یا به همّت یا به وضعی دیگر، و فقیر از لفظِ سحر توجّه این قسم قوی اراده می‌کند. والسلام.

مکتوب ﴿ ۲۱ ﴾

به طرف حقایق آگاه

شاه نورالله رحمته

(متضمن مبارکبادِ فرزند و ارشادِ طریقِ معاش)

برادرِ عزیزالقدر میان نورالله نوره الله، از فقیر ولی الله عفی عنه بعد از سلام محبت انجام مطالعه نمایند که رقیمة مرسوله رسید و احوال خیریت مآل معلوم شد. از تولدِ فرزندِ ارجمند غایت مسرت حاصل شد. «الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ»^۱ - خدای تعالی مبارک کناد. نام مولود عطاءالله مقرر نمایند. احسن و اولی در حق هر کس آن است که آنچه خدای تعالی داده است، بر آن قدر رضا داده خاطر خود را جمع دارد و همان قدر را بر حاجات ضروریّه متوزع سازد به طریقِ اقتصاد قال النبی صلی الله علیه و سلم الاقتصادُ فی المعیشتِ نصفُ العقل و در زیادت سعی کند، به طریقِ اجمال و تانی بغیرِ اشراف به فسق و استعجال و اضطراب، اگر میسر آید فیهَا و اِلَّا خیر. زیادتِ ثروت موقوف بر اسبابِ خفیّه است، سعی بنده فقط مؤثر نیست. پس خود را چرا رنجه دهد؟

نصیحتی کنمت یادگیر و در عمل آر

که این حدیث ز پیر طریقتم یادست

رضا بداده بده وز جبین گره بکشای

که بر من و تو در اختیار نکشادست

۱- الانعام (۶)، آیه ۴۵؛ الصّفت (۳۷)، آیه ۱۸۲.

خصوصاً در این زمانِ پُر فتنه که هیچ کس از آدانی و آقاصی نیست الا مُهتَم است و مُشَوِّش المَعاش، «ذَلِك تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ»^۱. وَالسَّلَام.

*

مکتوب ﴿ ۲۲ ﴾

به طرف حضرت والدِ بزرگوارِ کاتبِ حروف
شاه محمد عاشق پُهلّتی عَفِی عَنْهُ

(متضمّن بشارت توجّه خاص در حقّ مخاطب و ارشادِ جواب از بعضی سؤالات)

برادرِ عزیزالقدر میان محمد عاشق سلمه الله تعالی، از فقیر ولی الله عَفِی عَنْهُ بعد از سلام محبّت التیام مطالعه نمایند، سببِ رقعہ ننوشتن در این نزدیکی عدم اطلاع بود به رفتنِ قاصد یا عدم تقدّم اطلاع به وجهی که وقت نوشتن را به خوبی مُتَسّع باشد. این فقیر به نسبتِ ایشان همان معنی در خود می یابد که شاعر گفته:

تَنْتَقِلُ الْهَضَابُ مِنْ جَرِّ عَامِلِهَا وَ صَبَابَتِي بَعْلُوْهَا لَا تَنْتَقِلُ

این وقت نیز مُتَسّع نیست که به خوبی سخن می توان نوشت. لیکن مجمل آن است که لطایف کامنه ایشان مُهذّب اند بی شبه و تشویش. ایشان را به سببِ لحوقِ بعضِ دخانیه است و از نفس و رُوح و سِرّ - دل می خواست که در شادیِ مکتبِ محمد فائق رسیده شود لیکن چه توان کرد:

تَجْرِي الرِّيحُ بِمَالَا تَشْتَهِي السُّفُنُ

*

۱- الانعام (۶)، آیه ۹۶؛ یس (۳۶)، آیه ۳۸؛ فُصِّلَتْ/حَمَّ السَّجْدَةِ (۴۱)، آیه ۱۲.

مکتوب ﴿ ۲۳ ﴾

به طرف والد بزرگوار کاتب حروف
شاه محمد عاشق پُهلّتی عَفی عنه

(در حقیقت تخلف از تحقیق قولِ نووی و اشارت به نسبت مدلول کلمه
 «حَسْبُنَا اللهُ»^۱)

برادر عزیزالقدر میان محمد عاشق سلمه الله، از فقیر ولی الله بعد از سلام
 محبت مشام مطالعه نمایند که مکتوب بهجت أسلوب رسید و حقیقت مرقومه
 واضح گردید. آنچه از کیفیات مرض ام عبدالرحمن و شفاء و نقاهت وی و
 وفات دختر متولده مرقوم شده بود همه به مطالعه درآمد.
 احسن الله إلیکم و ابقاکم و فی کنف رحمته آواکم رحمة الله علیکم اهل البیت إنه
 حمیدٌ مجیدٌ.

کلمه قایله با آنکه ذات من حیث هی متعلق هیچ ادراکی نیست سواءً اَضِیفُ
 إلی الحقّ الاولّ أو إلی الخلق صحیح است یا به معنی که ذات حق باشد یا
 ذات خلق تا او را به عنوانی تصوّر نکنند و وجهی از وجوه را حجاب ذات
 نکنند متعلق هیچ ادراکی نمی تواند شد، یعنی ادراک حصولی پس سواء
 اَضِیف الخه تفسیر ذات است نه تفسیر ادراک، هذا هو الذی أفهمه من الكلام
 الاولی أن یكون هناك قرینة مانعة عما قلنا و نسبتی که مدلول کلمه «حَسْبُنَا اللهُ»^۲
 است ظاهر اعتماد است بر عکسی از عکوس تجلّی اعظم در حظیره القدس

۱- آل عمران (۳)، آیه ۱۷۳؛ التوبة (۹)، آیه ۵۹. ۲- آل عمران (۳)، آیه ۱۷۳؛ التوبة (۹)، آیه ۵۹.

- شرح این اجمال از همعات در بیان نسبت شاذلیه باید جست. مکتوب مدنی
بالمشافهه خواهند گرفت. والسلام.

*

مکتوب ۲۴

به طرف حضرت والد بزرگوار کاتب حروف

شاه محمد عاشق پُهلّتی عُفی عنه

(در استحسان بعض معلومات معروضه تحقیق در هر مسئله)

برادر عزیزالقدر میان محمد عاشق سلمه الله، از فقیر ولی الله بعد از سلام
شوق التیام مطالعه نمایند که آنچه از تحقیق وجود نوشته بودند و آنکه وی
صادر است از اول اوایل نه نفس اول اوایل امری مطابق واقع. شما را یاد
باشد که فقیر می گفت که بادی نظر وجدان این فقیر با تحقیق صوفیه
فی الجملة مخالفتی دارد. زیرا که اول اوایل مصدر وجود است نه نفس
وجود، آنگاه می گفت که شاید مراد صوفیه نیز همین معنی است و آنکه بکنه
ذات علم حصولی و علم حضوری را راه نیست، نیز مطابق واقع است و
سبب آنکه این علم و علوم دیگر به منزله خواب فراموش می نماید که در
وجود انسان طبقات بسیار مجتمع شده اند. هر طبقه را علمی است خاص.
اما به نوعی از امتزاج یکی در دیگری در رفته. پس از جهت وجود هر طبقی
با حکم خویش علوم طبقات غامضه مترشح می شوند و از جهت اضمحلال
طبقات غامضه در طبقات واضحه این علوم روشن نمی شوند. امروز در
جهات دنیا بر همین خواب فراموش صلح باید کرد. انفکاک طبقه از طبقه

دیگر دو گونه است. انفکاکِ طبعی و آن به موتِ جَسَد است ثم بموتِ نَسَمه ثم بموتِ صُورتِ مثالیّه، ثم بموتِ صُورتِ روحیّه ثم بموتِ انسانِ عقلی الهی ثم و ثمّ الی ما شاء و انفکاکِ علمی با وجود اقتران تدبیری و آن مخصوص بدو است و قلیل ماهم و اگر نیک پرسند این قول نیز از بسیاری علوم موعوده‌اند و تحقیق کلمه طیبه که اشارت به ترقیّات غیر متناهیّه است نفی هر مرتبه باید کرد و رُجوع به جانبِ ذاتِ امری است مطابق واقع. نیز اشارت به این معنی کرده بود و رمزی دیگر از علوم نبویّه نیز سر داده بود که انبیاء را صورت بقائیّه به رنگ استعداد اُمّت می دهند تا کُشافِ احکام الهی که در اعمال و اخلاقِ ایشان منعقد گشته است، گردد. حضرت موسیٰ علیه السلام به استعدادِ خاصّ خویش می رفتند و حضرت حقّ سبحانه در لباس صورت بقائیّه اُمّت می آورد، تکمیلّاً به معنی نبوّت:

گر نیاید به خوشی موی کشانش آرند
پیوسته از معارفِ صادق آگاهی داده باشند که فقیر به غایت محظوظ می شود.
و السلام.

*

مکتوب ﴿ ۲۵ ﴾

به طرفِ حضرت والدِ بزرگوارِ کاتبِ حروفِ اَدَامَ الله بقاءه

شاه محمد عاشق پُهلّتی عَفی عنه

(در بیان بعضی احوال عجیبه و غریبه که من لم یذُق لم یَدْرِ)

رسید و مضطربم کرد و آن قدر ننشست

که آشنای دل خود کنم تسلی را

آری جزای کسی که آئین خلیلی که توجّه است بر صرف حقیقت بگذارد و به محبتِ آفلات گرفتار گردد، آن است که به عُفونتِ الم خاطر مبتلا کنند. اَفْ لِحُبِّ الْآفِلَاتِ ثُمَّ اُفْ. اگرچه در ضمن آنها اقداح باده توحید نوشیده شود و سر خوشی های قُربت بر روی کار آمده باشد:

زان یارِ دل نوازم شکری ست با شکایت

گر نکته دانِ عشقی خوش بشنو این حکایت

شخصی را به حبابی از حبابهای دریای قدیم کار افتاد. رفته رفته تعلّق خاطر و دل بستگی پدید آمد و آن دل بستگی به هُویّتِ حباب متوجّه شد نه بعض اوضاع مستحسنه او. اگرچه در ابتدای از این مقوله چیزی سلسله جنبانی کرده باشد و از هُویّت درگذشته به ذاتِ آب از جهت ظهور او در حباب، متّصل گشت و در اینجا باده تُندِ توحید به دماغش در پیچید و یک چند سرخوشِ مستی های می بود. ناگاه دریای قدیم به خود اندر گردید و آن حباب را درهم شکست و آن دل بستگی به صورتِ الم ظهور نمود. نه المی که آن را به قرارِ یط یا مکائیل مُقدّر توان ساخت بل بحری بعد بحری «وَلَوْ أَنَّمَا فِي الْأَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ أَقْلَامٌ وَالْبَحْرُ يَمُدُّهُ مِنْ بَعْدِهِ سَبْعَةُ أَبْحُرٍ مَّا نَفِذْتُ كَلِمَتُ اللَّهِ»^۱. باز آن الم به خود اندر گردید، عین دریا شد و شست و شوی عجیب فرمود و توبه داد که من بعد دل بستگی به حبابها نورزد. «ذَلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ»^۲:

۱- لقمان (۳۱)، آیه ۲۷.

۲- الانعام (۶)، آیه ۹۶؛ یس (۳۶)، آیه ۳۸؛ فُصِّلَتْ / حَمَّ السَّجْدَةِ (۴۱)، آیه ۱۲.

وقت آنکه به قبله بتان رُو آرم
حرفِ غمِ شأن به لوحِ دل بنگارم
آهنگِ جمالِ جاودانی دارم
حسنی که نه جاودانست ازو بیزارم

در این مدت تفرّقی از صحبتِ مردم ظاهر شده و میلِ دل به جانب ترک
اختلاط است. اما وجوب تربیتِ اطفال قیدی است مانع از ایفای حقوق آن.
به هر تقدیر مَا لَا يُدْرِكُ كُلَّهُ لَا يُتْرَكُ كُلُّهُ. وَالسَّلَام.

*

مکتوب ۲۶

به طرفِ حقایق و معارف آگاه
شاه نورالله رحمۃ الله علیه

(در بیان علامتِ لُحُوق به ملاءِ اعلی و ارشادِ تجرید و تفرید)

برادرِ عزیزالقدر میان نُورالله نوره الله تعالی، به ذوق باشند از فقیر ولی الله
آنکه نامه مشکین شمامه ایشان رسید و دل به مطالعه آن محظوظ گردید.
علامتِ سعادتِ انسان و لُحُوقِ وی به ملاءِ اعلی آن است که همیشه در
قلبِ وی حرارتی و انجذابی یافته شود که از وی جمیع تعلّقات دنیویّه و
آخرویّه دفع نماید. آری آنانکه اصحابِ حلّ و عقداند و قایم به مناصبِ
جليله اند سخن ایشان دیگر است. ما و شما را مناسب آن است که تا به نقطه
لاهُوت نرسند غریب شکل باشند. حُبُّ الْوَطَنِ مِنَ الْإِيْمَانِ. وَالسَّلَام.

*

مکتوب ﴿ ۲۷ ﴾

به طرف حقایق آگاه

شاه نورالله رحمه الله

(در ارشاد علاج حیرت)

برادر عزیزالقدر میان نورالله نوره الله تعالی، از این فقیر مطالعه نمایند، کتابت ایشان رسید و حقیقت معلوم گردید. نشان از حیرت داده بودند. علاج وی آن است که به افکار قلبیه به التزام مشغول باشند تا آنکه اسم مجدّد به رنگ ستاره روشن شود. شاید آنچه در سفر گجرات از این باب بسیاری در مجالس صحبت می‌گفتم به خاطر شما مانده باشد. بالجمله حالتی شگرف است، اگر آداب این حالت بجا آرند به تمام روشن شود و الا ناقص ماند. والسلام.

*

مکتوب ﴿ ۲۸ ﴾

به طرف حضرت والد بزرگوار کاتب حروف

شاه محمد عاشق پهلّتی عفی عنه

(در بشارت توجه به حال اوشان در اعتکاف و ارشاد بعضی یاران)

اخوی اعزّی میان محمد عاشق، بعد از سلام محبت التیام مطالعه نمایند، خطّ بهجت نمط ایشان رسید و حقیقت مرقومه واضح گردید. خوش خوش به اعتکاف بنشینند. کم روزی می‌گذرد که یاد ایشان بدل نمی‌گذرد. نه آن

یاد که نصیب بیگانگان یا آشنایان یا اخوان یا امثال آن بل ذکرُ الشیء لِنَفْسِهِ
و لجرینہ بیش از این چه توان گفت و چه توان نوشت. اما فلان فتأملتُ فی مَنْ
یُجَالِسُ فَلَمْ یَسْتَقِرْ قَلْبِی عَلٰی أَحَدٍ یَنْفَعُهُ صُحْبَتُهُ غَیْرُكَ فَلِیَجْلِسَ مَعَكَ وَ أَنْتَ یَذْکُرُ اللّٰهَ وَ هُوَ
یَذْکُرُهُ فَعَسٰی أَنْ یَنْفَعَ ذَٰلِكَ لَکُمَا جَمِیْعًا خُصُوصًا فِی الْإِعْتِکَافِ فَبَلِّغْهُ مِنِّیْ هَٰذَا کِتَابَہَا
شما می رسند. اما پُر به نشاط نمی رسند. ندانم این چیست تفحص قلب
خویش نمایند. محمد خلیل را از این فقیر برسانند که در اعتکاف خادم
شود و دوگهری هر روز مقابل زانو بر زانوی شما نشیند و ذکر گوید.
و السلام.

*

مکتوب ۲۹

به طرف حضرت والد بزرگوار کاتب حروف

شاه محمد عاشق پُهلّتی عُفی عنه

(در بیان رساله الطاف القدس و در جواب سؤال از سر قول سلیمان
علیه السلام هَبْ لِّیْ مُلْکًا لَا یَنْبَغِیْ لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِیْ وَ جَوَابِ مُوسٰی
علیه السلام اَشْرَکُهُ فِیْ أَمْرِیْ وَ قول آنحضرت صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ
فَذَکَرْتُ دَعْوَةَ أَخِیْ سَلِیْمَانَ عَلَیْهِ السَّلَام)

برادر عزیزالقدر میان محمد عاشق سلمه الله تعالی، بعد از سلام مطالعه
نمایند. در کتاب الطاف القدس طرفه علوم نزول فرموده اند، قریب شش جزو
همه علم تازه است نازل به تازگی مخصّص بعض مسایل شاید به هیچ کس
نازل نشده باشد و بعض اغلاط صوفیه را حل کرده شد که شاید مخصوص
به همین کتاب باشد. حضرت سلیمان علیّه در ایفای حق کمال درخواست

نمود که شرکت برنتابد و حضرت موسیٰ علیه السلام در تبلیغ اراده کرد، نه در اصل کمالی که وی مُجدّد آن بود و دوره تجلی قدس بر آن گشته بود و آنحضرت صلی الله علیه و سلم از مشارکت سلیمان علیه السلام برای آن احتراز کرد که انانیت کبری چون دعای سلیمان علیه السلام قبول فرمود این داعیه از انانیت آنحضرت برفت و خود به اختیار خود از آن باب عنان کشیدند. والسلام.

*

مکتوب ۳۰

به طرف حضرت والد بزرگوار کاتب حروف
شاه محمد عاشق پُهلّی عفی عنه
 (در بیان رساله الطاف القدس ایشان)

برادر عزیزالقدر میان محمد عاشق سلمهم الله تعالی، بعد از سلام مطالعه نمایند که مکتوب لطایف رفته رفته از حدّ مکتوبات برآمد و رساله‌ای شد مستقل:

این سخن را چون تو مبدأ بوده‌ای گر فزون گردد تو اش افزوده‌ای لاچار لازم است که مطلبی را فصلی نهاده شود و تسوید ثانی ضرور شد. نام این رساله فتوح القدس فی لطائف النفس یا الطاف القدس فی لطائف النفس یا الفتوح القدسیه فی اللطائف النفسیه یا الفتوح الانفس فی سیر الانفس یا غیر آن آسامی هر چه شما قرار دهند همان مقرر کرده شود، به حسب رسم قدیم که در هر مصنف این فقیر ایشان را دخیلی بوده باشد به تبیض یا تصحیح یا تسمیه یا غیر آن.

بالجمله این رساله یکی از نعم الهی است. چنانچه آنکه عجائز ادویه مجرب می دانند و آن را به مریض می دهند و یک طبیب باشد که تشریح اعضای بدن و آفات هر یک و به سبب آفات و معالجه آن به قانون کلی که حق سبحانه او را داده است می کند. همان نسبت در میان آنانکه سیر مقامات کرده اند و طالبان را سلوک تعلیم نموده اند و در میان عالم به لطائف النفس و احوال آنهاست. دیگر به خاطر می رسد که احیای آن ذمه این فقیر از پیشگاه حضور شده است. آن را بالفعل فهرستی نویسد و آن را تفهیمی از تفهیمات سازد. - إن شاء الله - از احوال ظاهری و باطنی خویش به تفصیل بر نگاشته باشند که خاطر نگران است. والسلام.

*

مکتوب ﴿ ۳۱ ﴾

به طرف حضرت والد بزرگوار کاتب حروف

شاه محمد عاشق پهلوی عفی عنه

(در بیان رساله الطاف القدس ایشان)

برادر عزیزالقدر میان محمد عاشق سلمه الله، از فقیر ولی الله عفی عنه بعد از سلام مطالعه نمایند که اینجا خیریت است و خیر و عافیت ایشان مطلوب است سبب ننوشتن کتابت آن بوده که شنیده بودم که ایشان به سیر باره رفته اند: در راه عشق مرحله قرب و بعد نیست

می بینمت عیان و دعا می فرستم

والسلام.

*

مکتوب ﴿ ۳۲ ﴾

به والد بزرگوار

شاه محمد عاشق پُهلّتی عَفی عنه

برادرِ عزیزالقدر میان محمد عاشق سلمه الله، از فقیر ولی الله بعد از سلام
مطالعه نمایند که صحیفه شریفه رسید و حقیقت مرقومه واضح گردید.
الحمد لله على شرفکم... و نسأل الله تعالى از دیاد ذلك لنا ولا أحبائنا أجمعین.

*

مکتوب ﴿ ۳۳ ﴾

به طرف حضرت والد بزرگوار کاتب حروف

شاه محمد عاشق پُهلّتی عَفی عنه

(متضمن اشاره به معرفتِ عظیمه و مشتمل بر بعضی بشارات)

برادرِ عزیزالقدر میان محمد عاشق، از فقیر ولی الله عَفی عنه مطالعه
نمایند، نوشته بودند که المی شدید به خاطر رسید از جهتِ فقدِ رقعه که
به دستِ قبول محمد مرسل شده بود. گو هر چه هست، برود. ما خود
سرمدی ایم، دایم به دوامِ حق، ما نمیریم:

ثبت است بر جریده عالم دوام ما

إن شاء الله تعالی معارفی بس عظیم القدر که تحریرِ عشره اخیره است از قسم
کلمه که صدر کلام به آن مُشیر است و غیر آن خواهند رسید و دیدنِ نور
رأی العین مبارک است دالّ بر ظهورِ بعضی از امور ملکوت در شهادت. از

این تاریخ شما از علم به شهادت آمدید. حالا به این کلمه مجمله صلح کنید،
وقت تنگ است و قاصد بی درنگ. والسلام.

*

مکتوب ﴿ ۳۴ ﴾

به طرف حضرت والد بزرگوار کاتب حروف
شاه محمد عاشق پُهلّتی عَفی عنه

(در استحسان تأویل بعضی آیات که نوشته اطلاع حضور کرده اند)

برادر عزیزالقدر میان محمد عاشق سلمه ربّه، از فقیر ولی الله بعد از سلام
سنت الاسلام مطالعه نمایند، آنچه در معنی «نَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ»^۱ و
«إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ»^۲ نوشته بودند همه بر طبق صورت است.
تعبیر او جلد تهیه است مر علم ظاهر و علم باطن را.

*

مکتوب ﴿ ۳۵ ﴾

به طرف حضرت والد بزرگوار
شاه محمد عاشق پُهلّتی عَفی عنه

برادر عزیزالقدر میان محمد عاشق سلمه الله، از فقیر ولی الله بعد از سلام
محبت التیام مطالعه نمایند:

لَكَ يَا حَبِيبُ عَلَيَّ عَهْدُ مَحَبَّةٍ أَبَدًا يَدُومُ وَلَا يَتَغَيَّرُ

دل را به سوی آن جانب انجذابی تمام است که تقریرش نیست. در بُدهانه
گفته بودم که خللی در تدبیر منزلی به نظر می آید، یاد داشته باشند حالا

۲- البقرة (۲)، آیه ۱۵۸.

۱- ق (۵۰)، آیه ۱۶.

چنان می نمایند که راحتی فی الجملة خواهند داد. باید دید چگونه صورت بندد. والسلام.

*

مکتوب ﴿ ۳۶ ﴾

به طرف حضرت والد بزرگوار کاتب حروف

شاه محمد عاشق پُهلّتی عُفی عنه

برادر عزیزالقدر میان محمد عاشق سلمه ربّه، از فقیر ولی الله مطالعه نمایند، خطّ بهجت نمط رسید و حقیقت معلوم گردید. چون به خاطر فقیر هست که به جمع و تألیف وی آن برادر عزیزالقدر را دخیلی باشد از جهت تبییض یا غیر آن رعایت، لهذا نام ترجمه نورالعیون بر ایشان موقوف داشته آمد تا از این جهت اتمام آن به دست شما باشد. هر چه خواهند نام نهند، به دست حامل رقیمه آن را فرستادیم. والسلام.

*

مکتوب ﴿ ۳۷ ﴾

به طرف حضرت والد بزرگوار کاتب حروف

شاه محمد عاشق پُهلّتی عُفی عنه

(مشمّل بر بیان بعضی کشفیات)

برادر عزیزالقدر میان محمد عاشق سلمه الله تعالی، از فقیر ولی الله عُفی عنه بعد از سلام محبت مشام مطالعه نمایند که احوال این ناحیه به حمد الهی مقرون است. خطوط متواتره از ایشان رسیدند. در این اوقات به ترجمه

المؤطاً مشغولی کرده می شود. امیدواری از حضرت باری است که بعد اتمام آنچه مرکوز ذهن بود واقعه به ظهور رسد. نوشته بودند که فایده مناسب قول حالی مدتی است که نوشته نشده قد کُوشِفَتْ مِرَاراً انَّ اللهَ تَعَالَى فِي عِبَادِهِ سِرّاً عَجِيباً يُدْخِلُ فِي تَسْلِيمٍ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ أَوْ إِلَى مَا شَاءَ اللهُ كَمَا أَمْضَى فِي إِبْرَاهِيمَ صَلَوةَ اللهِ عَلَيْهِ حُكماً فَسَرَى فِي ذُرِّيَّتِهِ فَلَمْ يَزَلْ فِيهِمُ الْكِتَابُ وَالْحِكْمَةُ وَالنَّبُوءَةُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ وَكَمَا أَمْضَى فِي فَرِيدُونَ حُكْمُهُ فَلَمْ يَزَلْ فِي ذُرِّيَّتِهِ الْمُلْكُ وَالسُّلْطَنَةُ إِلَى مَا شَاءَ اللهُ وَكَمَا أَمْضَى فِي جَدِّ جَنْغِيزْ خَانٍ وَتِيْمُورِ سِرّاً فَلَمْ يَزَلْ فِيهِمُ الْمُلْكُ وَالسُّلْطَنَةُ إِلَى مَا شَاءَ اللهُ، وَكَذَلِكَ كُوشِفَتْ أَنْ فِيَّ وَفِي كُتُبِي وَفِي ذُرِّيَّتِي سِرّاً أَمْضَاهُ اللهُ تَعَالَى فَهُوَ مَاضٍ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى. وَالسَّلَامُ.

*

مکتوب ۳۸

به نام
شاه نورالله رحمته الله

(مشمتمل بر استحسان بعضی کشف ایشان و بر بیان بعضی کشفات عالیہ)

برادر عزیزالقدر میان نورالله نورہ الله تعالی، از این فقیر مطالعه نمایند، خط بهجت نمط رسید. آنچه نوشته بودند کشفی است دال بر حقیقت امر رأی علی ما هو علیہ إلا آنکہ حال شما مقتضی آن نیست کہ این مقام مُستمر گردد بلکه استغراق در مثل این محبت نوعی از احوال است. إِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ عَبْدًا أَفَاضَهُ أَنْوَارُ الْغُيُوبِ وَ جَعَلَتْهُ قَانُونًا لِلْجَرِّ مِنْ كُلِّ جِهَةٍ إِلَّا أَنْ ظَهَرَ هَذِهِ الصِّفَةُ عَلَى رُؤُسِ الْخَلَائِقِ لَا يَكُونُ إِلَّا بَعْدَ حِينٍ أَلَا تَرَى أَنَّ لِلْأَنْبِيَاءِ صَلَوةَ اللهِ عَلَيْهِمْ إِنَّمَا ظَهَرَ مَغَانِمُهُمْ بَعْدَ شِدَّةٍ وَ مُدَّةٍ فَكَذَلِكَ وَرَآئِهِمْ مِنَ الْكَمَلِ وَ كَمٍ مِنْ نَبِيٍّ لَمْ يَظْهَرِ أَنْوَارُهُ إِلَّا بَعْدَ ذِهَابِهِ

بسببِله، أَلَا تَرَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُئِيَ لَهُ مَشَارِقُ الْأَرْضِ وَمَغَارِبُهَا ثُمَّ لَمْ
أَعْطَ مَغَانِمَهَا، وَقِيلَ لَهُ هَلْكَ كِسْرَى فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ وَهَلْكَ قَيْصَرٌ فَلَا قَيْصَرٌ بَعْدَهُ وَلَمْ
يُظْهَرْ هَذِهِ الْفُتُوحُ إِلَّا بَعْدَ ذَهَابِهِ بِسَبِيلِهِ، فَأَعْلَمَ أَنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ أَجَلًا مَعْلُومًا. چنانچه
مولانا روم رحمته الله می سرایند:

مدتی این مثنوی تأخیر شد مهلتی بایست تا خون شیر شد

*

مکتوب ﴿ ۳۹ ﴾

به طرف حضرت والد بزرگوار کاتب حروف

شاه محمد عاشق پُهلّی عَفِی عَنْهُ

(از تصویب بعضی معلومات ایشان)

برادر گرامی قدر میان محمد عاشق سلمه الله، از فقیر ولی الله بعد از سلام
محبت التیام مطالعه نمایند که صحیفه ایشان مرّة بعد اُخری رسید. در
صحیفه اول خبر از ظهور مطلق در مقیّدات به وجهی که احکام متضاده
واقعی باشد و راجع به مقیّدات وی است، نمونه ذات بحث باشد، داده
بودند. کشف حقیقی است و ذُهل از آن در بعضی اوقات یا ضعف آن
معرفت به نسبت امور محبوبیت و وحدانیت مضایقه ندارد و سبب آن سابقاً
ایماء کرده شد.

بالجمله به اطمینان خاطر مشغول باید بود. آنچه بر شما می گذرد همان
است که عزیزان را درپیش می آمد و از آن خبر می دادند و جوش می زدند.
تقدّم و تأخّر زمانه نزدیک تحقیق دخل ندارد. هر چند به نسبت اذهان عرفیه
دخل تمام دارد.

در این ولا قصیده در مدح حضرت پیغمبر صلی الله علیه و سلم انشاء کرده شده است بعضی ابیات او نیم کاره مانده است. إن شاء الله تعالی این قصیده مع تفهیمات ثلثه خواهند رسید. والسلام.

*

مکتوب ۴۰

به طرف حضرت والد بزرگوار کاتب حروف
شاه محمد عاشق پُهلّتی عُفی عنه
 (مشمّل بر التفاتِ توجّه خاص)

برادرِ عزیزالقدر محمد عاشق سلمه الله، از فقیر ولی الله عُفی عنه بعد از سلام محبت التیام مطالعه نمایند که شوقی که به دیدن شما داریم به حقیقت ازلی است که تجدد در رنگ زوال به دامن او دست نمی رسد. همین یک لطیفه است که به خودش می پیچد. از یکجا سر برمی آرد و قبله توجّه خود دیگری را می سازد و به خود اندر می گردد. والسلام.

*

مکتوب ۴۱

به طرف حضرت والد بزرگوار کاتب حروف
شاه محمد عاشق پُهلّتی عُفی عنه
 (مشمّل بر الطاف بی اکناف)

برادرِ عزیز، گرامی قدر میان محمد عاشق، بعد از سلام سنت اسلام مطالعه نمایند که خطّ بهجت نمط رسید و حقیقت معلوم گردید.

إِنَّ اللَّهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى صُورِكُمْ وَأَعْمَالِكُمْ وَلَكِنْ يَنْظُرُ إِلَى قُلُوبِكُمْ وَنِيَّاتِكُمْ، سبحانه الله! آنانکه به جان برابر باشند بلکه عینِ جان باشند، وظیفه ایشان نه چون وظیفه دیگران است. در باب اخلاص و جُود ایشان و صلاح حال ایشان عینِ رضا است. از این مَمَر هرگز خطره به خاطر راه ندهند نه الحال و نه بعد از این. حالا وقت تنگ بود بر همین قدر اکتفاء کنند و در این بیت تأمل کنند:

دَنَوْتُ فَلَمْ أَهْدِ التَّحِيَّةَ فِي الصَّبَاءِ وَ هَلْ لِي إِلَى قَلْبِي يَكُونُ رَسُولُ
و السلام.

*

مکتوب ﴿ ۴۲ ﴾

به طرف حضرت والدِ بزرگوار

شاه محمد عاشق پُهلّی عَفِی عَنْهُ

(مشمّل بر بشارت عظیمه و جواب بعض مسئله)

برادرِ گرامی قدر میان محمد عاشق، بعد از سلام سنّت اسلام مطالعه نمایند که مکتوب بهجتِ اُسلوب رسید. چند نوبت به خاطر می رسد که شما را وصول به نقطه ذات به حسب استعداد اگرچه در ضمنِ علوم غریبه باشد، حاصل شده عنقریب ظهور صورت بقاء خواهد شد. مدتهاست که منتظر این حرفم عجب که هنوز مسموع نشده غرض اصلی از رؤیای مذکوره ضرورتِ جارحه است از جوارحِ حقّ، و معلوم شدن نصر، و دواعی جهاد در قلوب مخلصین، و غرضِ ثانوی بشارتِ فتحِ عظیم است مر مسلمین را، سلطنت مستقره خود نیست و غیره مستقره خود مستبعد نیست. والسلام.

*

مکتوب ﴿ ۴۳ ﴾

به طرف حقایق آگاه

شاه نورالله رحمۃ الله علیه

(در تحقیق بعض مکشوفات ایشان که معرفت حق داشته بودند)

برادر عزیزالقدر میان نورالله نورّه الله تعالی، از فقیر ولی الله بعد از سلام مطالعه نمایند که مکتوب بهجت أسلوب رسید و حقیقت معلوم گردید. اصل حقیقة الحقائق از هر تقید منزّه است، و مع هذا در مظاهر کثیره متجلی شده و هر جای حکمی پیدا کرده اند. از آن جمله در قلب شخصی اکبر تجلی فرموده و از آن تجلی بر ملکوت عکسی نورانی افتاده. به اعتبار این عکس اگر چیزی اثبات کنند و وی را ضوئی و شعشانی تقریر نمایند بجاست. سالک را بسیار است که به چشم معرفت به این عکس نورانی متوجه شود و عقیده خیر در دلش متمثل گردد. اما تحقیق جمع است در تنزیه و تشبیه به وجهی که مذکور شد. و نیز باید دانست حیات برزخی وجود بل وجود هر موجود به تقدیم حضرت وجود است، آن را در این وجود نفس الامری است، به این معنی آگاه باشد یا نباشد. بسا است که بر سالک این ارتباط نفس الامری در رنگ استغراق و استهلاک علمی ظاهر شود و حکم کند که حیات برزخی سبب معرفت حق است، و باز چون بعض غافلان را موجود بیند به اشکال در ماند، و منشاء این علم آن است که در نفس این سالک علم حضوری حضرت وجود همان ارتباط نفس الامری اوست. پس حال خود در وی غالب می آید و در همه چیز ارتباط را متلبس به همان لباس علم می بیند، و التحقيق ما ذکرناه. والسلام.

مکتوب ﴿ ۴۴ ﴾

به نام

شیخ محمد عابد رحمۃ اللہ علیہ

(در آخر خطاب والدِ بزرگوار کاتبِ حروفِ متضمّن بالکنایه)

پیش از صبح صادق برخاستن و به شغلِ باطنی خویش را آن وقت مقید ساختن فایده تمام دارد. کشف و کرامات و علوم مکاشفات همتای غادی و رایح اند، صبح می آیند و شام می روند، آنچه مردان از این مزرعه سرمایه می گیرند و در گور و مابعد آن به ایشان می باشد همین یادداشت است و بس. لیکن نه آن یادداشت که شعبه ایست از علمِ حصولی و استحضارِ همان ایمان بالغیب است که در ابتداء مسلمانی کسب کرده باشد، بلکه یادداشتی که بعد انکسارِ جوهرِ نفس و اضمحلال در توحید حاصل آید نه حضوری است نه حصولی - و نیز می توان گفت که هر دو است، در آن یادداشت خود را گم باید کرد:

به هر صفت که میسر شود بکن جُهدی

که خویش را به سرِ گوی آن نگار کشی

آن یادداشت فی الحقیقت نقطه و حیرت همان نقطه وجود است و به کان ما کان، هر آنچه به جز آن نقطه خدا را شناسد رجم الغیب است لامحاله:

وَ إِنِّي وَ إِنِّ خَاطَبْتُ أَلْفَ مُخَاطَبٍ فَأَنْتَ الَّذِي أَعْنِي وَ أَنْتَ الْمُخَاطَبُ

و السلام.

مکتوب ﴿ ۴۵ ﴾

به یکی از اغنیاء در ابلاغ حاجت شخصی که اراده حج کرده بود

بسم الله الرحمن الرحيم^۱

خداوندا! بنده عاجز به کدام زبان ستایشی درخور عنایت بی نهایت تو
به تقدیم رساند و به کدام جنان نیایشی به ازاء آلاء نامتناهی تو آدا نماید:
وَلَوْ أَنَّ لِي فِي كُلِّ مَنَبَةٍ شَعْرَةٌ
لِسَانًا لَمَّا اسْتَوْفَيْتُ وَاجِبَ حَمْدِهِ
کمندی در گردن انداخته به حرمین محترمین می کشی به وجهی که هیچ چیز
مانع این میل بنده نتواند شد. زحمتی که در راه تو آید رحمت است و
عنایتی که برای تو باشد عنایت است:

چنان دمید به عاشق فُسون جمالِ حجاز
که نیش خار مگیلان حریر می ماند

✱

وَمَا أَنَا بِالشَّافِي الْوَفَاءَ عَلَى الْهَوَىٰ وَ شَأْنِي الْوَفَاءَ أَمَّا السَّوَاهِ
شبحی ملاک رنگ آمیزی قلم صُنع توام، حاجات مسلمین را مُرتبط می گردانی
به وُلاةُ أمور، و ایشان را وصیت می کنی به مُواساتِ فقراء که الله فِي عَوْنِ الْعَبْدِ
مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ، و فقراء را اجمال فِي الطَّلَبِ می فرمائی که گفته
روح القدس فِي... إِنَّ نَفْسًا لَا يَمُوتُ حَتَّى يَسْتَكْمِلَ رِزْقَهَا أَلَا فَاجْمِلُوا فِي الطَّلَبِ، الهی
مُعطى و مانع جز تو دیگر نیست اگر عطاست از تو است و ایشان ماجور و
اگر منع است از تُست و ایشان معذور:

۱- علاوه بر سورة التَّوْبَةِ (۹) در آغاز هر سورة (۱۱۳) و التَّمَلُّ (۲۷)، آیه ۳۰.

عکس در جلوه یکتایی معشوق نبود بچه تقریب علی آینه سازم کردند
و السلام.

*

مکتوب ﴿ ۴۶ ﴾

به طرف حضرت والد بزرگوار کاتب حروف

شاه محمد عاشق پهلتنی عفی عنه

(مشمول بر اشعار بشارت شعار)

اخى میان محمد عاشق، بعد از سلام مطالعه نمایند:

فَانَّ يَكُ حَقًّا مَا عَلِمْتُ فَاَنَّهُ سَيُلْقَى إِلَيْكَ الْأَمْرَ لَا بُدَّ سَامِعِ

صبا بتك امر لا يُطَاقُ بَهَاءُهُ إِلَى كُلِّ سِرٍّ لَا مُحَالَةَ بَالِعِ

و ثَلُجٌ وَ بَرْدٌ يَجْمَعَانِ صَبَابَتَكُمْ يُزِيحَانَهَا فِي فُؤَادِكَ لَا ذِعِ

و السلام.

*

مکتوب ﴿ ۴۷ ﴾

به جانب حضرت والد بزرگوار کاتب حروف

شاه محمد عاشق پهلتنی عفی عنه

(در جواب سؤال از سر قول شیخ ابوالرضا محمد که عصمت از ذنوب

شرط است در ولایت احسانی و نه در ولایت عرفانی، و در بیان کیفیت

مکتوب که در جمع توحید و جودى و شهودى به طرف یکی از اهل مدینه

شرف ارقام یافته و جواب و سؤال از تأویل حدیث أبی داؤد رضی الله عنه)

برادر عزیزالقدر میان محمد عاشق سلمه الله تعالى، از فقیر مطالعه نمایند که رقعۀ ایشان رسید ممکن اگرچه قلیل الوقوع باشد که شخصی را لطیفۀ قلب و روح و سرّ و نفس مهذب نشود و لطیفه‌های کامنه مثل حجر بُهت و نورالقدس و خفی و اخفی مهذب گردد چنانکه در مجذوب محض دیده می‌شود. پس این شخص را ولایت احسانی بدست نیامده است که بنای آن بر تهذیب لطایف پنجگانه است و ولایت عرفانی بدست آمده که بنای آن بر تهذیب لطایف کامنه، پس این شخص را یُمْکِن وَلَوْ اَقْلُ مِنَ الْغُرَابِ الْأَحْمَرِ که نامشروع از وی صادر شود ثُمَّ يَتُوبُ فَيَتُوبُ اللهُ عَلَيْهِ و حکم به تقلیل به نسبت احکام برّ و اِثم حقیقی است که جمیع شرایع در آن یکسان است، نه نسبت به احکامی که در بعض شرایع دون بعض برای سدد ذرایع یا نحو آن مشروع کنند که آن خود در مجذوب محض کثیرالوقوع است. اگر این قدر کشفِ شُبّه کرد فَبِهَا وَاِلَّا به تفصیل تمام نوشته خواهد شد. موضع اشکال را معین کنند تا اهتمام به آن مصروف گردد.

سایل مسئله وحدت وجود وحدت شهود اسمعیل آفندی است. چون کتابت رسید فقیر در جواب شروع کرد. در این مسئله تقریری عجیب را فتح کردند. ادب ربوبیت را رعایت کرده به حُرْمَتِ تمام قبول کرده شد و اِلَّا حوصله سایل آن را گنجایش نمی‌کند. لهذا جواب مختصری برای او نوشته فرستاده شد همون بیت باید خواند:

وَ اِنِّي وَ اِنْ خَاطَبْتُ اَلْفَ مُخَاطَبٍ
فَاَنْتَ الَّذِي اَعْنِي وَ اَنْتَ الْمُخَاطَبُ

یعنی به نفوس مناسبه خطاب متوجّه می شود هر چند سلسله جنبان دیگری باشد - «وَاللّٰهُ اَعْلَمُ»^۱ - و یُحْتَمَلُ که به همان سایل جذب این جواب از حظیره قدس کرده باشد - لِاَسْبَابِ هُنَالِكَ - پس در این مرآة که حکم هیولی مطلقاً دارد به تشبیه جمیع علوم بل جمیع صُور خارجیّه و ذهنیه متمثل شد و الله تعالی اَعْلَم باحوال عباده نوشته بودند که حدیث ابی داؤد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ که حضرت پیغمبر صلی الله علی و سلّم مُسْبِلِ ازار را به اعاده وُضُو امر فرمود، تأویل آن چیست؟ باید دانست که در این حدیث اختصاری هست مُخَلّ در معنی و از این سبب توجیه این حدیث بر شارحان دشوار آمد. تقریر کلام آنکه شخصی در آمد مُسْبِلِ ازار، حضرت صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ او را از اِسْبَالِ ازار نهی فرمود، و امر کرد به اعاده وُضُو. شخصی سؤال کرد که یا رسول الله چرا امر فرمودی او را به اعاده وُضُو؟ فرمود خدای تعالی قبول نمی کند نماز کسی که او مُسْبِلِ ازار باشد. پس غایت امر تکفیرِ ذَنْبِ است در رنگ سایر کفارات. زیرا که وضو در شرع مُکَفِّرِ ذُنُوبِ معهود گشته و غرض سایل استفسار بود از سبب امر و حاصل جواب کنایت است به آنچه ما به تفصیل بیان کردیم و راویِ اوّل یا مَنْ بَعْدِ او قصّه نهی را حذف کرده. این اختصار مخَلّ گشت و هم وارد شد که امر به اعاده با وجود بقاءِ اِسْبَالِ چه فایده دارد و از این وهم جواب داده اند به آنچه فروتر است از اصلِ وهم گفتند امر فرمود تا در فکر افتد که مرا چرا فرمود. آنگاه دریابد شناعَتِ اِسْبَالِ را، بالجمله این توجیه از متأخرین است که حافظِ حدیث نبودند تجاوزَ الله عَنْهُمْ. و السّلام.

*

۱ - آل عمران (۳)، آیه ۳۶، ۱۶۷؛ النّساء (۴)، آیه ۲۵، ۴۵؛ المائدة (۵)، آیه ۶۱؛ الانعام (۶)، آیه ۵۸؛ یوسف (۱۲)، آیه ۷۷؛ النحل (۱۶)، آیه ۱۰۱؛ الانشقاق (۸۴)، آیه ۲۳.

مکتوب ﴿ ۴۸ ﴾

به نام

شاه نورالله رحمته الله

(در بیان مذهب صوفیه و حکماء در مسئله وحدت الوجود

بناء بر استدعای ایشان)

اما بعد، صوفیای قایلین به وحدت وجود و فلاسفه اشراقیین هر دو متفق اند در وحدت وجود و بودن ممکنات مظاهر وی و تلونات و تقلبات وی، الا آنکه اشراقیان وی را جزئی دارند و صوفیان وی را منزّه از کلیّ و جزئیّ، فی الحقیقت این نزاع نیز در لفظ است فقط، هر که جزئی می گوید غرضش اثبات تشخصی است که عین ذات است و غیر مزاحم، هر تقیدی و جهتی را که وجود اقصی آن را اقتضاء فرموده است و هر که منزّه از جزئیّ داشته غرضش آن جزئیّ است که از تشخص زاید بر ذات جزو و با تقیّدات و جهات مزاحمت کند و الا نه. تشخص که عین ذات است عاقلی نفی آن چگونه جایز دارد؟ بقی ههنا شیء و آن آنست که تقلبات ذات را اشراقیان عقول نامیده اند و تنزلات ذات را در ضمن این لفظ تعبیر کردند و صوفیه در ضمن اسماء و تجلیات. اگر طایفه ای بیانی کرد و نکته ای دریافت که طایفه دیگر را بدست نیامده، تدافع توان گفت. اما منشاء به آن پس ظاهر کلام لسان پیغامبر صلی الله علیه و آله غرض است و لیکن بعد نقح و تدقیق نظر غرض ایشان نیز همان مدعا می گردد. زیرا که وجود امر انتزاعی است. لامحاله آن را مطابقتی هست در خارج و منشاء انتزاعی آن مطابق وجود حقیقی است و آن منشاء

انتزاعی استناد وی به وجود حق، حالا این استناد را بیان کنم که با وجود حقیقی نسبت دارد. اگر در جذر قلب واصل گُنه این وجود استناد داخل نبود، ممکن، ممکن نبود و فی نفسه باطل شدی. پس تحقیق مُنتج آنست که وجود معلول همه این استناد است و کس توهم نکند که اینجا استنادی می‌خواهم که معنی اضافی است در میان مشبّهتین نی نی بلکه استنادی که همه هویت یک جهت خواهد واصل معنی اش تَکُون آن جهتی از جهات واجب و تقیدی اطلاق حضرت وجود را در او و اوّل شان از شیون وی لا غیر فَيُثَبِّتُ «هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلَّهِ الْحَقِّ»^۱.

بعد از آن در تفصیل این جهات و تقدّم بعضی بر بعضی افتادند. برخی را بیان کردند و پاره‌ای را مهمل گذاشتند اما آنانکه می‌گویند که اثر جعل اتّصاف ماهیت است به وجود و وجود زاید است بر ماهیت در ممکن و مثل ضوء شمس می‌آرند. این همه از آن است که این سخن در پرده معقولات ثابت می‌زنند غالب بر ایشان تفحص معقولات ثابت و صور ذهنیه است و انتساب صورتی به آن صورتی و تعبیر از حقایق نفس الامر، همه به عبارتی که محتد آنها این صوراند. لهذا قید نقح و تدقیق کردیم از صدر مبحث، اگر بعد از این شبهه به خاطر رسد اعلام کنند. وقت تنگ بود، وَسَعَتْ جَوَابِ دیگر نکرد و این دو سؤال که سابق نوشته بودند از خاطر گم شدند. دیگر بار بنویسند شاید از معصیت عارف سؤال بود. و السّلام.

*

۱- «هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلَّهِ الْحَقِّ»: الکهف (۱۸)، آیه ۴۴.

مکتوب ﴿ ۴۹ ﴾

به نام
شاه نورالله رحمته الله

(مشمول بر تحقیقات غامضه در بعض مسایل مجازات)

بسم الله الرحمن الرحيم^۱

نصوص حاکی اند با آنکه بعضی از عُصاة را حق سبحانه عفو خواهد کرد و اما آنانکه کبایراند مسئله عوض است. حق سبحانه در علمی که برای جماهیر ناس بر رسول خود نازل فرمود و عارف و مستانف هر دو را در آن به خطاب مخاطب ساخته، از این سرّ به جز رمزی نه بر داده حیث قال «يُعَذَّبُ مَنْ يَشَاءُ وَ يَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ»^۲، مناط العذابِ وَ الْمَغْفِرَةِ بِالْمَشِيَةِ لِأَغْيَرٍ، لکن اهل خصوص را بعد از تعلیم این مسئله نیز واضح گردانید. پس دانستند که همه کاروبار در دنیا و آخرت لامحاله به مشیت باز بسته است و مع هذا سنّت اسباب بدر نساخته: أَمَّا فِي الدُّنْيَا فَلَوْلَا لِيُبْطَلَ التَّكْلِيفُ وَ الْمُوَاخَذَةُ، أَمَّا فِي الْآخِرَةِ فَحَيْثُ حَكَمَ لِأَعْمَالٍ بِأَنَّهَا أَسْبَابُ دُخُولِ الْجَنَّةِ وَ لِأَعْمَالٍ بِأَنَّهَا أَسْبَابُ دُخُولِ النَّارِ. پس اگر مر این عفو را قاعده نهیم و ضابطه بیان کنیم مخالف نصوص نخواهد بود، بل بطن آنها و کشف مُخَّ آنها، إذا تَمَهَّدَ هَذَا فنَقُولُ اَعْمَالِي که بنده می کند به مداخلت جوارح و نَسَمَه از وی صادر می شود، و صورت انسانیّه مجرّده را، و همچنین آنکه به لباس مثالی مُتَلَبَس است در آنها بالذات

۱- علاوه بر سورة التَّوْبَةِ (۹) در آغاز هر سورة (۱۱۳) وَ النَّمْلِ (۲۷)، آیه ۳۰.

۲- المائدة (۵)، آیه ۴۰.

مداخلت نیست و لیکن اگر این صورتِ انسانیّه مجرّده یا مُلبّسه به لباسِ مثالی از بدن و نَسَمه منقطع نشده باشد، با وی مخارجتی دارد و مخالطتی که حالا تجربه مطلقش به یاد نیست، و هَمّتِ او در مُرافق و مُلاذِ بدنیّه در رفته، چه در دنیا و چه در آخرت. مثلاً پیش نهاد او مجامعتِ حُور و شُرَبِ شراب طهور باشد و آنچه بدین ماند، این شخص را عَمَلِ حَسَن آن نفع دهد که به زبان گوید یا بدست کند و خُلُقِ وی هم به اعمال وابسته است. غضبش محض شتم و ضرب است و سخاوت او محض عطیّه است که به دستِ فقیر نهد. چون از این حالت قدری بلندتر آمد، هَمّتِ او در مُرافق و ملاذِ نسَمیّه در رفت، چه در دنیا و چه در آخرت، التذاذِ وی به انبساطِ نفس است، اگرچه بدون حضورِ شاهد و می بدست آید و غضبش ثورِ آن نفس است اگرچه از شتم و ضرب و انتفاخِ او داج عاری باشد. و سخاوتش ثورِ آن نفس است به بذل، اگرچه به فقیر تسلیم نکرد. این قوم را بعد موت در قوای ادراکیّه او خواه خیالش گویند و خواه هَمّتش نامند، این اعمال و اخلاق مُحیطِ هَمّتِ وی است، به صور هائله ممثّل گردانند و بدانها تعذیبش کنند، یا به صورِ جمیله تنعیمش دهند و چون از عالم برزخ گذشته به حشر رود همه این اعمال و اخلاق به صورِ مثالیّه ممثّل شوند. اِمّا له و اِمّا علیه، اَمّا آنکه نشاءِ قبریه را از فوق و تحت آن احاطه کرده باشد و همچنین نشاءِ حشریه را در گرفته او را تعذیب و تنعیم نتوان کرد. اگر به حکم عموم، این مرد را اندکی رنگ پدید آید و باز بشکند آن چیزی دیگر است. «إِنَّ الَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِنَ الْحُسْنَى أُولَئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُونَ»^۱ و آن قوم آنانند که از جسد و نسَمه مُرده باشند،

۱- الانبیاء (۲۱)، آیه ۱۰۱.

نه موت علمی فقط، بل حالی نیز و از همتا گذشته باشند و به وحدت کبری بهم برآمده آنگاه بازگردند و حکم هر نشاء را تکمیل کنند و اکثر این قوم معصوم اند لاسیما از کبایر؟، و اگر از بعضی صادر شده مقرون به استغفار و ندامت خواهد بود. لامحاله شارع قصه این طایفه را در نوردید در این لفظ عام که التَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ و در این لفظ و خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَ آخَرُ سَيِّئًا لَعَلَّ اللَّهَ اِطَّلَعَ عَلَى اَهْلِ بَدْرِ فَقَالَ «إِعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ»^۱ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ^۲.

اما دو طایفه که ما مذکور کردیم مِنْهُمْ السَّابِقُونَ وَ مِنْهُمْ اَصْحَابُ الْيَمِينِ وَ مِنْهُمْ اَصْحَابُ الشَّامِ آنانکه غایت همت ایشان افعال بود، مواخذه ایشان را به افعال است و آنانکه غایت همت ایشان افاعیل نسبیّه باشند مواخذه ایشان به اخلاق است. اما باید که مردم به معرفه مغرور نباشند، قرنهای کردند و عصرها بسر آیند تا فردی آید. کس چه داند که وی چیست و کیست؟ احوال و تجلیات که مردان بدان می نازند پست و زبون وی اند. وَ كَمْ مِنْ هَفْوَةٍ صَدَرَتْ مِنِّي فَاقِيَمْتُ قِيَامَتِي فَحُوسِبَ بِهَا وَ نُوقِشَ فِي الْحِسَابِ حَتَّى ظَنَنْتُ اَنِّي هَلَكْتُ ثُمَّ غُفِرَ لِي بِاَن رَجَعْتُ اِلَى نَفْسِي وَ عَرَفْتُ مَبْدَأَ هَذَا التَّجَلِّي الَّذِي اَحَاطَهُ لِي حُكْمُهُ فَارَغَبْتُ اِلَى الْغُفُورِ وَ الرَّؤُفِ وَ غَيْرِهِمَا مِنَ الْأَسْمَاءِ فَقَسْتُ فِيهَا فَأَعْقَبَ ذَلِكَ عِلْمًا بِاللَّهِ وَ اِنْشِرَاحًا وَ اِنْبِسَاطًا. وَ السَّلَام.

*

۱- «إِعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ»: فَصَلْتُ / حَمَّ السَّجْدَةِ (۴۱)، آیه ۴۰.

۲- «إِعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ» (بخاری).

مکتوب ﴿ ۵۰ ﴾

به جانب حضرت والد بزرگوار کاتبِ حروف

شاه محمد عاشق پُهلّتی عَفی عنه

(مشمّل بر کلمات تربیت آیات و اشعارِ بلاغت آثار)

بسم الله الرحمن الرحيم^۱

خطّ بهجت نمط رسید و از مطالعه احوالِ عشره اولی فرحتِ کُلّی حاصل گردید. باید دانست که احوالِ بنی آدم بین اَصْبِیعی الرَّحْمَن اند، یک اصبع جلال و دیگر اصبع جمال. لا بُدّ مقتضای آن هر دو جلوه گر باید شد. این وحشتهای را از معدّات می باید شمرد. هر وحشتی اُنسِیتی دیگر در بغل دارد. باور نکنی تجربه کن:

گویند سنگ لعل شود در مقام صبر

آری شود، و لیک بخونِ جگر شود

اگر ممکن است عُزَلت را امتداد دهند از خروج. إِلَّا بِالْعذر (و) المحنت (کذا) و سخت و با عزم و جرأت باشند. والله الموفق سُودها کنی از این سفر توانی کرد. قریب است که اگر تأمل را کار فرمایند دریابند که وحشت، مُفَلّق طبعِ دیگر است و وحشتی که از انعکاس اسماءِ جلالیه است، دیگر است. این وحشت اُنسِیتی است وحشت رنگ و وحشت مزاج به خلافِ اولی، همین که قطع طمع گردید و خود را مرده انگاشتند، وحشتِ اولی روی در عدم خواهد کرد. آنگاه اگر وحشتی خواهد بود از قبیل ثانی خواهد بود.

۱- علاوه بر سورة التَّوْبَةِ (۹) در آغاز هر سورة (۱۱۳) و النَّمْل (۲۷)، آیه ۳۰.

چنانم در نظر می آید که هنوز شما را طمع خروج و سبکتری بشریت
گریبان می گیرد فایاک و ایاهما:

لنگ و گنگ و خفته شکل و بی ادب سوی او می خیزد او را بی طلب
قلتُ شعراً:

تُحدّثني نفسي بآنكَ واصل الى نُقْطَةِ قُضَاءِ وَسْطِ المَراکزِ

و أنّكَ في [...] البلاد مُفخّم و يَكْفِيكَ قَوْماً كُلَّ شَيْخٍ و ناهِزاً

ای عزیز با تمیز وقتی خواهد بود که بلسانِ حال آن گوئی در آن دیار که
قبل از تو گفتند بلسانِ قال قدیمی هذا على رَقَبَةِ كُلِّ وَلِيٍّ چه توان کرد که
گرم شده ام، اگر بیش از این قلم رانم سخن از قانونِ مخاطبات بدر می افتد،
حاصل آنکه:

و تَزَعَمُ أنّكَ جَرْمٌ صَغِيرٌ و فَيْكَ انْطَوَى عَالَمُ الكَبِيرِ

این وحشت ها که در این مدّتی قلیل کشیده می شود حکم سفوفی دارد که
قبل از تناول اطعمه لذیذه می خورند، یا حکم میخوش دارد که برای
تحصیل لذتِ سُکر استعمال آن می کنند. چه بلاء سبکترین و خشک دماغی
باشد که از آن به سُتوه آیند و چنین دُهِیم کشند. ثانیاً آنکه اگر ممکن باشد
امتدادِ ایام عزلت آنفع تر است و اگر به بعد رمضان باز عزلت گزینند بد دل
نشوند و امیدوار باشند. و السّلام.

*

مکتوب ﴿ ۵۱ ﴾

به طرف حضرت والد بزرگوار کاتبِ حروف

شاه محمد عاشق پهلتنی عفی عنه

(در ارشاد بعضی اشتغال)

بسم الله الرحمن الرحيم^۱

اورادی که قلمی شده بودند همه مستحسن و مرغوب‌اند. آنچه در الخیر الکثیر که نفوذ حقایق الهیه در صور امکانیه ولو بنحو النسبة و اولی الملا بسة می‌شگافد، پس رحموت را آنچه از اوایل میراث رسیده در وقتِ افاضه تفصیل احکام آنها را مهمل نگذاشته اگرچه در گرداب وحدت در رفته باشند و در کلام دیگر از تجلیات معنویّه برآمده. بحث اصول مبادی اولیه ایجاد واقع شده، فلا تناقص اگر اعتکاف میسر نیاید آن را نیز قدری باید نهاد. مَا لَا يُدْرِكُ كُلَّهُ لَا يُتْرَكُ كُلُّهُ.

به قیام لیل و سبق باطنی خویش مشغول بودن آناء اللیل و اطراف النهار نباید گذاشت. اگر وقتی این خطرات هجوم کنند ذکر باید کرد. سبحان الله و بحمدہ، سبحان الله را در دل ضرب کنند به وجهی که ضرب بر دل گوید و سبحان الله در دل نهند و الحمد لله را بر نور حق سبحانه که فوق العرش ساکن است ضرب کنند. سبحان تنزیه است از صفات محدثات و بحمدہ اثبات حماید که مناسب حضرت و جوب باشند. در میان این ذکر فصل ندهند، متواتر گویند تا آنکه انشراح در خود بینند و اگر بعد از این ذکر نور اعظم را که فوق العرش ساکن است تخیل کنند به وجهی که در آن تخیل غیبت

۱- علاوه بر سورة التوبة (۹) در آغاز هر سورة (۱۱۳) و النمل (۲۷)، آیه ۳۰.

واقع شود، سخت مفید خواهد بود. در نفی یاس و دفع اندوه و انشراح خاطر حقیقت این نور سخت عجیب است. **إِنْ شَاءَ اللَّهُ** تعالی نوشته خواهد شد. بالجمله حقیقتی است الهیه از عالم مثال، دور نیست که شیخ از عرش تکوین همان مراد داشته باشد، زیرا که تکوین بدون مخالطت مثال نتواند شد. والسلام.

*

مکتوب ﴿ ۵۲ ﴾

به جانب حضرت والد بزرگوار کاتبِ حروف

شاه محمد عاشق پهلّتی عُفّی عنه

(در ارشاد بعض فواید سلوک و متضمن بشارت عظیمه)

بسم الله الرحمن الرحيم^۱

این فقیر همیشه ناظر احوال نیک مآل شما است. کم باشد که چیزی نویسند که قبل از نوشتن از فوق آن احاطه نکرده باشم. **إِلَّا** این تشویشات که غالباً از بدعات طبیعت بشریه و نسُمیه است یا به جواب آنها نمی پردازیم و خود نیز اوقات عزیر به تشویش که امری دنس و به غایت رکیک است صرف نکنند. مثل اینها مثل **أَضْغَاثِ أَحْلَام** است که از آنها اخبار ناکرده به، و از **إِنْذَارِ شَيْطَان** است **«فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ»**^۲ دیده خود بدوزند **إِلَّا** از تجرید توحید و توجه به ذاتِ قصوی از راه اضمحلال... و اگر احادیثِ نفس و خیالاتِ الفاظ دالّه بر آن که غرض من از طبقه شوبه قریب همان بوده

۱- علاوه بر سورة التَّوْبَةِ (۹) در آغاز هر سورة (۱۱۳) و النَّمْل (۲۷)، آیه ۳۰.

۲ النحل (۱۶)، آیه ۹۸.

است سِدِّ راه می شوند، از سر توبه کنند و به خدا پناهند و توحید نشاط فی الله بردست گیرند. این مسکین هم به دل و جان خواهان این معنی است خداوندا کرم عمیم تو همه کس فرارسیده و همه کس را بایست و می دهی. این مسکین را هم رؤیت تجلی حضرت تو بر نفس ناطقه محمد عاشق قرّة العین و مسرور القلب گردان، آمین، یا «رَبِّ الْعَالَمِينَ»^۱.

حالا اخبار کنیم شما را از بعض آنچه تفهیم فرموده است از حالات آینده شما کن انت علی هنیئتک من الاضمحلال فی التوحید و تجرید التوجه إلى الله و النشاط فی الله، ذلك بعدی، فیسهل لك طریق إلى حضور الله سبحانه بحیث تكون الحاصر أمراً قدوسياً و إنه ذلك أنك ستعلم أن الأمر الذي كنت مشتاقاً إليه حصل لك بالفعل بعد أن كنت تعلمه علماً غريباً و بحیث يكون الحاصر بعینه القدوسية التي قاربها كل ممكن و أنه ذلك أنك يحضر عندك شيء واحد يغشى الحس و يحشو المدركة هو العلم الحضورى الذي أنیب إليه من قبل اضمحلال التقرر و هو العلم الحضورى الذي غشيك و حشى مدركيك ثم يقضى الله سبحانه من فوق العرش يتجلى جلیل الشان باهر البيان سابغ يحيط بك من ورائك ثم يكون ما يكون ممّا علمني ربّي جلّ جلاله و لم ياذن لي فی الإخبار لك من كمالاتك الحاصلة فی هذه الدار و الدار الأخرى بوخه إجمالی. و این بشارت من الله را غنیمت شمرند و از آن نعم شمارند که نه شما قابل آن

۱- «رَبِّ الْعَالَمِينَ» در قرآن ۳۴ بار: الفاتحة (۱)، آیه ۲؛ المائدة (۵)، آیه ۲۸؛ الانعام (۶)، آیه ۴۵، ۱۶۲؛ الأعراف (۷)، آیه ۵۴، ۶۱، ۶۷، ۱۰۴؛ یونس (۱۰)، آیه ۱۰، ۳۷؛ الشعراء (۲۶)، آیه ۱۶، ۲۳، ۷۷، ۱۰۹، ۱۲۷، ۱۴۵، ۱۶۴، ۱۸۰، ۱۹۲؛ النمل (۲۷)، آیه ۸، ۴۴؛ القصص (۲۸)، آیه ۳۰؛ السجدة (۳۲)، آیه ۲؛ الصافات (۳۷)، آیه ۱۸۲؛ الزمر (۳۹)، آیه ۷۵؛ المؤمن/الغافر (۴۰)، آیه ۶۴-۶۵؛ فصلت/حم السجدة (۴۱)، آیه ۹؛ الزخرف (۴۳)، آیه ۴۶؛ الجاثية (۴۵)، آیه ۳۶؛ الواقعة (۵۶)، آیه ۸۰؛ الحشر (۵۹)، آیه ۱؛ الحاقة (۶۹)، آیه ۴۳؛ التکویر (۸۱)، آیه ۲۹.

بودید و نه این مسکین، و نه هیچ احد بلکه به عنایت خویش، بی سابقه
قابلیت عطا فرمود. فاذا وصل إليك کتابی هذا فارکع رکعتین لله شُکراً علی ما قُضی
لک من الخیرات و عقر وجهک فی التراب و ارج رجاء و اِرتقاء و لا تدع فیک سبیلاً
للتشویش، اللهم عظم جودک و کرمک و آت الیّ بشأنِ أشکرك علیه فانت کما اثبتت
علی نفسک. و السلام.

*

مکتوب ۵۳

به جانب حضرت والد بزرگوار کاتب حروف

شاه محمد عاشق پهلتنی عفی عنه

(در ارشاد بعض امور و سلوک و متضمن بشارت)

رقیمه گرامی رسید و حقیقت واضح گردید الحمد لله المتعال اما بعد
واضح آنکه به دست محمد شاهد نوشته‌ام که احوال شما بر ما عرض
نموده شد احتیاط کردم، تعلقات خارجیّه منقطع شده‌اند الا ما شاء الله و
تعلقات داخلیّه باقی است الا ما شاء الله - همین قدر بعد تأمل واضح گردید.
حالا خط شما گواه این معنی آمد. در این مقام دوام یادداشت عبارت از
عدم غفلت است به هر نوع که باشد قصداً یا استثناءً. در این مقام می‌خواهم
که از احوال آینده شما خبر دهم تا در امر خود با بصیرت باشند. بدانید که
جذب شما که برخاسته بود منتهی شد و اثر او همین تعلقات خارجیّه و
یادداشت دایم به معنی مذکور بوده است. آن را بنواجد خود مضبوط بگیرند
و نگذارند که یک ذره تفاوت کند. من بعد جذبی دیگر خواهد برخاست
سخت‌تر از این و مأمول‌تر، در آن زمان چندان سعی کنند که گره انانیت

منحل شود و اِنِّی اَرْجُو ذَٰلِكَ «وَاللّٰهُ عَلٰی مَا نَقُولُ وَكِيلٌ»^۱ تا وجود این معنی به نواجذ خود یادداشت و قطع تعلقات را عَضٰی نمایند. وَالسَّلَام.

*

مکتوب ﴿ ۵۴ ﴾

به جانبِ حضرتِ والدِ بزرگوار
شاه محمد عاشق پُهلّتی عُفی عنه
 (مُتَضَمِّن بشارت عظیمه)

اخى، اعزى میان محمد عاشق سلام مطالعه نمایند، قصّه عشرتین اولیّین واضح شده و دل نگران اخبار عشرتین آخریّین است اگر آینده می آید مضمونش مُفَصَّلًا می باید نوشت گه عشره اخیره رمضان را اعتکاف کنند. چون از اعتکاف بیرون خواهند آمد فواید و ثمرات آن به نظر مُمَثَّل خواهند شد که التَّعْمَةُ تُعَرَفُ بِزَوَالِهَا دلم خواهان و جویان جمعیت شما است و مرا در حق شما ظنّی هست و آن متحقّق شدنی است. قصّه مختصر در خانقاه شما که دو صد ساله یا قدیم تر از این است ایتلافی که خواهد شد، نبود «وَجَعَلَهَا كَلِمَةً بَاقِيَةً فِي عَقِبِهِ»^۲ بشارتِ آخری است:

آن تویی که از نام تو می بارد عشق وز نامه و پیغام تو می بارد عشق
 عاشق شود آن کس که بگوید گذرد آری زدر و بام تو می بارد عشق
 وَالسَّلَام.

*

۱- «وَاللّٰهُ عَلٰی مَا نَقُولُ وَكِيلٌ»: القصص (۲۸)، آیه ۲۸.

۲- الزخرف (۴۳)، آیه ۲۸.

مکتوب ﴿ ۵۵ ﴾

به جانب حضرت والد بزرگوار کاتب حروف

شاه محمد عاشق پُهلّتی عُفی عنه

(در ارشاد)

اما بعد، نامه مشکین شمامه ایشان رسید و احوال خیریت مآل ایشان واضح گردید. رسید خطی که مصحوب میان فقیر الله نوشته شده بود، نرسیده. نگران خاطریم، مسئله قبل از آن که به خود نگر و فانی شو را تفصیل پرسیده بودند. وقت درازش می باید. اما این وقت این قدر بدانند که حال شما پیش فقیر آوردند. نیک احتیاط کردم، دیدم که تعلقات خارجیّه اکثر درهم شکسته اند، اِلّا ما شاء الله و تعلقات داخلیّه که عمده آن تعلق انانیت است باقی است، اِلّا ما شاء الله سخت به نشاط باشند، ولی به یکسو و حید الرجا و کثیر التجرید و کثیر الذکر و قلیل الکلام و فانی الهمة و عليك بتجشم محبة ثقیلة لو اُلقيت على الجبال فدكت و اختفت، ولو اُلقيت على الأيام صرنا ليلياً فان بعدها فرح ابدی و فرج سمرمدی لا فتی اِلّا بالمحبة لا فناء النشاط فانه محبة عدن فارشدها محبة.

*

مکتوب ﴿ ۵۶ ﴾

به جانب حضرت والد بزرگوار کاتب حروف

شاه محمد عاشق پُهلّتی عُفی عنه

(در بشارت)

برادر عزیز القدر میان محمد عاشق جیو سلّمه الله تعالی، از فقیر ولی الله بعد از سلام سنت اسلام مطالعه نمایند که مکتوب بهجت اُسلوب رسید.

خاطر مجموع گردید. خاطر پیوسته نگران حال خیریت مآل شما می ماند معلوم نیست که در این ایام به خلوت نشسته اند. کیفیت جمعیت باطنی به چه نوع است. در این باب چیزی به خاطر می گذرد تا تحقیق آن در خارج چه خواهد بود. بالجمله معلوم می شود که از حالی به حالی انتقال کرده اند، یا نزدیک است که انتقال کنند یا چیزی قریب آنها، «وَاللّٰهُ اَعْلَمُ»^۱.

*

مکتوب ﴿ ۵۷ ﴾

به جانب حضرت والد بزرگوار کاتب حروف
شاه محمد عاشق پهلوی عفی عنه

میان محمد عاشق جیو، بعد از سلام مطالعه نمایند که هر چه از مامون معلوم شود آن را بنویسند. در مجالس متعدد استفسار نمایند که سخن از سخن می خیزد و اگر از کس که ضابط نباشد استماع نمایند باید که مکرر استفسار کنند و بقدر مُتَقَلِّل در نوشتن اکتفاء کنند. بالجمله اخذ علم از افواه رجال سلیقه دیگر است. بالجمله رساله جامع می شود و بسیار از دقایق تصوف مبین می گردد. از نتایج وقت و حال است غنیمت باید شمرد و خدا داند من بعد گی اُفتم و در چه وادی خوض کنم. دو آن بر یک صورت نمی گذرد، چنانکه معلوم شما است. حضرت ما گاه گاهی این بیت هندی می خواندند و بسیار رقت می کردند:

۱- آل عمران (۳)، آیه ۳۶، ۱۶۷؛ النساء (۴)، آیه ۲۵، ۴۵؛ المائدة (۵)، آیه ۶۱؛ الانعام (۶)، آیه ۵۸؛ یوسف (۱۲)، آیه ۷۷؛ النحل (۱۶)، آیه ۱۰۱؛ الانشقاق (۸۴)، آیه ۲۳.

پاٹ جہرنتی یون کھین سُن ری بَن کی رائی

اب کی بچہری ناہہ ملین، دُور پرین گی جائی^۱

و السلام.

*

مکتوب ﴿ ۵۸ ﴾

بہ نام

شاه نورالله رحمۃ اللہ علیہ

(متضمن بعضی بشارات فایضہ)

برادر گرامی قدر میان نورالله عافاهُ الله مِنْ حُطُوطِ نَفْسِہِ اِلٰی مَرْضِیَّاتِ رَبِّہِ
وَجَعَلْہٗ فانیاً فِی اللہِ باقیاً بہ، از این فقیر بعد از سلام محبت التیام مطالعہ نمایند،
صحیفہ شریفہ رسید و حقیقتِ مرقومہ واضح گشت. خاطر نگران است
خبر صحت و عافیت می نوشته باشند. دربارهٔ شیخ نجیب الدین دعا کرده
خواهد شد. شما را باید کہ یا بَدِیعَ الْعَجَائِبِ بِالْخَیْرِ دوازده ہزار بار ہمیشہ
اجتماعیّۃً و حلقہ با یارانِ موافق بہ عزیمتِ کلیّہ و ہمتِ قویّہ تلاوت
می کرده باشند. اِنْ شَاءَ اللہ مراد متخلف نخواهد بود. همچنان کہ در حالت
صِبا آدمی بعضی اُمور را مستحسن و بعضی اُمور را مُستہجن می داند، و

۱- وقتی کہ برگہای درختان بہ زمین می ریزند، می گویند: ای مالک مالکِ بیاں ما الآن جدا شدیم و
پس دور می شویم.

چون معمّر تر می گردد آن استحسان و استهجان منعکس می گردد و این سُکرِ صبا است که مانع ادراکِ حقیقتِ اشیاء آمد. علی هذا القیاس در ایامِ نما به حسبِ گمان نیز بعضی اشیاء را به استحسان و بعضی را به استهجان می بیند، چون معمّر تر می گردد حقیقت واضح می گردد:

و سَوْفَ تَرَى إِذَا انْكَشَفَ الْغُبَارُ أفرسٌ تحتَ رِجْلِكَ أُمٌّ حِمَارُ

مراد آن است که با وجود استغراق در سُکر، نظر فراتر اندازد و از حقیقت الامر علی عکسی گیرد. و السّلام.

*

مکتوب ﴿ ۵۹ ﴾

به نام

شیخ محمد قطب روهتکی رحمۃ اللہ علیہ

(در ارشاد سلوک)

برادر گرامی میان محمد قطب، از فقیر ولی الله بعد از سلام محبت التیام مطالعه نمایند، انتظار تفصیل اخبار شما می کشم که چه سان نشست و برخاست می کنند و کجا می مانند و چه معامله دارند. اگر به خلوتی بنشینند و در آن زمان خاطر مشوش باشد، صورت این ضعیف در خیال آرید، بعید نیست که جمعیتی به حاصل آید. و السّلام.

*

مکتوب ﴿ ۶۰ ﴾

به نام

شیخ محمد قطب روهتکی رحمۃ اللہ علیہ

(متضمن بشارت)

برادر گرامی قدر میان محمد قطب، از فقیر بعد از سلام محبت التیام مطالعه نمایند که رقیمه رسید و حقیقت معلوم گردید. هیچ نمی نویسند که شغلی می کنند یا نه، و پرورش استعداد نفس خویش می نمایند یا نه. دل نگران این معنی بیش از بیش می ماند امید قوی است اگر مقید دوام حضور باشند ابواب فتوح همه یک بار مفتوح شوند:

عشق شوری در نهاد ما نهاد جان ما را در کف غوغا نهاد

فرصت مغتنم است، العاقل تکفیه الاشارة. والسلام.

*

مکتوب ﴿ ۶۱ ﴾

به نام

شیخ محمد قطب روهتکی رحمۃ اللہ علیہ

(متضمن به اشعار در خطاب ایشان)

برادر گرامی میان محمد قطب، بعد از سلام سنت اسلام مطالعه نمایند که مکتوب بهجت اسلوب رسید. کلی وصیت این فقیر آن است که به شغل باطن و به کتاب مشغول باشند. شعر:

وَإِنْ كَانَ جِسْمِي عَيْنَكُمْ فِي سَيْرِهِ فَلَا خَيْرَ قَلْبِي عِنْدَكُمْ فِي (؟)
فَقَلْبِي مَسْرُورٌ كُلُّهُ حَيْثُ حَاضِرٌ وَ عَيْنِي غَيُوثٌ كُلُّهَا حِينَ طَلَبِ

*

مکتوب ﴿ ۶۲ ﴾

به نام

شیخ محمد قطب روهتکی رحمۃ اللہ علیہ

(در ارشاد سلوک)

برادر گرامی قدر میان محمد قطب سلمه الله تعالى، از فقیر ولی الله بعد از سلام سنت اسلام مطالعه نمایند، رقعۀ گرامی رسید و حقیقت مرقومه واضح گردید. آنچه از فکر آخرت و شکایت حال خویش نوشته بودند همه بجاست. لیکن این قدر یاد دارند که حضرت پیغمبر صلی الله علیه و سلم فرموده است: إِنَّ الدِّينَ يُسْرٌ وَلَنْ يَشَادَ الدِّينَ أَحَدٌ إِلَّا غَلَبَهُ فَسَدِّدُوا وَقَارِبُوا وَابْشُرُوا وَاسْتَعِينُوا بِالْغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ وَشَيْءٍ مِنَ الدَّلْجَةِ، دین خدا و شریعت او به غایت آسان است. کمال رحمت وی تعالی مقتضی آن شد که نجات انسان را منوط نگردانید الا بر اعمالی و احوالی که مریض و ضعیف و توانا و پیرو برنا آن را بتوانند اخذ کرد، بی تکلف و تعب، و سخت نگرفت کسی دین را الا که غالب آمد بر وی، اگر کسی صوم دهر یا قیام تمام شب بر خود لازم گرداند از عهده آن بدر نیاید و کاهل شود و نشاط در طاعت نبیند. مثل وی مثل گاو زیّات باشد که شب و روز او را می رانند و می زنند، ندانست که در رفتن چه نفع باشد و در رفتن چه ضرر. وی را هیچ سودی نیست به جز

آنکه مردم از ایدای او مأمون‌اند. راه میانه روید و کار نیک کنید و راه نزدیک گیرید، و خوش باشید، و بشارت دهید، دل‌های خود را به مواعید حضرت حق و رحمت او امیدوار باشید. فضل او نامتناهی است و رحمت وی عمیم. باید که سه وقت در طاعت به جد باشند. یکی بعد فجر تا ظاهر شدن آفتاب بر در و دیوار، دیگر از شام تا بعد عشاء، دیگر وقت سحر تا فجر، پس باید که به ذکر لا اله الا الله و ذکر سبحان الله و بحمد مشغول باشند تا ظهور آفتاب. آنگاه دو رکعت نماز بگذارند. اما بعد عشاء، پس قرأه دو سه سوره چون سوره صفت و جمعه و سوره حشر و تغابن و حدید، بعد از آن ذکر لا اله الا الله تا غلبه نوم. اما وقت سحر، پس اکثر وظیفه از آن یازده رکعت است در آنها سوره یس خوانند یا مثل آن. بعد از نماز ادعیه که موافق دل باشند، چنانچه در آخر حصن حصین مذکور شده. بعد از ادعیه به فکر که خدا را حاضر و ناظر داند یا در موت و آخرت و قصور عمل خویش یا در جلال خدا و عظمت وی و شمول قدرت وی و بعد از آن قدری آرام گیرد. این مقدار سالک را بسیار است.

دیگر نوشته بودند که مرض غالب است و تصدیقه ظاهر به درجه کمال. برادر! این همه موجب شکر است. زیرا که (اگر) صحت و قوت و تمول می‌یافتند، خدا داند که در کدام معصیت گرفتار می‌شدند:

قفا خوریم و ملامت کشیم و خوش باشیم

که در طریقت ما کافری ست رنجیدن

و السلام.

مکتوب ﴿ ۶۳ ﴾

به نام

شیخ محمد قطب روهتکی رحمۃ اللہ علیہ

(در بیان کمالاتِ دورهٔ ایمان)

برادر گرامی میان محمد قطب سلمه ربّه، بعد از سلام محبت التیام مطالعه نمایند که خط ایشان رسید. یقین دانند که تکمیل دورهٔ ایمان که نزدیکِ ما اول مراتب است، از کمالات به حسبِ اشخاص متفاوت می باشد. طبع بعضی مقتضی آن است که رجا غالب تر بود از خوف، و مزاج بعضی مقتضی آن است که خوف بیشتر باشد از رجا، و مزاج حضرت ابوبکر صدیق رضی الله عنه، سخن شنودن و همچنان قبول کردن بود، کمالِ ایشان صدیقیت شد و مزاج حضرت علی کرم الله وجهه ذکاء و فطنت بود، کمالِ ایشان تبخّر در علم و تجسّس از حقایق الهیه شد و مزاج حضرت عمر رضی الله عنه صلابت و تُندی بود، کمالِ ایشان امرِ معروف و نهی منکر و شدّت فی امرِ الله شد و مزاج حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بردباری و حیا بود، کمالِ ایشان حلم و جود شد. بالجمله بعد تفحص معلوم کرده ام که شما به حسبِ طبع به رجا هستند، کمال و صفای طبع و نجات شما در رجا است. به فضلِ حق، هرگز تشویش ها را به خود راه ندهند. همیشه ذکر رجا و عموم فضلِ حضرت حق سبحانه و شکر بر عصمت از کبایر می کرده باشند. حق سبحانه هر کسی را راهی نهاده است، بدان راه به حق برسد. راه شما رجا و حسنِ ظن بر پروردگار و امید نجات و وصول است. شما طاقت غم ها و افسوس ها و ناامیدی ها ندارید. ظنّ این فقیر آن است که حال شما بهتر است از سابق

به سبب تحریر این فقیر بر حُسن ظنّ و السّلام.

✽

مکتوب ﴿ ۶۴ ﴾

به نام

شیخ محمد قطب روهتکی رحمۃ اللہ علیہ

(درآمدن خوف و رجا و متضمّن بشارت نجات)

برادر گرامی میان محمد قطب، مطالعه نمایند، این قدر ترسیدن از معاد چه فایده دارد و ترسیدن محض برای آن است که معاصی ترک نموده به وی اقبال نمایند، نه مقصود از آن، هر وقتی که خوف بر دل هجوم کند عوض آن چیزی از اعمال خیر چون ذکر خفی یا جلی یا از تلاوت قرآن مجید به طریق تدبّر یا مطالعه حدیث یا امثال آن درپیش گیرند. این اعمال برای دخول جنت کفایت می کنند. شما بسیار می ترسید و ظنّ صعب دارید و امر سهل از این است. هر که با ما در این سفر همراه بوده است، وی را چیزی خواهد رسید، عاجلاً یا آجلاً. هر کسی را آن خواهد رسید که مطلوب دل وی است. میان ثورالله و میان محمد عاشق را مطلوب فنا بود، آن را خود یافتند و امیدوار عروج دیگرانند، إن شاء الله تعالی - و مطلوب عبدالرشید از صمیم دل تحصیل علم بود و آن هم قریب است - و مطلوب شما نجاتِ اُخرویّه آن نیز خواهد بود. این را به یقین دانند. از این مشقّت ها که در سفر کشیدند خوش باشند و تنگ دل نباشند. شما چه دانید که در این سفر چه نصیب ها بود - وقت تنگ است و الاّ زبان قلم می کشادیم.

✽

مکتوب ﴿ ۶۵ ﴾

به نام

شیخ محمد قطب روهتکی رحمۃ اللہ علیہ

(بر تحریض ازاله حُبّ جاه)

برادر گرامی میان محمد قطب سلمه ربّه، بعد از سلام سنت اسلام مطالعه نمایند، نوشته بودند که خطرات هجوم می کنند و غایت مطمح نظر جاه و مال افتاده، ای برادر! حُبّ جاه دنیا غشاوه بصر و بصیرت شما شده که امثال این امور در خاطر شما راه می یابند. باید دید که اگر بالفرض سعی بلیغ مبذول کنند و قسمت نیز مُساعد شود، غایت جاه آن است که پادشاه شوند و فرعون هم پادشاهی کلان بود که الحال در چاه خذلان اسیر است دعا می کند که حقّ سبحانه او را بمیراند، قبول نمی گردد. بالجمله این امور ممکن نیست که از عاقل صادر شوند. پیوسته صبح و شام در یاد حقّ سبحانه باید بود و اقامتِ صلوة و کفّ لسان از ما لایعنی می باید کرد. خود را عاقل ترین مردم تصوّر کرده اید یا می دانید که از شما هم هوشیارتری هست؟ اگر می دانید متابعت او باید کرد و از این رسوایی خلاصی باید کرده شد. به مجرد آنکه این سخن از خطّ شما خواندم دُود در دماغ من افتاد و سخت افسوس خوردم که از کجا تا به کجا افتادند. وقتی بود که محبّت حضرت حقّ سبحانه بلکه محبّت محبّت شما را احاطه کرده بود. حالا محبّت جاه و مال در شما سرایت کرده، نَعُوذُ بِاللّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا و مِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا نوشته بودند که از طرف شغل خاطر متردّد است. این فقیر را

بسیار تعجب می آید که با وجود دانستن طریق شغل و داشتن رابطه چگونه
تردد می کنند، و العِلْمُ عِنْدَ اللَّهِ سُبْحَانَهُ. و السَّلَام.

✱

مکتوب ﴿ ۶۶ ﴾

به نام

شیخ محمد قطب روهتکی رحمۃ اللہ علیہ

(در علاج خطرات و علاج ازاله حُب دنیا که مشتمل بر هفت رکن است)

برادر گرامی میان محمد قطب سلمه ربّه، بعد از سلام محبت انتظام
ملاحظه نمایند:

غیر معشوق ار تماشایی بود عشق نبود هرزه سودایی بود
هر آدمی مزاج دیگر دارد، و هر مزاجی را علاجی دیگر است. مزاج شما
خیالی است که قوت متخیله غالب دارید. علاج شما به جز این نیست که از
محبت دنیا توبه کنید. بعد از آن هر خیالی که به خاطر شما گذرد زیان
نخواهد داشت زیرا که این خیال که خواهد ماند تابع جسد است. چون روح
از جسد مفارقت کرد، خیال او هم نابود گشت. چون در عالم قبر در آیند
پاکیزه باشند، اما محبت دنیا مُخل آن روح است و بعد زوال جسد هم
خرابی است و چه خرابی. این علم حق است که حق سبحانه ما را بدان
مخصوص گردانید، «وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ»^۱.

آمدیم بر آنکه توبه از محبت دنیا چگونه حاصل شود. رکن اول یاد کردن
موت است ساعة فساعة، رکن دوم فرض کردن بر خود که من محب

۱- الانعام (۶)، آیه ۴۵؛ الصّفت (۳۷)، آیه ۱۸۲.

حق سبحانه ام. رکن سوم نگاهبان دل خود بودن که چون سلسله خطرات شروع شود آن را بشکنند. رکن چهارم خود را در نشاط داشتن و تنگ نکردن که آدمی چون تنگ شود یا بی جواب شود خطرات غلو می کنند. پنجم از صحبت مردمانی که سخن دنیا بسیار گویند احتراز کردن، ششم در همه وقت عزلت نگرفتن، عزلت به وقت صبح باید تا سه چهار گهری و قبل از صبح صادق دو گهری به نماز تهجد مشغول باشند و به وقت خواب چند سوره قرآن خوانده بخسپند. زیاده از این عزلت در ابتداء خصوصاً به مزاج شما سخت مضر است. هفتم بُكاء بر هرزه گردی خود و رِقّت قلب، این هفت رکن ما است. اگر از مشرق تا به مغرب دوند و از مغرب تا مشرق، علاج دیگر نیست به جز این امور و این بار که بیایند نیت خالص کرده این هفت رکن یاد کرده بیایند. حالا من شما را بسیار دوست می دارم ظاهراً و باطناً، هیچ امری و علاجی بهتر از این نیست:

بانگ دو کردم اگر در ده کس ست

و السلام.

*

مکتوب ۶۷

به نام

شیخ محمد قطب روهتکی رحمۃ اللہ علیہ

(در ارشاد)

برادر گرامی میان محمد قطب، بعد از سلام مطالعه نمایند، پس از عمری نامه ای که رسید مشحون بود به انواع شکایت، لاجرم مورث وحشت گردید.

می باید دانست که اگر شداید دنیوی است آن را موجب وصول باید دانست نه مُورثِ فصل. معامله آن تسلیم و تن دادن در حکم قضا و در انداختن محبت مال و جاه باید نمود و اگر شداید اخروی است، کلمه جامعیه در این باب آن است که حضرت خواجه نقشبند رضی الله عنه فرموده اند. دُور افتادن خلق از آن است که خود دُور می افتند و بار بر خود زیادت می کنند و گرنه قصور در فیض الهی نیست. حضرات عالی درجات ما قُدّس أَسْرَارُهُم فرموده اند: "هوش در دم، نظر بر قدم، سفر در وطن، خلوت در انجمن، یاد کرد، بازگشت، یادداشت، نگاه داشت" و این فقیر تفسیر هر یک جداگانه بالمشافهه بیان نموده است، آن را یاد باید کرد. والسلام.

*

مکتوب ﴿ ۶۸ ﴾

به نام

شیخ محمد قطب روهتکی رحمۃ اللہ علیہ

(در ارشاد اسمای فرزندان ایشان و متضمن دو رباعی سلوک)

برادر گرامی میان محمد قطب سلمه ربّه، بعد از سلام مطالعه نمایند، رقعۀ شما رسید. حقیقت مرقومه واضح گردید. حق سبحانه هر دو نوباوه های گلبن اخلاص را مبارک و معمر گرداناد، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ سُبْحَانَهُ، «إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا»^۱ مذهب این فقیر آن است که کسی را به جز حق سبحانه نسبت دادن چنانکه گویند عبدالرسول و غلام علی و غلام محی الدین و غیره جایز نیست.

۱- «إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا»: الشرح (۹۴)، آیه ۶.

پس انسب آن است که احسان الله و کرم الله نام کنند که وجود اینها محض به احسان و کرم ایزدی بوده است و اگر نظر به قافیه شهاب الدین و نصاب الدین مستحسن است - هیچ نمی نویسند که شغل می کنند و ذوق می یابند یا نه. دل نگران این معنی می باشد حق سبحانه به مراد رساناد. دو رباعی فقیر را به خاطر رسیده است، یاد کنند و به عمل آرند.

رباعی

ذکری که نشد جلیه او نعتِ حضور ﷺ در مذهبِ عشاق بود مکر و غرور
در حاشیه لا نفی کن از خلق سوا وز جانبِ اثبات برو سوی غفور
ایضاً:

در عشق تو از جمله جهان بگذشتم وز هر چه به جز یاد تو زان بگذشتم
مقصود من بنده به جز یاد تو نیست اندر طلبت از دل و جان بگذشتم
در رباعیه اولی طریق ذکر بیان کردم و در ثانیه طریق گذشتن از ماسوای.
والسلام.

*

مکتوب ﴿ ۶۹ ﴾

به نام

شیخ محمد قطب روهتکی رحمۃ الله علیه

(در ارشاد)

برادر گرامی میان محمد قطب سلمه ربّه، بعد از سلام مطالعه نمایند، اگر بالکلیه توجه به سوی جناب باری سبحانه اتفاق نیافتد باری بالکلیه اسم ترک نباید کرد، مَا لَا يُدْرِكُ كُلَّهُ لَا يُتْرَكُ كُلُّهُ مثلی مقرر است، فکر عیال از دل

بدر کنند، البتّه البتّه جمعیتی بهم خواهد رسید. هر کجا باشند از مطالعه کتب علمی و اشغال به شغل قلبی غافل نشوند.

✽

مکتوب ﴿ ۷۰ ﴾

به نام

مخدوم محمد معین تتوی رحمۃ اللہ علیہ

که سرآمد علمای محققین ولایت شد

امداد الهی شامل ظاهر و باطن قدوة المحققین زبدة المَدَقِّقین معین الحق والدّین باد، اما بعد، فقیر ولی الله عَفِی عَنْهُ اسلمه وافیهِ و ادعیّه کافیهِ به آن مقام بهجت التزام رفع می کند و خیریت و عافیت خود و اولاد و اتباع خود با بیان اشواق ملاقات مسرّت آیات عرضه می دهد، الحمد لله و المنة که شفای کلی حاصل شد. کریم مطلق چنانچه شفای ظاهر از علل و امراض بدنیه عنایت فرموده است از جمیع علل و امراض قلبیه نیز شفای کرامت کناد، و افکار ناشیه از تغلب عقل در محسوسات و معقولات خود بگذر علوم فایضه از محل رفت تامّه به اهل عصر بلکه به نوع انسان بگرداناد و حقوق تلقین و خرقه و وصیتی که از اکابر طُرُق مشهوره به این ضعیف رسیده است، با حسن و جوه از این فقیر، و از آنانکه به واسطه این فقیر به ایشان رسیده است یا خواهد رسید، به اتمام رساناد و بشارتی که حضرت والد بزرگوار در حق این ضعیف داده اند به مثل آنچه بزرگان ایشان طبقه بعد طبقه هر شیخی که بعد اوست داده است مسلسلّاً إلى الخواجه معین الدّین چشتی قُدّس سرّه و

هُوَ أَوَّلُ مَا ظَهَرَ فِي قَلْبِهِ دَاعِيَةُ إِلَهِيَّةٍ بِوَاسِطَةِ رُوحِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى إِرْشَادِ
طُلَّابِ الْحَقِّ بِهَاقْلِيمِ هِنْدُوسْتَانِ مُتَحَقِّقِ گِرْدَانَادِ، «وَمَا ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ بِعَزِيزٍ»^۱
زیرا که مقصد از بقای جسم امثال همین معانی است:

دیده را فایده آنست که دلبر بیند ورنه بیند چه بود فایده بینایی را؟
صحیفه شریفه که در باب تفقّد احوال این عاجز صادر شده بود، رسید و
راحتهای شگرف به دل وی داد. جزاکم الله تعالی خیر الجزاء - نیز ابحاثِ تَقْلُبَاتِ
زمانه که مصلحت کلیّه آن را بر افراد کاینه فاسده مختوم ساخته است
مطالعه کرده شد و در برابر آن آیه «إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا»^۲ تلاوت نموده آید،
إِنْ شَاءَ اللَّهُ تعالی در وقتی مناسب دعای مطالب ظاهر و باطن کرده خواهد شد،
وَالْإِجَابَةُ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى. وَالسَّلَام.

*

مکتوب ﴿ ۷۱ ﴾

به نام

مخدوم محمد معین تتوی رحمته الله

(در جواب سؤال ایشان در مسئله تکوین و تحقیق معنی ازل)

بسم الله الرحمن الرحيم^۳

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي ظَهَرَ بِكُلِّ مَا ظَهَرَ وَبَطَّنَ فِي كُلِّ مَا بَطَّنَ وَاسْتَرَّ وَهُوَ فِي مَرْتَبَةِ ذَاتِهِ
لَا يُدْرِكُهُ عِلْمٌ وَلَا يَتَنَاوَلُهُ حَبْرٌ وَلَوْ كَشَفَ انْسِحَابَ وَجْهِهِ لَا حَرَقَ مَا أَنْتَهَى إِلَيْهِ الْبَصَرُ،
وَهُوَ فِي مَرْتَبَةِ ظُهُورِهِ كُلِّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ يَرْفَعُ وَيَخْفِضُ وَهُوَ الَّذِي عَلَى عِبَادِهِ قَهَرٌ

۱- ابراهیم (۱۴)، آیه ۲۰؛ فاطر (۳۵)، آیه ۱۷. ۲- الشرح (۹۴)، آیه ۶.

۳- علاوه بر سورة التوبة (۹) در آغاز هر سورة (۱۱۳) و النمل (۲۷)، آیه ۳۰.

صَارَ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي يُجَادُ بِهِ وَقَامَ وَحَضَرَ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْبَشَرِ الْمُبْعُوثِ بِالْمَعَارِفِ الْحَقَّةِ إِلَى جَمِيعِ أَهْلِ الْمَذَرِ وَالْوَبْرِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ مَا سَجَعَ سَاجِعٌ وَهَدَرَ.

أَمَّا بَعْدُ، فَيَقُولُ أَفْقَرُ عِبَادِ اللَّهِ الْكَرِيمِ أَحْمَدُ الْمَدْعُو بِوَلِيِّ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْعَمَرِيِّ الدَّهْلَوِيِّ رَزَقَهُ اللَّهُ مَا زَانَهُ وَصَانَهُ عَمَّا شَانَهُ، وَصَلَ إِلَيَّ مَكْتُوبٌ مَا أَكْرَمَهُ مِنْ مَخْدُومٍ مَا أَعْظَمَهُ أَعْنَى جَنَابٍ مَنْ خُصَّ بِالْمَوَاهِبِ الْإِلَهِيَّةِ وَالْعَطَايَا السَّنِيَّةِ الْحَبْرِ السَّابِقِ فِي الْمِضْمَارِ لِتَحْقِيقَاتِ الْجَلِيلَةِ وَالْعَارِفِ الْكَامِلِ فِي حَلِّ الْمُغْضَلَاتِ الْعَقْلِيَّةِ مَوْلَانَا مُعِينِ السُّنَّةِ وَالِدَيْنِ أَوْصَلَهُ اللَّهُ تَعَالَى إِلَى مَا يَتَمَنَّاؤُهُ، آمِينَ.

فَلَمَّا فُوضَتْ الْخَتْمُ وَجَلِيَتْ الْكُتْمُ إِذَا.... بَلَاءُهَا وَتَفَاضَلَتْ أَدْوَاءُهَا وَإِلَى اللَّهِ الْمُشْتَكَى وَهُوَ الْمُسْتَعَانُ وَإِلَيْهِ التَّفْوِيضُ وَعَلَيْهِ التُّكْلَانُ وَالرَّجَاءُ مِنْ اللَّهِ نَوْعٌ مِنَ الدُّعَاءِ، وَالدُّعَاءُ يَرُدُّ سُوءَ الْقَضَاءِ وَعَسَى أَنْ يَكُونَ إِلَّا حَقٌّ خَيْرٌ مِنَ السَّابِقِ وَيَتَدَارَكُ الْغَائِبُ مَا هُوَ لَاحِقٌ، وَإِذَا أَنَا بِمَسْئَلَةٍ تَدِيبُ لَهَا وَأُمِرْتُ أَنْ أُبَحِّثَ عَنْهَا، وَهِيَ مَسْئَلَةُ التَّكْوِينِ وَالْفَقْرِ وَفِي مَسْئَلَةِ الصِّفَاتِ كَلَامٌ طَوِيلٌ لَا يَتَأْتِي إِلَّا فِي كَرَارٍ يُحْصَلُ بِهَا الْجَمْعُ بَيْنَ مَذَاهِبِ الْمُتَكَلِّمِينَ وَالْحُكَمَاءِ وَالصُّوفِيَّةِ، وَعَسَى أَنْ يَمُنَّ اللَّهُ عَلَيْهِ بِتَخْرِيرِهِ غَيْرَ أَنَا إِنْ تَرَكْنَاهُ وَرَجَعْنَا إِلَى تَحْقِيقِ مَذْهَبِ الْقَوْمِ، فَلَا زَلَّ لَيْسَ عِبَارَةً عَنْ إِمْتِدَادٍ كَانَ قَبْلَ الزَّمَانِ بَلْ هُوَ تَعَالَى أَنْشَأَ بِذَاتِهِ عَنِ التَّغْيِيرِ الَّذِي هُوَ مَنْشَأُ انْتِزَاعِ الزَّمَانِ فَيَجُوزُ أَنْ يَكُونَ الْفِعْلُ أَرْلِيًّا وَالْمَفْعُولُ زَمَانِيًّا وَنَظِيرُهُ الْوُجُودُ فَإِنَّهُ فِي الْجِسْمِ وَلَا يَصَحُّ أَنْ يُحْكَمَ عَلَيْهِ مِنْ جِهَةِ مَرْتَبَةِ الذَّاتِيَّةِ بِمَا هُوَ مِنْ خَصَائِصِ الْجِسْمِ فِي التَّجَرُّدِ وَالتَّغْيِيرِ وَغَيْرِ ذَلِكَ، وَشَرَحُ هَذَا الْكَلَامِ غَيْرُ خَافٍ عَلَيْكُمْ وَسَأَرَى فِي أَمْرِ الْوَلَدِ فَإِذَا تَقَرَّرَ عِنْدِي شَيْءٌ فَأُخْبِرُكُمْ بِهِ. وَالسَّلَامُ.

مکتوب ﴿ ۷۲ ﴾

به نام

مخدوم محمد معین تتوی رحمۃ اللہ علیہ

(در ارشاد طریق سؤال به جناب الهی و تحقیق مسئله ادلّٰی الی الرحمة که مذهب اوشان بود و ارشاد ایشان، دیگر آنچه حقّ است در بعضی مسایل)

أَعَانَكُمْ الْمُعِينُ الْحَقُّ فِي جَمِيعِ الْحَالَاتِ وَأَيَّدَكُمْ وَنَصَرَكُمْ وَأَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعْمَةً ظَاهِرَةً وَبَاطِنَةً، اَمَّا بَعْدُ، سَلامَ نَمُودِهِ مِی آید که صحیفه شریفه رسید. مُهَيِّجِ أَشْفَاقِ فِرَاوَانِ گَرْدِید جَای که ایتلاف روحانی مستحکم است نزدیک است که صحبت جسمانی بیکار افتد:

مصاحبت چه ضرور است آشنایی را

هنوز بادِ یمنِ محوِ نکبتِ عریست

نی نی، بلکه نزدیک است که مُخَلّ گردد. زیرا که در صحبتِ جسمانی هیئت غاسقه بدنیّه در نسمة مداخلت می نماید و به طرف تصرفِ ایتلافِ روحانی کم می افتد. مجمل کلام آنکه مَعْشَرِ اَبْنَاءِ الْعِشْقِ یک دل دارند و یک روی، شکار کردن این فریق در غایتِ آسانی است. همین که عزیزی به محبتِ صرفه به سوی شان متوجّه شود به حکم و اَنَا اَشَدُّ مِنْهُمْ شَوْقًا وَأُمْنِيَّةً هر ذلتِ همگی وی را باشد:

در بساطِ مفلسی داریم یک مرغی کباب

می برد دل را ز ما هر کس که شد مهمان ما

اگر گاه گاهی حضرت «رَبِّ الْعَالَمِينَ»^۱ را به این قِسْم قِسْم دهند که يَا رَبِّي يَا مَنْ هُوَ أَقْرَبُ إِلَيَّ كُلِّ أَحَدٍ مِنْ حَبْلِ وَرِيدِهِ أَسْأَلُكَ بِرَحْمَتِكَ الَّتِي حَفَفْتَ بِهَا فُلَانًا وَمَحَبَّتِكَ الَّتِي أَحَاطَتْ بِفُلَانٍ وَنَظَرِكَ الَّذِي حَدَقْتَ بِهِ إِلَى فُلَانٍ أَنْ تُعَافِنِي مِنْ كَذَا وَكَذَا. نزدیک است که معامله لو اَقْسَمَ عَلَى الله لَا بَرَّه تماشا کنند.

از مسئله ادلّ الی الرحمة استفسار رفته بود. مخدوما! مختار این عاجز همین است که از بحثِ نفسِ انسانیّه را نَسْمَه هوائیّه که حاملِ هیئتِ غاسقه است اعراض کند و به مادهٔ مثالیّه متعلق گردد. آنجا همه نفوس را یک حیوة بُود، نه هر نفسی را حیاتی جدا. باز چون نزدیک آید که ایام این دوره منقضی گردد، همه ارواح در انسان الهی غایب گردد و انسان الهی در رحمت مضمحل گردد در وقت اعراض از نَسْمَه هوائیّه ادلّ الی الرحمة متحقق گردد فَيُخْرِجُ أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ مِنْ آخِرِ مَا يُخْرِجُ مِنَ النَّارِ قَوْمًا لَمْ يَعْمَلُوا خَيْرًا قَطُّ قَدْ عَادُوا هَمًّا فَيُلْقِيهِمْ فِي بَثْرِ الْحَيَوَةِ فَيَصِيرُونَ كَاللُّلُوءِ فَيَدْخُلُهُمُ الْجَنَّةُ معنی ابد مدّتی است طویله که او را در علم بشر نهایی نباشد و علم بشر عبارت است از علوم نَسْمَه وَاَمَّا صَيْرُورَةُ الْعَذَابِ غَوْبًا بَعْدَ الدُّهُورِ قُلْتُ اذْهَبْ إِلَيْهِ فَإِنَّ أَوَّلَ هَذَا الْقَوْلِ إِلَى مَا صَوَّرْنَاهُ كَانَ صَحِيحًا سَخَنَ در این مسئله دراز است. این شقه قرطاس و این وقت ضیق کی متحمل آن تواند شد. بقیة الکلام آنکه دوستی روحانی باعث اظهار یک دو کلمه می گردد، معذور دارند.

۱- «رَبِّ الْعَالَمِينَ» در قرآن ۳۴ بار: الفاتحة (۱)، آیه ۲؛ المائدة (۵)، آیه ۲۸؛ الانعام (۶)، آیه ۴۵، ۱۶۲؛ الأعراف (۷)، آیه ۵۴، ۶۱، ۶۷، ۱۰۴؛ یونس (۱۰)، آیه ۱۰، ۳۷؛ الشعراء (۲۶)، آیه ۱۶، ۲۳، ۷۷، ۱۰۹، ۱۲۷، ۱۴۵، ۱۶۴، ۱۸۰، ۱۹۲؛ النمل (۲۷)، آیه ۸، ۴۴؛ القصص (۲۸)، آیه ۳۰؛ السجدة (۳۲)، آیه ۲؛ الصافات (۳۷)، آیه ۱۸۲؛ الزمر (۳۹)، آیه ۷۵؛ المؤمن/الغافر (۴۰)، آیه ۶۴-۶۵؛ فصلت/حم السجدة (۴۱)، آیه ۹؛ الزخرف (۴۳)، آیه ۴۶؛ الجاثية (۴۵)، آیه ۳۶؛ الواقعة (۵۶)، آیه ۸۰؛ الحشر (۵۹)، آیه ۱؛ الحاقة (۶۹)، آیه ۴۳؛ التکویر (۸۱)، آیه ۲۹.

مرضی حق آن است که متوجّه ملت مصطفویّه باشند، نه به شرط شرح و تفصیل آن از شخصی معین که متصدی بیان ملت گشته، دانند که قبله حقیقی ملت مصطفویّه است و التفات به شرح سُراح از جهت قصور غیر ایشان است از ادراک ملت علی وجهها، دیگر آنکه خروج از مذاهب اربعه مطلقاً مرضی نیست. والسلام.

*

مکتوب ۷۳

به نام

مخدوم محمد معین تتوی رحمۃ اللہ علیہ

(در جواب بعضی اشکالات اوشان)

تأییدات الهی شامل حال آن نقاد اقوال الرجال باد. عنایت نامه مشکین شمامه منبی از اموری که عواقب آن ان شاء الله به خیر است، رسید. فقیر را مخلص صمیمی و دعاگوی خلا و ملا تصور فرمایند جَعَلَ اللهُ تَعَالَى لَكُمْ مِنْ كُلِّ ضِيقٍ فَرَجًا. آنچه نزدیک فقیر مقرر شده آن است که اول چیزی که از اول الاوایل به طریق ابداع صادر شده نفس کلیّه است و در نفس کلیّه دو صفت موجود است حیثیت فعلیت و نسبت آن عرش صادر شده و حیثیت قوّت و نسبت آن ماء که هیولای افلاک و عناصر است به ظهور رسید و به شرط عرش در ماء صور افلاک و عناصر ظهور نمود و نفس کلیّه با اول الاوایل نسبتی دارد به حیث که اگر اسم گویند رواست و اگر صفت نامند بجاست، و اگر مُبدع خوانند دور نیست. بالجمله شان متکلمین آن است که

آن را صفت علم و قدرت و امام مبین گویند. پس ذوق اهل الله از انبیاء و اولیاء قاطبه آن است که غیر حضرت مبدأ و صفات او قدیم نیست. حضرت مبدأ واجب بالذات است و قدیم بالذات و صفات او واجب بالغیر. حقیقت زمان نه مقدار حرکت دوریه است فقط، بلکه هر حرکتی که باشد اشبه با کیفیت تقویم زمان می نماید و اگر از این نظر باز کمتر شود دریابد که مقوم زمان نه حرکت بالفعل است فقط بلکه حرکت بالقوه نیز، و نه حرکت در مقوله اعراض است فقط، بل اگر حرکتی در جواهر و غیر آن واقع شود تقدیم نوعی از زمان می توان کرد.

و از این مقدمات منقح می شود که نفس کلیه فقط در انتزاع بعد موهوم که مقوم او مطلق خروج شیء از قوت بالفعل باشد، می تواند بود. پس هر چه بعد از نفس کلیه است مسبوق است به امتداد موهوم «وَهُوَ الَّذِي»^۱ یعنی الْمُتَكَلِّمُونَ فِي الزَّمَانِ فَقَدْ قَامَ الْبُرْهَانُ وَالْوَجْدَانُ وَاجْتِمَاعُ أَهْلِ الْمِلَلِ اعْنَى حَدُوثِ مَا سِوَى اللَّهِ وَصِفَاتِهِ زَمَاناً و اگرچه کمالات الهیه محصور در عدد نمی تواند شد، اما آنها محصور در چهار مرتبه اند کذا فَهَمْنِي رَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالَى الْإِبْدَاعُ وَالْخَلْقُ وَالتَّدْبِيرُ وَالتَّدْلِي وَالْأَسْمَاءُ وَالصِّفَاتُ الَّتِي تَرْجَعُ إِلَى الْإِبْدَاعِ مُضْدَاقُهَا كُلُّهَا فِي الْخَارِجِ هِيَ النَّفْسُ الْكُلِّيَّةُ، وَالْأَسْمَاءُ وَالصِّفَاتُ الَّتِي تَرْجَعُ إِلَى الْخَلْقِ مُضْدَاقُهَا كُلُّهَا كَوْنُ النَّفْسِ الْكُلِّيَّةِ بِحَيْثُ يَقْبَلُ مِنَ اللَّهِ فَيْضاً بَعْدَ فَيْضٍ وَكُلُّ ذَلِكَ دَاخِلٌ فِي أَصْلِ ذَاتِهَا، وَالْأَسْمَاءُ وَالصِّفَاتُ الَّتِي تَرْجَعُ إِلَى التَّدْبِيرِ وَالتَّدْلِي فِيهَا التَّجَدُّدُ وَالتَّرَدُّدُ لِلْأُمُورِ

۱- الانعام (۶)، آیه ۶۰، ۷۲، ۷۳، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۱۴، ۱۴۱، ۱۶۵؛ الأعراف (۷)، آیه ۵۷؛ هود (۱۱)، آیه ۷؛ الرعد (۱۳)، آیه ۳؛ النحل (۱۶)، آیه ۱۴؛ الانبیاء (۲۱)، آیه ۳۳؛ الحج (۲۲)، آیه ۶۶؛ المؤمنون (۲۳)، آیه ۷۸، ۷۹، ۸۹؛ الفرقان (۲۵)، آیه ۴۷، ۴۸، ۵۳، ۵۴، ۶۲؛ الروم (۳۰)، آیه ۲۷؛ الشوری (۴۲)، آیه ۲۵، ۲۸؛ الزخرف (۴۳)، آیه ۸۴؛ الفتح (۴۸)، آیه ۲۴.

السِّفْلَانِيَّةَ فِيهَا تَأْتِي بِوَجْهِ مِنَ الْوُجُوهِ وَ ذَلِكَ الْوَجْهُ هُوَ الْحِفْظُ عَلَى الْمَصْلَحَةِ الْكُلِّيَّةِ
وَالْجَرَيَانِ إِلَى جَمِيعِ الْحَالَاتِ عَلَى حَسَبِهَا فَإِذَا كَانَتِ الْأُمُورُ السِّفْلَانِيَّةُ مَوْجُودَةً أُفِيضَتْ
الْمَصْلَحَةُ الْكُلِّيَّةُ كَوْنُ الْعَالَمِ عَلَى نَحْوِ مَا مِنَ الْأَنْحَاءِ، فَوَجَبَ صُدُورُ ذَلِكَ النَّحْوِ لِأَجْلِ
وُجُوبِ حِفْظِ الْمَصْلَحَةِ الْكُلِّيَّةِ، فَلَا بُدَّاعُ وَالْخَلْقُ دَائِمًا بِدَوَامِ الْخَلْقِ وَلَكِنْ يَتَغَيَّرُ إِضَافَاتُ
الْخَلْقِ وَالتَّدْيِيرِ، فَيَقَالُ فِي بَعْضِ الْأُمُورِ رِزْقٌ وَفِي بَعْضِهِ نَصْرٌ وَفِي بَعْضِهِ خَذْلٌ.

و جمع ضدین دو قسم است، حقیقی و مجازی. حقیقی خود در دایره
امکان نیست و مجازی متحقق است، و مجازی دو نوع می تواند بود، یکی
آنکه در ارضی که از بقیه طینت آدم مخلوق شد، در این مثال و خیال زمان
نیز ظهور نموده و از ارض به منزله و کُر خیال افلاک و ملاءِ اعلی شده است
و معتبر است نزدیک حکماء جایزاً و صادقاً بقاء، پس در این ارض
ممتنعات موجود می شوند و نقیضین به ظهور می آید و حل اشکال اینجا از
این کلمه می تواند شد که فرضُ الْمُخِّ لیسَ بِمُخٍّ و خیالُ الْمُخِّ لیسَ بِمُخٍّ.

و دیگر آنکه بعضی قوی ساجقه حمل می کنند همتی را که مقتضای آن
وجود شیء است و بعضی قوای حمل می کنند همتی را که مقتضای آن
عدم شیء است. پس در ملاءِ سافل هر یکی از طرفین را صدق ذهنیه ثابت
می شود، به ثبوت اصل آن در ملاءِ اعلی.

در حالتِ راهن بر همین کلمات اکتفاء کرده شد. فرصتِ اطالتِ کلام
نیافت و این نیز بر حسبِ امر واقع شد و الا آنچه آن صاحب جامعہ نوشته اند
کافی است:

عِبَارَاتُنَا شَتَّى وَ حُسْنُكَ وَاحِدٌ وَ كُلُّ إِلَى ذَاكَ الْجَمَالِ يُشِيرُ

و السلام.

مکتوب ﴿ ۷۴ ﴾

به جانب

مخدوم محمد معین تتوی رحمۃ اللہ علیہ

(در ارشاد آنچه در حق شان آمد)

تأییدات الهی شامل حال زبده اهل کمال، قدوة جامعین بین الحال و القال
 المخدوم المکرم المبجل معین السُّنة و الدِّین، امین خزائن حقّ الیقین باد، اما
 بعد، از فقیر ولی الله عفی عنه بعد از سلام مسنون اسلام مرفوع آنکه نامه
 گرامی مصحوب پنجاه و سه جزو از مُصنّف ابی بکر بن ابی شیبہ رسید.
 چنانچه سابق به دو دفعه نیز پنجاه و سه جزو رسید. جزاکم الله خیر الجزاء
 و احسن الیکم و اُصلح حالکم و نظّر الیکم بعین اللطف انه قریب مجیب از فحو
 ای نامه گرامی استیلای خوف خاتمه و غلبه عجز و شکستگی به ملاحظه
 نیافت فوق الفوق و توحش از تلون احوال مفهوم شد، و هذم کُلّها شهود عدل
 ان شاء الله علی صدق الحال و سلامة المال فان السلف هکذا کانوا و اشار الی ذلك شیخ
 الطريقة و إمام الحقیقة خواجه نقشبند رضی الله عنه فیما روی عنه خواجه محمد پارسا
 فی الرسالة القدسیّة. فقیر از مدّتی می خواهد که چیزی از نیک خواهی
 بر حسب فهم خود به تقدیم رساند و باز نظر به عموم علم ایشان و رسوخ در
 آنچه پیش ایشان محقق شده است حاصل بر سکوت می شود. بالجمله در
 این ساعت خرمی می نویسد تا بداند که در کدام موقع واقع می شود. مرضی
 الهی در این ایام پیری که وقت نواختن کوس رحلت است آن است که
 خود را بر نسبتی که از شیخ ابوالقاسم قدس سرّه گرفته اند، بدارند و از
 تفصیل اسرار توحید و التذاذ به نیرنگی های او خود را کشیده در توجه

به تجلی اعظم که به عرف شیخ اکبر به حقیقت محمدیه معبر می شود
مستغرق باید شد.

در این ساعت خود بر همین کلمه مجمله اختصار رفت. باید دید که در
ذهنِ عالی در کدام موقع واقع می شود.

✱

مکتوب ۷۵

به نام

شاه نورالله رحمه الله

برادر عزیزالقدر میان نورالله توره الله تعالی، در حفظ حافظ حقیقی باشند.
رسیدن ایشان به بدهانه به خیریت معلوم شد، الحمد لله حمداً کثیراً طیباً مبارکاً فیه:
به هر صفت که میسر شود بکن جُهدی

که خویش را به سرگوی آن نگار کشی
مشقِ توجّه با طالبان کردن جمعِ همّت ثمره می دهد زیاده. والسلام.

✱

مکتوب ۷۶

به نام

شاه نورالله رحمه الله

برادر گرامی قدر میان نورالله رقاءه الله الی معارج الکمال، از فقیر ولی الله بعد از
سلام مطالعه نمایند، وصیت داریم که با میان محمد عاشق و شما خواهیم
گفت در وقتی از اوقات مبارکه، خداوندا این دو کس را به مراتب عالیه

فایز گردان و در این میان مردم را از ایشان نفعی ده، مدّتی فراوان - و ایشان را
توفیق کرامت فرما که این وصیّت را کما ینبغی اتمام کنند:
گفت غنی مُستهامِ مُمتَحَن می [؟] با صنم با پیراهن
و السّلام.

*

مکتوب ﴿ ۷۷ ﴾

به نام
شاه نورالله رحمه الله

برادر گرامی قدر شاه نورالله نورّه الله تعالی، از فقیر ولی الله عَفی عنه بعد از
سلام محبّت التزام مطالعه نمایند که رقیمه ایشان مخبر از عاقبت رسید و
حقیقت مرقومه واضح گردید:
در راه عشق مرحله قُرب و بُعد نیست

می بینمت عیان و دُعا می فرستمت
خطوط ایشان به تواتر و توالی رسیده. در بعضی احیان به سبب سرعتِ
قاصد و اشتغال به درس یا سببی دیگر مانند آن، در نوشتن جواب فتور
واقع می شود. اگر جواب ننویسم آن بنابر یکسان بودن غیبت و حضور
- نوشتن نوشتن است، به اختبار طلب خیریت ایشان دنیا و آخرت، اگر
بنویسم آن بنابر مقتضی جوشش دل و عدم موانع و اشغال:
تَنْتَقِلُ الْهَضَابُ مِنْ جَرِّ عَامِلِهَا وَ صَبَابَتِي بَعْلُوها لَا تَنْتَقِلُ
و السّلام.

*

مکتوب ﴿ ۷۸ ﴾

به نام

شاه نورالله رحمۃ اللہ علیہ

برادر گرامی قدر شاه نورالله نورۃ الله تعالی، از فقیر ولی الله بعد از سلام شوق و غرام مطالعه نمایند، شوق ملاقات نوشته بودند. از این طرف به همین نوع بلکه زیاده از آن دانند:

گر شاخ صبوری ببر آید چه عجب

ور محنتِ دُوری بسر آید چه عجب

اگر محمد محسن مُشتاق است آنچه مناسب استعدادش دانند بگویند از مراقبه احاطه و مثل آن. چون نوبت به مراقبه رسد از گذشت جهر و خفیه هیچ چیزی مؤثرتر از مراقبه احاطه نیست.

جذب عبارت از توحید افعالی و صفاتی و ذاتی و نسبت بی‌نشانی است که آن را یادداشت می‌گوییم و سلوک عبارت از ملاحظه انواع طاعات و طهارات و انوار ارواح طیبه مشایخ است. هر که این هر دو راه طی کرد کارش آخر شد. لیکن اجتهاد در دوام ذکر لازم است الی الله حتی یأتیه الیقین أی الموت. والسلام.

مکتوب ۷۹

به نام
شاه نورالله رحمۃ اللہ علیہ

(مشمول بر مراقبه)

باسمه سبحانه

برادر گرامی قدر میان نورالله نورۃ الله تعالی، از فقیر ولی الله بعد از سلام مطالعه نمایند، رقیمه کریمه رسید و حقیقت مرقومه به وضوح پیوست. بنابر اظهار ایشان استخاره کرده شد. ظاهر گشت گویا حضرت قبله گاهی قدس سرّه بر شما متوجه اند و شما چشم وا کرده اید و به ادنی تأثیر که احساس می کنید سر می جنبانید و حرکتی می کنید و این چشم وا گذاشتن و سر جنبانیدن سبب ناخوشی حضرت ایشان می شود. بالآخر بسیار نامحظوظ شدند و عتاب کردند. این فقیر در این باب سفارش بلیغ ادا کرد. آن حضرت عفو فرمودند و فاتحه خواندند. بعد از آن دیدم که بار دیگر حضرت ایشان از خانه برآمدند و مجلس توجه شد. بر شما متوجه شدند و شما چنانکه شرط است چشم خوابانیدند و مستغرق شدند. این واقعه طولی دارد. اما آنچه به شما متعلق بود همین قدر است. حاصل این خواب معلوم می شود که مأموراید بدان که در رنگ صوفیان بباشید و به اشغال ایشان مقید باشید. لیکن معهذا شما نیز استخاره کنید، هر چه ظاهر شود به عمل آرید. و معهذا اگر ختم قرآن و امثال آن به ثواب حضرت ایشان بجا آرید و همچنین مشایخ طریقه ما، نیز بهتر است. والسلام.

*

مکتوب ۸۰

به نام
شاه نورالله
 (مشمول بر معرفت عظیمه)

برادر گرامی عزیزالقدر میان نورالله نورّه الله تعالی، بعد از سلام سنت اسلام مطالعه نمایند که شوقی به دیدن شما در باطن محسوس می شود تا وجهش چه باشد. خط بهجت نمط رسید و حقیقت مرقومه منکشف گشت. آنچه از میان محمد عاشق قلمی نموده بودند الحمد لله و المنة و أسأله المزیّد، إنه قریبٌ مُجیبٌ و آنچه از قُرب ملأ اعلی نوشته بودند، همچنان است به این معنی که اقامت اتفاقات مرضی و مستحسن است و آنچه از رؤیاء نوشته بودند صدّقها الله تعالی «إِنَّهُ فَعَالٌ لِّمَا يَشَاءُ»^۱. فقیر نیز به نفس وقوع مضمون این رؤیا جازم است. هر چند تشخیص وقت نکرده، چنان می نماید که اینجا انواراند محیطه به عالم بشر رنگی از عالم برمی خیزد و آنجا درمی گیرد، کیفیتی منعقد می گردد. چون ظلّ این کیفیت بر زمین می افتد باز رنگ آن در انوار محیطه می گیرد و همچنین دور می شود تا آنکه رنگ انسلاخ و قطع علاقه از نیکان و رنگ شرور از بدان در آنجا درآید و سبب اهلاک عام گردد. «وَاللهُ أَعْلَمُ»^۲ - حقیقت این وجدان عظیم القدر نیک نیک تأمل کنند. والسلام.

*

۱- در قرآن کریم - سورة یوسف، (۱۲)، آیه ۱۰۰، چنان آمده: «إِنَّ رَبِّي لَطِيفٌ لِّمَا يَشَاءُ».

۲- آل عمران (۳)، آیه ۳۶، ۱۶۷؛ النساء (۴)، آیه ۲۵، ۴۵؛ المائدة (۵)، آیه ۶۱؛ الانعام (۶)، آیه ۵۸؛ یوسف (۱۲)، آیه ۷۷؛ النحل (۱۶)، آیه ۱۰۱؛ الانشقاق (۸۴)، آیه ۲۳.

مکتوب ۸۱

به نام
شاه نورالله رحمۃ اللہ علیہ

(در تحقیق حقیقت رؤیا و تأویل و تعبیر در بعض واقعات اوشان)

برادر گرامی قدر میان نورالله، نورّه الله، از فقیر ولی الله بعد از سلام محبت انجام مطالعه نمایند، خطّ بهجت نمط رسید و حقیقت مندرجه معلوم گردید. اگر این دو واقعه که نوشته بودند از قبیل سوء مزاج که لازم بیماری است نباشند، دلالت دارند بر حصول بقا. زیرا که بقا درست نمی شود تا بنده حضرت حق را جلّ شأنه نبیند. در بعض واقعات خویش در صورت نساء که در مباشرت کارهای نسوان می کند. تحقیق در این مسئله آن است که مُشاهد به فتح ها در واقع همان ادراک مجرد است که نفس این عبد به لون آن منصب گشته و در وی فانی شده و به وی باقی، لیکن در آنکه شرح و بیان آن ادراک مجرد می کند به اقامت صور و اشباح مناسبه، پس اگر این انصباع شایع باشد و نفس را از جمیع جهات احاطه کرده باشد که غضبیه و شهویه و حکمیّه و غیر آن است لاچار در صورت نساء مشاهده کند که در آنکه مربّی قوّت شهوت را بجز صورت نساء تصوّر نمی کند که قبله آن قوّت اوست.

این فقیر در کهنبایت واقعه دید گویا حضرت مبدأ به صورت جوانی جمیل برآمده که با زن خود مداعبه می کند و چیزی از قُضه می دهد و من نیز با ایشانم و در این مداعبه شریک ایشان. و در اعطاء قُضه سفیر در میان ایشان. فی الحقیقت آن جوان جمیل من بودم از جهت بقاء قوّت شهویه من

به حق و آن قضه این مال دنیا بود از جهت صیرورة آن در حق من، از قرابین الهیه که عارف را هر چیز قربان می شود که به حق بدان تقرّبی جداگانه می یابد. اما دیدن پیغمبر صلی الله علیه و سلّم در صورت طفل به دست خاصه خویش که کارها می فرماید پس ضربی از تصویر است مَر معنی قرب فرایض را. گویا حضرت حق در انتظام ملّت امری خواسته و آن حضرت در رنگ جوارح است در اتمام آن امر مُراد. اما دیدن حضرت رسول الله صلی الله علیه و سلّم که فتح مکه کرده اند و مردم چند گریخته اند و به هدایت شما آن قوم مُهتدی شده اند، و به شفاعت شما اسلام ایشان رُتبه قبول یافته، این واقعه بشارت دیگر است که دلالت می کند بر رُسوخ قدم در امر طریقت که ما آن را عن عن به اتصال سند از حضرت پیغمبر علیه الصلوة والسلام یافته ایم. حق سبحانه این بنده عاجز را و جمیع دوستداران و یاران صمیمی او را در آداب شریعت و طریقت راسخ قدم گردانیده حامل لواء مجدّدیت گرداناد، و اِنَّه لَا یُخْلَفُ المیعاد و اما آنکه ما در اوّل سخن قید عدم اختلاط به سوء مزاج کردیم بجهت آن است که کلمات اهل تحقیق متفق شده بر آنکه هر واقعه که مرد بیمار آن را بیند و سوء مزاج را در آن دخلی باشد آن را اعتباری نیست «وَاللهُ اعْلَمُ»^۱. و السلام.

*

۱ - آل عمران (۳)، آیه ۳۶، ۱۶۷؛ النساء (۴)، آیه ۲۵، ۴۵؛ المائدة (۵)، آیه ۶۱؛ الانعام (۶)، آیه ۵۸؛ یوسف (۱۲)، آیه ۷۷؛ النحل (۱۶)، آیه ۱۰۱؛ الانشقاق (۸۴)، آیه ۲۳.

مکتوب ﴿ ۸۲ ﴾

به نام
شاه نورالله رحمته الله

(در ارشاد و آنکه کدام کدام لطیفه از لطایف شان غالب است
 و ارشاد اسباب نشأة آنها)

برادر عزیزالقدر شاه نورالله نورّه الله تعالی، از فقیر ولی الله عفی عنه بعد از سلام محبت التیام مطالعه نمایند که لطیفه غالبه در میان لطایف شما قلب و خفی است. ایقاز قلب به ذکر جهر و به سماع غناء و توجه به سخنان محبت انگیز باشد و ایقاز خفی به ذکر خفیه با ملاحظه لا موجود إلا الله و مراقباتی که مناسب این معنی است. این است اجمال قول و تفصیل آن به حسب هر استعدادی جدا است. در آنجا حاکم قلب خود را باید ساخت. در معرفت قلب به خاطر فقیر رسید، رباعی:

تا ظن نکنی مُدرک و یا بنده دل است

یا توسن بازنده و تازنده دل است

گویم به تو رمز گر بفهمی آن را^۱

این گوهر تابنده به خود، زنده دل است

من بعد نیز در باب قلب و خفی چیزها نوشته خواهد شد. والسلام.

✱

۱- در اصل: «گویم به تو رمزی اگر بفهمی آن را» تصحیح قیاسی کرده شد.

مکتوب ۸۳

به نام
شاه نورالله رحمته الله

(در تحقیق معنی رباعی)

برادر عزیزالقدر شاه نورالله نورّه الله تعالی، از فقیر ولی الله بعد از سلام محبت مشام مطالعه نمایند که از معنی این رباعی استفسار کرده بودند. رباعی:

تا ظنّ نگنی مدرک و یا بنده دل است یا توسن بازنده و تازنده دل است
گویم به تو رمز گر بفهمی آن را این گوهر تابنده به خود زنده دل است
غرض از این رباعی تنبیه است بر حقیقت انسان که آن را به دل تعبیر می کنند
و بیان طبقات آن حقیقت. پس طبقه ظاهره از وی قوت مدرکه متحرکه
بالاراده است و این معنی در جمیع انواع حیوانات یافته می شود. این طبقه آن
نیست که انسان به آن ممتاز باشد. طبقه خفی تر از این عقل است که در
حیوانات یافته نمی شود و اخصّ صفات عقل انتقال است از چیزی
به چیزی، خواه به طریق قول شارح باشد یا برهان یا دلیل خطابی یا حدس و
آن را به اعتبار این صفت به توسن تازنده تعبیر کرده شد. زیرا که دور دور
رفتن عقل در افکار مشابه است به دویدن اسب تیز رو و در لفظ توسن اشعار
است با آنکه اصل عقل همان قوت حیوانی است، هر چند به زیادت بعض
امور، نام عقل انسانی یافته باشد و نیز از اخصّ صفات او فخر و بر خود
گشتن و در جلب نفع و دفع ضرر و در حبّ جاه همت صرف کردن است و
به این اعتبار بازنده گفته شد و این طبقات به منزله پوست است حقیقت آدمی

را واصلِ حقیقت او گوهری است تابنده یعنی مُضی و متشعشع و به خود زنده - یعنی مجرّدی که جسم به او زنده می شود و او را معنی زندگی از کسی حاصل نشده و آن نفس ناطقه است بلکه حجر بُهت که روشنی نفس از وی است و او فی الحقیقت حبابی است از تجلّی اعظم که در سطح این نفس ظاهر شده و در آخر ملحق خواهد شد، به تجلّی اعظم، و ابدالدهر به همان وجود خود که به منزله وجود عرض است به نسبت جوهر در ضمن تحقق تجلّی اعظم ابدالدهر متحقق خواهد ماند. والسلام.

*

مکتوب ۸۴

به نام

خواجه محمد امین کشمیری رحمۃ اللہ علیہ

(که از مخصوصانِ آنجناب اند، در رفع شبهات مکتوبِ شیخ احمد سرهندی که در باب مقامهای خلّت و آنکه حصول آن مر آنحضرت صلی الله علیه و سلّم را به واسطه بعض افراد اُمّت نوشته اند)

برادر عزیزالقدر خواجه محمد امین اکرمه الله تعالی بشهوده سؤال کرده بودند که حضرت شیخ مجدد قدس الله تعالی سرّه العزیز در مکتوب نود و چهار از جلد ثالث و غیر آن نیز تصریح کرده اند به آنکه آنحضرت را صلی الله علیه و سلّم، بعد هزار سال به واسطه بعض افراد اُمّت مقام خلّت حاصل شد و دعاء اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیمَ مستجاب گشت و به اشاره مفهوم می گردد که مراد از آن فرد ذات حضرت مجدد است و

این مقدمه به ظاهر مورد اشکالات کثیره است. از آن جمله آنکه توسط فردی از افراد امت در حصول مقام خلّت که از اعلی مقامات است مستلزم فضل او بر ذات حضرت خاتم الانبیاء است علیه الصلوات و التسلیمات - و حضرت مجدد متصدی جواب این اشکال خود شده اند که خُدام و غلمان اگر برای مولای مخدوم لباسی فاخر تیار کنند هیچ مزیت ایشان را لازم نمی آید. و فیه ما فیه و از آن جمله آنکه در حدیث صحیح وارد شده است **إِنَّ اللَّهَ اتَّخَذَنِي خَلِيلًا كَمَا اتَّخَذَ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا** و این حدیث نص صریح است در اثبات خلّت مر آنحضرت صلی الله علیه و آله را، پس قول بعدم حصول آن مرتبه الا بعد هزار سال مخالف حدیث صحیح صریح باشد. گفته نشود که مراد از این خلّت که در این حدیث وارد شد مطلق محبویّت است نه خلّت مصطلحه. فلا اشکال زیرا که تشبیه به خلّت حضرت ابراهیم علیه السلام از این تأویل ابا می کند. پس در این مسئله آنچه نزدیک تو متحقق شده باشد بنویس. به این سبب به خاطر رسید که هر چه در حالت راهنه توفیق تحریر آن یابد بنویسد. باید دانست که کشف اهل الله راست و درست است و لیکن در بعض اوقات حقیقت الامر را به طریق اجمال درمی یابند و در بعض اوقات به تفصیل - شبیح به شبیح و در بعض اوقات بغیر حجاب. و متبعان کلام صوفیه لاچاراند از دانستن اجمال و تفصیل و اغماض نظر از مخالفتی که قایل را در میان کلام مجمل و کلام مفصل می باشد، پس ما شک نداریم که در هر طایفه از زمان فیضی دیگر فتح می کنند و در این زمان فیضی دیگر در میان مردمان مفتوح شده و چون روح حضرت خاتم النبیین علیه الصلوات و التسلیمات به سبب علوی مبدأ یقین ایشان و عموم فیضی که از

دست ایشان بر مردمان إلقاء شده است و به سبب ظهور انتظام دوره به نوری که از حجر بُهت ایشان سر بر آورده و لِأَسْبَابٍ أُخْرَى لَا نُطِيقُ أَنْ نَحْصُوها غَايَةً هَذِهِ عُنْوَانُ حَظِيرَةِ الْقُدُسِ وَ شَبَحَ آن و رُوپوش آن و مَظَنَّهُ آن و تمثیل صورت و هر چه از این قبیل می توان گفت، شده است. هر فیضی جدید که در عالم پیدا می شود و به تازگی بر روی کار می آید ضمیمه حَظِيرَةِ الْقُدُسِ می شود به سبب احجار بُهت، ای نفوس بنی آدم که طبقه بعد طبقه پیدا می شوند. اهل دل بسا است که این امر را اجمالاً ادراک کنند و به این لفظ تعبیر نمایند که این کمالات الحال آن جناب را حاصل شده است و تفصیل این کلام و ایفای حق آن است که گفته شود مصلحت کلیه الهیه تقاضا کرده است که بعض شروح و تفصیل و عکوس تجلی اعظم در هر عصر پیدا شود و منشای آن حجر بُهت شخصی باشد از کُمَل و آن حجر بُهت به آن نور مُجَدِّد به منزله شعاع تجلی اعظم و به مثابه اعراض آن جوهر افخم گردد و آن به طور خود است به حسب اطوار و ادوار و به طور خود است به حسب اشخاص و ازمان و این فقیر اشارتی کرده به این قسم ظهور و به این قسم استکمال در این بیت:

با جمالِ ذاتیش حسنِ دگر درکار شد

چشم او را سُرمه ام یا زُلف او را شانه ام

چون این مقدمه مُمهّد شد مقدمه ای دیگر باید دانست که حقایق اجمالی که بر اهل الله ظاهر می شود چون لغت و عرف از تعبیر آن کوتاه است همین طایفه لفظی از کتاب و سنت که به حسب فن اشاره و اعتبار بر آن حمل توان کرد، می گیرند و آن را عنوان آن حقایق اجمالیه فایضه بر قلب ایشان می گردانند و سخن را به آن مربوط می سازند و آن معارف غامضه را در پرده

آن لفظ ادا می فرمایند. متفرسان از مطالعه کنندگان را لازم است از خصوصیت آن لفظ اغماض نظر کنند و مطمع نظر خود همان حقیقت اجمالیه و معرفت غامضه سازند. پس فیما نحن فیهِ اقامتِ لفظ خلت و استجابت دعاءِ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیمَ و تصویر دایره‌ای که مرکز آن صرف ذات است و مُحیط آن کمالات ذات و باز صیرورت آن مرکز دایره تائمه که مرکز آن محبوبیت است و محیط آن امتزاج محبت همه نیرنگ فن اشاره و اعتبار است. اعتراض به مثل این مقدمات وارد نمی شود چنانکه در صورتِ رَأٰیْتُ اَسَدًا یَرَانِیْ اعتراض به فقدِ اَنِّیَاب و اَظْفَارِ اَسَدِ یا دُبُر و ذَنْبِ اَوْ وجهی ندارد و همچنین سخن در حقیقتِ قرآن و حقیقتِ کعبه و حقیقتِ مُحَمَّدِیّه و بیان دوایر و اقواس.

پس خلاصه کلام آن است که بعد از اَلْف فتح دوره‌ای دیگر شده است که به بعض اعتبارات اجمال فیوض متقدمه است. مثلاً احوالِ قلب و رُوح و سِرّ غیر آن همه مجمل شده هیئتِ جمعیت پیدا کرده و به بعض اعتبارات تفصیل فیوض متقدمه است. مثلاً مسایلِ حجر بُهت و انانیتِ کبری در این دوره مفصل تر است از ادوارِ سابقه و تفصیل حقایق این دوره شرحی می طلبد که این ورق گنجایش آن ندارد و بالجمله شیخ مجدّد ارهاص این دوره‌اند و بسا معرفت مختصّه این دوره که از زبان شیخ به طریقِ رمز و ایما سرزده و شیخ قطبِ ارشاد این دوره است و بر دست وی بسیاری از گمراهانِ بادیّه طبعیت و بدعت خلاص شده‌اند. تعظیم شیخ تعظیم حضرت مُدَوِّرِ ادوار و مكوّنِ کاینات است و شکرِ نعمتِ شیخ شکرِ نعمتِ مُفیضِ اوست اعظم الله تعالی له الأجر - فقیر در اکثر معارف که شیخ به زمانِ فتح

دوره آورده، مُصَدِّقِ اوست، مثل اشاره به توحیدِ شهودی. اگرچه شیخ از رمز و ایماء در آن تجاوز نکرده و سخن بی پرده ادا نفرموده و مثل قول به حَقَانِیَّتِ عُلَمَاءِ اَهْلِ سُنَّتِ در معارفِ اجمالیه که به تقلیدِ انبیاء علیهم السَّلام اخذ کرده‌اند و مخالف نبودن آنها با تحقیقاتِ صوفیه. زیرا که معارف علما مقتضی است بر بیانِ حَظِیرَةِ الْقُدُسِ و تَجَلّیِ اعْظَمِ و آن متعین است در نفسِ کلّیه بسانِ صورتِ رأیی که در مرآة متعین شود. از این تعین بساطتِ اُولی چند مرحله برتر است و ایشان هر چه از این مرتبه خبر می دهند همه راست و درست است و در این صورت واجب است قول به حدوثِ ماسوای الله و قول به اراده که تَعَلُّقاتِ متجدّده داشته باشد.

این است آنچه نزدیک فقیر در شرحِ معارفِ شیخ مجدّد متعین شده و اگر تحقیقِ دانشمندانه در حلّ این اشکال سر دهیم می توانیم گفت که غرضِ شیخ اثباتِ اصلِ خَلْتِ است آنحضرت را صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ و سَلَّمَ در اوّل امرِ بَیْغِ تَوَسُّطِ و اثباتِ تَوَسُّطِ خود در فیضانِ خَلْتِ بر بنی آدم. به این معنی که به تَوَسُّطِ او بعد هزار سال مردمان حصّه‌ای از آن خَلْتِ یافتند و در اینجا هیچ خدشه نمی آید. زیرا که فضایلِ اضافیه مثل مقتداء و متبوع عجم شدن به تَوَسُّطِ خلقِ متحقّق شده است و همچنین هر عالمی که به سببِ او جمعی مهتدی شوند و اتّباعِ حضرت خاتم الانبیاء صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ و سَلَّمَ درست کنند و آن عالم واسطهٔ عمومِ دعوت و مقتداء بودنِ آنحضرت سَلَّمَ مر آن قوم را خواهد بود، انکار آن مُکابره است و الحمد لله تعالی اوّلّاً و آخرّاً و ظاهراً و باطناً و صَلَّی اللهُ عَلَیْ خَیْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ و آلِهِ و اصحابِهِ و سَلَّمَ.

مکتوب ﴿ ۸۵ ﴾

به نام

خواجه محمد امین کشمیری رحمۃ اللہ علیہ

(در سرّ قدیم بودن قرآن و نزول وحی به واسطه ملائکه

و بیان حقیقت قرآن شرف صدور یافت)

برادر خواجه محمد امین اکرمه الله بشهوده سؤال کردند که سرّ قدیم بودن قرآن چیست و فرود آمدن وحی از کجاست و حقیقت قرآن چه معنی دارد؟ بدانند که چون در ازل پیش از زمان تجلی اعظم در سطح حقیقت مطلقه متعین شده کمال از کمالات تجلی اعظم به وی قایم شده مانند قیام ضوء به جسم آفتاب و آن کمال تدبیر نفوس انسانیه است به علوم منزله از راه نفوس کامله از نفوس بنی آدم بر قانون علوم که صورت انسان آن را تقاضا می کند در افراد خود به اقتضای اولی بدون شرط به اسباب کشف با مقدمات اولیه عقلیه و مانند آن و این کمال یک تعینی و امتیازی پیدا کرده است و یک حدی جامع و مانع بهم رسانیده. بعد از آن در عکوس تجلی اعظم که در احجار بهته ای ملاء اعلی متعین شده است صورتی دیگر گرفت و هیچ علم در آنجا مُمَهَّد نشد به ذکر آلاء الله و به ایام الله و به مجازاة المعاد و مخاصمت کفار و تعین احکام در عبادات و تألیف منزلی و تألیف مدنی و دوایر کشاده تر شد بعد از آن چون حضرت پیغمبر صلی الله علیه و سلم مبعوث شدند آن علوم به مدد غیبی که از صلب حظیره القدس برخاسته است و هم ملاء اعلی همه آن را تعین نموده و جبرئیل علیہ السلام مقدم ایشان است در این تعین در عقلیت. آنحضرت صلی الله علیه و سلم لباس لغت

غریبه و أسلوب بدیع سُور و آیات پوشید و آنحضرت صلی الله علیه و سلم
 آن را به مردمان رسانیدند و در تبلیغ آن جارحه شدند از جوارح الهی و
 به قوّت غیبی این کار را سرانجام دادند. هزاران هزار افواج ملایکه ملهم شد
 به محبت آن و حفظ الفاظ آن و بنی آدم قرناً بعد قرن آن را تلاوت کردند و
 به آن تقرّب نمودند به خدای عزّ و اسم و در صحیفه اعمال ایشان مکتوب
 شد. پس در موطنی از عالم مثال که متوسط است در عالم علوی و سفلی و
 برکات ارض و سماء هر دو در آنجا جمع می شود، صورت گرفت و طرفه
 وسعتی پیدا کرد. پس قرآن قدیم است به اصل خود و محدث است به اعتبار
 نزول و عربی است و کلام حضرت حق است و مُنزل به واسطه ملک کریم و
 مثلاً بر السینه عباد و مکتوب در مصاحف فخیم الشان و در ملاء فرشتگان
 واجب التعظیم و کثیرالبرکات و تلاوت آن مؤثر در حاجات بنی آدم که
 القرآن لما قرئ له و متعین در ملاء اعلی و عالم مثال.

و من بحمد الله تعالى مُسْتَيَقِنَم از این حقیقت معینه در عالم مثال بی واسطه:
 وَلَوْ أَنَّ لِي فِي كُلِّ شَعْرَةٍ
 لِسَانًا لَمَّا اسْتَوْفَيْتُ وَاجِبَ حَمْدِهِ

و السلام.

*

مکتوب ﴿ ۸۶ ﴾

به جانب والد بزرگوار کاتب حروف
شاه محمد عاشق پهلوی عفی عنه
 (در بشارت عظیمه الفخامة، کثیرة الجلالة)

عزیزالقدر، برادر گرامی میان محمد عاشق ظاهراً و باطناً در حفظ
 حافظ حقیقی باشند امیدواری از فضل حضرت باری آن است که چون

عکوسِ مرایای تجلیِ اعظم با حقیقتِ تجلیِ اعظم پیوندند و أشعه گرداگردِ
عکوس جمع گردد ما و شما آسوده الی ابدالآباد به هم قرین یک دیگر
باشیم، وصالاً لا فراق بعده و انبساطاً لا انقاض بعده در این معنی بیتی هندی
به خاطرِ فاتر ریخته‌اند. دوها^۱:

میری مَنْ مین پیت بسی جس دیکھی مُجھ چین
گلی گلی آب کیون پھری، کیون کُوکی دن رین
حالا به همین دو سه کلمه اکتفا باید کرد. و السلام.

*

مکتوب ﴿ ۸۷ ﴾

به والدِ بزرگوارِ کاتبِ حروف
شاه محمد عاشق پُهلّتی عُفی عنه

برادر عزیزالقدر میان محمد عاشق جیو سلمهم الله تعالی، از فقیر ولی الله بعد
از سلام مطالعه نمایند که کتابِ مُسلسلات فرستاده شد. عشرهٔ اخیرِ شعبان و
تمام ماه رمضان قصدِ اعتکاف داریم و دل چنان می‌خواهد که شما نیز
همراه باشید تا این حدیث به صحبتِ دوستان خوش بگذرد، تا مقدور
درآمدن مکث نباید کرد که مدتها گذشته است که ملاقاتی که به فراغ دلها
باشد میسر نشد. هر ساعتی خوش که با دوستانِ جانی در مراقبهٔ شمس
احدیّت گذرد به هزار سال برابر نمی‌توان کرد. و السلام.

*

۱- «دوها» به معنی «شعر» در زبان هندی. مطلبِ شعر: در سینهٔ من معشوق است که از دیدن او مرا
عیش میسر است. پس چرا مرا اکنون در کوچه‌ها باید گشت و چرا شب و روز فریاد باید کرد.

مکتوب ﴿ ۸۸ ﴾

به والد بزرگوار کاتبِ حروف

شاه محمد عاشق پُهلّتی عَفی عنه

(در بیان آنکه خدای تعالی را به نسبتِ هر بنده تربیتی محض است

و بیانِ طرق علم این معنی)

عزیزالقدر برادرِ میان محمد عاشق سلمه الله تعالی، از فقیر ولی الله عَفی عنه بعد از سلام محبتِ مشام مطالعه نمایند، الحمد لله عَلَى الْعَافِيَةِ وَالْمَسْئُولُ مِنْ فَضْلِهِ تَعَالَى أَنْ يَجْمَعَنَا إِيَّانَا وَ إِيَّاكُمْ «فِي مَقْعَدٍ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيكٍ مُقْتَدِرٍ»^۱ خدای تعالی را به نسبتِ هر بنده تربیتی است خاص و هر بنده را در جنابِ او شریعتی است مخصوص که وی را نصیب کرده اند. خط رسید از کشاکشِ هَوَاجِسْ و وَسَاوِسْ خلاصی شد و شکوک و ظلمات از وی بازماندند و این وقت تمکین تمام حاصل کرد و قابل ارشاد مُسترشدان گردید. باقی ماند این علم به چه نوع حاصل می شود. اصل آن خلق علم ضروری است از پس پرده غیب در قلب این عبد گاهی معتمد در ظاهر امر بر فراست و نظر در بعض تقلبات احوال خود و گاهی بر اخبار مُخبری صادق از تراحم الحق در حقّ وی. این همه امور مشایعت علم ضروری می کنند نه اصل او موقوف این امور بوده است. پس به کتاب از ابوابِ کلّیه علم مذکور تشخیص لطیفه عالیّه بر این شخص است و فهم معامله باطنیه که به این لطیفه می کنند و باب دیگر تشخیص احکام بخت است که در صورت دوره و همیه متمثل می شود و طالع نامه با فراست صادق اهل معرفت را به آن ره می دهد.

۱- «فِي مَقْعَدٍ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيكٍ مُقْتَدِرٍ»: القمر (۵۴)، آیه ۵۵.

دیگر تشخیص نوع نفس است از انواع تسعه مبینہ در این باب و فهم معامله مخصوصه با وی و لنا فی هذه الأبواب کلام و تحقیق در اینجا نکته دیگر نیز باید فهمید. گاهی مرد عارف در تشخیص احکام جزئیہ می افتد و کلیات را کَوّات و شوارِع آن می سازد. پس در بعض اوقات کلام از نظم اعتدال می افتد و الوان اصول در فروع جلوه می نماید و علم بداهت نیز رنگ همین تَخالُّط است هذا والحمد لله أولاً و آخراً. والسلام.

*

مکتوب ۸۹

به والد بزرگوار کاتبِ حروف

شاه محمد عاشق پُهلّتی عَفی عنه

(در جواب بعضی سؤالات)

برادر عزیزالقدر میان محمد عاشق اعزه الله تعالی فی الدنیا و الآخرة و جعله قُرَّةً لْعُیُونِنَا و عُیُونِ سَلَفِنَا، «وَمَا ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ بِعَزِيزٍ»^۱، از فقیر ولی الله عَفی عنه بعد از سلام محبت انتظام مطالعه نمایند که رقیمه کریمه متضمن دو سؤال رسیده و طلب جواب از مضمون آنها واضح گشت.

سؤال اول آنکه اگر شخصی به لسانِ حقیقت کلیّه خود برُوزِ شخصی را مسألت نماید و بعد قرون آن شخص به وجود آید. شخصی سایل را به سبب وجود آن ابتهاج و انبساط می شود یا نه. جوابش آنکه ابتهاج و انبساط نازل از حقیقت کلیه مثل نُزول سؤال از آن حقیقت متحقق است،

۱- «وَمَا ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ بِعَزِيزٍ»: ابراهیم (۱۴)، آیه ۲۰؛ فاطر (۳۵)، آیه ۱۷.

قضیہ لکونِ ذلک مُوافِقاً لِلْمُصْلِحَةِ الْکَلِّیَّةِ و ابتهاجی و انبساطی کہ مقرر آن نفس و روح باشد مَن غیر نزول من الحقیقة الْکَلِّیَّةِ متحقق نیست، بلکه یَحْتَمِلُ کہ وجود علم آن شخص متحقق نباشد.

سؤال ثانی آنکہ تشبُّح تعلق بدنی الہی با خلق به صورت تعلق نفس ناطقه با جسد حق است یا نه. جوابش آنکہ حق است. زیرا کہ در تجلیات معنویہ و تجلیات صوریہ تشبُّح مُنبی می شود بر مناسبت و این مناسبت در میان امرین اَبْلَغ مناسبات است و اِنْ كَانَ حَقِیْقَةُ الْحَالِ اَعْلٰی مِنْ ضَرْبِ الْاَمْثَالِ.

✱

مکتوب ۹۰

به والد بزرگوار کاتبِ حروف

شاه محمد عاشق پُرهلتی عَفِی عَنْهُ

(در ارشاد بعضی اسرار به طریق اشارت

و تأویل کلام حضرت موسیٰ علی نبینا و علیه الصلوٰة و السّلام)

عزیزالقدر برادرم میان محمد عاشق سلّمہ الله از فقیر ولی الله عَفِی عَنْهُ بعد از سلام محبت مشام مطالعه نمایند کہ رقیمہ مرسلہ رسید احسن الله تعالیٰ اِلَیْکُمْ خاطر همیشه جویان اخبار فرحت آثار و خواہان دیدار مسرت بار می باشد:

ای تویی کہ از نام تو می بارد عشق وز نامہ و پیغام تو می بارد عشق
و این کلمہ اشارت است بہ ظهور آثار لطایف خفیہ در کلام و علوم و غیر آن.
در بعض کلام حضرت موسیٰ علی نبینا و علیه الصّلوٰة و السّلام آمده است

که خدای تعالی قسمت کرد قبایل بنی آدم را بر ملایکه و قبیله بنی اسرائیل را خاص به خود گردانید و این کلمه اشارت است به اختصاص حضرت ابراهیم و ورثه او به ذات تجلی اعظم از جهت بودن حجر بُهت او منصّه ظهور تجلی اعظم و محلّ بدو ارادت و قضا با تجلی اعظم و جزو و ذره حضرت او جارحه از جوارح تجلی اعظم و محفوظ ماندن سر او در بعض ذرّیت او لاسیما در قبیله بنی اسرائیل که انبیاء در میان ایشان بی شمار پیدا شده‌اند. همچنان خدای تعالی اصطفای فرماید در هر قرن از اولاد و اتباع حضرت ابراهیم طایفه‌ای را و آن طایفه را به خود منسوب می‌سازد. «ذلک تقدیرُ العزیزِ العَلیم»^۱.

*

مکتوب ﴿ ۹۱ ﴾

به والد بزرگوار کاتبِ حروف
شاه محمد عاشق پُهلّتی عُفی عنه

(در جواب سؤال از بعضی معارف حضرت خواجه بیرنگ قدس سرّه
و سؤال از حدیث اوّل ما خَلَقَ اللهُ الْعَقْلَ و در تعبیر واقعه‌ای عزیزی)

عزیزالقدر، قدیم‌المعرفت برادرم میان محمد عاشق سلّمه الله تعالی از فقیر ولی الله عُفی عنه بعد از سلام محبت مشام مطالعه نمایند، الحمد لله علی العافیة والمسئول من جنابه جلّ مجده عافیتکم و عافیة جمیع اصحابنا و اخبائنا فی الدنیا والآخرة، إنّ الله تعالی قریبٌ مُجیبٌ - سؤال کرده بودند که حضرت خواجه بیرنگ لطیفه روحیه را از سایر لطایف چرا مفخّم تر گفته‌اند؟ باید دانست

۱- الانعام (۶)، آیه ۹۶؛ یس (۳۶)، آیه ۳۸؛ فصلت/حم السجدة (۴۱)، آیه ۱۲.

که لطیفه روح و سرّ نزدیک عارفان حکم تن دارد و لطایفِ خفیه حکم جان. تا وقتی که تن محکم نباشد دگر جان لطیف نمی تواند شد، بلکه می توان گفت که تن شَبَح و ظاهر است و جان خفی و باطن دار و گیر همه بر ظاهر است. آن به منزله ای محسوس است و این به منزله ای معقول آن به منزله ای اصل شی است و این به منزله ای وجوه و اعتبارات تکلیفِ سُلوک، قصدی و ارادی باشد منوط به روح و سرّ است و غیر آن همه ظُهُور استعدادات ازلیه است از این جهت خواجه تَفَخیم شان روح می فرماید.

دیگر سؤال کرده بودند که در حدیث آمده است: **أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ الْعَقْلَ فَقَالَ لَهُ أَقْبِلْ فَأَقْبَلَ ثُمَّ قَالَ لَهُ أَذْبِرْ فَأَذْبَرَ** سرّ آن چیست باید دانست که چنانکه انواع کلیّه را در مرتبه اوایل روح تمثلی هست، گاهی آن تمثّل را عقولِ نوعیه می گوئیم. همچنان صفات و خواص بعض انواع را قریب آنجا تمثلی هست و عقل که مرادفِ دانایی است اوّل چیزی است که در این موطن از صفاتِ شامله افراد انسان متمثّل شده، بعد از آن رحم متمثّل شد و بعد از آن عفاف و علی هذا القیاس پس خدای تعالی در این موطن تکلیف بکن و مکن را مشبّح ساخت. چنانکه در موطن سعادت و شقاوت جسم آدمیان را به بیاض و سواد مشبّح فرمود. پس **أَقْبَلَ** و **أَذْبَرَ** کنایت از اجمال معنی تکلیف است یا فعلِ چیزی و کَفّ از چیزی.

دیگر سؤال کرده بودند که شخصی در خواب دیده است که شما دو ثمره از فقیر با خود بُرده اید و او را در آن ثمر شریک ساخته اید، تعبیرش چیست؟ تعبیرش استعداد فیضِ ظاهر و باطن است. باز در خواب دیده که شما او را طوافِ کعبه کنانیده اند. تعبیرش دُخُول در طریقه صوفیه به واسطه شما، **والحمد لله أولاً و آخراً.**

مکتوب ﴿ ۹۲ ﴾

به والد بزرگوار کاتبِ حروف دَامِ ظَلَّه
شاه محمد عاشق پُهلّتی عَفی عنه

(در باب ارشاد سرّ آن صحت معرفت و جواب سؤال از تطبیق
 کلام خواجه بزرگ و هم بعضی اکابر)

عزیزالقدر برادرِ میان محمد عاشق سلّمه الله تعالی از فقیر ولی الله عَفی عنه
 بعد از سلام محبت مشام مطالعه نمایند، الحمد لله علی العافیّة یکی از نعم الهی
 استقامت مکاشفات الهیه آن عزیزالقدر است خصوصاً در آنچه تعلق
 به لطایفِ کامنه داشته باشد. بعد از آن که به وجهی ظاهر شود که آمده از
 آورده بودن به این پیدا می کند و جزم و یقین به آن مَقْرُون گردد و هذه الایقاظ
 قَدْ أَشْرَتْ فِيهَا إِلَى مَسَائِلٍ مُّهِمَّةٍ فِي ضَمْنِ قِيُودِ أَنْتَ أَثْبِتُ بِهَا وَ مَظَانِ أَحْرَرْتُ عَنْهَا
 نوشته بودند که حضرت خواجه نقشبند رحمته الله فرموده اند که مقصود معرفت
 است گو به یک دو اسم باشد و بعضی اکابر نیز گفته اند که مقصود قُرب است
 نه معرفت و وصول است نه حُصول. توفیق در این دو کلمه چه قسم باشد -
 ظاهراً معرفت اینجا عبارت است از انطباع معرفتِ اسم در لوح نفس
 به طریق انصباعِ نفس به صبغِ آن اسم. سایر کلام حضرت خواجه دلالت بر
 این معنی کند فلا مُنَافَاةَ و تحقیق در این مسئله آن است که معرفتِ حقیقت
 به طریق وجدان خالی از وصول و قُرب نیست و ظُهور آثارِ انصباعِ نفس
 به اسمی از اسمای الله تعالی خالی از معرفتی نمی تواند بود. آری بعضی
 نفوس که قوّت عملیه در ایشان بیشتر است قسم ثانی را فخیم می دانند و
 جمعی که قوّت عقلیه در ایشان قوی تر است قسم اول را معتبر تر می دارند،

«وَلِكُلٍّ وَجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّئُهَا»^۱.

*

مکتوب ﴿ ۹۳ ﴾

به جانب خال کبیر حضرت ایشان
شیخ عبیدالله سلمه الله

به خدمت مشفق و مهربان مامون صاحب جیو سلمه الله تعالی از فقیر
ولی الله عفی عنه بعد سلام تَضَوُّعِ مَشَامِ مَرْفُوعِ آنکه نامه گرامی در باب
اخبار بیعت و الباس خرقه برادر میاں محمد عاشق رسید، الحمد لله علی ذلک
حَمْدًا کَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا کَافِيَةً خدای تعالی میامن و برکات آن مشفق مهربان
ایشان را شامل حال و مال گرداناد و به آنچه مأمول ایشان باشد ما فوقِ اَمَلِ
ایشان رساناد «وَمَا ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ بِعَزِيزٍ»^۲. و السلام.

*

مکتوب ﴿ ۹۴ ﴾

به والد بزرگوار کاتبِ حروف
شاه محمد عاشق پُهلّتی عفی عنه

(در دعای برکت و در ترغیبِ اخذِ فواید و ارشاد سرّ آن)

عزیز القدر، برادر گرامی میاں محمد عاشق سلمه الله تعالی از فقیر ولی الله
عفی عنه بعد از سلام محبّت مشام مطالعه نمایند که صحیفه شریفه مُنْبِی از
خبر بیعت و الباس خرقه از خدمت مشفق مهربان مامون صاحب جیو سلمه الله

۲- ابراهیم (۱۴)، آیه ۲۰؛ فاطر (۳۵)، آیه ۱۷.

۱- البقرة (۲)، آیه ۱۴۸.

تعالی رسید. این فایده‌ای جلیله جدید مقرون به فایده‌های دیگر حاصله و مترقبه الحصول مبارک و میمون باد بعون الله خالق العباد.

فواید دیگر از باب علم دعوت و غیر آن هر چه میسر آید تقصیر نمی‌باید کرد، در اخذ آنها و حفظ آنها. زیرا که عاف هر نعمتی که به دست او می‌رسد از حضرت مبدأ می‌داند که قافیه‌ای طلب ذاتی او را یا گویم خلق جبلّی او را تدارک می‌فرماید. پس ادب حضرت ربوبیت تقاضا می‌فرماید که به طلبی شدید و جوعی عظیم و عطشی بغیر نهایت تلقی باید فرمود و إلیه الإشارة فی قول سیدنا ایوب علیه السلام و لكن لاغنی لی عن برکتک^۱. و السلام.

*

مکتوب ۹۵

به والد بزرگوار کاتب حروف
شاه محمد عاشق پهلّتی عُفی عنه
 (در طلب حضور کرامت ظهور)

عزیزالقدر، حقایق و معارف آگاه برادرم میان محمد عاشق جیو سلمه الله، از فقیر ولی الله عُفی عنه بعد از سلام محبت انتظام مطالعه نمایند، نمیقه انیقه رسید و حقیقت حال ظاهر شد. الحمد لله علی العافیة و المسئول من الله تعالی إتمامها و إدامتها.

رمضان المبارک با عشره شعبان می‌خواهم که در اعتکاف گذرد. مراد دل آن است که در رنگ سابق با شما گذرانیم که دیدن احبّا که اخوان فی الله باشند

۱- و لكن لاغنی لی عن برکتک (بخاری).

قَوّت رُوح و قَوّت طبع هر دو می باشد. کما وَرَدَ لِلصَّائِمِ فرحتان فرحةٌ عِنْدَ إِفْطَارِهِ وَ فرحة یومِ الْقِیَمَةِ^۱ و شاید در این میان مباحث معاد و نبوّت نوشته شود تا تکمیل لمحات گردد.

ملاقات ایشان بیخ این قسم دواعی می گردد. برادرم میان نُورالله نیز در این وقت خواهند آمد. وَالسَّلَام.

*

مکتوب ﴿ ۹۶ ﴾

(به نام یکی از مخلصان)

که در نواحی سنده سکونت دارد نوشته اند)

برادرم میان محمّد عظیم، در جمیع احوال در حفظِ حافظِ متعال باشند. تا وقتِ ملاقات در هر هفته دو شب می باید که در مسجد یا جای دیگر، امّا در خانه در میان اهل و عیال نباشند، باید گذرانید و دو رکعت نماز با حضور و اخلاص ادا بکنند و قریب پانصد بار ذکر یا نُورُ گویند و نُورِ سفید مانند نُورِ آفتاب در نظر خود دارند. بعد از آن پانصد بار درود صورت شریفه آنحضرت را صلی الله علیه و سلّم حاضر دانسته بخوانند و این اقل ورد است و اگر هر دو ورد هزار هزار باز میسر آید خوب است که نسبت این عمل یک انشراحى و اُنسى در خود بیابند و اگر در آن نواحی عزیزی صاحب طریقه باشد به شرطی که موافق شریعت و در جمیع احوال و افعال تابع سنّت باشد، با وی صحبت می داشته باشند و هر چه آن عزیز می فرماید بر همان طریق عمل بکنند.

۱- للصائم فرحتان فرحةٌ عِنْدَ إِفْطَارِهِ وَ فرحة یومِ الْقِیَمَةِ (نسائی و بخاری)

چه کنم مسافت بعید و آمدن شما متعسّر و خود را معطل داشتن غیر مُرضی
 - خدای تعالی در مَرْضِیَّاتِ خود نگهدارد و از مَنهَیَّاتِ محترز دارد.
 والسلام.

*

مکتوب ﴿ ۹۷ ﴾

به نام

خواجه محمد فاروق کشمیری رحمۃ اللہ علیہ

(که از یاران خواجه محمد زبیر بود شرفِ صدور یافت)

عزیزالقدر، حقایق آگاه خواجه محمد فاروق، از فقیر ولی الله عَفِی عَنْهُ
 بعد از سلام محبّت انتظام مطالعه نمایند که رقیمه آن حقایق آگاه رسید.
 از هجومِ خطرات نوشته بودند. چند مرتبه مجرّب شده است که در هر هفته
 دو شب مقرر کردن شبِ جمعه و شبِ دوشنبه و در آن دو شب بعد از نماز
 عشا غسل کردن یا وضو، و دو رکعت نماز نفل گذاردن. بعد از آن به ذکر
 یا نُور مشغول شدن و به این ذکر یک نُور سفید به غایت بَرّاق که آسمان و
 زمین همه از وی مُمتلی است تصوّر کردن. چون نوم غالب آید در همان
 ساعت بر مصلی به خواب رفتن و اگر باز چشم بکشد باز بی مهلت طهارت
 کردن و باز به ذکر و تصوّر و طهارت مشغول شدن، دفعِ خطرات می کند.
 می باید که در هر هفته دو شب این عمل را لازم گیرند به شرطِ جمع عزیمت،
 البتّه انتفای خطرات خواهد شد. والسلام.

*

مکتوب ﴿ ۹۸ ﴾

به جانب حقایق و معارف آگاه میان

شاه نورالله سلّمه الله

(شرف صدور یافت)

برادر عزیزالقدر شاه نورالله نورالله تعالی از فقیر ولی الله عفی عنه بعد از سلام محبت مشام مطالعه نمایند، نعم الهی که در دوستان جانی مشاهده کرده می شود شکر آن به کدام زبان ادا کرده آید:

ای که نعمت های تو از صد فزون شکر نعمت های تو از حد برون
عجز از شکر تو باشد شکر ما گر بود فضل تو ما را رهنمون
از آن جمله محبت مفراط در میان یک دیگر و فدا و ترک حظ نفس و طلب خیر برای یکدیگر، چه در دنیا و چه در آخرت و چه در غیب و چه در حضور، گویا یک تن اند و یک جان. این خصلت پاکیزه تا وقتی که هست إن شاء الله تعالی نورانیت صحبت متضاعف باشد و روزافزون و از آن جمله ترک رغبت به مستلذات دنیا الا به قدر ضرورت و ترک اعتراض بر حضرت مالک جلّ جلاله در مظاهر او و این صفت تا وقتی که هست مراتب ایشان در ترقی است.

در خاطر این عبد ضعیف محبتی از هر یکی به نوعی دیگر گل کرده و شاخ و برگ آورده. اگر به جانب برادر عزیز میان محمد عاشق دیده می شود قرّة عینی دیگر حاصل می شود. لطایف کامنه ای ایشان به غایت آگاه و لطیفه ای روح ایشان گدازی طرفه دارد و قلب نیز در این باب شاگردی روح می کند و لطایف اخلاق و فدا در یکدیگر خود ایشان را موصی است و اگر به جانب شما

نظر کرده می شود سُروری دیگر بر روی کار می آید. لطیفه خفیه آگاه است و قلب به تربیت در اصلِ فطرت افتاده است و در اصل جبلت استقامتی و متانتی دارد و ترکِ التفات به دنیا خود جبلت شما است. و اگر به جانب خواجه محمد امین دیده آید محبت مُفرط به نسبت خود و دوستان خود و فدای کلی مُشاهد می شود. لطیفه روح مهیا است و حسن اخلاق و لطایف شمایل خود جبلتی است و اگر به طرفِ حافظ عبدالرحمن ملاحظه می افتد گویا یک رویی و یک جهتی و فنا در یک دیگر به صورت ایشان متمثل شده و لطایف کامنه آگاه و مصداق و اخذِ یوم القیامة و عزیزان دیگر هم به همین اُسلوب نعم الهی اند. الحمد لله الذی لا تُحصی نعمه و لا ینتهی کرمه خدای تعالی از محض فضل و کرم خویش این نعم را روزافزون گرداناد. والسلام.

*

مکتوب ﴿ ۹۹ ﴾

به نام

پاینده خان روهیله رحمۃ الله علیه

(در هنگام فتح نواح جبال شرقیه هندوستان و کسرِ کنایسِ کفار

و منصوری اهل اسلام)

عزیز القدر، رفعت مآب، المجاهد فی سبیل الله، الرافع لکلمة الله پاینده خان سلمه الله تعالی و وفقه لما یُحبّه و یرضاه، از فقیر ولی الله عفی عنه

سلام محبت انتظام مطالعه فرمایند، آنچه شنیده می شود از سعی ایشان در
جهاد کوهستان، موجب فرح و خوشی و سبب دعا به ظهر الغیب می شود،
اللهم انصر من نصر دين محمد صلى الله عليه وسلم.

*

مکتوب ﴿ ۱۰۰ ﴾

به نام

خان زمان خان

(فوجدار سهارنپور عزّ ایراد یافت)

الله تبارک و تعالی مجدّد قانون شجاعت و دلاوری خانِ عوالی مرتبت
خان زمان جیو را مدّتِ مدید در ردّ مکاید طاغیان کفار از بیضه اهل اسلام
منصور و مظفر دارد، از فقیر ولی الله عفی عنه بعد از سلام سنّت اسلام،
واضح آنکه خطوط بزرگان پُهلّت در بیان دلجوئی و عاطفت آن رفیع القدر
به نسبت ایشان مقرون شرح خان فقر نشان، جامع مشرب ظاهر و باطن
جعفر خان جیو کمال عدالت و حق شناسی آن سامی المقام رسیدند. در
برابر آن فقرای بابِ الله بالحاح و تضرّع دعای حسن خاتمه با کمال آبروی
دنیا و آخرت ادا کردند. خدای تعالی به کمال فضل خود به اجابت مقرون
گرداناد و زیادتِ اعمال با خیر کرامت کناد. والسلام.

*

مکتوب ﴿ ۱۰۱ ﴾

رقیمہ کریمہ بہ حضرت والد بزرگوار کاتبِ حروفِ دامِ ظلّہ

شاه محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ

شرف صدور یافت

برادر عزیزالقدر میان محمد عاشق سلمہ اللہ، از فقیر ولی اللہ عُفی عنہ بعد از سلام محبت مشام مطالعہ نمایند، الحمد للہ علی کُلّ حال، از احکام بشریت چہ نویسد، باوجود رؤیت فعل واحد و رؤیت مشدّد و بودن عالم بہ طنابهای وُجوب چرا در کشاکش عالم غاسق حواس گم کند و عجز کشد و چرا در رنگ محبت اشیای کائنہ فاسدہ دامنگیر وقت او گردد. آری، «ذلک تقدیرُ العزیز العلیم»^۱. استیفای حکم ہر لطیفہ بُودنی است:

حجابِ چہرہ جان می شود غبارِ تَنَم

خوش آن زمان کہ از این چہرہ پردہ بر فگنم

و السلام.

۱- الانعام (۶)، آیت ۹۶؛ یس (۳۶)، آیت ۳۸؛ فصلت/خم السجدة (۴۱)، آیت ۱۲.

شاہ محمد عاشق پُہلتی رحمۃ اللہ علیہ

دیباچہ

الحمد لله الذي نزل الكتاب فيه آيات بينات و السلام على رسول يتلو صُحُفًا مطهرةً فيها كتبٌ قيّمة و على آله و اصحابه الذين بعد الأنبياء خير البرية.

اما بعد، فقیر کثیرالتقصیر احقر عباد الله الخالق محمد عاشق واضح می نماید که ولدی مرحوم عبدالرحمن غفره الله المئان و ادخله دار الجنان به جمع و تألیف مکتوبات مبارک حضرت مرشد الانام قطب العصر و فردالزمان حضرت شیخ ولی الله مد الله ظله فی الدوران احراز سعادت دو جهانی می کرد. چون تحریر آن به مکتوب اثنین بعد المأتین رسید، در سنه یکهزار و یکصد و شصت و هشت (۱۱۶۸ هـ) داعی اجل را لبیک گفت و سفر دار آخرت گزید، رحمه الله رحمة واسعة و أعطاه كرامةً سابعةً. پس این فقیر آن جلد را به همان مکتوب تمام کرده جلد ثانی را شروع نمود. حسی الله و نعم الوکیل و فی کلّ الامور علیه التوکل و التعویل.

شاہ محمد عاشق پُہلتی

مکتوب ۱۰۲

به نام بنده مؤلف

شاه محمد عاشق پُهلّتی عَفی عنه

در تعزیتِ ولدِ مغفور و مرحوم شرفِ صدور یافت

حقایق و معارف آگاه عزیزالقدر سجّاده نشینِ اسلاف کرام شیخ محمد عاشق سلمه الله تعالی از فقیر ولی الله عَفی عنه بعد سلام محبت مشام مطالعه فرمایند، خبر وحشت اثر رسید، ندانم که در برابر آن چه نویسم زیرا که حادثه‌ای واقع شد که در عالم بشریت حادثه شدیدتر از آن نمی‌باشد، جز آنکه دو نکته (که) از مخزوناتِ علم ایشان است هم برای ایشان یاد داده شود. یکی آنکه قدری که اثباتِ آن از ضروریاتِ شرع و عقل و وجدان است حقیقت آن است که واجب بذاته این سلسله تفصیلیه را واجب بالغیر ساخته تقدیم متأخر و تأخیر متقدم و تبدیل و تغییر گنجایش ندارد و حق نفوس قدسیه که در حق ایشان عنایتِ ازلیه حکم بلحوق حظیره القدس فرموده آن است که تشبث به این تدبیر کلی نمایند و آنچه آنجا واجب شده آن را به رضا و رغبت تسلیم گیرند.

نکته دیگر تأمل است در بعض بطون حدیث صادق مصدوق علیه من الصلوة اتمّها و من التحیات اکملها، اللهم ما رزقتني ممّا أحبّ فاجعله قوّةً لی فیما تُحبّ، اللهم ما رزوت عني ممّا أحبّ فاجعله فراغاً فیما تُحبّ.

حاصل این کلمه جامعه آن است که توحید اراده که در ذات او مندمج است حظی می‌طلبد و زرهی می‌خواهد. این حادثه را قوّتِ آن اراده باید ساخت

و معیار او باید نمود. و لنقصِر علی هذه الكلمات، «إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ»^۱، اعظم الله تعالى لكم الأجر و ألهمكم الصبر و السلام.

*

مکتوب ﴿ ۱۰۳ ﴾

به نام بنده مؤلف

شاه محمد عاشق پُهلّتی عَفی عَنْهُ

در همان مضمون شرف صدور یافت

حقایق و معارف آگاه عزیزالقدر، سجّاده نشین اسلاف کرام شیخ محمد عاشق سلمه الله تعالى از فقیر ولی الله عَفی عَنْهُ بعد سلام محبّت مشام مطالعه نمایند که بعض درجات که تقدیر الهی برای عهده از عبادِ مقرّین مهیا می سازد و در عالم ظاهر سببی برای آن موجود نیست لامحاله برای حکمت عدم خرم نظام به مصیبتی شدید که بالاتر از آن مصیبتی نزدیک این عبد نباشد مبتلا می گردانند تا حیازت آن درجه نماید. «ذلک تقدیرُ العزیزِ العَلیم»^۲، این مضمون در حدیث مرفوع آمده، این مصیبت را از این قبیل می دانم. می باید دانست: صبر تلخ است و لیکن بر شیرین دارد.

شیخ فقیرالله پیش فقیر ذکر کرد که چون والدۀ حضرت ایشان (عبدالرحیم) قدّس سرّه قضا کرد حضرت ایشان به کمال صبر بلکه رجا آن را تلقّی کردند. در آن ایّام روزی خفته بودند، شیخ فقیرالله نور عجیب بر سینه و روی حضرت ایشان به چشم ظاهر احساس کرد و این ماجرا پیش

۱- «إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ»: البقرة (۲)، آیه ۱۵۶.

۲- الانعام (۶)، آیه ۹۶؛ یس (۳۶)، آیه ۳۸؛ فُصِّلَتْ/ حَمَّ السجدة (۴۱)، آیه ۱۲.

حضرت ایشان ذکر نمود، فرمودند که این معامله اجرِ صبر است که به غیر صبر هرگز به دست نمی آید. این قصّه در أنفاس العارفين نوشته نشده، الحال فقیر را یاد آمد. عمر بن عبدالعزیز رحمته الله فرمود: یا بُنِیَّ لَأَنْ تَكُونَ فِی مِیزَانِی أَحَبَّ إِلَیَّ مِنْ أَنْ أَكُونَ أَنَا فِی مِیزَانِکَ، پسر گفت: یا ابتاه مراد تو نزدیک من از مراد من. پدر گفت: چه بار فرزندی بوده ای رحمتِ خدا بر تو باد.

در این اثنا که این خبر موحش رسید و خاطر به حسب عجزِ بشری زیر و زبر شد از ملکوت ندا در دادند که محمد فائق را می دانی که کیست؟ شیخ محمد ثانی است. بالجمله غم فرزندانِ مرحوم ما را هیچ نیست خدا تعالی شما را بر سر ایشان سلامت دارد بهتر از تربیتِ مرحوم تربیت خواهند یافت. عالم اختلاط است مصایب اینجا واجب الوقوع است. فقیر عزم مصمم داشت که بعد عید به پیش آن عزیزالقدر برسد و مقدمات تعزیت را بالمشافهه گوید اما به حسب بعض موانع بالفعل به نظر نمی آید، ... فقیرزاده محمد با والدۀ خود با اسبابِ مختصر نزدیک به عرس خواهند رسید. والسلام والا کرام.

*

مکتوب ﴿ ۱۰۴ ﴾

به نام بنده مؤلف

شاه محمد عاشق پُهلّی عَفِی عَنْهُ

در تسلی شرفِ صدور یافت

حقایق و معارف آگاه عزیزالقدر، سجّاده نشین اسلافِ کرام شیخ محمد عاشق سلمه الله تعالی از فقیر ولی الله عَفِی عَنْهُ بعد سلامِ محبّت انتظام مطالعه

نمایند، الحمد لله تعالى على العافية والمسؤول أن يُدِيمَهَا اللهُ عزَّ وجلَّ لنا و لكم.
 رقیمة کریمه رسید و حقیقت مندرجه معلوم گشت، تألم خاطر که
 به سبب تألم آن حقایق آگاه گذشته است، شرح نتوان کرد لیکن الحال همه
 مطلوب لسانی و قلبی آن است که حق عز و جل ایشان را به حقیقت صبر و
 رضا متحقق گرداناد، عوض هر المی که در هر وقتی از اوقات به خاطر
 ایشان گذشته جزای آن عاجلاً و آجلاً نصیب ایشان و اعقاب ایشان کناد.
 إنه قریبٌ مجیبٌ.

*

مکتوب ﴿ ۱۰۵ ﴾

به نام بنده مؤلف

شاه محمد عاشق پهلتي عُفی عنه

شرف صدور یافت

حقایق و معارف آگاه عزیزالقدر، سجاده نشین اسلاف کرام شیخ محمد
 عاشق سلمه الله تعالى از فقیر ولی الله عُفی عنه بعد سلام مطالعه نمایند، الحمد لله
 تعالى على العافية والمسؤول من جنابه أن يُدِيمَهَا اللهُ عزَّ وجلَّ لنا و لكم.

نامه مشکین شمامه منبی از شفای کلی برخوردار حافظ محمد فائق رسید
 و خاطر چمن چمن بشگفت، حمد الهی بجا آورده شد، خدای عز و جل در
 جمیع احوال ناصر و معین باد. این همه ایلام و انعام که بر سالک می رود
 به سبب آن است که از طبیعت او او را خلاص سازند یعنی هر چه ما خواهیم

بکنیم تو در میان مباش. «لکیلا تأسوا علی ما فاتکم و لا تفرحوا بما آتکم»^۱.
والسلام.

*

مکتوب ﴿ ۱۰۶ ﴾

به نام بنده مؤلف

شاه محمد عاشق پهلّتی عفی عنه

شرف صدور یافت

حقایق و معارف آگاه عزیزالقدر، سجّاده نشین اسلاف کرام شیخ محمد عاشق سلمه الله تعالی از فقیر ولی الله عفی عنه بعد سلام محبت مشام مطالعه نمایند، الحمد لله تعالی علی العافیة و المسؤول من جنابه أن یدیمها لنا و لکم. خاطر منتظر نوید صحت و عافیت برخوردار سعادت اطوار محمد فائق است، دعا درباب صحت کامله آن برخوردار کرده می آید. اگر آثار صحت و خفت مرض ظاهر است فهو المراد و اگر در تخفیف مرض و روز بروز کم شدن آن تعویق است انسب آن است که آن برخوردار را بر هر صفتی که باشد اینجا باید فرستاد که اینجا مداوا و تجویز و تشخیص مرض می توان کرد. اگرچه در دل رأی همین غالب می آید که عافیت و خیریت و صحت و سلامت است، هیچ وسواس نیست.

*

مکتوب ﴿ ۱۰۷ ﴾

به جانب بنده مؤلف

شاه محمد عاشق سلمه الله تعالى از فقیر ولی الله عفی عنه

(مشمول بر معرفتی غامضه از معارف خاصه آن جناب)

حقایق و معارف آگاه عزیزالقدر، سجاده نشین اسلاف کرام عزیزالقدر
 شیخ محمد عاشق سلمه الله تعالى از فقیر ولی الله عفی عنه بعد سلام محبت
 التزام مطالعه نمایند، مسئله ربط حادث با قدیم ادق مسایل معارف است،
 نکته‌ای از این مسایل برنگاریم که کافل حل اکثر اشکالات تواند شد.
 مرتبه‌ای که قبل از ماده و مدت است و آن معتبر است به عقل به اصطلاح
 فلاسفه، منفسخ شده بر طبق انفساخ عالم ماده و مدت. در این عالم مگسی و
 پشه‌ای موجود نمی‌شود مگر جهتی که مبدأ صدور آن در واجب تواند بود
 در مرتبه‌ای عقل موجود است و هر چه جهت او آنجا موجود است
 به نحوی از فعلیت در مرتبه‌ای عقل متحقق شد، هر چند هر چه در مرتبه‌ای
 عقل است کلی است اما به ازای جزئیات کلیات منحصره فی فرد واحد
 مرتسم است. باز در میان مجردات و مادیات راهی دیگر است که اکثر عقلا
 به آن پی نبرده‌اند و آن اقنوم و ضم است، مثل مراتب اعداد که معقول است
 با سلک گوهر که محسوس است و مثل تقدّم و تأخر مکانی که حاکی از تقدّم
 و تأخر مرتبه تواند شد و مثل فوقیت مکانی که حاکی باشد از فوقیت مرتبه،
 و تفصیل این مراتب بسیار است. اما هر چه از منسوبات مرتبه‌ای الوهیت
 عالمی است مقدّس بین المتخیل والمتوهم به وجهی که احدیت جمع

هر دو می تواند شد مظهر فعل و قهر است. داخل اسمای اله است و آنچه در مرتبه محسوس است بامظهر باانفصال و تقید در شرایع الهیه بلکه در مرتبه ای کلام نفسی که منبع شرایع الهیه است از مرتبه ای معبودیت ساقط افتاده هر چند اصل انتساب و ضمیمه و اقنومیه موجود باشد اینجا شبه مجوس بالکلیه برانداخته شد و کشف ناقصی که مثير فتنه ای تشکیک شده است از هم پاشید. والحمد لله أولاً و آخراً و ظاهراً و باطناً.

*

مکتوب ﴿ ۱۰۸ ﴾

در بیان لطایف نفسیه به بعض مخلصین

شرف صدور یافت

بسم الله الرحمن الرحيم^۱

الحمد لله وحده و الصلوة على نبيّه الذي لا نبي بعده.

اما بعد، لطیفه ای قلب پیش ما در جمیع بدن ساری است و پای او بسته به مضغه ای صنوبری است و احوال او وجد است و افراط محبت و خوف و رجا. لطیفه ای عقل در جمیع بدن ساری است و پای او بسته به دماغ است و احوال او یقین است و فراست و کشف و لطیفه ای نفس در جمیع بدن ساری است و پای او بسته به کبد است و احوال او صبر و توبه و زهد است.

۱ - علاوه بر سورة التوبة (۹) در آغاز هر سورة (۱۱۳) و النمل (۲۷)، آیه ۳۰.

لطیفه‌ای روح از بدن بیرون است و نظر او به قلبِ صنوبری است و احوال او
 انس و انجذاب. لطیفه‌ای سرّ از بدن بیرون است و نظر او به دماغ است و
 احوال او تجلّی و یادداشت. چون روح و سرّ در اوج باشند اتصال میسر آید،
 چون روح تقاعد کند تفرقه‌ای پدید آید، چون سرّ تقاعد کند انبساطی باشد
 بغیر یادداشت و خفی از بدن بیرون است و نسبتی خاص دارد با نفس ناطقه
 که به جمیع بدن متعلّق است و احوال مختص به آن توحید صفاتی و ذاتی
 است. اما بطن خفی و نورالقدس نیز نسبتی دارد با نفس ناطقه و احوال او
 انسیت ملا اعلی است و حجر بُهت بطن اوست. این است آنچه از مختار
 خود در این کاغذ ثبت افتاد. و للنّاس فیما یعشّقون مذاهب.

*

مکتوب ﴿ ۱۰۹ ﴾

به جانب عزیزی

که از راه کشف احوال او معلوم شده در نواحی عُمان مرقوم شده

بسم الله الرَّحْمَن الرَّحِیم^۱

من الفقیر إلى رحمة الله الکریم ولی الله بن عبد الرَّحِیم جعلَ الله تعالی مآلِهما النعم
 المقیم، إلى مَنْ أَعْرِفُهُ بِصِفَتِهِ، بَأَنَّهُ يَمْنِي الْأَصْلَ عُمانِي الْمَنْزِل، مُحَدَّثٌ، عَالِمٌ شَافِعِي،
 أَشْعَرِي، لَهُ أَسَانِيدٌ عَالِيَةٌ مُتَّصِلَةٌ، اجْتَمَعَ بِالْمَشَائِخِ وَأَخَذَ مِنْهُمْ وَ لَهُ عَمْرٌ طَوِيلٌ، أَحْمَرُ
 اللَّوْنِ، مَرْبُوعٌ جَمِيلٌ إِلَى الطَّوْلِ.

۱ - علاوه بر سورة التَّوْبَةِ (۹) در آغاز هر سوره (۱۱۳) و النَّمْلِ (۲۷)، آیه ۳۰.

یا مولانا السّلام علیکم ورحمة الله و برکاته. هذا الفقير مشتاق إلیکم، بینہ و بینکم
ایتلاف روحانی و إن کان الله تعالی أراد الاجتماع فسیکون، فتفضلوا علینا بالاعلام
باسانیدکم و مقرأتکم و مشائخکم و سائر فوائدکم و تفضلوا بالاجازة لیسکن بذلك
القلب إلی أن یجیی وقت الاجتماع و ادعوا الله بالعافیة و البركة فی النفس و الأولاد و
الأصحاب. و السّلام علیکم و الاکرام.

*

مکتوب ﴿ ۱۱۰ ﴾

به نام بنده مؤلف

شاه محمد عاشق پُهلّتی عَفی عنه

در ارشاد بعض فواید شرف صدور یافت

حقایق و معارف آگاه عزیزالقدر، سجّاده نشین اسلاف کرام شیخ محمد
عاشق سلمه الله تعالی از فقیر ولی الله عَفی عنه بعد سلام مطالعه نمایند،
مکتوب بهجت اسلوب در اخبار از حادثه عجیبه که در قریه (پُهلّت) واقع شد
و چشم شوم طبعان آن را بهانه ای جلب منافع عاجله ساخته، رسید. خاطر
ایشان از این جهت جمع باشد و در پی نباشد و (بر) نصر الهی اعتماد نمایند:
إذا جاء نهر الله بطل نهر عیسی برای تسخیر حکام عملی است مؤثر، دو روز دو
صد بار یا رَحْمَن کلّ شیء و راحمه بعد تجدید وضو دو رکعت نفل به نیت تسخیر
زبان خوانند، روز سوم غسل کرده دو رکعت خوانده هزار بار اسم مذکور
بخواند و همین اسم بر دست چپ خود بنویسد، بعد از آن (همّت به طرف
ایشان کرده) او را زبانی گوید یا رقعہ بنویسد، اغلب که اطاعت کند.

این عمل دو سه دفعه بکنند. ظن فقیر است که محتاج به تدبیر دیگر نخواهند شد. والسلام.

*

مکتوب ﴿ ۱۱۱ ﴾

به نام بنده مؤلف

شاه محمد عاشق پُهلّتی عَفی عَنْهُ

شرف صدور یافت

حقایق و معارف آگاه عزیزالقدر، سجّاده نشین اسلاف کرام شیخ محمد عاشق سلمه الله تعالی از فقیر ولی الله عَفی عَنْهُ بعد سلام مطالعه نمایند، الحمد لله علی العافیة و المسئول من جنابه أن یدیم العافیة لنا و لکم.

نامه مشکین شمامه متضمن عافیت و خیریت رسید، حمد الهی بجا آورده شد. ازالة الخفاء به آخر مذهب فاروق اعظم رحمته الله علیه رسید، و بعد رمضان إن شاء الله تعالی مقامات فاروق اعظم رحمته الله علیه به آیین شایسته در قید تحریر خواهد آمد، بعد از آن مناقب ختین خواهد بود. ایام اعتکاف همه در یاد کردن آن صحبت‌های گذشته می رود، شعر:

وَ کانت بالعراقِ لنا لیالٍ سرّقناهُنَّ من أیدی الزمانِ

فی الواقع افکارِ ظلمانیه این قدر از هر جانب احاطه می کند که به هزار حيله خود را جمع کرده می شود. والسلام.

*

مکتوب ﴿ ۱۱۲ ﴾

به نام بنده مؤلف

شاه محمد عاشق پُهلّتی عُفی عنه

متضمن بعض بشارات عظیمه شرف صدور یافت

حقایق و معارف آگاه عزیزالقدر، سجّاده نشین اسلاف کرام شیخ محمد عاشق سلمه الله تعالی از فقیر ولی الله عُفی عنه بعد سلام محبت التیام مطالعه نمایند، نامه ای گرامی رسید و حقیقت مندرجه معلوم شد، شکر الهی ادا نموده شد. الحمد لله الذی جعلک مَنْ یکشفُ بسببه البلاء عن البلاد و العباد، الحمد لله الذی جعل لک قبولاً كما ورد فی حدیث (محمد بن سیرین) الحمد لله الذی جعلک و کراً تستقرّ فیهِ (نَسْمَة) الأرواح الطیّبة مِنَ الأحياء و الأموات. هر کلمه از این کلمات را شرحی است غالباً به خاطر آن عزیزالقدر به مجرد التفات حاضر شود. از نعم الهی در این ایّام آن است که صبیّه متولّد شد، چون خانه ما از اسم فاطمه خالی شده بود همیشه به خاطر این خطر می گذشت، این صبیّه را فاطمه نام کرده شد.

*

مکتوب ﴿ ۱۱۳ ﴾

به نام بنده مؤلف

شاه محمد عاشق پُهلّتی عُفی عنه

شرف صدور یافت

حقایق و معارف آگاه عزیز[القدر]، سجّاده نشین اسلاف کرام شیخ محمد عاشق سلمه الله تعالی از فقیر ولی الله عُفی عنه بعد سلام محبت مشام مطالعه

نمایند، الحمد لله على العافية و المَسْئُول من جنابه الكريم، أن يُدِيمَ العافية لنا و لكم. نامه مشكين شمامه رسيد و حقيقت مندرجه به و ضوح پيوست. احيای رساله الانتباه قصد کرده اند، احياء الله تعالى الطريقة بكم و بعقبكم و تهيككم و عقيكم على معارفه، داخل کردن قصه الباس خرقه از دست حسين عليه السلام و ذکر اويسيت شعائر اربع و واقعاتی که مشعر به آن است مناسب است، البته داخل بايد ساخت. و السلام.

*

مکتوب ﴿ ۱۱۴ ﴾

به نام بنده مؤلف

شاه محمد عاشق پُرهلتی عَفَى عَنْهُ

شرف صدور یافت

حقایق و معارف آگاه عزیزالقدر، سجاده نشین اسلاف کرام شیخ محمد عاشق سلمه الله تعالى از فقير ولی الله عَفَى عَنْهُ بعد سلام محبت مشام مطالعه نمایند، الحمد لله عز و جلّ على العافية و المَسْئُول أن يُدِيمَ العافية لنا و لكم. رقیمه ای کریمه رسيد و حقيقت مندرجه معلوم شد، اتمام تبیيض الانتباه معلوم شد. جزاکم الله خير الجزاء و احيى علوم الدين بكم و بعقبكم، آمین. بسويد و تبیيض و درس إزالة الخفاء می رود. در این ایام که مطلبی بس عالی قصد کرده شد التجا از جناب الهی آن است که سرانجام دهد. در آن تدوین مذهب فاروق اعظم عليه السلام به طریق اختصار و ایجاز و آن جزو إزالة الخفاء خواهد بود. غرض ترتیب مذهب به اجمال که حنفی و شافعی و مالکی تفصیل آن است تا آن را ملاحظه کرده نشود، معلوم نگردد. و السلام.

*

مکتوب ﴿ ۱۱۵ ﴾

به نام بنده مؤلف

شاه محمد عاشق پُهلّتی عَفی عنه

در ارشاد بعض مکاشفات خاصه و جواب بعض مسایل

حقایق و معارف آگاه عزیزالقدر، سجّاده نشین اسلاف کرام شیخ محمد عاشق سلمه الله تعالی از فقیر ولی الله عَفی عنه بعد سلام محبت مشام مطالعه نمایند، الحمد لله علی العافیة و المسؤل من جنابه أن یدیم العافیة لنا و لکم. مکتوب بهجت اسلوب رسید و حقیقت مندرجه به وضوح پیوست. رساله تدوین مذهب فاروق اعظم رحمته الله علیه با نوعی از تطبیق در مختلفات مذاهب اربعه تا ابتدای کتاب الزکوة رسید. امیدواریم که به فضل الهی کاشف مشکلات بسیار گردد و این فقیر ارواح کاملان گذشته را سیر کرده در هر یک خاصیتی یافته. خاصیت فاروق اعظم رحمته الله علیه حل مشکلات ملّت است. اگر مسئله ای پیش آید که معرفت آن مشکل شود تلبس به قوّت روحانیت فاروق اعظم رحمته الله علیه باید کرد. تلبس به آن همان و حل مشکل همان. چون نوبت ذکر مآثر فاروق رحمته الله علیه رسید. در این ضمن تلبسی به قوّت روحانیت از رضی الله عنه واقع شد. مشکلات ملّت از هم پاشیدن گرفتند. فقیر اغتنام فرصت نموده چند قدم از این وادی طی [کردن] گرفت. و الله الموفق و المعین. ظاهر این است که توسط شیخ مجدالدین بغدادی، میان شیخ علی لالا و شیخ نجم الدین کبری و عدم توسط او هر دو صحیح است مانند آنچه در میان ملا یعقوب الجرخي عن الشيخ علاء الدین عطار عن خواجه نقشبند و یعقوب الجرخي عن خواجه نقشبند می گوید هر دو صحیح است.

شیخ مجدالدین بغدادی اعظم خلفای شیخ نجم الدین کبری بوده است و در حیات شیخ گذشته. شیخ کمیل بن زیاد از آن جماعت است که حضرت عثمان رضی الله عنه او را اخراج کرده بودند همراه اشتر، هیچ دانسته نمی شود که صوفیه چرا در میان صوفیه و حضرت مرتضی به توسط او راضی شده اند. والسلام.

*

مکتوب ﴿ ۱۱۶ ﴾

به جانب حقایق آگاه
شاه نورالله سلّمه الله تعالی

شرف ارقام یافت

حقایق و معارف آگاه عزیزالقدر، شاه نورالله نوره الله تعالی از فقیر ولی الله عَفَى عَنْهُ (بعد) سلام محبت التیام مطالعه نمایند، رقایم ایشان مکرر رسیدند و کیفیت مرض برخوردار عطاء الله و شفای او معلوم شد. الحمد لله علی نعمائه التي لا تُحصی و لا احصائها يُرجی. به آن عزیزالقدر جهتی داریم از محبت که از ازل تا ابد مستمر است و آن جهت محتاج پرورش به علاقه های دیگر نیست. اما سنت الله چنین جاری شده که محبت ذاتی با محبت اسمایی و صفاتی دو بالا شود و حسن ذاتی با محاسن متعاقب الوجوه مجتمع گردد. این شعشه در عالم شهادت عکس خود افکند و آن [جلب کننده] با محبتها و علاقه های دیگر باشد. بالجمله این علاقه که بابت نسبت برخوردار محمد متجدد شد با علاقه ای اولی بابت نسبت عبدالعزیز چه قدر بهجت خاطر دارد

که شرح نتوان کرد. از جمله فواید این علاقه اصلاح امر فرزند است و آنگاه بود و باش او در نظر ما باشد با والده موافقت مستحکم پیدا کند زیرا که اول سلسله جنباتی این علاقه از والدهاش بود که وی اولاً عزم آن کرد بعد اتمام از همه بیشتر مبتهج گشت.

*

مکتوب ﴿ ۱۱۷ ﴾

به جانب

مولوی عبدالقادر جونپوری رحمۃ اللہ علیہ

[در جواب مکتوب ایشان که متضمن سؤالی بود، شرف ارقام یافت]

بسم الله الرحمن الرحيم

أهلاً بالملفوفة اضحت معاملها
تهدى إليّ سنّ من نور ثانيها (كذا)
جرّ له همّة علوية فقضت
كل المقاصد دانيها و قاصيها
فلا يُغادر علماً غير مكتسب
ولا فضائل إلا و هو حاويها
من جونفور إذا هبّ رياح رضى
منها تعطّرت الدّنيا و ما فيها
من الفقير إلى رحمة الله الكريم
احمد المدعو ولي الله بن عبدالرحيم، إلى جامع
الفضائل، كريم الشّماثل مولانا عبدالقادر لازال ملطوفاً به في الباطن و الظاهر.
أما بعد، فقد وصل إليّ مکتوبکم الشریف الدال على مخرجکم المضیف يعرض على
مسئلة حارت في بواديها الافکار و تقاعست دونها الأنظار و كيف لي بجوابها ورقة
ادخلها في كلمة لکنّي اذکر نکته.

قولکم فی تقریر المعنی الثالث للتوحید ذوات الممكنات بحذاقیرھا و ذوات
المجعولات بنقیرھا و قطمیرھا هالکة فی شبح جوهرھا ماطلة فی جد أنفسھا، فلولا
فیض الواجب لم یکن هناك ذات و لم یعقل ماهیته و إنما تصدرھا و وضوحھا للحکم
علیھا و بها بالنظر إلی الذات المنبثت فیضھا الممتد ظلھا. انتهى.

هو بعینه معنی وحدة الوجود عند المحققین من أهل المعرفة و الشهود غیر أن
الناس لهم السنة شتی بعضها من قبیل التجوز و المسامحة... [کرم خورده] قبیل
التحقق و الفاتحة. شعر:

عِبَارَاتُنَا شَتَّى وَ حُسْنُكَ وَاحِدٌ وَ كُلُّ إلی ذَاكَ الْجَمَالِ يُشِيرُ

فهذا فیض الوجدانی بالذات المتکثر باعتبار القوابل یسمى بالفیض الأقدس من
جهة صدور الماهیات و بالفیض المقدس من جهة صدور الفعلیات و لوازم الوجود
الخارجی.

أما قولهم، هو الوجود المطلق فلا یعنون بالمطلق الأمر المنتزع من الأفراد كما یقرره
المتکلم من کلیات و لا الموجود فی ضمن الأفراد بالاستقلال كما زعمه الحکیم و لكن
أمراً هو متحقق فی نفسه متعین بذاته [استندت] نسبتھ إلی الممكنات بأسرها و العقل
مقول علی معنین أحدهما النفس الناطقة و کل معرفة فإنما هی قائمة بالنفس حاصلة بها و
ثانیها قواعد أسسها قومٌ اشتغلوا بالعلوم العقلیة، و رُبَّ دقیقة فاقت تلك القواعد، و
بعد فإن الحالة الراهنة لاتسع لأكثر من هذا و عسی أن یكون بعد ذلك عود، و المرجو
من مکارم اخلاقکم أن لاتنسونا فی صالح دعواتکم و لا من لطیف مکاتباتکم فإن
المکاتبة نوع من الاصطحاب و العبرة بمناسبة الأرواح لا بمقارنة التراب. أحسن الله
تعالی إلیکم و أفاض نعمه علیکم. و السلام.

مکتوب ﴿ ۱۱۸ ﴾

به نام

میر فتح الله رحمته الله

بن میر عزیزالله بن ملا مرادالله محدث

[در ارشاد بعض آداب طریقه]

بسم الله الرحمن الرحيم^۱

برادرم عزیزالقدر میر فتح الله فتح الله علیه ابواب معارف، از فقیر ولی الله عفی عنه بعد سلام محبت انتظام مطالعه نمایند، بیعت متوارثه صوفیه دو قسم است: بیعت تحکیم و بیعت تبرک همچنین خرقه متوارثه صوفیه دو قسم است: خرقه تحکیم و خرقه تبرک. تحکیم عبارت از آن است که طالب وصول إلى الله تبارک و تعالی با شیخی که جامع ظاهر و باطن باشد ارتباط درست کند و التزام نماید که آنچه این شیخ مرا فرماید از اشغال و اعمال مقربیه که شریعت غرا بدان وارد شده، به عمل بیارم و به راه متابعت وی بروم. این نیت دل خود را به علامتی ظاهر نشانمند سازد و پیش این شیخ بیاید و با او بیعت کند یا خرقه از دست او پوشد.

و تبرک عبارت از آن است که با سلسله‌ای از سلاسل صوفیه اعتقاد بهم رساند و محبت عظیم پیدا کند و متوقع شفاعت آن جماعه گردد به حکم حدیث صحیح المرء مع أحب^۲ خواهد که محیا و ممات و حشر او با این جماعه باشد محبت را به نشانی معلم کند و با شخصی از آن جماعت

۱- علاوه بر سورة التوبة (۹) در آغاز هر سورة (۱۱۳) و النمل (۲۷)، آیه ۳۰.

۲- صحیح البخاری: ادب ۹۶؛ ترمذی: زهد ۵۰.

بیعت نماید یا خرقه‌ای از دست او پوشد. هر چند نیت تجرد للوصل إلى الله محکم نکرده است. و این شخص را هم ضرور است که بعض اوراد و اشغال قوم به عمل بیارد به حسب تیسر. اگر گویی که شریعت غرا برای جمیع افراد بنی آدم وارد شده و احکام شریعت در کتاب و سنت ظاهر است احتیاج تحکیم شخصی خاص چه باشد؟ جواب گویم: آری اعمال مقربۀ إلى الله و افکار و اوراد و احوال و مقامات همه در شریعت وارد شده اما فرود آوردن هر چیزی در محلّ خود میسر نمی شود الا شخصی را که در آن باب تجربه کرده باشد و به آن چیزها رنگین شده، نمی بینی که محدّثان با وجود کمال تبخّر در احادیث و آثار محتاج فقیه می شوند در استنباط احکام دینیه به مأخذ آن و محتاج مفسّر می شوند در تنبّه به مأخذ تفسیر و استنباط آیات و مانند آن. و این علّت احتیاج علمای متبحرین است به شخصی که سالک مقامات باشد و کارها کرده واقعات دیده و احتیاج عوام الناس که آن احادیث و آثار را نشناخته اند پُر ظاهر است.

و نکته‌ای دیگر است (که) بار یک ترازین و آن است که شریعت غرا قرا بادین است که دواى هر مرضی از امراض نفسانیه در آنجا مذکور است «لَا يُغَادِرُ صَغِيرَةً وَ لَا كَبِيرَةً إِلَّا أَحْضَاهَا»^۱، لیکن تدبیر شخص خاص مثلاً این شخص خاص را ذکر زبان أنفع است یا ذکر قلبی، تبّتل و عزلت بهتر است یا اختلاط ناس و صحبت، موقوف بر حدس صاحب بصیرتی است که مهارت تامّه حاصل نموده باشد. نمی بینی که فنون علم بلکه صناعات همه محتاج تعلیم و تعلّم و ممارست اصحاب آنهاست.

بالجمله طریق بیعت تبرک آن است که شیخ با تلمیذ مصافحه کند و هر دو تلفظ نمایند به آنچه مراد بیعت است و این مصافحه و تلفظ از مشایخ طریقه به فقیر دو نوع رسیده، یکی آن که شیخ دست راست خود را بر دست راست تلمیذ نهد و بگوید ترا به فرزندى قبول کردم و وصیت می کنم ترا به متابعت آنحضرت صلی الله علیه و آله و محبت مشایخ سلسله فلانیه و تلمیذ گوید ترا به شیخی قبول کردم و متابعت آنحضرت صلی الله علیه و آله و محبت مشایخ سلسله فلانیه موافق وصیت تو بر دل خود محکم گرفتم و این از مشایخ عرب به فقیر رسید، و ظاهر قوله تعالى «يَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ»^۱ به آن دلالت می نماید. نوعی دیگر آنکه دو دست تلمیذ را در میان دو دست خود گرفته به کلمات مأثوره که از جناب حضرت رسالت صلی الله علیه و آله ماثور شده تلقین نماید و این عمل والد فقیر بود قدس سره. می فرمودند که در مقام منام به حضرت رسالت صلی الله علیه و آله بیعت من به این صفت بود که دو دوست مرا در میان دو دست خود گرفتند پس محبوب نزدیک من همین طور است و نیز فقیر حقیر را عَفَى عَنْهُ چون دولت مبايعت در رؤیا میسر آمد به همین صفت بود، و کلمات مأثوره آن است که شیخ خطبه مأثوره بخواند: الحمد لله نحمده و نستعینه و نستغفره نعوذ بالله من شرور أنفسنا و من سيئات أعمالنا^۲، من يهده الله فلا مضل له و من يضلله فلا هادي له و اشهد أن لا إله إلا الله و أشهد أن محمداً عبده و رسوله صلى الله عليه و سلم. بعد از آن دو سه آیت مناسب معنی تلاوت نماید: «إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللَّهَ يَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ فَمَنْ نَكَثَ فَإِنَّمَا يَنْكُثُ عَلَى نَفْسِهِ»^۳.

۱- الفتح (۴۸)، آیه ۱۰.

۲- نعوذ بالله من شرور أنفسنا و من سيئات أعمالنا (أبو داود)

۳- الفتح (۴۸)، آیه ۱۰.

«يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ وَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ»^۱.
 بعد از آن گوید بگو: آمَنْتُ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بما جاء من عند الله على مراد الله و
 آمَنْتُ برسولِ الله صَلَّى الله عليه و سلم على مرادِ رسولِ الله صَلَّى الله عليه و سلم
 تبرأتُ من جميع الكفر و العصيان استغفر الله الذي لا إله إلا هو الحي القيوم و أتوبُ
 إليه، بايَعْتُ رسولَ الله صَلَّى الله عليه و سلم بواسطة خلفائه على خمس شهادة أن
 لا إله إلا الله و أن محمداً عبد الله و رسوله و إقامة الصلوة و إيتاء الزكاة و صوم رمضان
 و حج البيت إن استطعتُ إليه سبيلاً. بايَعْتُ رسولَ الله صَلَّى الله عليه و سلم بواسطة
 خلفائه على أن لا أشرك بالله شيئاً و لا أسرق و لا أزني و لا أقتل و لا آتي ببهتان افتريه
 بين يدي و رجلي و لا أعصيه في معروف.

بعد از آن گوید، بگو: أخذتُ الطريقة الفلانية المنسوبة إلى الشيخ الأعظم و
 القطب الأفخم الشيخ فلان اللهم ارزقنا فتوحها و احشرنا في زُمرَةِ أوليائها برحمتك
 يا ارحم الراحمين.

بعد از آن می باید که شیخ در باب تلمیذ دعای استقامت کند و به جهد
 همه از جناب الهی حسن خاتمه تلمیذ مسئلت نماید بعد از آن صلوة
 مسنونه مثل اشراق و ضحی و صلوة الزوال و اوایین و تهجد امر کند و اُوراد
 صبح و شام و وقت منام بر وجه اختصار تعلیم نماید، خصوصاً مسبوعات
 عشر که معمول اکثر صوفیه است رضوان الله علیهم و تأکید بلیغ در اقامت
 شریعت و اجتناب از بدعات و اهواء و فحش و غیبت و سایر آفاتِ لسان
 ضرور است و لیکن هذا آخر الکلام، و الحمد لله عزَّ و جلَّ و الصَّلوة و السَّلَامُ على
 سَيِّدِ الرُّسُلِ الْكَرَامِ.

*

مکتوب ﴿ ۱۱۹ ﴾

به جانب

محمد صالح خان رحمۃ اللہ علیہ

که از اقربای میر جمله است، در جواب بعض سؤالات وی مرقوم شده

سُلاله‌ای دودمانِ نجابت سرِ خاندان کرامت خواجه محمد صالح خان از فقیر ولی الله بعد سلام محبت التیام مطالعه نمایند، مکتوب بهجت اسلوب رسید، چون مُنبی بود از عافیت و سلامت آن عزیزالقدر موجب خوشی خاطر و جمعیت دل گردید. خدای تعالی در هر جا از آفات مصئون و به نعم کونین مقرون دارد. به تحریر آمده بود که بعض آیات و سُور و اُسما و ادعیه که از بزرگان به جزم [یا محترم] نقل کرده شد که این آیه مثلاً این خاصیت دارد الحال موافق آن به عمل آورده شد اما اثری ظاهر نشد. از این جهت شک و شبه به خاطر می‌گذرد.

مخدوما! آنچه سلف کرام در خواص آیات عظام نوشته‌اند همه واقعی است اما دو نکته به خاطر باید نشاند از شکوک و شبهات مخلص به دست آید. یکی آنکه حکم این آیات حکم ادویه ظاهری است. چنانکه طبیب فرماید که فلان دوا مُسهل است باز تأثیر آن در جمیع ابدان یکسان یافته نمی‌شود در یک بدن که اخلاط خام دارد هیچ تأثیر نمی‌کند و در بدن دیگر فی الجمله تأثیر می‌نماید و در بدن سوم تأثیر او کامل و وافر یافته می‌شود، همچنان مزاج نفوس انسانی به اعتبار تأثیر اسما و آیات مختلف افتاده است تا مزاج هر کس چه باشد.

نکته‌ای دوم آنکه آنچه سرنوشت آدمی است در بطن اُمّ که واسع الرزق است یا تنگ روزی از وی تجاوز نمی‌کند مگر مقدار یک جزو ربع به نسبت یک چیز زیاده از این توقّع نباید داشت. بالجمله به تحریر درآمده بود که سورة اخلاص هزار بار برای کشایش رزق هر روز می‌خوانند و درود اللّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ وَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ هزار بار می‌خوانند و اثری بر آن مترتب نشده.

مخدوما! از مشایخ کبار این هر دو منقول است و سبب عدم تأثیر همان که سابق اشاره کرده شد. در خاطر فقیر می‌رسد که آن عزیزالقدر بعد تهجد دو رکعت نفل خوانده ثواب آن به اجداد کرام خود بخشند و به جانب ارواح ایشان چشم همّت بسته استمداد کنند و یک هزار بار یا خَفِيَ الْأُلُطَافِ اِدْرِكْنِي بِلُطْفِكَ الْخَفِيِّ بخوانند و بعد از آن «یا مُجِيبُ» پنجاه و پنج بار بخوانند تا چهل روز. اغلب که به قدر نصیب سرنوشت به قدر یک پاؤ تخمیناً اثر زیاده خواهد داد. این اسم [را] از خواجگان دهبیدی و خواجگان جویباری به فقیر اجازت رسیده است، به ایشان اجازت داده شد. وَالسَّلَام.

*

مکتوب ﴿ ۱۲۰ ﴾

به نام

بابا فضل الله کشمیری رحمته الله

[که یکی از بزرگزاده‌های اهل کشمیراند و از جناب حضرت ایشان مستفید]

حقایق و معارف آگاه بابا فضل الله سلمه الله تعالی از فقیر ولی الله بعد سلام مطالعه نمایند، فضایل مآبان و حیدالدین خان و فریدالدین خان برادرزاده‌های

قاضی مرادالدین خان است جوانان شایسته مُکتسی به فنونِ علم. والد ایشان در کشمیر یکی از خوبان عصر در ناحیه‌ای [بهار] قدری جاگیر دارند که وجه گذرانشان همان است، در این ایام بر جاگیر ایشان خللی رویداده لهذا نوشته می‌شود که حقیقت ایشان مفصل وقتی از اوقات پیش نواب وزیرالممالک صانۀ الله عمّا شانه و آیدۀ الله و أعوانه ظاهر باید ساخت و از این فقیر [بعد] سلام باید رسانید که به قدر امکان توجه به احوال این جوانان شایسته اهل فضل مطلوب است. با فقیر خصوصیت اخلاص دارند و جوهر پاک و از جماعت خیر بالذات تصوّر باید نمود و در اظهار این معنی تغافل نباید کرد. والسلام.

*

مکتوب ﴿ ۱۲۱ ﴾

به بعض عزیزان متضمن بعض نصایح

شرف صدور یافت

رقیمتین کریمتین در احسانِ احوال و ورود نمودند و از صحت و سلامتی مُنبی شده موجب حمد الهی گشتند چون این قدر ظاهر است که از ابتدای خلق عالم تا حال احوال وُلاة یکسان نیست و اقبال زمانه و ادبار آن بر سجال ذنوب است خاطر شریف را در تشویشات گذاشتن مقتضی رأی کلی نه و چون مواعید الهی از اوقات معینه‌ای خود نه متقدّم می‌شود و نه متأخّر، ذهن صافی خود را در احادیث جزبزه سردادن موافق حکمت نی. چرا این

اوقات در اصلاح امور معاد صرف نشود؟ تا چون نوبت زمانه بازگردد برکات عبادت ماضیه مضاعفش گرداند. آنچه معتقد فقیر است آن است که آلام ظاهره بابی دیگر است از برای مشاهده‌ای محوّل احوال و خواه و ناخواه جذاب است به جانب التجا به جناب قادر بی چون، چرا تماشایی این عنایت معنوی نباشند؟ والسلام.

*

مکتوب ﴿ ۱۲۲ ﴾

به نام

خواجه محمد حاجی رحمۃ اللہ علیہ

که از خاندان بزرگزاده بود، در ارشاد بعض آداب طریقه

خلاصه خاندان شرف خواجه محمد حاجی را منعم حقیقی عز و علا به انواع نعم محظوظ و از اصناف نعم محفوظ دارد، آمین یا ربّ العباد. از فقیر ولی الله عفی عنه بعد سلام محبت مشام مطالعه نمایند که نامه گرامی در احسن احیان رسید و عهد محبت سابقه که الأرواح جنود مجنّده و عقد الفت لاحق که هنوز چهل روز نشده بود که تقریبی که موجب الفت باشد متحقّق شد و شرح این قضیه از زبان سلاله الکرام والد شریف خویش شنیده باشند مجدّد گشت. بناءً علی هذا شجره طیّبه‌ای مشایخ قدس الله تعالی نوشته شد و این قدر در ارتباط به این سلسله شریفه ان شاء الله تعالی کافی خواهد بود و چون ملاقات میسر آید مصافحه بیعت هم به ظهور خواهد رسید.

غرض آنکه اصل طریقه‌ای این بزرگواران تصحیح عقاید است بر منهاج سلف صالح و موافق ساختن عمل به سنت سنی، در همه حال اتباع شریعت کردن و از بدعتها اجتناب نمودن در اوقات خلوات به نیایش و نیاز به جانب مبدأ فیاض متوجّه شدن و کلمه طیبه را مکرر ساختن، باقی بر ملاقات ظاهر موقوف داشته شد. والسلام.

*

مکتوب ﴿ ۱۲۳ ﴾

به جانب

سید غلام علی رحمۃ اللہ علیہ

از سادات بارهه است، به جناب حضرت ایشان ارادت دارد، نوشتند

سیادت و نقابت پناه سید غلام علی از فقیر ولی الله عفی عنه بعد سلام محبت مشام مطالعه نمایند، الحمد لله علی العافیة نامه‌ای مشکین شمامه رسید و حقیقت مندرجه به وضوح پیوست [رسید] همان طور که مذکور شده اسم مبارک می خوانده باشند. از این اسم کدام اسم بهتر خواهد بود؟ ان شاء الله تعالی به آهستگی آثار و برکات ظاهر خواهد شد اگرچه در این زمانه جمعیت تمام مثل عنقا است بنابر حالت اضطرار که نوشته بودند مضایقه نیست که همراه شمس الدین عای خان باشند تا وقت ملاقات از احوال خویش مطلع نموده باشند. امید دارند که خدای عز و جل به عافیت و

جمعیت اقامت ایشان در این شهر میسر کند تا دل سیر ملاقاتها می شده باشد.
والسلام و الاکرام.

*

مکتوب ﴿ ۱۲۴ ﴾

به نام

سید غلام علی رحمۃ الله علیه

در ارشاد بعض اشغالِ طریقت ارقام یافت

سیادت و نجابت مآب سید غلام علی سلمه الله تعالی از فقیر ولی الله
عُفِی عَنْهُ بعد سلام محبت مشام مطالعه نمایند که رقیمه کریمه رسید و
حقیقت مندرجه معلوم شد. پنج هزار بار کلمه لا اله الا الله تقسیم کرده در
روز و شب می گفته باشند بعض به زبان بعض به دل. در لفظ لا اله حقارت
ماسوی الله و از نظر اعتبار انداختن فهم کنند و در لفظ الا الله نظر همّت
به جانب مقدّس انداختن و به وصف محبت به این جانب متوجّه شدن لازم
گیرند، و در سفر یک هزار بار «یا حفیظ» دو عدد کم می خوانده باشند و بعد
عشا صد مرتبه هر درود که خواهند بخوانند و بعد فراغ از درود حلیه مبارک
آنحضرت صلی الله علیه و آله ملاحظه نمایند و به دل و زبان اقرار نمایند که بیعت کردم
به شما و آنچه امر شماست قبول کردم و آنچه مرضی شما نیست از وی
بیزار شدم. این عمل فایده ای دارد بر آنچه در این رقیمه نوشته شد عمل
نمایند تا وجود ملاقات. بعد از آن آنچه دیده می شود زیاده کرده می آید.
والسلام.

*

مکتوب ﴿ ۱۲۵ ﴾

به نام بنده مؤلف

شاه محمد عاشق پُهلّتی عُفی عنه

[در استحسان بعض معلومات معروضه و ارشاد معرفتی غامضه]

حقایق و معارف آگاه عزیزالقدر سجّاده نشین اسلاف کرام شیخ محمد عاشق سلّمه الله تعالی از فقیر ولی الله عُفی عنه بعد سلام محبت مشام مطالعه نمایند، الحمد لله علی العافیة و المسؤل من جنابه إدامة العافیة لنا و لكم. نامه مشکین شمامه در شرح تدلی کل در ضمن تدبر آیه النور فائض شد و در بیان حجب نورانی و ظلمانی رسید، ع:

ای وقت تو خوش که وقت ما خوش کردی!

الحمد لله عزّ و جلّ علی هذه المعرفة العظيمة التي إنّما بُعث الأنبياء عليهم السلام مُعرّفين لها و کاشفین عنها و ناهیک بها من [شرف]. در علم معارف لقمه ای که در دهان ما نهاده اند همین معرفت است. در ایام خلوات مرّة بعد اُخری و کرّة بعد اُولی در این تدلی کلّ نظر کرده شد، ظاهر گشت که بر قوّة جسمانی نفس مدبّرة بکلیّة ما فی الکون اعتماد دارد و این قوّة جسمانی که مدار اعتماد شده بهترین عالم است و ترتیب ملایکه و درجات جنّت به قرب و بُعد مشخص شده و این اعتماد شانی عجیب دارد تجلّی اعظم که مجرد محض است اصل اعتماد او مثل اعتماد منسوب الیه است بر منسوب در عالم شهادت بین الکواکب و منسوباتها. باز این اعتماد انشا کرده است نوری را که نایب

مجرد محض در مرتبه‌ای احدیت الجمع جهل مطلق و وهم مطلق تواند بود.
«ذلك تقدير العزيز العليم»^۱. والسلام.

*

مکتوب ﴿ ۱۲۶ ﴾

به نام مؤلف

شاه محمد عاشق پهلّتی عُفی عنه

شرف صدور یافت

حقایق و معارف آگاه عزیزالقدر سجّاده نشین اسلاف کرام شیخ محمد عاشق سلّمه الله تعالی از فقیر ولی الله عُفی عنه بعد سلام مطالعه نمایند، الحمد لله علی العافیة. از شفای والده محمد فائق سرور حاصل شد. الحمد لله الذی بنعمة تتمّ الصالحات و آنچه به سبب باران آن عزیزالقدر را بهم رسید و تخفیف یافت و باعث تأخر اعتکاف شد، نیز معلوم گشت. امید آن است که زود به کام دوستان خوش و چاق باشند. صحت شما عزیزان صحت عالمی است خدای تعالی صحت عالم سلامت دارد. حقیقت شاه نورالله از خط ایشان مطابق آنچه از خط آن عزیزالقدر واضح شد خواندیم. الحمد لله علی نعمائه. در إزالة الخفاء، مآثر و فضایل حضرت ذی النورین علیه السلام شروع شد. والسلام.

*

۱- الانعام (۶)، آیه ۹۶؛ یس (۳۶)، آیه ۳۸؛ فصلت/حم السجدة (۴۱)، آیه ۱۲.

مکتوب ﴿ ۱۲۷ ﴾

به حقایق آگاه
شاه نورالله سلّمه

حقایق و معارف آگاه عزیزالقدر شاه نورالله نوره الله تعالی از فقیر ولی الله عَفِی عَنْهُ بعد سلام محبت مشام مطالعه نمایند، الحمد لله علی العافیه. رویای ایشان که نوشته بودند معلوم شد. رؤیا حق [است] اِنْ شاء الله تعالی. فرق در کمالات ولایت [و کمالات نبوت] علمی است به غایت شریف و تحقیق به هر دو نوع مطلبی است بس شگرف. رزقنا الله و ایاکم کمال الجهتین. والسلام.

*

مکتوب ﴿ ۱۲۸ ﴾

به نام بنده مؤلف
شاه محمد عاشق پُهلّتی عَفِی عَنْهُ

صدور یافت

حقایق و معارف آگاه عزیزالقدر سجّاده نشین اسلاف کرام شیخ محمد عاشق سلّمه الله تعالی از فقیر ولی الله عَفِی عَنْهُ بعد سلام مطالعه نمایند، الحمد لله علی العافیه. نوشته بودند منشأ آثار تعین است تا کسی به تعین واجب قایل نباشد دهری است... الخ، و نوشته بودند بعد تحصیل توحید لابد است از ذکر زبانی تا در عالم مثال آن انقیاد را ثمره پیدا شود... الخ و نوشته بودند اجل مسمی به حسب اقتضای صورت نوعیه است و اجل معین به حسب

اقتضای صورت فردیه... الخ.

هر سه مسئله موفق افتاد. [کشف] صحیح است و از معارف خاصه انبیاست
علیهم السّلام أحسن الله تعالى إلیکم و أفاض علیکم سبباً عظیماً من معارفه.

✱

مکتوب ﴿ ۱۲۹ ﴾

به نام بنده مؤلف

شاه محمد عاشق پُهلّتی عَفی عنه

در ارشاد بعض معارف خاصّه

حقایق و معارف آگاه عزیزالقدر سجّاده نشین اسلافِ کرام شیخ محمد
عاشق سلّمه الله تعالى از فقیر ولی الله عَفی عنه بعد سلام محبّت التیام مطالعه
نمایند، الحمد لله عزّ و جلّ علی العافیة و المسؤل أن یدیم العافیة لنا و لکم. آمین.
یکی از معارف اعتکافیه آن است که به طریق وجدان دریافته شد که نفس
ناطقه نسّمه‌ای هواییه را مطیه خود گرفته است و موت حایل در میان این
علاقه نمی‌شود مع هذا فرق در میان حیوة و موت آن است که در حیوة
معتمد است بر نسّمه‌ای هواییه و پیش روی وی و آنچه چشم همّت
درو بسته است بدن شهادی است و تکمیل او را در شهادت می‌خواهد و بعد
موت همّت وی از بدن عنصری منفک شده به بدن مثالی که مفاض است از
منبع قوّت منطبعه‌ای فلک اطلس بلکه به حقیقت مقتضایی است از
مقتضیات طبیعیه‌ای کلیه و قوّت منطبعه‌ای فلک و کری برای روپوش
هست، بسته می‌گردد و همه دروی می‌نگرد، و تکمیل او را می‌خواهد از این

جهت احکام مثالیه در برزخ فوج فوج نازل می شود چون وقت حشر به بدن عنصری متوجه شود و تکمیل او می خواهد آن توجه نه چون توجه حین اولی است بلکه نفس ناطقه حاله در نسمة به قوت مثالیه متکامل شده برای خود مظهری می خواهد. مثل خواستن کاتب لوح و قلم را - ملکه خود آنجا به ظهور آرد نه چون تعلق نفس در حیات اولی به بدن عنصری [که] گویا حاجت از طرفین است هر یکی در تکمیل خود به ثانی محتاج است این معرفت فخمیه است که شعب بسیار دارد. وقتی از اوقات به تفصیل نوشته خواهد شد والسلام.

*

مکتوب ﴿ ۱۳۰ ﴾

به نام بنده مؤلف

شاه محمد عاشق پهلوی عفی عنه

در ارشاد بعض مطالب ازالة الخفاء

حقایق و معارف آگاه عزیزالقدر سجاده نشین اسلاف کرام شیخ محمد عاشق سلمه الله تعالی از فقیر ولی الله عفی عنه بعد سلام مطالعه نمایند، الحمد لله علی العافیة و المسؤل من جنابه أن یدیم العافیة لنا و لکم.

إزالة الخفا الحال در تسوید و درس فصل چهارم است. در احادیث و آثار داله [بر] خلافت خلفا و لوازم خلافت خاصه، در ضمن فصل سوم بعض وجدانیات [بنده متعلقه خلافت] مذکور شده مبرهن به کتاب و سنت به دیدن تعلق دارد. ورقی که در میان دعای سیفی نوشته بودیم نقل او پیش

خواجه محمد امین موجود است غم فقدان آن نکشند. عبدالعزیز در نماز تراویح قرآن خواند از گذشته خوبتر خواند. والسلام.

✱

مکتوب ﴿ ۱۳۱ ﴾

به نام بنده مؤلف

شاه محمد عاشق پُهلّتی عَفی عَنْهُ

[مشمّل بر تحقیقی غامض در معارف]

حقایق و معارف آگاه عزیزالقدر سجّاده نشین اسلاف کرام شیخ محمد عاشق سلّمه الله تعالی از فقیر ولی الله عَفی عَنْهُ بعد سلام محبّت مشام مطالعه نمایند، الحمد لله علی العافیة و المسؤؤل من جنابه أن یدیم العافیة لنا و لكم.

در ایام اعتکاف شخصی سؤال کرد که در آثار صحابه مذکور است که حضرت عثمان رضی الله عنه وتر را یک رکعت می گذاردند و در آن یک رکعت قرآن را ختم می نمودند. غرض از تلاوت و سایر انواع ذکر است و تعلق قلب به جانب مبدأ جلّ ذکره و عادت قاضیه است به آنکه چون شخص تمام قرآن در یک [رکعت] خواند و تمام شب در قیام گذرانید ذکر حاصل نمی شود غیر اتعاب جوارح و ایدای لسان حاصلش نیست پس فایده ای مهمّه در مثل این عمل شاق کدام است؟ که این عزیزان طالب آن بودند. گفتم این مسئله مبنی است بر سرّی دقیقی که اکثر اهل الله لاسیما متأخرین از آن غافل اند. تصوّف چیست؟ جمعی از متأخرین گفته اند که تصوّف تصحیح خیال است، قوّت مدرکه را به جانب مبدأ جلّ ذکره مایل ساختن و ظهور او

در عالم و کمون عالم دردی مشاهده نمودن حقیقت تصوّف است. لیکن قول محقق در این باب آن است که تصوّف غلبه کون الحق علی کونک علماً و عیناً، امّا علماً آن است که حقیقت جامعه من حیث التدبر و من حیث الخلق و من حیث الوجود بر نفس این سالک من حیث العلم و الانکشاف مستولی شود تا از علم خود وجود خاص خودش منمحي گردد و خود را قوّتی و حولی ننهد، کننده افعال و احوال او را داند، پس بعد از آن خالق هر صورت خارجیّه جوهریه کانت او عرضیه خیراً کانت او شراً نفیاً کانت او خسیساً او را داند و بس. بعد از آن اصل هستی منبسط بر هیاکل موجودات [به تأویل خلق او شناسد] بعد از آن در هر سه مکاشفه غیبتی پیدا کند.

غلبه عیناً آن است که در نور شعشانی که در وسط عالم مثال از حقیقت وحدانیه مجرّده افتاده متلاشی گردد، جوهر و بُهت در این نور شعشانی در آرد و از خودی خود مبرا گردد، به سبب اضمحلال در این نور یا حقیقت مجرّده جامعه راهی پیدا کند مانند نسبت جسد زید و نفس ناطقه او، یا مانند گوهر چهارم با پنجم از عقد مروارید به نسبت عدد اربعه و خمسه که در نفس شخص حاصل است. چون این مسئله دانسته شد شخصی که می خواهد که حجر بُهت خود را در عین این نور متلاشی سازد لابد است او را از آن که قوای بدنیه و لسانیه در بعض انوار حاکیه بر آن نور شعشانی با وصف طهارت و خشوع در آرد.

این نور حاکمی از آن نور حقیقی بر جمیع قوای او مستولی گردد و هیچ قوّت جسمانی از شخص نماند الا متمذهب به مذهب او و متأدب با ادب او. این است حیلۀ ای غلبه کون الحق بر کون الخلق عیناً. چون معاش آید و عیاناً قرب و بعد احجار بُهته از آن نور شعشانی مشاهد شود آشکار گردد

که شخصی که فقط تصحیح خیال کرده است در میان وی و در میان نو
شعشانی عائقی هست از جهت ثوبی که بر قوای عملیه نشسته است. شعر:

و سَوْفَ تَرَى إِذَا انْكَشَفَ الْغُبَارُ أفرسٌ تحتَ رِجْلِكَ أُمِّ حِمَارٍ

هذا و الحمد لله أولاً و آخراً. در این ایام دو رباعی به خاطر افتاد:

خواهی اگر از نکته توحید مثال واکن نظری جانب فانوس خیال

یک نور بسیط است مبرا ز صور ظاهر شده در صورت چندین اشکال

*

هر ذره به خورشید عیان است عیان فیاضی خورشید همان است همان

خورشید به هر ذره نهان است نهان میل دل هر ذره از آن است از آن

و السلام.

*

مکتوب ﴿ ۱۳۲ ﴾

به نام بنده مؤلف

شاه محمد عاشق پهلوی عفی عنه

و تحقیق عمیق از علم حقایق

حقایق و معارف آگاه عزیزالقدر سجاده نشین اسلاف کرام شیخ محمد
عاشق سلمه الله تعالی از فقیر ولی الله عفی عنه بعد سلام محبت مشام مطالعه
نمایند، الحمد لله علی العافیة و المسئول من الله عز و جلّ أن یدیم العافیة لنا و لکم.
معرفت کامله تامه آن است که حوادث یومی به منزله صورتی است که در
آئینه منطبع شود، صورت رائی و مزاج آئینه هر دو بهم آیند و کیفیت
خاص را تقاضا می نمایند. رائی اینجا اتصالات فلکیه است و آئینه مزاج

عناصر و صور نوعیت حاله در صورت جسمیه باز بروز هر صورتی و کمون صورت آخری بافاضه الهیه است که از تجلی اعظم فیض است. به منزله فیضان شعاع از شمس. این فیض واحد ازلی و ابدی است در حد ذات خود. لیکن در هر محل مقتضی حکمت که راجع به حفظ مقتضای رأیی و مرآه است، هر جا رنگی دیگر می گیرد و لباسی دیگر می پوشد. اینجا شخص اکبر متحقق شد هنوز او را حاجتی دیگر است به مبدأ خود جل و علا که این شخص اکبر را شبیه گرداند به مبدأ و لباس اقتدا به آن حقیقت مجردة عالیّه به او پوشاند. خدا عز و جل در وسط شخص اکبر که قوت مثالیّه است نزول فرمود و هو قوله تبارک و تعالی «الرَّحْمَنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوَى»^۱ و به حکم او شایع شد در فواعل و قوابل و به قبض و بسط تصرف فرمود جایی مقتضی (شیء) قبض شود که ثلث و ربع آنچه مقتضی قیاس بود بر روی کار آید و جایی بسط فرمود که دو چندان و سه چندان از آنچه مقتضی قیاس بود ظاهر گشت. «ذلک تقدیر العزیز العلیم»^۲. در قلوب ملائکه و افاضل آدمیین وحی فرستاد تا مقتضای اراده فیاضه در قلوب ایشان تصرف کند. اینجا هیئت عالم برگشت و همه زیر حکم مبدأ دیگر بار درآمدند و این تدبیر ناشی از تجلی الهی مستقر در قوت مثالیّه، نمی گویم که فقط قوت مثالیّه چندین شکست و بست می کند بلکه قوت مثالیّه را بهانه ساخته اند، به جهت ظهور قوت منفردة مستقله اسم خدای تعالی که ملک است و اسم سمیع و بصیر و اسم محیط و اسم مدبر در این مقام متجلی شد. انبیاء علیهم الصلوٰة و التسلیمات از این موطن خبر داده اند و اول سر رشته در معارف انبیاء این تدلی

۱- «الرَّحْمَنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوَى»: طه (۲۰)، آیه ۵.

۲- الانعام (۶)، آیه ۹۶؛ یس (۳۶)، آیه ۳۸؛ فصلت/حم السجدة (۴۱)، آیه ۱۲.

کُلّ است. چون این معرفت تامّه کامله واضح شود اشکالات همه مُنحل شوند. نسبتِ حوادث به طبایع ارضیه و به اتصالات فلکیه و به اراده متجدده الهیه همه درست است لیکن (مصرع):

هر سخن وقتی و هر نکته مکانی دارد

جمعی را که نظر بر فیضان شعاع آفتابِ حقیقت افتاد بر همه حوادث چه خیر و چه شر گفت. (شعر):

لا تنکر الباطل فی طورِهِ إِنَّهُ بعضُ ظهوراتِهِ

و جمعی را نظر بر تدبیر فایض از تدلی کُلّ افتاد و تمیز در حق و باطل نمود آن یک را به حق منسوب ساخت و آن دیگر را به شیطان. إِنَّ کیدَ الشیطانِ کانَ ضعیفاً. اگر گویند: کَلِّمَ جَائِعٌ إِلَّا مَنْ أَطْعَمْتُهُ و کَلِّمَ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُهُ نفی و اثبات هر دو در جایی خود متحقق است. از نور مستقر در قوّه مثالیّه حقیقتِ سعادت می جوشد که حقیقتِ بهشت است و از جانبِ مخالفِ او که مفروض است در آخر بعد ناشی از وهم. (و از) کُلّ حقیقت شقاوت می خیزد که حقیقتِ دوزخ است. چون اکثر افرادِ بشر از این حقیقت منزّه مستقرّه در حقیقتِ مثال غافل بودند و متّصف به اوصافِ مُبعده از وی، انزال کتب و ارسالِ رُسل در کار شد. اگر از حقیقتِ حال استفسار رود حرکتِ فوقانی سالک را نقطه منتهی همین حقیقت است و بس. آری در همین حقیقت چون تأملِ کارِ خود کند حقایقِ ازلیه و معارفِ ابداعیه و افاضاتِ خلقیه و تدبیریه همه مشاهده شود. معرفت را در ایّام اعتکاف تارّه بعد اُخری مطالعه نمودیم و در همان فرورفتیم و همان را باور گرفتیم. والسلام.

مکتوب ﴿ ۱۳۳ ﴾

به طرف

میر محمد واضح نبیره سید علم الله رای بریلوی رحمۃ الله علیه

مشمول بر نصایح

سیادت منقبت، نجابت مرتبت فضایل و کمالات مآب حقایق و معارف اکتساب عزیزالقدر سلاله اسلاف کرام میر سید محمد واضح سلمه الله تعالی از فقیر ولی الله عفی عنه بعد سلام محبت التزام واضح آنکه نامه مشکین شمامه در احسن احیان رسید. آنچه از تشویش خاطر به سبب خصومت اخوان نوشته بودند معلوم گشت و خاطر فاتر که همیشه جویان سلامت و خوشی آن عزیزالقدر است خیلی متألم شد. سبحان الله. (مصرع):

من از کجا غم یاران و مردمان ز کجا

فقیر کلمه ای می نویسد و حامل بر نوشتن آن نصیحت و خیرخواهی آن فضایل مآب به حسب صحت نفسانیه و سلامت روحانیه می شود، اگرچه به حسب ظاهر مخالف نفس باشد، در عواقب آن تأمل باید نمود نه نظری سرسری. خدای عز و جل آن حقایق آگاه را به نعم عظیمه مخصوص گردانیده است. سنی شریف و عالم متقی و سجاده نشین اولیای کرام متصف به تواضع و انصاف (کرده) گویا جمع بین الاضداد واقع شده که غیر نادر نمی باشد و ناهیک به فضیله. پس به حکم «الطَّيِّبُ لِلطَّيِّبِ وَالطَّيِّبُونَ لِلطَّيِّبِ»^۱ به لسان حال مأموران به شکر این نعم و به صدق در این فضایل، شکر این نعم آن است که آن همه را در کسب مرضیات الهیه صرف باید کرد و

صدق در این فضایل آن است که در جمیع جزئیات احوال رعایت این فضایل باید نمود. این قدر معلوم ایشان است که وصل ارحام از واجبات اسلام است و در حدیث شریف آمده: لیس الواصل بالمکافی إنما الواصل هو الذي إذا قطع رحمه وصلها^۱.

شک نیست که تا وقت که نفوس و طبایع آدم باهم متوافق اند اخلاص و محبت به حکم عادت و حسب ضرورت واقع است در چیزی که به حسب عادت یا به حسب ضرورت واقع شود، فضیلت اخرویه چیست؟ چون طبایع باهم مختلف شدند و نفوس بر یکدیگر هیجان نمودند کسب فضیلت در آن وقت میسر می آید. در حدیث شریف آمده که هر که خصومت را ترک کند حال آنکه محق باشد، برای او خانه ای بنا می کنند در یحیویه جنت و هر که ترک خصومت نماید حال آنکه مبطل باشد برای او خانه بنا می کنند در ربض جنت. حالا اگر تخلّق باخلاق الله منظور دارند انا أغنی الشركاء عن الشرك و از موضع خصومت به کلی دست بردارند دور از همّت عالیه که متوارث سادات است و آبای کرام ایشان بر آن گذشته اند، نخواهد بود. بعضی عارفان گفته اند که زهد آن است که دنیا را بگذاری و پروا نکنی که بر آن را می خورد یا فاجر.

آمدیم بر آنکه در این همّت عالی ورزیدن دو چیز بر نفس دشوار است: یکی آنکه غیرت ترک چیزی که مدّعی آن شد و باشد گوارا نمی کند، جوابش آنکه شما صوفی اید غیرت صوفی بر نفس سبعی خود است (لا غیر). نه بر نفس مسلمان. دیگر، باز در ترک شیء عن رأسه خلاف غیرت نیست خصوصاً اگر به گفته خیرخواهی که بی غرض سخن می گوید (کرده) باشد.

۱- صحیح البخاری ادب ۱۵؛ ترمذی بر: ۱۰.

دیگر آنکه اگر وجه معاش را ترک نماییم از کجا خوریم؟ جوابش آنکه اسلاف شما ترک معاش کرده‌اند خدا تعالی بهتر از اولی معایش ایشان کرامت فرمود:

فیض روح القدس از باز مدد فرماید

دیگران هم بکنند آنچه مسیحا می‌کرد
به طریق آزمایش یک چندی این معنی را به عمل آرند. حکیمی گفته است:
"دنیا و طالب او مثل شخص و سایه اوست. هر چند به طرف سایه دود سایه
از وی بگریزد، چون از سایه گریزد سایه در عقب او دود. بالجمله به طریق
رفع تشویش از خاطر خود برانداختن خصومت در میان اخوان را به غیر
آنچه فقیر التماس کرده راه دیگر نیست. سخن به تطویل انجامید اما امید
است که در خاطر شریف محمول بر کمال خیرخواهی خواهد بود.
والسلام.

*

مکتوب ﴿ ۱۳۴ ﴾

به جانب

میر محمد معین نبیره سید علم الله رای بریلوی رحمته الله

مشمول بر بعضی نصایح

سیادت و نجابت مآب عزیزالقدر سلاله الکرام میر سید محمد معین سلمه
الله تعالی از جانب خیراندیش خود فقیر ولی الله عفی عنه بعد سلام محبت
التیام مطالعه نمایند، نامه مشکین شمامه در احسن احیان ورود فرمود.

آنچه به تحریر درآمده بود واضح گشت. آنچه علمای آن ناحیه فتویٰ نوشته‌اند مسئله‌ایست لاجواب لیکن التماس فقیر آن است که اسلاف کرام شما به همتِ عالیہ یافتند هر چند یافتند به پازدن حضرت سید علم الله قدس سرّه السامی دنیا را و از همه خصوصتها بر طرف شدن اظهر من الشمس است. فقیر را متعقد آن است که در نسل ایشان همتِ عالی تا حال و دیعت است، همین توجه خاطر مطلوب است. سنی شریف که یکی از نوادر است در خاندان حضرت سید به چشم مشاهده کردیم. خدا تعالی این خاندان را به مزید اکرام و توفیق خصال حمیده پسندیده مکرم داراد، و باهم متحد و متفق گرداناد. در حدیث شریف آمده: رحم الله رجلاً سمحاً إذا باعَ وإذا اشترى و إذا اقتضى^۱، آن فتویٰ است و این تقویٰ. هر چه به طریق سهولت به دست آید مبارک است و آنچه بعد خشونت مزاجها به دست آید و بعد قطع ارحام و بعد از آن که حرف در السنه دوست و دشمن افتد و هر بی مغزی جای سخن یابد کدام فایده خواهد بود؟ کارِ عوام دیگر است و کارِ عالی همّتان دیگر. **إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ مُعَالِيَ الْهَمَمِ**. مؤدی خیرخواهی این مخلص خیراندیش همین کلمه‌ایست:

مصلحت دید من آنست که یاران همه کار

بگذارند و خمِ طرّه یاری گیرند

و السلام.

*

مکتوب ﴿ ۱۳۵ ﴾

به طرف

میر ابوسعید نبیره سید علم الله رای بریلوی رحمۃ الله علیه

در ارشاد بعضی احوال سلوک

حقایق و معارف آگاه سیادت و نجابت دستگاه عزیزالقدر میر ابوسعید سلمه الله تعالی از فقیر ولی الله عفی عنه بعد سلام مطالعه نمایند الحمد لله علی العافیة و عافیت آن عزیزالقدر با اطفال مسئول و مأمول، نامه مشکین شمامه مشتمل بر احوال باطنه مطالعه کرده شد. آنچه نوشته اند نشان لطیفه خفیه است آنکه اجمالاً اشیا را در مبدأ می بیند و مبدأ را تفصیلاً در اشیا، همان کیفیت است که اکابر موحدین به دیدن حق در خلق و دیدن خلق در حق تفسیر کرده اند. مبارک باشد و خدا تعالی انوار فتوح مزید گرداند. فقیر به جهت جمعیت ظاهر و باطن ایشان و برای صحت مزاج و کشایش رزق داعی است. خدای عز و جل به فضل و کرم خود قبول فرماید.

*

مکتوب ﴿ ۱۳۶ ﴾

به جانب

میر ابوسعید نبیره سید علم الله رای بریلوی رحمۃ الله علیه

مشتمل بر ارشاد بعضی اسرار سلوک طریقت

حقایق و معارف آگاه سیادت و نقابت دستگاه میر ابوسعید سلمه الله تعالی از فقیر ولی الله عفی عنه بعد سلام محبت التزام مطالعه نمایند، الحمد لله رب العلمین علی عافیة الطرفین، نامه مشکین شمامه متضمن

بعض مشاهدات متعلقه به لطیفه خفیه و اخفی رسید در برابر آن شکر الهی بجا آورده شد. این راه که می روند همان صراطِ مستقیم است که اکابر اهل عرفان رفته اند هیچ دغدغه خاطر ایشان را مشوش نسازد. در حالتِ اولی صفتی از صفات مبدأ و لازمی از لوازم ذاتِ او به منزله ضوء به نسبتِ آفتاب دیدند که به رنگهای مختلف برآمده و ثانیاً ذاتِ مبدأ را به غیر ملاحظه صفات دیدند که در مظاهر مختلفه ظهور نموده. فقیر این هر دو حالت را منسوب به لطیفه خفیه می کند اما حالتِ ثانیه بلندتر است از حالتِ اولی. بعد از این دیدند که از میان ایشان نوری میل می کند به جانبِ مبدأ و آنجا مثل حباب در آب متلاشی شده، پیش این فقیر این حالتِ نمایشی است از حجر بُهت. بالجمله آنچه خدا تعالی عطا کرده است نعمتی است عظیمه بر آن از جان و دل شکر کنند و متوقع مزید باشند و آنچه از نور محمدی علی صاحبها الصلوٰة و التسلیمات دیده اند نمایش است از نسبتِ اویسیه، سابق آرزوی این نسبت داشته اند. «الحمد لله» که حاصل شد.

*

مکتوب ﴿ ۱۳۷ ﴾

ایضاً به جانبِ

میر ابوسعید رحمۃ الله علیه

در جوابِ بعضی سؤالاتِ ایشان

سیادت و نقابت مرتبت خلاصه دودمانِ نجابت میر ابوسعید سلمه الله تعالی از فقیر ولی الله عفی عنه بعد سلام محبت التزام مطالعه نمایند، الحمد لله علی العافیة، مکتوب بهجت اسلوب متضمن به معارفِ مختصه

به لطیفه خفیه رسید، خاطر را مسرور و مبتهج گردانید. آنچه نوشته بودند بر قاعده است تردد را در آنجا ندهند. نوشته بودند که رجوع کلی به نسبت مبدأ مشهود می شود پس تطبیق خلود اهل نار در نار و خلود اهل بهشت در بهشت به این مکاشفه چه قسم صورت بندد؟ صاحب من، این رجوع کل که عارف را مشهود می گردد رجوع در زمان آینده نیست بلکه بالفعل است به اعتبار ذات خود. حکیم می گوید که ماهیت ممکنه را به اعتبار ذات او این است که نیست و به اعتبار موحد این است که هست و عارف می گوید که ماهیت ممکنه را تحقق با مبدأ دو نوعی از ارتباط واقع است، یکی آنکه از مبدأ برآمد، دیگر آنکه به مبدأ بازگشت. بالفعل او را به اعتبار مبدأ هر دو حیثیت ثابت است چنانکه ده را با یک دو ربط واقع است، یکی آنکه یک را چند بار گردش دادند ده گشت، دیگر آنکه چون ده تمام شد یکی گشت از عشرات. الحال همین قدر باید فهمید. ثانیاً حال صورت مبدأ و مرجع به وجه دیگر واضع خواهد شد. والسلام.

*

مکتوب ۱۳۸

به طرف

بابا عثمان کشمیری رحمۃ الله علیه

که یکی از فضلا و اکابر زادگان اهل کشمیر است، در نصایح

[قطعه]:

رمیدن از خود و با یار پیوستن یکی گشتن
تعالی الله برای خود شرابی طرفه ای دارم

ز مدح و ذمّ عالم چشم پوشیدن، ز خود رفتن
 برای منکرانِ خود جوابی طرفه‌ای دارم
 کسی نشناخت در عالم جمالِ معنی او را
 ز اوضاعِ جهان بر رخِ حجابی طرفه‌ای دارم
 وجودِ مستعارِ ما ز هم پاشید چون شبنم
 به دل از صورت او آفتابی طرفه‌ای دارم
 [قطعه]:

یارِ ما حسن دگر دارد به هر مرآةِ خویش
 گه درون خود، گهی اندر یمن می جویمش
 چون مه تابان شود بر آسمان می بینمش
 چون دُرِ یکتا شود اندر عدن می جویمش
 گه به شکل آب در هر چشمه‌ای می یابمش
 گه به رنگ بوی گل در هر چمن می جویمش
 می شناسم یار را در هر لباسی هر نفس
 گاه در شکل قبا گه پیرهن می جویمش
 یوسف ما دارد از هر گوشه دیگر جلوه‌ای
 گه به شکل مصر گه بیت الحزن می جویمش

فضایل پناها، حقایق آگاهان! نامه گرامی در احسن اوقات رسید، نظم و نثر
 او دل را راحت رسانید. از تشویش معاش شکایتها نوشته بودند. باید دانست
 که چون شخص بر مسند اهل توکل می نشیند اول حال امتحان الهی در کار
 او می کنند، چون راسخ القدم ظاهر شد معامله های یُسْر با او می نمایند.
 صلاح دید فقیر آن است که از جای خود جنبش نکنند. منتظر معامله یُسْر

باید بود متعرض منکران نباید شد خود به خود تدبیر الهی کار خود خواهد نمود. «إِمَّا يَتُوبُ عَلَيْهِمْ وَإِمَّا يُعَذِّبُهُمْ»^۱. و السلام.

*

مکتوب ﴿ ۱۳۹ ﴾

به نام بنده مؤلف

شاه محمد عاشق پُهلّتی عَفی عنه

در مظاهر خیر با بشارت تعبیر رؤیا

حقایق و معارف آگاه عزیزالقدر سجّاده نشین اسلاف کرام از فقیر ولی الله عَفی عنه بعد سلام محبّت مشام مطالعه نمایند، الحمد لله علی العافیة و المَسْئُول من جنبه أنْ یُدِیمَ العافیة لنا و لکم.

نامه مشکین شمامه رسید و تهلکه که به سبب قرب افواج کفره فجره در آن نواحی واقع است معلوم گشت. از جناب ربّ العزّت مطلوب آن است که قریة الصالحین را از جهنّم آفات نگهدارد.

در اعتکافِ عشره اولی از ذی الحجّة عزم آن است که در مسئله استواء علی العرش رساله ای محرّر شود. و الله هو الموفق و المعین. رؤیای برخوردار محمد فائق معلوم شد، دلالت می کند بر قبول طاعت، یکی پریدن به جانب فوق که تمثیل خلاص ملکیه است از اسرار بهیمیّه. دیگر دیدن کلمه تسبیح با حمد مکتوب در حجر که مظنه تذکر خدا تعالی است در پس پرده صورت خطیه و صورت لفظیه. در خواندن هدایه و مشکوٰه و مواظبت بر تهلیل معلوم شد.

۱- آیه در قرآن طوری آمده: «إِمَّا يَتُوبُ عَلَيْهِمْ» (التوبة (۹)، آیه ۱۰۶).

اللَّهُمَّ زِدْ، ذکر تهلیل با وقوف قلبی طریقۀ متقدّمین نقشبندیّه است قدّس الله
اسرارهم. و السّلام.

*

مکتوب ﴿ ۱۴۰ ﴾

به طرفِ حقایق آگاه

شرف الدین محمد عرف سیّدی بُدْهَن رحمۃ اللہ علیہ

الحمد لله على العافية، دل نگران صحت و عافیت ایشان است. علاقه روحانی
انسان که بیرون از علاقه های رسوم است جای در دل دارد و امید که این
علاقه تا دار قرار بماند. [شعر]:

القَوْمُ اخْوَانُ صَدَقَ بَيْنَهُمْ نَسَبٌ مِنْ الْمُوَدَّةِ لَمْ يَعْدِلْ بِهِ سَبَبٌ

*

مکتوب ﴿ ۱۴۱ ﴾

به طرفِ

سیّد نور شاه رحمۃ اللہ علیہ

مرید حضرت ایشان که در ملک افغانان سکونت دارد

برادرم میر نور شاه بعد سلام مطالعه نمایند اوّل وصیت برپا داشتن ارکان
پنجگانه اسلام است و از بدعتها و گناهان کبیره دور بودن، کسی که در ارکان
اسلام سستی کرده است یا مرتکب گناهان شده یا بدعتی را معتقد گشته از
جاده نجات دور افتاده است، «إِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ»^۱. بعد احکام این

۱- البقرة (۲)، آیه ۱۵۶.

اصل سه سخن: معمور داشتن اوقات است به طاعات قلبی و زبانی و اعمال جوارح (تا وقتی) که معمور داشتن اوقات نباشد نقش و نگار که عبارت از مقامات و احوال است بالای کدام دیوار کنند؟

کارِ عالم درازی دارد هر چه گیرید مختصر گیرید

فرض کنیم که شخصی را زهر دادند اطبّا جازم اند به آنکه اگر یک ساعت بگذرد و قی نکند خواهد مرد. طبیب حاذق نسخه استفراغ قی نوشت و به دست این عزیز داد این مرد ساده نسخه را خواند و بر هر دوا متعمّق شد که این لفظ عربی است یا یونانی است و حرکات و سکنات آن چیست تا هجای او درست شود بعد از آن ماهیات آن اشیا و خواص جامعه مانعه را فکر کردن گرفت و به نوادر متعلّقه به آن مشغول شد. طبیب حاذق فرمود: ای مرد ساده وقت آن است که دست از حیات خود بشویی، کدام فرصت که تحقیق این اشیا بکنی. اگر زندگانی می خواهی این نسخه را خرید کن. خرید کردن خود مؤثر نیست بلکه مؤثر خوردن است، خوردن او هم مؤثر نیست مؤثر قی است و برآمدن اجزای زهر. همچنین شارع به کمال رافت و رحمت نسخه ای چند که عبارت از عبادات قلبی و لسانی است برای زهر خورندگان خطرات نفسانی و شیطانی تجویز فرموده. مرد ساده در تحقیق ارکان و اختلاف علما در آن و تنقیح مواقع اختلاف و آنچه اصوب است در اختلاف، اوقات خود می گذارد.

عمر در تحصیل دانش رفت و نادانم هنوز

کاروان بگذشت و من در فکر سامانم هنوز

و السّلام علیکم و رحمة الله.

مکتوب ﴿ ۱۴۲ ﴾

به طرف

حکیم ابوالوفا کشمیری رحمۃ اللہ علیہ

که از مریدان آن جناب است، در تعبیر رؤیای او

عزیزالقدر شیرازۀ دفتر اخلاص حکیم ابوالوفا سلمه الله تعالى از فقیر ولی الله بعد سلام مطالعه نمایند، احوال خود و احوال لشکر و شهر نو نوشته بودند اینکه خود را در خلوت حضرت سرور انبیا علیه الصلوات و التسلیمات یافتند جایی که حضرت علی رضی اللہ عنہ به رسیدن آن موضع پایۀ اختصاص دارد در فراش اهل خود و لباس شما. مبارک است دلالت می کند بر قبول و ردّ و قبول اخلاصی که دارند. گویا نه به طریق متعارف در خلوت خانۀ خاص که غیر محرمان خاص آنجا نباشند راهی یافته اند. هنیئاً لکم. آنچه به خاطر فقیر ریخته اند آن است که برگشتگی شاه در مصالح ملک و متحیر افتادن چپ و راست و تدبیر کار کشاد [و] بخت تأثیر فرمانه یافتن چند گاه و بال ظلمی است که بر مسلمانان شهر کرده، من بعد به تأثیر جدید از طرف ملائکه منصوب بر تخت دهلوی و وزیر سابق ذلی عظیم بکشند و کفار نیز ذلی جدید بینند. بعد از آن شاه متلاشی شود و کار سلطنت بر شخص دیگر افتد. در تعیین آن شخص ملای اعلیٰ روزی مناظره داشتند به لفظ دیگر غیر متعارف یعنی فریدون را باز بر تخت خواهم نشانند. از این کلمه مفهوم می شود که به قدر اصلاح منظور نظر است و شخص معهود از اولاد ملوک باشد خصوصاً کسی که پدر او را به ستم کشته اند.

مکتوب ﴿ ۱۴۳ ﴾

ایضاً به نام

حکیم ابوالوفا کشمیری رحمۃ اللہ علیہ

عزیزالقدر حکیم ابوالوفا به جمعیت و خیریت باشند. رقیمه متضمن عجایب قصص رسید، جایی تعجب نیست، در ملکوت چون چیزی مقرر می شود بر نفوس بنی آدم به انواع شئی ترشح می نماید. به حساب نجوم و جفر و به خوابها و فالها، سنت الله چنین شده آمده است. در وقت بعثت خیرالبشر علیه افضل الصلوات و التسلیمات هیچ کاهنی و اخترشناسی نماند مگر به کیفیت واقعه خبر داد.

*

مکتوب ﴿ ۱۴۴ ﴾

به نام بنده مؤلف

شاه محمد عاشق پهلوی عفی عنه

در ارشاد بعضی اعمال

حقایق و معارف آگاه عزیزالقدر سجاده نشین اسلاف کرام از فقیر بعد سلام مطالعه نمایند، اشاره به این است که برای انهزام کفار آیه کریمه «لا إله إلا أنت سبحنک، إني كنت من الظالمين»^۱ بخوانم و به ختم یا بدیع العجائب بالخیر بخوانیم برای امثال این اشاره امروز بعد ختم از نماز جمعه خواهم خواند. مطلوب آن است که آن عزیزالقدر حلقه جمع کرده بخوانند. عنقریب است

۱- الانبیاء (۲۱)، آیه ۸۷.

که هر دو فرقه متلاشی شوند. تعیین طریق خواندن در اشاره داخل نیست
به هر وضع که دانند بخوانند.

*

مکتوب ﴿ ۱۴۵ ﴾

به طرف

یعقوب علی خان رحمۃ الله علیه

که از جانب شاه در شاهجهان آباد چندگاه ناظم بود

حق عز و علا آن منبع حسنات باعث امن و اطمینان مخلوقات را محفوظ
و محظوظ به عین عنایت او ملحوظ دارد، آمین. از فقیر ولی الله عفی عنه
بعد سلام محبت انتظام مطالعه نمایند، سیرت نیک ایشان با اهل شهر از هر
آینده و زونده مسموع می شود به تخصیص حقایق و معارف آگاه بابا فضل الله
دفتر دفتر اخلاق ایشان می نویسند:

حکمت محض است اگر لطف جهان آفرین

خاص کند بنده ای مصلحت عام را

خاطر فاتر مبتهج و مسرور می شود و به جناب رب العزت تبارک و تعالی
التجا نموده می آید که او تعالی تمکین در زمین داده و توفیق مزید بر و
حسنات عطا فرموده مصدر خیرات و برکات گرداناد و در آخرت ثواب
جمیل و اجر جزیل میسر کناد. إنه قریب مجیب. بقیه اهل خانقاه این بنده
ضعیف که صدمه سخت دیده در گوشه خزیده اند صبح و شام به دعای خیر
رطب اللسان اند. أحسن الله تعالی إلیکم. والسلام والاكرام.

*

مکتوب ﴿ ۱۴۶ ﴾

به طرف

مرزا جانجانان رحمۃ اللہ علیہ

که از مشایخ نقشبندیه طریقه احمدیه (اند)

خدای عز و جل آن قیّم طریقه احمدیه را خصوصاً طریقه صوفیه را
عموماً دیرگاه سلامت داشته عبادالله را منتفع گرداناد. رقیمه گرامی رسید و
حقیقت مندرجه به وضوح پیوست بر صحت و عافیت ذات سامی شکر
الهی به جا آورده شد. این مرد می خواهد که قبل از وقت معین مقصود خود
را حاصل کند. (ع):

بزم برهم خورده ای بود است اینجا آمده

توبه اظهار می کند و از اعوان سوء تبرّی می نماید اما خالق دل مالک ناصیه
او در این اظهار تکذیب می فرماید. و السلام.

*

مکتوب ﴿ ۱۴۷ ﴾

به طرف

شاه اولیا مظفرنگری رحمۃ اللہ علیہ

که کتاب تصنیف خود فرستاده بودند

حقایق و معارف آگاه فضایل و کمالات دستگاه شاه اولیا سلّمه الله تعالی از
فقیر ولی الله عفی عنه بعد سلام محبت مشام مطالعه نمایند، خویبهای ذات
با برکات بسیار شنیده شد، شوق ملاقات بهم رسید. (مصرع):

وَالْأُذُنُ تَعْشِقُ قَبْلَ الْعَيْنِ أَحْيَانًا

بالا تر از همه خویبها استقامت است (و) عمر دراز در طلب خیر صرف نمودن. الحمد لله که آن هر دو فضیلت در ذات شریف موجود است. نامه مشکین شمامه مصحوب کتابی که جامع اسرار است و حاوی نکات بسیار رسید و اشاره به آن رفته بود که این فقیر آن را مطالعه نماید و آنچه بعد مطالعه ظاهر شود برنگارد.

مخدوما! چون حامل بر تصنیف این کتاب اذواق صوفیه صافیه بوده است به قصد امتحان در آن نظر کردن خطا است، اما چون نفس صوفی را رعایت کردن ضرور است یک کلمه مختصر می نویسد. و المأمور معذور.

معارف آگاهها تصانیف صوفیه صافیه دو قسم می باشد، یکی برای افاده خاص و عام و شرط این قسم آن است که روزمره متعارف اختیار کنند خواه زبان عربی خواه فارسی. دیگر برای تسکین حرارت واردات غیبیه یا مشغول ساختن خاطر به یاد کرد محبوب مطلق جل مجده و عزّه دائماً و روزمره غیر متعارف در آن قسم جایز است. غالباً این کتاب از قسم ثانی است اصلاح و اعتراض در این قسم کار شخص است که احوال این طایفه را نمی شناسد. نعوذ بالله من جمیع ما کره الله. الحمد لله آنچه نوشته اند معانی مقصود آن همه اسرار الهیه است و عذر روزمره غیر متعارف عارف جامی در شعر خود بیان کرده است:

شیشه ای صاف از نباشد گوسفال کهنه باش

رند دُرد آشام را با این تکلفها چه کار

*

مکتوب ﴿ ۱۴۸ ﴾

به نام بنده مؤلف

شاه محمد عاشق پُهلّتی عَفی عنه

حقایق و معارف آگاه عزیزالقدر سجّاده نشین اسلاف کرام شیخ محمد عاشق سلّمه الله تعالی از فقیر ولی الله عَفی عنه بعد سلام محبّت مشام مطالعه نمایند، الحمد لله علی العافیّه، نامه مشکین شمامه رسید و عافیت از جمیع جهات معلوم شد، شکر الهی ادا نمودیم. شاه نور (نورالله) را اولاً با کثارت تهلّیل امر نمایند تا آنکه اوقات او را درگیرد بعد از آن وقوف قلبی یعنی نظر داشتن بر مضغه صنوبریه در رنگ آنکه چیزی پس پرده باشد و یقین می داند که در پس پرده هست و خیال را با او متوجّه سازد، باید تعلیم نمود و در این باب اگر توجّه به لطیفه قلبیه او کنند و مضغه به حرکت آید مؤید این معنی در حق او خواهد بود. برخوردار سعادت اطوار محمد فائق را شغل قلبی به همین صفت که به آن اشارت در همین صفحه گذشته بنمایند. والسلام.

*

مکتوب ﴿ ۱۴۹ ﴾

به نام بنده مؤلف

شاه محمد عاشق پُهلّتی عَفی عنه

مشمّل بر بعضی اسرار

حقایق و معارف آگاه عزیزالقدر سجّاده نشین اسلاف کرام شیخ محمد عاشق سلّمه الله تعالی بعد از [سلام] محبّت التزام مطالعه نمایند، مکاتیب اکثر

در استفسار واردات اعتکافیه ورود نمود. عزیزالقدر من، این واردات از قبیل مکاشفات نبود که شرح آن توان کرد بلکه از قبیل حالات که بجز رمز نتوان گفت و مجمل آن است که جارحه در بعض حوادث کون مستی آورد و شرح آن مستی غیر آن مستی نتوان کرد و به چند بیت در این باب اکتفا کرده شد:

که باور دارد این حرف از فقیر خاکسار من
که ظلّ عالم قدس است انکار و قبول او
ندارد باطنش از خویش آینه صفت رنگی
طلسم حیرت آمود است تمکین و فضول او
شعاع آفتاب از راه این روزن همی ریزد
بجز این نکته نتوان بست مضمون و وصول او
حباب آساز خود خالی ز سطح بحر می روید
وجود او، نمود او، شهود او، وصول او

*

مکتوب ﴿ ۱۵۰ ﴾

به جانب بنده مؤلف

شاه محمد عاشق پهلّتی عفی عنه

شرف صدور یافت

حقایق و معارف آگاه عزیزالقدر سجّاده نشین اسلاف کرام بعد سلام محبت التیام مطالعه نمایند، الحمد لله علی العافیة و المسؤل من جنابه أن یعافینا و ایّاکم، چون آنحضرت ﷺ فتح مکه کردند حضرت عباس رضی الله عنه و حضرت مرتضی رضی الله عنه التماس نمودند که از مدتها منتظر این روز بودم و همیشه

بنی عبدالدار و بنی عبد مناف در حجاب بیت مناقشه داشتند، امروز کلید بیت به ما عنایت فرمایند. آنحضرت ﷺ فرمودند که من برای دعوت توحید و رفع مظالم آمده‌ام نه برای ازاله مآثر قوم. هر قومی را مآثر هست که به اقصی همت طالب آنند من برای ازاله مآثر نیامده‌ام. آنگاه مفتاح به طلحه حجبی دادند گفتند: خذها خالدةً تالدةً و فی رسول الله ﷺ أسوة حسنة لخلفائه فی دعوة إلى الحق لا يتعرضون بمآثر الناس إنه (إن) کانت. حکمت در آنجا آن است که این معنی مهیج فتن و مؤرث و حر صدر می شود و آن مشوش حکمت ارسال است، و آن است که صدق حال ایشان اقتضا می فرماید که غیر آنچه در دین قایم ساخته‌اند منظور نظر ایشان نباشد. هر قوم مصالح خود می اندیشند، هر نادان بکار خویش دانا و به یافتن و نیافتن آن مصالح خوش و ناخوش می شوند:

از خیالی صلح شان و جنگ شان وز خیالی فخر شان و ننگ شان
و غالباً هر یکی به حسب مقام خود مصیب است. اگر کسی را از این عزیزان حکم سازند می باید که تأمل کند اگر جمهور متنازعین به آنچه می گوید راضی خواهند بود حکم شود و الا استعفا نماید که لکل ساقطة لا قطة. والسلام.

*

مکتوب ﴿ ۱۵۱ ﴾

تحریر به نام فرزند اکبر

شیخ محمد ﷺ

در باب رسم الخط

برخوردار سعادت اطوار فرزندم محمد سلمه الله تعالی بداند که در نوشتن دو قاعده مستحضر باید ساخت. یکی آنکه هر کلمه را جدا باید نوشت

خواه اسم باشد یا فعل یا حرف. مگر حرفی که یک حرف بیش نیست مانند بای جارة و لا جارة و اسمی که ضمیر متصل است مانند هُم و کُم، قاعده دیگر آنکه حروف هجا پنج قسم اند. دو قسمی را درنوشتن حکمی علیحده است.

قسم اول: آنکه صورت خطی او همین دامنه است و یجمعه یُثبتن و حکم آن آن است که اگر (در) اول کلمه یا وسط کلمه واقع شود به صورت شوشه باید نوشت و اگر آخر کلمه واقع شود صورت او را به تمام باید نگاشت.

قسم دوم: آنکه اصلاً دامنه ندارد و یجمع صور حروفه «ذواراده» و حکم آن آن است که در آن حرف مابعد ترکیب دادن گنجایش ندارد و حرف ماقبل اگر قابل ترکیب باشد می توان ترکیب کرد و الا نه.

قسم سوم: آن است که دامنه معوّجه دارد و یجمع صور حروفه «صبح غم» و حکم آن آن است که اگر اول کلمه یا وسط کلمه واقع شود تسویه دامنه باید کرد و اگر آخر کلمه واقع شود صورت دامنۀ معوّجه باید نگاشت.

قسم چهارم: آنکه دامنه دارد غیر معوّج خواه محدّب و آن «س» و «ش» و «ص» و «ض» و «ق» و «ل» است. خواه مسطح و آن «ک» و «ف» است و حکم آن مانند حکم قسم سوم است.

قسم پنجم: آنکه کششی دارد که عندالترکیب دامنۀ توان ساخت و عندالانفراد دامنۀ پیدا نشود و آن «ط» و «ظ» و «ک» و «ه» و حکم آن مدّ کشش است عندالترکیب و ترک آن نزدیک فصل از مابعد و عندالانفراد کشش ندادن. خوب باید فهمید. فالحمد لله اولاً و آخراً.

مکتوب ۱۵۲

به جانب شاهزاده والا گهر

شاه عالم

که استدعای طریقت و ارشاد نموده بود، شرف صدور یافت

بسم الله الرحمن الرحيم^۱

الحمد لله ربّ العلمین و الصلوة و السلام الأتمّان الاکملان علی سیدنا محمّد و آله و

صحابه اجمعین.

اما بعد، می گوید فقیر ولی الله عفی عنه که از آن خلاصه دودمان خلافت
اهتمام به اصلاح امر دین و طلب طریقه علیه صوفیه استماع افتاد، خاطر
فاتر به شگفت و حمد الهی بجا آورده شد.

چه طهارت طینت این بزرگان متضمّن صلاح عالم است. اللهم زد، آمین.
کلمه ای چند بناءً علی هذا، به طریق اختصار نوشته شد، امید که عمل بر آن
سعادت دارین باشد.

ارتباط به طریقه صوفیه به دو قسم می باشد - خرقه و بیعت. به جهت
ارتباط به خرقه که سنت متوارثه صوفیه است، دستاری فرستاده شد.
ساعتی آن را استعمال نمایند و این فقیر را در خرقه قادریه اسانید متنوعه
است. از آن جمله آنکه فقیر خرقه پوشید از دست شیخ ابوطاهر مدنی رحمته الله و
ایشان از دست والد خود شیخ ابراهیم کردی مدنی و ایشان از دست
شیخ احمد قشاشی و ایشان از دست شیخ احمد شناوی و ایشان از دست

۱- علاوه بر سورة التوبة (۹) در آغاز هر سورة (۱۱۳) و النمل (۲۷)، آیه ۳۰.

والد خود شیخ علی بن عبدالقدّوس و ایشان از دست شیخ عبدالوهاب شعراوی و ایشان از دست شیخ جلال الدین سیوطی و ایشان از دست شیخ کمال الدین المعروف به ابن امام الکاملیّه و ایشان از شیخ القرا و المحدثین شیخ ابوالخیر محمد بن محمد الجزری و ایشان از شیخ عمر بن حسن المراغی و ایشان از شیخ ابراهیم فاروقی و ایشان از دست قدوة العارفین شیخ محی الدین محمد ابن عربی و ایشان از دست شیخ یونس هاشمی و ایشان از دست حضرت غوث الثقلین سیّدی شاه محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

از نوافل دو رکعت نماز اشراق نزد بلند شدن آفتاب قدر یک نیزه، و چهار رکعت ضحی و چهار رکعت صلوٰۃ زوال وقت ظهر، و بعد مغرب شش رکعت به سه سلام صلوٰۃ الاوائین و تهجد هشت رکعت، اگر وتر اول شب خوانده باشند و الا یازده رکعت (مع سه رکعت وتر در صلوٰۃ تهجد) اگر سورة یس تقسیم کرده خوانده شود بهتر و الا قرأه هر چه میسر شود. و از روزه نفل ایام بیض یعنی ۱۳، ۱۴، ۱۵ هر ماه (سوا ماه ذی الحجّه زیرا که روزه در ۱۳ ذی الحجّه جایز نیست) و از ادعیّه ماثوره چهار وظیفه: وظیفه اول:

بعد نماز پنجگانه «استغفرالله» سه بار، اللهم انت السلام و منك السلام تبارک یا ذا الجلال و الاکرام لا اله الا الله وحده لا شریک له «لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَ هُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ»^۱، لا اله الا الله و لا نعبد الا اياه له النعمة و له الفضل و له الثناء الحسن^۲.

۱- «لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَ هُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ»: التغابن (۶۴)، آیه ۱.

۲- لا اله الا الله و لا نعبد الا اياه له النعمة و له الفضل و له الثناء الحسن (ابوداؤد).

لا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ «مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ»^۱ اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ^۲ [یک بار] و «سبحان الله» سی و سه بار؛ «الحمد لله» سی و سه بار؛ «الله اکبر»^۳ سی و چهار بار، «آیه الکرسی» و «معوذتین» [هر دو یک مرتبه]۔

وظیفہ دوم و سوم:

وقت صبح خواہ قبل نماز فجر خواہ بعد از آن و وقت مغرب پیش از نماز مغرب و اگر پیش از نماز مغرب میسر نشود، متصل نماز: اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أُوذِيكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأُوبِيكَ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، اللَّهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ أَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيَى وَبِكَ نَمُوتُ وَإِلَيْكَ النُّشُورُ، اللَّهُمَّ فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ رَبِّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِكُكُمْ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي وَشَرِّ الشَّيْطَانِ وَشَرِّكَ يَكْ بَار۔

بسم الله الذي لا يضرُّ مع اسمه شيء في الأرض ولا في السماء وهو السميع العليم^۴ سه بار؛ رضیتُ بالله ربّاً وبالا سلام دیناً و بمحمد ﷺ نبياً یک بار، اللَّهُمَّ مَا أَصْبَحَ بِي مِنْ نِعْمَةٍ فَمِنْكَ وَحَدِّكَ لَا شَرِيكَ لَكَ، لَكَ الْحَمْدُ وَ لَكَ الشُّكْرُ يَكْ بَار، أَصْبَحْنَا وَ أَصْبَحَ الْمَلِكُ اللَّهُ رَبَّ الْعَالَمِينَ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْخَيْرَ هَذَا الْيَوْمَ وَ فَتْحَهُ وَ نُورَهُ وَ نَصْرَهُ وَ بَرَكَتَهُ

۱- «مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ»: المؤمن/الغافر (۴۰)، آیه ۱۴۔

۲- اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ (بخاری)۔

۳- التَّوْبَةُ (۹)، آیه ۷۲؛ العنكبوت (۲۹)، آیه ۴۵؛ المؤمن/الغافر (۴۰)، آیه ۱۰۔

۴- بسم الله الذي لا يضرُّ مع اسمه شيء في الأرض ولا في السماء وهو السميع العليم (ترمذی، ابی داؤد)۔

و هداه و اعوذ بک من شرّ ما فيه و شرّ ما بعده [یک بار]. این همه دعاها هم به وقت صبح و هم به وقت مغرب بخوانند.

وظیفه چهارم:

نزدیک خواب رفتن آیه الكرسي و قل هو الله أحد و قل أعوذ بربّ الفلق و قل أعوذ بربّ الناس [سه سه بار]، «سبحان الله» سی و سه بار؛ «الحمد لله» سی و سه بار؛ «الله اکبر»^۱ سی و چهار بار. «اللَّهُمَّ فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ عِلْمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ»^۲ ربّ کلّ شیء و ملئکته. اللَّهُمَّ اِنِّی اسلمت نفسي إلیک و فوّضت أمري إلیک و الجأتُ ظهري إلیک رغبةً و رهبةً إلیک لا ملجأ و لا منجأ منك إِلَّا إلیک آمَنْتُ بکتابک الذی انزلت و نبیّک الذی ارسلت. اعوذ بکلمت الله التّأمّات من شرّ ما خلق [یک بار].

و از اشغال این طایفه علیه دو صد بار کلمه تهلیل مابین اخفا و جهر مفرط به کیفیت معتبره نزدیک این طایفه علیه و این عبارت جامع آن است. "ذات و صفات و شدّ و مدّ و تحت و فوق". معنی ذات ذکر کردن به اسم ذات که عبارت از نفی و اثبات باشد یا اثبات مجرد. معنی صفات ملاحظه لا مقصود إِلَّا الله، و معنی شدّ به تشدید تمام گفتن إِلَّا الله و معنی مدّ مدّ طویل لا ادا کردن و معنی تحت از زیر ناف و آن را کشیده کشیده آوردن به طرف راست تا آن که به امّ الدماغ رسد. آنجا إله گفتن و قدری اشاره سر به جانب خلف کردن به این نیت که آله باطله را پس پشت انداختم. بعد از آن کلمه

۱- التّوبة (۹)، آیه ۷۲؛ العنکبوت (۲۹)، آیه ۴۵؛ المؤمن/الغافر (۴۰)، آیه ۱۰.

۲- «اللَّهُمَّ فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ عِلْمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ»: الزّمر (۳۹)، آیه ۴۶.

اثبات مجرّد یعنی الله الله دو صد بار می باید گفت. یکی در زبان و دیگر در دل. غرض از این اشاره ثبوت احاطه باشد آن ذات ظاهر و باطن را. بعد از آن ساعتی مراقبه باید کرد. یعنی نگاه دل را به جانب خالق السموات و الارض دوختن و او را حاضر و ناظر به خود دانستن، این است آنچه در این ورقه از جمله وظایف و اشغال میسر شد چون ورزش این طریق حاصل شد می توان زیاده به عمل آورد.

یکی از اعمال مجربّه برای صفای دل و آن به حقیقت تخم نسبت اویسی است. آنکه چون از نماز عشاء و اوراد آن فارغ شود هفتاد و دو مرتبه درود به هر صیغه که [یاد آید] باید خواند. بعد از آن صورت مبارک حضرت سرور انبیاء صلوٰة الله علیه در نظر آوردن و روی مبارک آنحضرت ﷺ را روبرو خیال کردن و دو دست برداشته در دست آنحضرت ﷺ دادن و این کلمات به زبان گفت:

بایعتُ رسولَ الله صَلَّى الله علیه و سلّم علی خمس: شهادة أن لا إله إلا الله و أن محمداً عبده و رسوله و اقام الصلوة و ایتاء الزکوة و صوم رمضان و حج البيت إن استطعتُ إليه سبیلاً. بایعتُ رسولَ الله صَلَّى الله علیه و سلّم علی أن لا أشرك بالله شیئاً و لا أسرق و لا أزنی و لا أقتل و لا آتی بیهتان افتريه بین یدی و رجلی و لا أعصیه فی معروفٍ.

در ضمن این کلمات عزم مجدد برای ارکان خمسۀ اسلام به خاطر بستن و از صمیم دل آن را قبول کردن و دل را از مخالفات و معاصی خصوصاً کبایر نفور ساختن، بعد از آن در سعادت دنیا و آخرت و حفظ از شرور

قبیلتین پناه به آنحضرت صلی الله علیه و آله جستن و امداد خواستن، مواظبت بر این عمل
فایده دارد و مسبّعات عشر قبل طلوع و قبل غروب متوارث صوفیه است و
انوار و فواید آن بعد مواظبت به نهایت قوّت ظاهر می شود.

مکتوب ۴۰

بہنام

مخدوم محمد معین الدین کشمیری (نسبت)

ازالت شایبہ الاتعام مفسدہ است بہ فی نظام و نظام علی المخدم الاہل
 الاكمل الاہل الاہل لا زال کلشہ فہمہ نعل و النہمہ سہہ النہمہ سہہ
 النہمہ سہہ النہمہ سہہ و النہمہ سہہ النہمہ سہہ
 انما بعدہ فقیر ولی الله حقن بک سلام ملک الہم و حقن بک سلام
 اقام باہم علوم الہم حقن بک سلام ملک الہم و حقن بک سلام
 نامہ مشکیز شہادہ و سہہ و جوامع شہادہ و سہہ و جوامع شہادہ
 گردانید بہ طریقی انتظام و لایستہ و لایستہ و لایستہ و لایستہ
 در باب تعریف مسئلہ و حقیقت و حقیقت و حقیقت و حقیقت
 موجب تحیرت و دہشت شد زیرا کہ فقیر عجز کردہ از بیان حقیقت
 و نہ چیزی از باب تعریف بہ مسائل محضی است لکن بکمال
 جمیع اشخاص از علماء و فہما و فہما و فہما و فہما و فہما
 ہرگونہ کاوش و تلاش و تلاش و تلاش و تلاش و تلاش

مکاتیب

حضرت شاه ولی الله محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

جلد دوم

(براساس نسخہ دانشگاه عثمانیہ، حیدرآباد)

مکتوب ﴿ ۱ ﴾

به نام

مخدوم محمد معین الدین تتوی (سندھی) رحمۃ اللہ علیہ

لا زالت شآئيبُ الانعام منسجمةً مُستديمةً في الظاهرِ و الباطنِ على المخدوم الأعزَّ
 الأكمل الأجلَّ الأجلَّ لزال كاسمِهِ مُعِيناً للحقِّ و الدّين بركة سيّد البشر و آلِهِ و صحبِهِ
 الطيّبين الطاهرين عليه و عليهم افضل الصلوات و أيمن التحيّات.

اما بعد، فقير ولی الله عَفَى عَنْهُ سلام خُلّت التزام و شوقِ غرام و تعطش و
 اَوام بآن مظهرِ علومِ الهی منبعِ فیوضِ نامتناهی می رساند.

نامه مشکین شمامه رسید و چون مُنبی بُود به صحت و عافیت، مسرور
 گردانید. به طریق اقتضاء دلالت می کرد بر آنکه سابقه از جانب فقیر رقعہ ای
 در باب تعرّض مسئلہ وحدت وجود و غیر آن رسیده باشد. این معنی
 موجب حیرت و دهشت شد. زیرا که فقیر هیچگاه چیزی از این باب ننوشتہ
 و نہ چیزی از باب تعرّض به مسایل مختلف فیہا أصلہ کانت أو فرعہ، بلکه فقیر با
 جمیع اشخاص از علما و فقہا و صوفیہ از اہلِ شہر خود یا غیر شہر
 هیچگونه کاوش ندارد. فکیف بآن منبعِ فیوض کہ صفای مشرب ایشان
 به یقین شناختہ. چنانکہ بعض اہلِ عصر به مساہلہ در امرِ معروف فقیر را
 هدفِ طعن ساختہ اند ولی فی ذلک عذر لم یفطنَ لہ اہل العصر تغمّدنی اللہ تعالی
 و آیّاهم برحمتہ یا بارِ خدایا مگر آنکہ تلبیسی در آن رقعہ از بعض اہلِ آن
 بلدہ رفتہ باشد یا از لفظی بہ طریق ایماء این معنی استنباط کردہ باشند،
 من غیر أن یقصدہ القائلُ تفتیشِ حال باید نمود کہ کدام یک از این دو احتمال

روی داده است. در این نامه اشاره فرموده بودند که مختار خود در مسئله وحدت وجود بنویس، و این مسئله طویل الأذیال است. تصویر آن فرصتی می طلبد. اگر اعانت حضرت باری مدد فرماید می‌توان که در تحریر آورده شود. این قدر واجب العرض است که فقیر اشعری است در عقیده در جمیع مسایل، و آنها را به طریق کشف و برهان بر وفق قرار داد این بزرگواران تصحیح نموده. اما مکاشفات شیخ اکبر و شیخ کبیر^۱ را اعلی الله درجتها فی العالین معتقد است و مخالف اشاعره نمی داند، و در فروع بر مذهب امام ابوحنیفه رحمه الله و امام شافعی رحمه الله اعتماد دارد. و نقل جزئیات ملل را از ائمه ملل دو طریق فهمیده شد نقل لفظ صاحب ملت بعینه چنانکه محدثین حمل لوی آن کرده اند، و نقل معانی ملت به عبارات خود و باستنباطات خود، چنانکه فقها اختیار آن نموده، و این هر دو طریق متظاهرانند و آنچه این هر دو مذهب بر آن اتفاق کرده باشند و در آنچه اختلاف کرده اند اوفق به احادیث صحیحه اختیار باید نمود، «وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ»^۲.

فقیر به آن منبع فیوض رابطه قویه دارد و اخلاص که گنه آن جز علام الغیوب نداند و معتقد صفای مشرب ایشان است، و مصدق به خوبیهای ظاهره و باطنه ایشان چه جای این کاوش ها است که نصیب اعداء باد. والسلام.

*

۱- ظاهراً از شیخ اکبر محی الدین ابن عربی و از شیخ کبیر شیخ محب الله اله آبادی مراد هستند.

۲- الانعام (۶)، آیه ۴۵؛ الصفت (۳۷)، آیه ۱۸۲.

مکتوب ۲

بہ جانب

مخدوم محمد معین الدین تتوی (سندھی) رحمہ اللہ

احسن الله إلى حَبْنَا المعظم ومخدومنا المَبْجَل جامع الكمالات سَبَّاق الغايات وجعله
 كاسمه معيناً للسُّنة والدين، اميناً على خزائن علم اليقين و عين اليقين.
 أما بعد، أنا الفقير ولي الله عَفَى عَنْهُ يُسَلِّمُ عليكم ويدعو الله لكم في الأوقات المرجوة
 وقد استشرتموني في الانتقال إلى بندر سُورت ثم الانتقال منه إلى موضع آخر، وأنا
 لا اعدل بِحَجِّ بيت الله العظيم وزيارة نبيِّه الكريم عليه الصلوة والتسليم شيئاً، فان اتفقَ
 الخروج من الوطن بسبب من الأسباب فلا ينبغي أن يُقصد إلا هذان. وقد اخبرتموني
 عن قِلَّة الزاد فعلى الله توكلوا وبه ثقُوا وإليه فَوَضُّوا + انفق (يا بلال) وَلَا تَخْشَ من ذي
 العرش اقلالاً، أما عزمُ ترك الرُّجوع إلى الوطن فلا تستبدوا به حتَّى يشرح الله صدركم
 أو صدر رجلٍ لأجلكم. الحمد لله أولاً وآخراً.

*

مکتوب ۳

بہ جانب

خواجہ نورالله کشمیری رحمہ اللہ

شرف صدور یافت

عزیز القدر برادرم خواجہ نورالله نورہ الله بمرضیاتہ. از این فقیر سلام محبت
 التیام مطالعہ نمایند.

مکتوب ایشان مکرر رسید و چون مُنبی بود از صِحّت و عافیت ایشان، حمدِ الهی بجا آورده شد. بزرگی فرموده است که نفس خود را به چیزی مشغول کن پیش از آنکه نفس ترا به چیزی مشغول کند. در جمیع اوقات از ملاقاتِ علما و صوفیه و مطالعه کتبِ بزرگان که جامع بودند در میانِ علم و حال، خود را معاف نباید داشت، و فرصتی از اوقات خود باید جُست که خود را به ذکر مشغول کنند. والسلام والا کرام.

*

مکتوب ﴿ ۴ ﴾

به جانبِ والد بزرگوار کاتبِ حروف
شاه محمد عاشق پُهلّی عُفی عنه

بسم الله الرحمن الرحيم^۱

الحمد لله المنعم المفضل الكريم المتعال على جميع نعمه و من جملتها سلامتكم ادام الله تعالى عافيتكم و رزقكم ما تمنيتُم من فضله بل ما لم يخطر على قلب بشر «وَمَا ذَلِك عَلَى اللَّهِ بِعَزِيزٍ»^۲.

وصل المکتوب بعد مدّة و نحن معکم ان شاء الله تعالى حيثُ كنتم. مصرع:
و کُنّا حیثما کانوا و کانوا حیثما کُنّا

۱- علاوه بر سورة التّوبة (۹) در آغاز هر سوره (۱۱۳) و النمل (۲۷)، آیه ۳۰.

۲- «وَمَا ذَلِك عَلَى اللَّهِ بِعَزِيزٍ»: ابراهیم (۱۴)، آیه ۲۰؛ فاطر (۳۵)، آیه ۱۷.

و قد قدرنا الله تعالى في هذه الأيام أن نُحرّر قرّة العینین في تفضیل الشیخین بیسطٍ
لائقٍ بالمقام. و قد تمّت منه خمسة کراریس. و التقدير أن يكون قريباً من عشرة
کراریس و قد منّ الله تعالى بجمع الهمّة على تحريره و ألهم علوماً مناسبة، نسأل من
الله تعالى الاهتمام على هذا النهج و لا حول و لا قوّة إلا بالله. و قد وصل الولد العزيز
عبدالرحمن مع أولاده بالخیر و العافیة. و قد تلقیناهم تلقياً حسناً و قرأ علی من
كتاب الفوز الكبير شيئاً و عسى أن یقرأ علی هذا النمط حتّى یختم إن شاء الله تعالى.
و السلام.

*

مکتوب ﴿ ۵ ﴾

به طرف والد بزرگوار کاتب حُرُوف مدّطلّہ العالی

شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ

حقایق و معارف آگاہ عزیز القدر برادر ميان محمد عاشق سلّمہ اللہ تعالیٰ،
از فقیر ولی اللہ عُفی عنہ، بعد از سلام مؤدّت انتظام مطالعہ نمایند.
الحمد لله على العافیة و المسئول من فضله أن یجمع بیننا و بینکم «فی مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ
مَلِیکٍ مُّقْتَدِرٍ»^۱ حیث لا حیث محدّقین بالنور البسیط القاهر. مہدفین فیہ فانین عن
أنفسنا باقین به، فیکون هنالك بسط لا قبض بعده و وصل لافُرقة یُخدشه. آمین، آمین،
آمین.

*

۱ - «فی مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِیکٍ مُّقْتَدِرٍ»: القمر (۵۴)، آية ۵۵.

مکتوب ﴿ ۶ ﴾

به جانب والد بزرگوار کاتبِ حروفِ ادام الله ظلّه العالی

شاه محمد عاشق پُهلّتی عُفی عنه

در اجوبه از بعضی شبهاتِ مسئوله ایشان

عزیزالقدر حقائق و معارف آگاه برادرِ میان محمد عاشق سلمه الله. از فقیر ولی الله عُفی عنه بعد از سلام محبت مشام مطالعه نمایند. رقیمه مرسوله رسید. نوشته بودند که شخصی سؤال می کند در صحیح بخاری مذکور است که حضرت فاطمه رضی الله عنها اولاً دعوی میراث کرد. بعد از آن دعوی هبه. و در فصل الخطاب مذکور است که دعوی هبه اصلاً متحقق نشده است. حق در اینجا چیست؟

باید دانست که در صحیح بخاری دعوی هبه اصلاً مذکوره نیست و آنچه در فصل الخطاب مذکور است، حق است لاشبهة فیه. آری امام رازی رحمته الله از متأخرین معتزله در کتاب اربعین، شبهات چند نقل کرده و متصدی جواب آن شده. از آن جمله قصه هبه است و عادتِ امام رازی آنست که مبادره می کند در جواب شبهات، بغیر آنکه تصحیح آن نمایند از کتب حدیث. و قاضی بیضاوی و قاضی عضد همان شبهات و اجوبه بعینها در کتب خود نقل می کنند از غیر تحقیق. و حق آن است که نوشته شد. و نیز نوشته بودند که حدیث **إِنِّي تَرَكْتُ فَيْكُمْ مَا أَنَا أَخَذْتُ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا الْخَبْرَ...** را توجیه چیست؟ باید دانست که اخذ مُعَبَّر به تعظیم و توقیر و ترکِ طعن در ایشان است. وَلَنْ يَتَفَرَّقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَى الْحَوْضِ معنیش آن است که وجوب محبتِ اهل بیت مقرون است به قرآن، تا وقتی که عمل به قرآن واجب است، محبتِ اهل بیت

نیز واجب است، و در وقتِ حضورِ حوضِ چنانکه از عملِ قرآنِ منفعتها خواهند دید، از محبتِ اهل بیت نیز ثواب خواهند دید - و سببِ ورودِ حدیث بر این معنی دلالت می کند و چندین حدیث بر مشاکلت همین صفة دارد. بنده این مبحث را در قرّة العینین نوشته ام، از این جهت تطویل در تحقیق آن نرفت.

*

مکتوب ﴿ ۷ ﴾

[که در تقریظ بر شرح الاعتصام که از تألیفات والد کاتب حروف

شاه محمد عاشق پهلّتی عُفی عنه

است ارقام فرمودند]

بسم الله الرحمن الرحيم^۱

الحمد لله ربّ العلمین و الصلوة و السلام الأتّمان الأکملان علی سید المرسلین محمد و

آله و صحبه اجمعین.

أما بعد، التهنیه علی أخینا الصالح المفلح الذی فضّله الله تعالی علی کثیر من عبادِهِ و ملاء قلبَهُ بطارف العلم و تلادِهِ محمد عاشق رقاہُ الله معارجَ الکمال و آتاهُ ما لا یصفُهُ الألسُن من البهاء و الجمال، کثیرةً وافرّةً عظیمةً مُتکاثرةً. و إنَّ من اعظمِ ما فتحَ الله علیه فی هذه الرسالة من شرحِ مُفصلها و تفصیلِ مُجملها و بیانِ الرُّموز الخفیّة و

۱ - علاوه بر سورة التَّوبَة (۹) در آغاز هر سورة (۱۱۳) و النَّمْل (۲۷)، آیه ۳۰.

کشف الأسرار المخبّأة فيها وقد طالعته من أولها إلى آخرها فوجدتها صحيحة المعاني
قويّة المباني ففيها ومثلها فليتنافس المتنافسون وإياها وما يشابها فليقصد القاصدون
ونظمت في ذلك شعراً:

لِيُهَنِّكَ مَا أوفيت ذُرْوَةَ حَقِّهِ من الفَخْصِ والتَفْتِيشِ والفَهْمِ والفِكرِ
و بحثك من طي العلوم ونشرها ونظّمك اصنافَ الجواهرِ والدُّررِ
و خطفك الرمز الخفي مكانه و خوضك بحرّاً زاخراً أيّما بحر
فَللهُ مَا أُوتيتَ من جُلَلِ المُنَى وللهُ مَا أُعْطيتَ من عَظَمِ الفَاخرِ
والحمد لله تعالى أولاً وآخراً وظاهراً وباطناً وأنا الفقير ولي الله عَفَى عَنْهُ.

✱

مکتوب ۸ ✧

به طرفِ والدِ راقم

شاہ محمد عاشق پُہلتی عَفَى عَنْهُ

اصدار یافت

أحسن الله تعالى في الدنيا والآخرة إلي أخينا الصادق الشيخ محمد عاشق، أما بعد!
فإنّا نحمد الله تعالى على نعمه ونسأله لكم العافية المجلّلة. ونحن في انتظار من مكاتيبكم
المُشمّلة على أخباركم. ونسأل الله تعالى أن يجمع بيننا وبينكم «فِي مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ
مَلِيكٍ مُّقْتَدِرٍ»^١. والسلام عليكم ورحمة الله.

✱

١- «فِي مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيكٍ مُّقْتَدِرٍ»: القمر (٥٤)، آية ٥٥.

مکتوب ﴿ ۹ ﴾

به جانبِ حضرت جدّ بزرگوار کاتبِ حروف

حضرت عبیدالله پُهلّی رحمۃ اللہ علیہ

به گرامی خدمت مشفق مهربان اعتضادی، استظهاری، مامون جیو سلمه الله تعالى از فقیر ولی الله عَفِی عَنْه، بعد از سلام مرفوع آنکه عنایت نامه سامی رسید و ادعیه که در بابِ عبدالعزیز عنایت شده بود، معلوم گردید. خدای تعالی به برکت نَفْسِ نَفِیسِ آن عنایت فرمای گرامی قدر وی را و برخوردار محمد را در کَنْفِ صَحّت و سلامت داشته آنچه آنسب و احقّ باشد بمرضیات، آن کرامت گُناد. والسلام.

*

مکتوب ﴿ ۱۰ ﴾

به جانبِ جدّ امجد کاتبِ حروف

حضرت شیخ عبیدالله پُهلّی رحمۃ اللہ علیہ

در تعزیت برادرِ خورد ایشان شیخ حسیب الله قُدّس سرّه

به گرامی خدمت مشفق مهربان اعتضادی و استظهاری مامون سلمهم الله تعالى، از فقیر ولی الله عَفِی عَنْه بعد از سلام مرفوع آنکه خبر واقعه هائله (مامون) صاحب مرحوم مبرور رسید. همه المهای پیشینه را نو ساخت (با) علاوه حسرت خلوی عالم از امثال این بزرگان.

خدای تعالی ذات شریف آن مشفق مهربان را سلامت داشته و افادات
ظاهره و باطنه روز به روز مضاعف ساخته، تسکین المها و تسلی غمها کناد
بالنبی صلی الله علیه و آله و أصحابه الأمجاد.

*

مکتوب ﴿ ۱۱ ﴾

در جواب سؤالات حضرت والدِ راقم
شاه محمد عاشق پهلّتی عفی عنه
عنایت شده

حقایق و معارف آگاه برادر عزیز میان محمد عاشق سلمه الله تعالی، بعد از
سلام محبت مشام مطالعه نمایند، رقیمه کریمه رسید مشتمل بر چند
مسئله، قوله شخصی باشد که او را احوال و واقعات عجیبه پیش می آیند و
سرّ آن بروی خوب واضح نمی باشد و شخصی دیگر باشد که از این واقعات
و کشف وی را هیچ حاصل نیست. اما هر واقعه و حال و معرفت که کسی
بروی عرض نماید وی سرّ آن را درمی یابد و ثلجی و بردی از آن معانی
چنان حاصل می شود که صاحب واقعات را قبل از اطلاع آن اسرار بدان
مثابه نیست. پس تفضیل کراست؟

سبب اختلاف این دو شخص آنست که یکی قوای علمیّه تیزتر دارد و آن
دیگری قوای عملیّه بیشتر.

چون به جانب خدای تعالی متوجّه شد و برکات غیبیّه بروی نازل گشت،
همان قوّت که در اصل فطرت قوی تر بود پیش دستی کرد.

در نفسِ ناطقه دو قوَّت و دیعت نهاده‌اند. قوَّة هیولانیه مستتر در جانب علم او، و صفتِ او تلوُّن است به الوان معقولات برآمدن، و قوَّت هیولانیه مستتر در جانبِ عمل او، و صفتِ او تلوُّن است به الوانِ احوال و به رنگ احوال برآمدن، و اصل این همه آن است که چون نفسِ کلیّه نفسِ جزئیّه گشت، هیولانیّتِ نفسِ کلیّه به طریقِ میراث در طرفینِ او شائع شد. به این اعتبار راست گفت آنکه گفت از قدمای حکما که نفسِ ناطقه به هر معقول که متوجّه می‌شود عینِ آن معقول می‌گردد.

غرض این قایل آن است که چنانکه ماده را می‌توان گفت که آب گشت و هوا گشت، همچنان نفسِ ناطقه را به اعتبار هیولانیّتِ طرفینِ او می‌توان گفت که عینِ معقول یا عینِ حال گشت، اینجا مراد از عینیّت همین معنی داشته است و اما آنکه تفضیل کراست، جوابی ندارد زیرا که تفضیل به اعتبار یک قوَّة می‌توان گفت نه به اعتبارِ دو قوَّة متبائن. مثلاً نمی‌توان گفت که این حجر افضل است در ثقل از این وَرْد در بوی خوش.

قوله در اثنای مذاکره ترجمه قرآن عظیم اطمینان و ثلج به اسرارِ بعض اخباراتِ شارع حاصل می‌شود و یقینی روی می‌نماید که احتمالِ نقیض ندارد. الحمد لله و المِنَّة این معنی پیش فقیر معبر است به تاویلِ الأحادیث کما قال عزَّ من قایل «وَيُعَلِّمُكَ مِنْ تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ»^۱ قوله چنانچه روزی ظاهر شد که وجودِ ظهورِ قیامت از لوازم این نشأ است که مقامِ ظهورِ آثارِ مختلفه و احکامِ متبائنه است، و عدمِ اطلاع بر ساعتِ ظهورِ قیامت احدی را کائناً مَنْ کَانَ سوای حق سبحانه که علم او محیطِ ازل و ابد است، نیز لازم است لزوماً عقلیاً، الحق و وجودِ قیامت از لوازم این نشأ است. سرّ این مسئله آنست

که ماده شخصی اکبر که نفس کلیه است تا وقتی که قابل فیضان صورتی نمی شود آن صورت بروی مفاض نمی گردد. در ابتدای این ماده مطلقه اول چیزی که قبول کرد صورت ذات بحث است، و لزوم آن به طریق وجوب است. بعد از آن به شرط آن صورت شیئاً بعد شیء ظاهر شدن گرفت، تا آنکه مرتبه به اشخاص کائنه فاسده رسید. از این اشخاص فاسده هیأتی مرتفع شد که در عالم مثال موجب افاضه عقوبات و آفات گشت، عقوبات و آفات و نامرضیات همه گرد بادی شده برخاسته اند و در عالم مثال صورتی شرّ احداث نموده اند و آن صورت باز نازل شد و از آن شرّ اکد مرتفع شد، و همچنین دور می شد تا آنکه هلاکت عام فایض گشت و در این تغییرات هر هیئت سابقه بعد هیئت لاحق است.

قوله دیگر واضح شد که سرّ عدم بقای اشیای این عالم آن است که نشأ ناسوت مقام تعین و تشخص هر شیء است و آنکه فوق این نشأ است. به نسبت این اطلاقی دارد. چون هر ظاهر به حسب اصل خود تقاضای اطلاق در ذات خود می دارد، و در رفض و نقض این تقید و تشخص حریص است، لاجرم سرعت زوال و انعدام صورت این نشأ لازم است. الحقّ حقایق این نشأ و حقایق آن نشأ همه در هیولای عالم که نفس کلیه است متعین شده اند. مع هذا معنی مؤثر در آن نشأ قوی تر است از معنی متأثر بر عکس این نشأ نفس ناطقه تا وقتی که مایل به مؤثر نباشد مهذب نمی شود، زیرا که کمال او میل است به صورت ذات بحث، و هر چه به او نزدیک گرداند. به سبب قوّت معنی مؤثر و فی قوله صلی الله علیه و سلم: اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِیْ حُبَّكَ وَ حُبَّ مَنْ یُّحِبُّكَ وَ حُبَّ عَمَلٍ یُّقَرِّبُنِیْ اِلَیْ حُبِّكَ، إشارةً اِلیْ هَذَا السِّرِّ - هَذَا وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ اَوَّلًا وَ آخِرًا وَ ظَاهِرًا وَ بَاطِنًا.

مکتوب ﴿ ۱۲ ﴾

به نام

میر رحمت الله نگلوی

که یکی از مخلصان است و به تقریبی در محبس سلطانی بود، صدور یافت

برادرم میر رحمت الله بعد از سلام مطالعه نمایند. رقعہ رسید. عزیز من! قید را شما مصیبت می دانید، اما در حقیقت نعمت است، خدای تعالی در حال شما ملاحظه فرموده است که از شما توجه به جانب خدای تعالی در حال خلاصی چنانکه باید صورت نمی گیرد و به سبب زمینداری معامله ها ظاهر می شود که مرضی الهی نیست. حالا نیت درست کنید که اگر خلاص شوید گرد آن کارها نگردید.

صد و پنجاه رکعت که می گذارید به غایت خوب است. در بعض اوقات هزار مرتبه درود با حضور دل و تصوّر آنحضرت صلی الله علیه و سلم می خوانده باشند، خدای تعالی لطیفه غیبیه خواهد فرستاد. وصیتی مناسب حال خود طلب کرده بودند. هیچ وصیتی بهتر از این نیست که خود را مرده خیال کنید که از دنیا به کلی خلاص شوید و این نعمتی بدانید. چنانکه بزرگان گفته اند **مُوتُوا قَبْلَ أَنْ تَمُوتُوا** بعد از آن نفی و اثبات به حضور تمام بگویند و این ملاحظه نمایند که مرا مقصودی و مطلوبی نیست جز او تعالی. والسلام.

مکتوب ﴿ ۱۳ ﴾

به نام مشار الیه
میر رحمت الله نگلوی

صلاح آثار میر رحمت الله از فقیر ولی الله بعد از سلام مطالعه نمایند که رقیمة ایشان در استفسار مسایل ضروریہ رسید. راه ترقی همین است که همیشه منتظر به جانب او تعالی باید بود به صفت عجز و انکسار و به ترک جمیع ماعداء، بر همین معنی مقید باشند. إن شاء الله تعالی ترقیات واقع خواهد شد و آنچه نوشتند که عالم حباب شکل فهمیده می شود، درست است، و این اول توحید صفاتی است. چرا می گویند که ترقی نیست؟ این علم اگر به کمال خود باشد عین ترقی است.

از طعام و آب سؤال کرده بودند. هر چه به شما برسد، در این حالت از آن اقسام که نوشته بودید، در حق شما خود البتہ حلال است. زیرا که مضطربید و طاقت ندارید. در این باب خاطر را مشغول نکنند. قلت طعام مضایقه ندارد، اما به تدریج آهسته آهسته کم کنند تا به قدری که زیاده ضعف نیارد. والسلام.

✱

مکتوب ﴿ ۱۴ ﴾

به نام
میر رحمت الله نگلوی

نوشته بودند که انتظار در وقتی متصور شود که غیبت باشد. اما در صورت حضور انتظار چه قسم بود؟ باید دانست که مطلوب میل نفس است

به مبدأ حقیقی به وجه عجز و انکسار، و از انتظار مراد همین معنی است. باید که چشم دل به طرف حضرت مبدأ باشد، و غفلت را به خود راه ندهند. به هر صفتی که میسر می آید، خواه در رنگ انتظار، خواه در رنگ یافت، این اختلاف احوال را در اصل نسبت بی رنگی تأثیری نیست. والسلام.

*

مکتوب ﴿ ۱۵ ﴾

به جانب والد بزرگوار سلمه
شاه محمد عاشق پُهلّتی عُفی عنه

رَقَاکُم اللهُ تَعَالٰی اِلٰی مَعَارِجِ الْکَمَالِ وَاَوْصَلْکُمْ اِلٰی مَا لَا یُحِیْطُ بِهِ الْعُقُولُ مِنْ حَقَائِقِ الْجَمَالِ وَالْجَلَالِ. وَجَمَعَ بَيْنَنَا وَبَيْنَکُمْ «فِي مَقْعَدٍ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِیْکٍ مُّقْتَدِرٍ»^۱. وَقَرَّ عُیُوْنُنَا بِنَعِیْمٍ مُّقِیْمٍ لَا یَنْفَدُ وَلَا یَتَعَذَّرُ - الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی نِعْمِهِ وَالْمُسْتَوَّلُ مِنْهُ مَزِیْدٌ کَرَمِهِ. وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ.

*

مکتوب ﴿ ۱۶ ﴾

به جانب حضرت والد کاتب حروف
شاه محمد عاشق پُهلّتی عُفی عنه

حَقَائِقِ وِمَعَارِفِ آگَاهِ بَرَادَرِ عَزِیزِ مِیَانِ مُحَمَّدِ عَاشِقِ سَلَمِهِ اللّٰهُ اَزْ فَقِیْرِ وَلِیِّ اللّٰهِ عُفٰی عَنْهُ بَعْدَ اَزْ سَلَامِ مُحَبَّتِ التَّیَامِ مَطَالَعِهِ نَمَایَنْد.

۱ - «فِي مَقْعَدٍ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِیْکٍ مُّقْتَدِرٍ»: القمر (۵۴)، آیه ۵۵.

الحمد لله على العافية والمسئول من الله تعالى أن يُديمها لنا ولكم ويجعل مآلنا و
مآلكم قرّة عينٍ ولذة عظيمة في حظيرة القدس. أمّا بعد، فإنّ الله تعالى سرّاً عظيماً في
خلقه، أشار إليه في محكم كتابه، حيث قال «يَمْحُوا اللَّهُ مَا يَشَاءُ وَيُثَبِّتُ وَعِنْدَهُ
أُمُّ الْكِتَابِ»^١، وإنّ ممّا اثبتته بعد أن لم يك ثابتاً زيادة مدّة في عمر رجلٍ تعلّقت ببقائه
العناية التشريعية، وكنت قد أوّمت لكم إلى هذا السرّ في بعض الخلوات لكنّ المقصود
الآن أنّ تلك الزيادة لم يتعيّن قدرها و عسى أن يكون لها شأن بحسب تلك العناية
و ما حصل الإذن في التفصيل فلذلك لم نُخبر بأكثر من ذلك، والله اعلم بحقائق الأمور.

*

مكتوب ﴿ ١٧ ﴾

به نام حضرت والد

شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ

الحمد لله تعالى على العافية ونسأل الله الكريم لنا ولكم عافية دائمة ونعمة مجلّة
ولذة النظر إلى وجهه الكريم في حظيرة القدس، وأن يُبارك في أنفسنا وأنفسكم
وأولادنا وأولادكم وأن يجعل تلك البركة عامة شاملة للأصحاب والأحباب، آمين
يا «رَبِّ الْعَالَمِينَ»^٢.

*

١- «يَمْحُوا اللَّهُ مَا يَشَاءُ وَيُثَبِّتُ وَعِنْدَهُ أُمُّ الْكِتَابِ»: الرّعد (١٣)، آية ٣٩.

٢- «رَبِّ الْعَالَمِينَ» در قرآن ٣٤ بار: الفاتحة (١)، آية ٢؛ المائدة (٥)، آية ٢٨؛ الانعام (٦)، آية ٤٥،
١٦٢؛ الأعراف (٧)، آية ٥٤، ٦١، ٦٧، ١٠٤؛ يونس (١٠)، آية ١٠، ٣٧؛ الشعراء (٢٦)، آية ١٦،
٢٣، ٧٧، ١٠٩، ١٢٧، ١٤٥، ١٦٤، ١٨٠، ١٩٢؛ التّمل (٢٧)، آية ٨، ٤٤؛ القصص (٢٨)، آية ٣٠؛
السّجدة (٣٢)، آية ٢؛ الصّفت (٣٧)، آية ١٨٢؛ الزّمر (٣٩)، آية ٧٥؛ المؤمن/الغافر (٤٠)،
آية ٦٤-٦٥؛ فُصِّلَتْ/حَمَّ السّجدة (٤١)، آية ٩؛ الزّخرف (٤٣)، آية ٤٦؛ الجاثية (٤٥)، آية ٣٦؛
الواقعة (٥٦)، آية ٨٠؛ الحشر (٥٩)، آية ١؛ الحاقة (٦٩)، آية ٤٣؛ التّكوير (٨١)، آية ٢٩.

مکتوب ﴿ ۱۸ ﴾

بہ نام والد بزرگوار
شاہ محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ
 در کشفِ معانی حدیثِ تہلیل و تسبیح

أحسن الله تعالى إليكم و اوصلكم إلى ما هو فوقَ الفوق. أمّا بعد، فقد وصلت الرقيمة و قد سألتكم فيها عن قوله صَلَّى الله عليه و سلم، من سَبَّحَ مِائَةَ بِالْغَدَاةِ و مِائَةَ بِالْعَشِيِّ كَانَ كَمَنْ حَجَّ مِائَةَ حَجَّةٍ، و من حمد الله مِائَةَ بِالْغَدَاةِ و مِائَةَ بِالْعَشِيِّ كَانَ كَمَنْ حَمَلَ عَلَى مِائَةِ فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ قَالَ غَزَى مِائَةَ غَزْوَةٍ، و من هَلَّلَ مِائَةَ بِالْغَدَاةِ و مِائَةَ بِالْعَشِيِّ كَانَ كَمَنْ أَعْتَقَ مِائَةَ رَقَبَةٍ مِنْ وُلْدِ إِسْمَاعِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ. و من كَبَّرَ اللَّهَ مِائَةَ بِالْغَدَاةِ و مِائَةَ بِالْعَشِيِّ لَمْ يَأْتِ ذَلِكَ الْيَوْمَ أَحَدٌ بِأَفْضَلٍ مِمَّا جَاءَ بِهِ إِلَّا مَنْ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ أَوْ زَادَ عَلَى مَا قَالَ. سِرُّ تَخْصِصِ كُلِّ فَضِيلَةٍ مِنْهَا بِشَيْءٍ دُونَ نَظِيرِهِ فَأَقُولُ التَّسْبِيحَ يُنَاسِبُ النَّفْيَ وَ السَّلْبَ فَشُبِّهَ بِالْحَجِّ لِأَنَّهُ يَجِبُ مَا قَبْلَهُ وَ لِأَنَّ فِيهِ مَفَارِقَةً مِنَ الْأَهْلِ وَ الْمَالِ، وَ الْبِلَادِ، وَ فِي الْمَفَارِقَةِ مَعْنَى مِنَ مَعَانِي النِّقْصِ وَ النَّفْيِ.

و الحمد يُنَاسِبُ الثَّبُوتَ فَشُبِّهَ بِأَحْرَازِ الْغَنَائِمِ وَ حِيَازِهَا لَغَزَاءِ الْكُفَّارِ وَ أَعْلَاءِ كَلِمَةِ اللَّهِ وَ اثْبَاتِهَا، وَ التَّهْلِيلُ يَنَاسِبُ طَرْدَ الْغَيْرِ عَنْ مُسْتَنَ الْإِثَارِ فَشُبِّهَ بِاعْتِقِ الرِّقَابِ لِأَنَّ كُلَّ تَعَلُّقِ الْقَلْبِ لِشَيْءٍ حَبْسٌ وَ أَسْرٌ وَ قَيْدٌ، فَإِذَا طَرَدَ الْغَيْرَ عَنْ مُسْتَنَ الْإِثَارِ خَلَصَ رَقِيقُهُ مِنْ رِقَائِقِ قَلْبِهِ عَنْ قَيْدٍ، فَكَانَ كَأَنَّهُ أَعْتَقَ رَقَبَةً أَوْ رِقَاباً بِقَدْرِ تَأْثِيرِ الذِّكْرِ فِي نَفْسِهِ وَ التَّكْبِيرُ يُنَاسِبُ الْعُلُوَّ وَ الْإِرْتِفَاعَ فِي الْمَكَانَةِ فَكَانَ ثَوَابُهُ الْإِمْتِيَازَ التَّامَّ بَيْنَ الْأَقْرَانِ وَ ارْتِفَاعَ مَنْزِلَتِهِ مِنْ مَنَازِلِ أَقْرَانِهِ وَ نُظَرَائِهِ، هَذَا وَ الْحَمْدُ لِلَّهِ أَوَّلًا وَ آخِرًا وَ ظَاهِرًا وَ بَاطِنًا.

مکتوب ﴿ ۱۹ ﴾

به نام حضرت والد مدظله

شاه محمد عاشق پُهلّتی عَفی عنه

در بیان سِرّ قول حضرت خواجه بیرنگ قدّس سرّه که در اینجا بوی بد
می آید مگر کسی دعوت می خواند

الحمد لله و السلام علی عبادہ الذین اصطفی. أمّا بعد السلام.
حقایق و معارف آگاه شیخ محمد عاشق سلمه الله تعالی مطالعه نمایند که
مکتوب بهجت اسلوب رسید. سِرّ آنچه در اسراریه از خواجه بیرنگ
قدّس سرّه منقول است که ایشان به مسجد فیروزی درآمدند و فرمودند که
در اینجا بوی بد می آید مگر کسی دعوت می خواند، بعد تفتیش همچنان
ظاهر شد (که) استکشاف نموده بودند. شک نیست که متوجّهین الی الله
نسبت‌های مختلف دارند. نسبتی که این طایفه علیه مُربی قصد خود کرده‌اند،
نسبت بی‌نشانی است. چون نسبت علمیّه که عبارت از نور طهارت و
عبادت است در جنب او اعتباری ندارد. چنانکه در رشحات^۱ چندین قصّه
بر این معنی دلالت می‌کند، بالاولی نسبت دعوة که کیفیتی است سفلیّه.
مقصود از آن تسخیر ملایکه سفلیه است بجهت مقاصد دنیویه از مال و جاه

۱- رشحات عین الحیات: از صفی‌الدین علی متخلّص به صفی (م: ۹۲۶/هـ ۱۵۲۰ م) بن حسین بن
علی کاشفی بیهقی، در احوال و سخنان خواجه عبیدالله احرار (م: ۸۹۵/هـ ۱۴۹۰ م) و مناقب
بزرگان سلسله نقشبندیّه در یک «مقام» و سه «مقدمه» و یک «خاتمه» در سال ۹۰۹/هـ ۱۵۰۳ م
نگاشته است (فهرست نسخه‌های خطی فارسی کتابخانه جامعۀ همدرد، تغلق‌آباد، دهلوی‌نو،
مرکز تحقیقات فارسی راینی فرهنگی جمهوری اسلامی ایران، دهلوی‌نو، نشر اول زمستان
۱۳۷۷ هـ ش/۱۹۹۹ م، ص ۳۲۵).

به مراتب فروتر از آن خواهد بود. اگر از آن به بوی بد تعبیر کنند چه دُور - و این در صورتی است که دعوتِ ملائکهٔ سفلیه باشد و اگر دعوتِ خبیثانِ جنّ بوده است و این معنی در نفس او متشَبَّح شده باشد هر چند به ظاهر در مسجد نشست و برخاست کرده. فلا سؤال ولا اشکال. والسلام والا کرام.

*

مکتوب ﴿ ۲۰ ﴾

به نام والد کاتب حروف

شاه محمد عاشق پُهلّتی عَفی عنه

در جواب اسولهٔ ایشان از سرِّ اقوال شیخ اکبر قدس سرّه

الحمد لله والسلام علی عبادہ الذین اصطفی، اَمَّا بَعْدَ السَّلَامِ عزیز القدر برادرم
محمد عاشق سلمه الله تعالی مطالعه نمایند.

سرِّ قولی چند از اقوال شیخ اکبر در رسالهٔ ما یعول علیه و لا یعول علیه
استکشاف نموده بودند. هر چند شرح آن اقوال بسطی می طلبد که وقت
گنجایش آن ندارد، لیکن مَا لَا يُدْرِكُ كُلُّهُ لَا يَتْرُكُ كُلُّهُ منظور نظر است. قوله
قَدَس سرّه، کَلَّ خَطَابُ إِلَهِي يَكُونُ مَعَهُ مَشَاهِدَةٌ لَا يَعُولُ عَلَيْهِ وَلَا عَلَى الْمَشَاهِدَةِ
آنچه فقیر از این سخن می فهمد آن است که این به نسبت برزّه ثالثه تجلّی اعظم
است که صورت مثالیه است. این بیت مشهور مصداق قال و حال اوست:

تو از تمکین، من از حیرت نه ایمای نه تقریری

بدان ماند که هم بزم است تصویری به تصویری

پس حالِ عارف به نسبت این برزّه از دو کیفیت بیرون نیست. یکی اتّصال که
سرّ به ادراک آن فائز شود و روح اَوَّلًا نفحاتِ الفت از آن استشمام نموده،

آخرأ در آن به پیچید و با او درآمیزد - و در این صورت لامحاله عقل و قوای او بیکار شده باشد و خطاب که شعبه‌ای از قوای عقلیه است گنجایش ندارد. دیگر هبوط از اتصال پس سرّ رنگی از خود به عقل حواله کند و روح انسی به طبیعت فرستد. در اینجا مخاطبات و مُسامرات به ظهور خواهند رسید و مراد از آن احادیث نفسی است که از همین دو کیفیت متولد شدند.

مثل آنکه حدیث نفس به خاطر رسد که گویا محبوب او می‌گوید: أنت محبوبي و أنت خلاصة عالم الكون و نحو ذلك و اینجا گنجایش آن نیست که اتصال بوده باشد که اتصال حیرت صرف است و رنگین شدن است لا غیر. پس شخصی که او را خطاب و مشاهده هر دو ظاهر شده است تصرف خیال اوست، بر مشاهده او اعتماد نتوان کرد و نه بر خطاب او، زیرا که معلوم شد که سرّ رنگی به عقل حواله نکرد و نه روح انسی به طبیعت فرستاده پس مجرد حدیث نفس است ولا اعتداد به. قوله قدس سرّه، كُلّ اعتبارٍ لا يردك من الحق إليك لا يعول عليه و كُلّ اعتبارٍ يُخرجك منك إلى الحق لا يعول عليه معني اعتبار آن است که آیتی یا حدیثی بشنود و از معنی تحت اللفظ وی انتقال کند به معنی دیگر که مدلول آن نیست به اعتبار وضع بلکه علاقه انتقال جرّ بعض حدیث نفس بعض را باشد. چنانکه هر کسی بر خود تجربه می‌کند که از یک حدیث انتقال می‌کند به حدیث دیگر بغیر علاقهای مشهور، مثلاً قصّه موسی علیه السلام و فرعون شنید و انتقال کرد به آنکه نفس را چگونه کسر باید کرد و نور حق که به منزله موسی علیه السلام است چگونه زجر نفس می‌کند و چگونه آیات باهرات مثل عصا و ید بیضا اظهار می‌نماید، إلی غیر ذلك و این حدیث نفس و انتقال از بعض به بعض شخصی را که فکر خود را به جانب علوم

معاملات یا مکاشفات مصروف ساخته زود میسر می گردد و آن مثل شعر و لطیفه گویی بیش نیست تا آنکه دو شرط به او مقرون نباشد، چون این دو امر با او مقرون شد از تعلیمات الهیه گشت.

شرط اول آن است که بداند که از جانب حق مُفاض است مثل سایر الهامات، و قوّه فکریّه او را دخل نیست و اِلٰی هَذَا الْمَعْنٰی اُشَارَ الشَّيْخُ حَيْثُ قَالَ كُلَّ اعْتِبَارٍ لَا يَرُدُّكَ مِنَ الْحَقِّ اِلَيْكَ لَا يَعُولُ عَلَيْهِ وَكُلَّ اعْتِبَارٍ يُخْرِجُكَ مِنْكَ اِلَى الْحَقِّ لَا يَعُولُ عَلَيْهِ.

شرط ثانی آن است که این انتقال ارهاص حال اتصال و عدم و مانند آن نباشد زیرا که چون حال بر آدمی فرود می آید قوای علمیّه این شخص قبل از استقرارِ حال رنگی از آن قبول می نماید و به وفق همان حال احادیثِ نفس او می گردد و این اعتبار نیست بلکه ارهاصِ آن حال است به ضروره حال در نفس خطور نموده چنانکه در عادت جایع حدیث در اطعمه لذیذه می کند و عطشان اکثر حدیثِ نفس او در اشربه لذیذه می باشد و عذب حدیثِ نفس او در محاسنِ نساء و صُور مجامعه است و به مجرد آنکه جایع طعام خورد و عطشان آب نوشید و عذب متزوّج شد آن خطرات فرو می نشینند. همچنان غضب و خجالت و غیر آن بعض احادیث را به جوش می آرد و همچنین احوالِ الهیهِ خواطر را می جنباند و وی مشابّه فکر است در جلبِ حدیثِ نفس و در آن که سبب وجود او امری است از امورِ عادت نه تعلیم الهی از قبیل تدلّٰی و همین شرط شیخ اشاره فرمود:

حَيْثُ قَالَ كُلَّ اعْتِبَارٍ لَا يَرُدُّكَ مِنَ الْحَقِّ اِلَيْكَ لَا يَعُولُ عَلَيْهِ وَكُلَّ اعْتِبَارٍ يُخْرِجُكَ مِنْكَ اِلَى الْحَقِّ لَا يَعُولُ عَلَيْهِ این است آنچه الحال به تحریر آن میسر شد.

والسلام والاکرام.

مکتوب ﴿ ۲۱ ﴾

به نام حضرت والد بزرگوار

شاه محمد عاشق پُهلّتی عَفی عنه

در کشف اسرار بعض آیات قرآنی

حقایق و معارف آگاه عزیزالقدر برادرم میان محمد عاشق سلمه الله. از فقیر ولی الله عَفی عنه بعد از سلام مطالعه نمایند. الحمد لله على العافیة والمسئول من الله تعالى أن يُدیمَهَا لنا و لكم بفضلِهِ و کرمِهِ. آمین.

اما بعد، خدای تعالی در دو سوره از قرآن عظیم، فرق بیان می فرماید در ابرار و مقربین، در سوره هل اُتی، چشمه کافور و چشمه زنجبیل اصالة برای مقربان مقرر می فرماید و شرابی که مزاج او کافور و زنجبیل باشد برای ابرار می دهد و در سوره مُطَفِّفین چشمه تسنیم برای مقربان مقرر می فرماید و شرابی که مزاج او تسنیم باشد برای ابرار می دهد.

فهل تدری ما السرُّ فی ذلك، اَعْلَمُ أَنَّ الكافور عین طيبة الرائحة لا مرارة فی طعمها، وهي صورة کمال قوتهم العقلية المتوجّهة إلى الرحمن الواصلة إلى الإیقان بما يجب به الايمان على وجه، يصير به الغیب من باب العیان، و الزنجبیل عین طعمها حریف فی تلك الحرافة لذّة عظيمة و لا رائحة لها وهي صورة کمال قوتهم العملية المتوجّهة إلى کسر النفس البهيمية و مناقضة هواها يجدون فی ذلك لذّة مع مرارة فالمرارة و لذع اللسان لانکسار النفس و لشدة یقاسونها فی ذلك و اللذّة لغلبة النفس الملكية، و أمّا کون الكافور طيبة الرائحة دون الزنجبیل، فلانّ القوة العقلية إذا حصل لها الکمال یندرج فی ذلك انکشاف الجبروت ولو إجمالاً و ذلك غیب قائم بوصفه

الشهادی كما أن الرائحة الطيبة غيبٌ قائم بالجسم وليس ذلك القوة العملية، وأما التسنيم فعينٌ عالي المرتبة لا يوصفُ برائحةٍ ولا بطعمٍ، لأن التسنيم مشتقٌ من السَّنام، والسَّنام أعلى ما يكون في البعير والعالي في المرتبة ما يظهر فيه الغيب ويتجلَّى فيه أمرٌ يناسبُ اللا كيف كالملاحة الناشئة من تناسُبِ الأعضاء دون اللون وغيره، وهي صورةُ الجزء الجبروتی المودَّع في باطنِ باطنِ النفسِ الناطقة ومن سُنَّة الله تعالى في عالم الجنان أن كلَّ كمال حصل في النفسِ فله تمثالٌ في كلِّ نوعٍ من الإرتفاقات من الشراب والطعام وغيرهما، فلما ظهر صورةُ الكمال في نوعِ الشراب وجب أن يجعل القوة العقلية والعملية والجزء الجبروتی لكل واحدٍ منها صورةً وهذا أصلٌ أن انكشف على العارف، عرف جزاء كلِّ عملٍ ولما كان لكلِّ نوعٍ من الأعمال المقرَّبة والأعمال المبعَّدة ميلٌ إلى عالم الملكوت والشیاطین، ولعالم الملكوت ميلٌ إلى المبدأ الفیاض، الذي هو أوَّل سلسلة الوجود، ولعالم الشیاطین بُعدٌ في الغاية من المبدأ الفیاض، وكلُّ شئٍ له ميلٌ طبعيٌّ إلى شئٍ فهو مندرجٌ في ذلك الشئ، الذي مآل إليه اندراجاً طبعياً، وجب أن يكون للأبرار كتابٌ يكتبُ فيه اسمائهم أي ينطبع فيه صُورُهم من حيثُ أنهم عملوا الأعمال المقرَّبة ويوضعُ هذا الكتاب في جانبِ الأعلى من الملكوت الذي يلي الجبروت، وهو قوله تعالى «كَلَّا إِنَّ كِتَابَ الْأَبْرَارِ لَفِي عَلِّيْنَ ۝ وَمَا أَدْرَاكَ مَا عَلِيُّونَ ۝ كِتَابٌ مَّرْقُومٌ ۝ يَشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُونَ ۝»^١، وذلك لأن الكتابة صورة اجمالية للشئ الذي يكتب، وجب أن يكون للفجار كتابٌ يكتبُ فيه اسمائهم أي ينطبع فيه صُورُهم من حيثُ أنهم عملوا الأعمال المبعَّدة، ويوضع هذا الكتاب في الطرف الآخر من الظلمات الواقع في غاية البعد من مبدأ الفیاض، وهو قوله تعالى:

١- «كَلَّا إِنَّ كِتَابَ الْأَبْرَارِ لَفِي عَلِّيْنَ ۝ وَمَا أَدْرَاكَ مَا عَلِيُّونَ ۝ كِتَابٌ مَّرْقُومٌ ۝ يَشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُونَ ۝»
المطففين (٨٣)، آية ٢١-١٨.

«كَلَّا إِنَّ كِتَابَ الْفُجَّارِ لَفِي سِجِّينٍ ۝ وَمَا أَدْرَاكَ مَا سِجِّينٌ ۝ كِتَابٌ مَرْقُومٌ ۝ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ ۝»^۱.

و لهذا المعرفة شأن عظیم، نرجو از من الله تعالی أن یفتحہ علیکم و یکفیکم هذا القدر للتنبیہ. والسلام.

*

مکتوب ﴿ ۲۲ ﴾

به نام والد بزرگوار

شاه محمد عاشق پُهلّتی عُفی عنه

در تعبیر رویای خواجه محمد امین که در حق حضرت والد و معارف آگاه شاه نورالله سلّمہما الله تعالی دیده بود

حقایق و معارف آگاه عزیزالقدر برادرم میان محمد عاشق سلّمہ الله تعالی از فقیر ولی الله عُفی عنه، بعد از سلام مطالعه نمایند. الحمد لله تعالی علی العافیة و نسأله العافیة المجللة لنا و لکم. آمین.

اما بعد، خواجه محمد امین در این ایام در باب شما و در باب میان نورالله مبشرهای دیده، حاصلش آنکه شما هر دو و خواجه محمد امین در فضای دلکشای رسیده‌اند که نام آن امام الحرمین است و آن بقعه مزار جدّ شما است، حضرت شیخ محمد قدّس سرّه و بعض اسلاف میان نورالله نیز در آنجا مدفون است. از آنجا نِعَم عظیمه بی‌کیف برای شما آورده‌اند و نصیب شما زیاده‌تر شد از نصیب میان نورالله و صاحب رؤیا می‌داند که

۱- «كَلَّا إِنَّ كِتَابَ الْفُجَّارِ لَفِي سِجِّينٍ ۝ وَمَا أَدْرَاكَ مَا سِجِّينٌ ۝ كِتَابٌ مَرْقُومٌ ۝ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ ۝»: المطففين (۸۳)، آیه ۱۰-۷.

سبب تخصیص هر دو شما به این نعم عظیمه انتساب شما است به صاحب آن بقعه از جهت بُنوّه، بخاطرش می‌گذرد که برای فرزندان این همه نعم فراوان می‌دهند. دیگران را کی این قسم میسر می‌آید. بعد از آن صاحب رؤیا از میان نورالله پرسید که وجه تسمیه این بقعه به امام الحرمین چیست؟ گفتند بعض کبار اجداد ما به حج رفته بود و به امام الحرمین ملقب شده، چون در این بقعه مدفون شد این بقعه را همین نام خواندند. بعد از آن صاحب رؤیا بیدار شد و حلاوت آن رؤیا در مُدرکه‌اش چندان اثر کرده بود که تا دیری به غایت منبسط و منشرح ماند. انتهی کلامه.

آنچه از تعبیر این رؤیا بخاطر فاطر ریختند آن است که امام الحرمین کنایه از مجتمع ارواح مقربین است و شما هر دو را از آن مقام نصیب وافر رسیده، و این نصیب از جهت بُنوّه معنویه است، خواه مقرون به بُنوّه نسبیه باشد یا نباشد و بُنوّه معنویه عبارت از آن است که این شخص و کَر فیض آن ارواح گردد و آن ارواح او را به مثال خویش در عالم شهادت دانند، و کعبه عبارت از تجلی اعظم است - و اینکه گفته شد که بعض اسلاف به کعبه رفته بود یعنی به تجلی اعظم متصل شده بود، و این که گفته شد که آنجا به امام الحرمین ملقب شده یعنی پیش تجلی اعظم حظوتی (حظّ) وافر یافت و اینکه گفته شد چون اینجا مدفون شد، نام بقعه امام الحرمین مقرر کردند. یعنی به سبب اتصال حقیقت ارواح ایشان به تجلی اعظم برکتی عظیمه به اجساد و اشباح ایشان رسید. بالجمله رؤیای صادق است. دلالت می‌کند بر یافتن نصیب وافر از اویسیت ارواح به طوری که آن را به بُنوّه معنویه تسمیه کردیم. والحمد لله أولاً و آخراً و ظاهراً و باطناً.

مکتوب ﴿ ۲۳ ﴾

به نام حضرت والد مدظله

شاه محمد عاشق پُهلّی عَفی عنه

در جواب سؤال ایشان از قولِ شیخ اکبر رحمته الله کَلْ حَسِدٍ لَا یَنْتِجُ هَمَّةَ فَعَالَةٍ الْخ

احسن الله علیکم و اوصلکم الله تعالی الی ما لا عینُ راءَتْ و لا اُذنُ سمعت و لا خطرَ
علی قلب بشر بفضله و کمال کرمه.

اما بعد، از کلمه شیخ اکبر رحمته الله کَلْ حَسِدٍ لَا یَنْتِجُ هَمَّةَ فَعَالَةٍ لَا یَعُولُ علیه سؤال کرده بودند، معنی این کلمه آن است که گاهی در قلب عارف غضبی و حُب انتقامی که صورتِ او صورتِ حسد می باشد، القا می فرمایند و وی مانند اداء مُنْثَلَم مظهر اراده الهیه می گردد، و این عارف در این مقام جارحه از جوارح الهیه می باشد و هیچ لوئی از قتل یا هتک آن شخص بر نمی دارد، بلکه غایتِ کمال اوست و گاهی بر بعض اذهان دواعی غیرت و حسد از مَمَرِ قوای نفسانیه جوش می زند و آن را در رنگ داعیه الهیه می پندارد و در غلط می افتد. شیخ اکبر که از متمکنان است در اینجا قاعده می نهد که به آن فرق کرده شود در میان قبیلین، می گوید اگر داعیه حسد و غیرت برخواست و صورت انتقام در خارج متحقق نشد این علامت آن است که این شخص در این داعیه جارحه از جوارح الهیه نبوده است و اگر در خارج متحقق شد لیکن احساس نکرد که این کار همّتِ اوست این صورت نیز از این قبیل نیست بلکه در ملکوت صورة انتقام مُمَثَّل شده بود و چون لوح نفس او صفای داشت در رنگ منامات و واقعات این صورت مُمَثَّله را قبول نموده، اگر عقل او پیش دستی کرد مجرّد خاطر یا منام خواهد بود و اگر قلب او پیش دستی کرد، داعیه

انتقام همت گماشتن ظاهر خواهد شد. نه جارحه از جوارح الهیه شده است و اگر احساس کرد که همین همت او در عالم خوض نمود و صورت آن فعل بروی کار آورد جارحه است از جوارح الهیه و الفرق دقیق فعلیک بالتأمل. و از کلمه شیخ المکان إذا لم یکن مکانه لا یعول علیه نیز استفسار کرده بودند، معنی آن آن است که اگر شخصی را مقامی رفیع به سبب توجه عارفی یا به سبب انطباع کیفیت نفسانیه او در نفس این شخص داده باشند، بر این کیفیت اعتماد نباید کرد و او را از متمکنان این مقام نباید شمرد. مثلاً شخصی به حضور عزیزی نشست و غیبت کلی به حاصلش شد او را نتوان گفت از اهل غیبت است تا آنکه بغیر توجه و توسط احدی به سبب نفس ناطقه خود یا به سبب عین ثابته خود، این معنی حاصلش شود، این است آنچه در معنی این هر دو کلمه حاضر شد: و «العلم عند الله»^۱ تعالی بقیة الکلام آنکه تمام سال در همین خیال می گذرد که در چله رمضان با دوستان جانی گذرانیم و بیاسائیم، به هر کیف خود را معاف نباید داشت. خدا تعالی راه را سهل خواهد گردانید. امیدواری از فضل بی غایت او همین داریم. دل از مخاطبات شما هرگز سیر نیست و نبوده است و نخواهد بود، لیکن چه کنیم در این اوقات اتفاق رفتن قاصدان در عین وقت درس تعطیلین افتاده تا وقت شب خبر رفتن رسید و طاقت نوشتن نیافتیم. و الله تعالی یعلم السرّ و الاعلان. شادی برخوردار مبارک باد. خدای تعالی نعم ظاهره و باهره ساعت بعد ساعت متزاید و متضاعف کناد. قصد فقیر برای دیدن شما در همه احوال مستمر است، و اگر تقریبی این قسم روی دهد مؤکدتر می گردد. اما چه توان کرد تجری الرّیاح بما لا تشتهی السفن.

۱- الاحقاف (۴۶)، آیه ۲۳؛ الملک (۶۷)، آیه ۲۶.

تفاصيل احوال ظاهره ما را خوب می دانند. حرکت بسیار صعب می شود.
معذور باید داشت.

*

مکتوب ﴿ ۲۴ ﴾

به جانب قدوة علمای راسخین شیخ الحرم المدينة المطیبة

الشیخ ابوطاهر الکردی المدنی قدس سره

از حرم مکه ارقام فرموده بودند

بعد رفع تحیات لاتزال منها روائح اخلاص عابقة و فائحة، واهداء دعوات
لاینفك عنها نسائم قبول القبول غادية و رائحة، من عبدٍ ضعيفٍ استرقه جميل اللطيف
و جزیل الامتنان، و صب و لف ساقه عظیم الحسن و عمیم الاحسان.

اخذتموني مني في ملاطفةٍ فلست أعرف غير ما قد عرفتمكم
إلى حضرة من تقاصرت الألسنة و التعبيرات عن وصف كماله و تضايقت الأساليب
و التحريرات عن نعت جماله فالمطري في مدحته اعجم قاصر و المفرط في تفريطه
مفرط فاتر:

و على تفنن و اصفیه بوصفه يفنى الزمان وفيه مالم يوصف

شیخنا و مخدومنا و قدوتنا و مولانا الأكرم الأفخم الأجل الأجل ادام الله تعالى
بیادامة ایامه حیوة علوم الدین و ابقى مهجتها و خلد بتخلید عهده رونق معارف الحق و
بهجتها، فإن هذا المستمد بتوجهاتكم العالیة و المعتمد علی دعواتكم المستجابة، و صل
إلى مكة زادها الله شرفاً و تعظيماً مأموناً عن جميع المخوفات سالماً عن جميع
المكروهات، اللهم إلا ألم فراقكم الذي لا صبر على صبره إلا كصبر المصابور ولا

مصانعة معه إلا كمصانعة المغلوب المقهور:

والله لو حلف العُشَّاقُ أَنَّهُمْ قَتَلُوا مِنَ الْحُبِّ يَوْمَ الْبَيْنِ مَا حَنُّوا
وإلى الله المُشْتَكِي وهو المستعان وهو العالم بالأسرار والاعلان. والمسئول منكم
الدعاء في الأوقات المرجوة وطلب الخير في الوردات المخبوءة، والحمد لله أولاً وأخراً.

*

مكتوب ﴿ ٢٥ ﴾

به نام

شیخ أبوطاهر کردی مدنی قدس سره
از مکه معظمه بقلم آمده بود

لا زالت شآبيب الرحمة والبركات مُنْهَمِلَةً وَمُنْسَجَمَةً و سحائب العناية
والكرامات مُمَطَّرَةً وَمُسْتَدِيمَةً عَلَى الصَّقَعِ الْمُخْفُوفِ بِالْبَرَّةِ الْكَرَامِ الْمُوصُوفِ بِالْمَجْدِ فَوْقَ
مَا يَذْكُرُ بِالْكَلَامِ جَنَابُ مَنْ أَجَلُّهُ مِنْ أَنْ أَذْكَرَهُ بِصَرِيحِ إِسْمِهِ وَ اسْتَغْنَى مِنْ ذَلِكَ بِتَعْيِينِهِ
بِعَلَامَتِهِ وَ وَسْمِهِ:

وَمِنْ الْعَجَائِبِ أَنْ أَقْوَةَ بِذِكْرِهِ وَلَقَدْ أَغَارَ بِأَنْ يَمُرَّ بِخَاطِرِي
وَمِنْ أَجْدِهِ فِي خُلْدِي حَاضِرًا فَلَا يَغْرِبُ عَنِّي مَحْيَاةٌ وَلَا يَغِيبُ أَلَيْفُهُ فِي بَصْرِي مَتَمَثِّلًا فَلَا
يُصِيبُنِي فَقْدُهُ وَلَا يُرِيبُ.

حضرة شيخنا وقدوتنا و مولانا الأكرم والأفخم الأجل والأجل:
بقيت بقاء الدهر يا كهف أهله و هذا دعاء للبرية شامل

أما بعد، فهذا المستمد بتوجهاتكم المُعْتَمِدِ عَلَى دَعَوَاتِكُمْ يَحْمَدُ اللَّهَ تَعَالَى إِلَيْكُمْ فِي جَمِيعِ
الأمور ظاهرها و باطنها و يَشْكُرُ لَدَيْكُمْ نِعْمَهُ الَّتِي لَا تُحْصَى عِدْدُهَا، وَلَا يُحْصَرُ مَدْدُهَا

من جملتها صَوْمُ رمضان بمكة المباركة واعتكاف العشرة الأخيرة في المسجد الحرام،
 ولقد حدثني الشيخ عمر مينا خادم بيت الله سرّه الله كما سرّني أنّه هيناً داراً لنزولكم في
 الحجّ و ينتظر قدومكم في أيام العجّ والشجّ:
 فساغ لي الشراب و كنتُ قبلاً اكادُ أغصّ بالماء الفراتِ
 حقّق الله تعالى هذه الأمنيّة منّا ومنه، إنّهُ على كلّ شيءٍ قدير، و باجابه الدعاء جدير،
 و نسأل منكم الدعاء بالسلامة في السفر و الاقامه و بعافية لا بلاء بعدها و برحمة
 لا سخط بعقبها. و السلام و الاكرام.

*

مکتوب ﴿ ٢٦ ﴾

به نام

شیخ أبوطاهر کردی مدنی

تحياتُ أصولها ثابتة في الأرض المحبّة الخالصة و فروعها في السماء، و دعواتُ
 دعائُها مُستقرّة في محتد الرحمة الخاصّة و سُقوفها أعلى العُليا، يَرَفَعُها احقر الخليقة و من
 ليس بشيءٍ في الحقيقة إلى الصقع المحفوف بالملائكة، الملتمس للتسبيح و التمجيد و الجناح
 الموصوف بلا يشقى جليسُهم و إن كان استوجب الطرد و التباعد، دائرة مركزها عروة
 الوثقى لا انفصام لها، من تمسّك بها هدى إلى صراطٍ مستقيم، و محفله شابهه جبل لا
 انقطاع له. من اعتصم به أدّاه إلى سننِ السنن و النهج القديم:

لا يدرك الواصف المطرى خصائصه و إن يكن سابقاً في كلّ ما وصفا

شيخنا و قدوتنا و مخدومنا و مولانا الأكرم الأفخم الأجل الأجل أدام الله تعالى المجد
 بين بُرديه و خلّده كهفا لمن لآزمه و اعتمد عليه. أمّا بعد، فإنّ المستمد بتوجهاتكم

المعتمد علی دعواتکم يشکر إلیکم الله تعالی علی نعم ظاهرة و باطنة لا تُحصى و یحمد إلیکم علی زوارف عوارف لا تعدُّ و لاعدّها یُرَجى، و یسأل منکم الدعاء لمزیدها و لاستدامة قدیمها و جدیدها. و السّلام و الاکرام.

✱

مکتوب ﴿ ۲۷ ﴾

به نام

یکی از عزیزان

اصدار یافت

أخي ملازمة العلماء غنمٌ و مجالسة الرعاء غرمٌ، الله الله في مواظبة طاعاته و الاهتمام بعباداته، إعلم أنّ الملاعبة لا تورث إلا حسرةً و أنّ المفاكهة لا تُخلف إلا قسوةً، إياك و اضاعة الأوقات في الدعة و البطالات إلام تنكص علی عقبيک و لا تتم بما بین یدیک، و احسنُ الناس مَنْ إذا سمع و غی و حقق ما ادعی.

✱

مکتوب ﴿ ۲۸ ﴾

در مواعظ و نصایح برای محبان

ارشاد فرمودند

إنّ الزمان قد تغیر و إن المَشرب قد تكدّر و ليس كلّ من تزياً بزيّ المسلمین مُسليماً، و ليس كلّ ما يدّعيه الانسان لنفسه مُسليماً، فإياك و خمسة اصناف من الناس فإنهم في الحقيقة، بمنزلة النّسّاس.

صوفی شاطحٌ یَحْتَال لرفعِ التَّکْلِیفِ و لا یَقِفُ فی مجاری أمرِهِ عند التَّوْقِیفِ،
و معقُولی مجادلٌ یُشیرُ فتنَةَ الشُّکُوکِ و الأوهام و لا ینقاد بقیاد العزیز العلام، و فقیہ
مُخَرَّجٌ یَسْتَطِیبُ التَّخْرِیجَ عَلٰی اقوالِ اُئِمَّةٍ و لا یَتَّبِعُ ما افصحہ النِّبِیُّ صَلَّی اللہ
علیہ و سَلَّمَ لِاُمَّتِهِ.

و زاهدٌ مُتَقَشِّفٌ یَتَشَدَّدُ فی دینہ کَانَ التَّرخُّصُ لیس فی جرینہ. و غنی طاعِ یَتَکَلَّفُ
زِیَّ الأَعاجِمِ و یتداخل فی مُضاربة الجماجِمِ.

*

مکتوب ﴿ ۲۹ ﴾

بہ نام سیادت پناہ

میر عبداللہ قاری رحمۃ اللہ علیہ

سیادت و نقابت مرتبت فضایل منقبت میر عبداللہ قاری سلمہ اللہ، از فقیر
ولی اللہ عفی عنہ بعد از سلام مجبّت مشام مطالعہ نمایند.

الحمد للہ علی العافیۃ والمسئول من جنابہ عافیۃکم فی الدنیا و الآخرة،
مدّتی برآمدہ کہ احوالِ خیریت مآل ایشان نخواندہ ایم. دل نگران است.
خلاصہ کلام آن کہ سلامتِ لطیفہ انسانیہ کہ موقوف بر اشتغال قلب
بہ یادداشت و جوارح بہ وظایفِ طاعات است بر سلامتِ معاش و سلامتِ
بدن مقدّم باید داشت. قبلہ ہمت، سلامتِ لطیفہ انسانیہ باید ساخت و
سلامتِ معاش را بہ قدر ضرور باید پرداخت. و الحمد للہ أولاً و آخراً.

*

مکتوب ﴿ ۳۰ ﴾

به جانبِ حضرت والد بزرگوار دام مجده

شاه محمد عاشق پُهلّتی عَفی عنه

حَيَّانَا اللهُ تَعَالَى بِتَحِيَّةِ اِكْرَامِهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَحَيَّاكُمْ، وَجَمَعَنَا فِي حَظِيرَةِ الْقُدُسِ مَعَ مُقَرَّبِي حَضْرَتِهِ اِيَّانَا وَ اِيَّاكُمْ، اَلْعِلْمُ نَقْطَةُ كَثْرَتِهَا الْجَاهِلُونَ اَيَّ عِلْمِ التَّصَوُّفِ هُوَ التَّوَجُّهُ اِلَى الْحَقِيقَةِ الْفَرْدَانِيَّةِ صَارَتْ كَثْرَةُ الْاِسْتِعْدَادَاتِ الْغَاسِقَةِ الْناشِيَةِ مِنْ تَخَالِيطِ الصُّورِ وَالْمَوَادِّ وَالْحَالَاتِ الْمُتَعَاقِبَةِ الْوَارِدَةِ عَلَى النُّفُوسِ يَوْمًا فَيَوْمًا اِلَى يَوْمِ الْمَعَادِ وَالْمِيعَادِ مُتَكَثِّرَةً مُخْتَلِفَةً لَا تُحْصَى وَ اِخْتِلَافًا لَا تُسْتَقْصَى، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَعَالَى اَوَّلًا وَ اٰخِرًا وَ ظَاهِرًا وَ بَاطِنًا.

✽

مکتوب ﴿ ۳۱ ﴾

در جواب سؤالات حضرت والد بزرگوار

شاه محمد عاشق پُهلّتی عَفی عنه

ارقام فرمودند

حَيَّانَا اللهُ تَعَالَى بِالطَّافِهِ وَ حَيَّاكُمْ وَ اَوَّانَا فِي حَظِيرَةِ الْقُدُسِ وَ اَوَّاكُمْ. اَمَّا بَعْدُ، نُوْشْتِه بُوْدَنْد كِه اِگَر شَخْصِي بَعْضِ اَوْلِيَا رَا كِه بِه كِمَالِ تَشَرُّعِ ظَاهِرًا وَ بَاطِنًا مَوْصُوفِ بَاشَنْد در لِبَاسِ غَيْرِ مَشْرُوعِ يَا در وَضْعِ غَيْرِ مَشْرُوعِ بِيَنْد، سِرِّ در اَيْنِ اَمْرِ چِه خَوَاهِد بُوْد، حَالَانَكِه رَأْيِي بِه حَلِيَّهٔ شَرْعِ اَرَاِسْتِه

است. باید دانست که رؤیای واحد به حسب خصوصیت احوال تعبیرهای مختلف دارد، و حکم کلی در این باب راست نمی آید. گاهی باشد که خیال از بعض اوضاع معنی اجمالی که مستصحب آن به حسب عادة زمانه و بلد باشد انتزاع کند و آن را وکر این معنی اجمالی سازد، مانند آنکه شخصی پیش من تقریر کرد که حضرت مرتضی را رضی الله عنه در صورت سپاهان این زمان قصیر اللحیه وافر الشوارب دیده است و این وضع صورة شجاعت و پهلوانی است به حکم عادت زمانه، و گاهی باشد که در این رأیی به حسب بعض جهات نقصانی باشد. هر چند به صفت صلاح در اکثر احوال متصف باشد. در منام روح بزرگی را به همان صفت بیند و این روح در این رویا به منزله آینه باشد آن صورت را. چنانکه نقل کنند که شخصی آنحضرت را صلی الله علیه و سلم مریض دید و تعبیر رؤیا ضعف عقیده او بود به نسبت شرع، و گاهی باشد که در طریقه این عزیز فتوری راه یافته باشد. رأیی آن فتور را در شخص همان عزیز بیند مانند آنکه شیخ صدرالدین قونوی آنحضرت را صلی الله علیه و سلم مرده دید و تعبیر او انقراض خلافت بنی عباس و ظهور فتنه چنگیزی در آفاق بوده است، و گاهی باشد شرب خمر و مستی کنایت از جذبه ای باشد و مانند آن، و گاهی آن صفت در اقارب آن شخص پدید آید، مانند آنکه در شرح السنة مذکور است که اگر شخصی در خواب بیند که با بعض محارم خود نکاح کرده است، تعبیر او نکاح باشد با بعض نساء که با آن محارم قرابتی یا رابطه دارند. بالجمله به یکی از این محامل فرود باید آورد. والسلام.

مکتوب ﴿ ۳۲ ﴾

در جواب سؤال حضرت والد

شاه محمد عاشق پُهلّتی عَفی عنه

از معنی حدیث: أَلَا أَسْتَحِي [من رجل] مِمَّن تَسْتَحِي مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ

أَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حقایق و معارف آگاه عزیزالقدر برادرم میان محمد عاشق سلمه الله.

باقضی مرادات خود فایز بوده از فقیر ولی الله عَفی عنه بعد از سلام

محبت مشام مطالعه نمایند. الحمد لله علی العافیة.

رقیمه کریمه رسید و سؤال که در حدیث أَلَا أَسْتَحِي مِمَّن تَسْتَحِي مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ نوشته بودند. باید دانست که این حدیث صحیح است و حیا در لغت انحجام نفس است از مقتضیات نفس شَهْوِیه و نفس سَبِیعَه نزدیک اجتماع اسباب آنها، به سبب تمسک به حبل متین ایمان. يُفَسِّرُ ذَلِكَ قَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اسْتَحَى مِنْ اللَّهِ حَقَّ الْحَيَاءِ فَلْيَحْفَظْ الرَّأْسَ وَمَا عَوَى وَلْيَحْفَظْ الْبَطْنَ وَمَا حَوَى^۱ و این حیا در حضرت عثمان رضی الله عنه به وجه اکمل محقق بود. لهذا نزدیک و فور مقتضیات غضب و شهوت از امضای آن بازماندند. و از ایشان منقول است که به زنا و شُرْبِ خَمَر در جاهلیت نیز مرتکب نشده‌اند، و در وقت شهادت صبری عظیم از ایشان به ظهور رسید و استحیای ملایکه عبارت است از ترکِ مؤاخذه بر زَلَّات و مانند آن، و کسی که صفتِ حیا به کمال دارد اگر زَلَّتِ از وی به وجود می آید ملایکه از کتابت آن و مؤاخذه

۱- مَنْ اسْتَحَى مِنْ اللَّهِ حَقَّ الْحَيَاءِ فَلْيَحْفَظْ الرَّأْسَ وَمَا عَوَى وَلْيَحْفَظْ الْبَطْنَ وَمَا حَوَى (ترمذی).

بر آن حیا می کنند. «جَزَاءً وَفَاقًا»^۱ لما ارتسَخَ نفسَه من الانحجام عن مَظَانِّ هذه الأمور. والسلام.

*

مکتوب ﴿ ۳۳ ﴾

به جانب جامع الفضائل

مخدوم معین الدین تتوی (سیندهی) رحمته الله

بسم الله الرحمن الرحيم^۲

خدای تبارک و تعالی ذات با برکات آن عزیزالقدر، جلیل المقام، الفائز بالقدح الاعلی والنصیب الأوفی من مقاماتِ الکرام، قدوةُ العلماءِ الراسخین، أسوةُ الکبراءِ المحققین را به مراداتِ عظیمه که مقتضای همّتِ عالیّه و نهمتِ سامیه آن نادره الآفاق است فیروز و بهره مند داشته باعثِ هدایت کافّه خلیفه الله و حامل رُشد سایر افرادِ نوع خلیفه الله گرداناد، به حرمتِ النبی و آلّه و صحبه الامجاد صلی الله تعالی و سلّم علیه و علیهم.

اما بعد، مرفوع از این فقیر بعد اُلف ادعیه و تحیات و صنوفِ اسلمه و تبریکات آنکه نامه گرامی بعد انتظارِ بسیار ورود فرمود و احوالی که عواقب آنها إن شاء الله خیر است اظهار نمود. هر چند فقیر در اکثر احوال خیر و عافیت جویان و دعا به ظُهر الغیب گویان می باشد، اما به حسبِ ظاهر به سبب قَلتِ قاصدان و عدم اطلاع بر قصدِ ایشان از نوشتن اخلاص نامها

۱- «جَزَاءً وَفَاقًا»: النِّبَأ (۷۸)، آیه ۲۶.

۲- علاوه بر سورة التَّوْبَةِ (۹) در آغاز هر سورة (۱۱۳) و التَّمَلُّ (۲۷)، آیه ۳۰.

مقصر است. محبتی که در دل نشسته است از وصمه تغیر و تبدل دور است و ارسال رسایل و ترک آن نزدیک او مساوی است. امیدوارم که تابه محض فضل بی علت در حظيرة القدس عند ملک مقتدر به آمال و امانی خود رسیده مجموع خاطر و آسوده دل شویم. همچنان باقی باشد:

تَنْتَقِلُ الْهَضَابُ مِنْ جَرِّ عَامِلِهَا وَ صَبَابَتِي بَعْلُوْهَا لَا تَنْتَقِلُ

بالجمله عثور بر غلبه بواسیر، و ضبط جاگیر، و مرض قره العین و فساد ذات البین طرفه تشویشها داده و اِلی الله المشتکی و هو المستعان هر چند معلوم است که ایلام این طایفه علیه به خلاف ایلام دیگران انعامی است که برای دفع چشم زخم اغیار آن را به صورت ایلام مُصَوِّر ساخته اند. مع هذا دعا کرده شد و کرده می شود. اکرم الأکرمین به درجه اجابت رساناد. والسلام.

✱

مکتوب ﴿ ۳۴ ﴾

به نام حضرت والد صاحب کاتب حروف

شاه محمد عاشق پُهلّتی عُفی عنه

تحریر یافت

اکرم الله عزّ وجلّ أخانا الفاضل العارف محمد العاشق بمزید انعامه ظاهراً و باطناً، ما زلنا منذ أيام العرس مُستشرفین اِلی لقاءکم لأن المحبة الرّوحانیة التي تنشأ من مناسبة الأرواح فاتها جنود مُجنّدة أشدّ إزعاجاً من المحبة الخارجیة، و نرجو من الله تعالی أن یعقب هذا الانتظار الشدید بهجة بلقاءکم و سروراً برؤية مَحیاکم أحسن الله تعالی اِلیکم.

در حقیقت ما را راهی به خلق وی حالا و وجداناً نکشادند. پس مقتضای امانت معرفت آن است که در آن خوض به فکر نکنیم و مقتضای ادب ربوبیت آن است که طلب آن نیز نکنیم تا حضرت فیاض از تقاسیم رحمت برای ما چه مقرر فرموده است.

*

مکتوب ۳۵

به جانب معارف آگاه

شاه نورالله بدهانوی رحمته الله

در جواب عرضداشت ایشان

حقایق و معارف آگاه عزیزالقدر شاه نورالله نورّه الله.

از فقیر ولی الله عفی عنه بعد از سلام مطالعه فرمایند الحمد لله علی العافیة مکتوب ایشان رسید. نوشته بودند که در خود نقطه ای یافته می شود که او را به ذات مبدأ فیاض هیچ یک از نسب متعارفه از عینیت و غیریت و مظهریت و مجعولیت نمی توان گفت و معرفت آن نقطه به ذات مبدأ به تیقظ و تنبه می توان تعبیر کرد، نه به شهود و فنا، زیرا که این معرفت حادثات نیست و گاهی از ما منفک نیست و نبود و نخواهد بود.

باید دانست که این نقطه که به نظر ایشان آمده است، (همان) است. حجر بُهت، در اصل لغت حجر بُهت عبارت از سنگی است که به طریق تحفه پیش ملوک و اُمرا می آرند. جسمی می باشد عجب، نه او را سنگ توان گفت و نه چوب و نه نامی از نامهای متعارف بروی توان نهاد. پس شیخ اکبر رحمته الله این نقطه را حجر بُهت گفتند زیرا که عاجز کند ناظر را از فهم حقیقت خود،

مثل عاجز کردن آن جسم. الحقّ او را با ذاتِ فیاض نسبت مجهول کیفیّه است، و فهم حقیقتِ آن و طریق انتسابِ آن از معارف مختصّه به فقیر است. لیکن شرح این معنی طولی دارد و در این ایام گفتن آن به ایشان فایده نمی‌کند و بعد استقرارِ قدم در آن می‌توان گفت. دیگر نوشته بودند که وجود واجب عینِ ذات واجب نیست. پس اگر عارف به ما وراء‌الوراء قایل باشد مضایقه نیست چه معرفت او غیر تیقّظ نیست و تیقّظ را یافت نتوان گفت. باید دانست که اگر این وجود که مغایر ذات به نظر می‌آید این تجلّی اعظم ذات واجب است و طریقِ ظهورِ او از ذات، یکی از معارفِ خاصّه فقیر است. إن شاء الله تعالی در مجالس صحبت تقریر مستوفی در این باب به میان آورده خواهد شد. والسلام.

*

مکتوب ﴿ ۳۶ ﴾

به نام حضرت والد بزرگوار
شاه محمد عاشق پُهلّتی عُفی عنه
 متضمن عنایات خاصّه

حقایق و معارف آگاه برادر عزیزالقدر میان محمد عاشق سلمه الله. از فقیر ولی الله عُفی عنه بعد از سلام محبّت مشام مطالعه نمایند که هر چند دو سه ماه می‌گذرد که او جاعِ ظاهره که گاهی بر بدنِ خود و گاهی بر بدنِ برخوردار محمد، مقاساة کرده می‌شود، و باطنه که عبارت از تشویش انعکاسی است که به طریق انعکاس از اهلِ آفاق بر دل زنگ بسته چه قلقها

که نمی داد، محیط این درمانده‌ای مسکین می بودند. با این همه در معرض
اعتذار از ننوشتن مکاتیب نمی تواند ایستاد، زیرا که علاقه حُبیه که از ازل تا
ابد مستمر است به این قدرها کجا رُخصتِ ترک مکاتیب می دهد بلکه به حکم
المکاتبة نصف الملاقات تقاضای اکثار آن می نماید تا دمی الم اوجاع به سبب
محاضره که مکاتبه متضمن اوست فرو نشنید، لیکن حرف بی تصنع آن است که:

تَجْرِي الرِّيحُ بِمَالٍ تَشْتَهِي السُّفُنُ

دل همیشه خواهان ملاقات (می باشد) و گر آن نباشد خواهان مکاتبت،
اتفاقاتِ عارضیه که به برحسب اراده خاطر باشد بسیار اوقات از مقصود
صدمی نماید. این است بیان حقیقه الامر و حقیقتِ عَرَفْتُ رَبِّي بفسخ العزائم
بالجمله این قصه را کوتاه کنم. قصه مهمه آن است که از وقتِ عرس که
انتظار قدوم ایشان می کشیدیم و میسر نشد، تا حال قلقی و نزوعی داریم،
خدا کند که زود این انتظار بسر آید، و خدا کند که در رمضان به سبب دیدن
ایشان بیاساییم. والسلام.

*

مکتوب ﴿ ۳۷ ﴾

به جانب والدِ راقم

شاه محمد عاشق پهلوی عُفَى عَنْهُ

متضمن جواب ایشان

حقایق و معارف آگاه برادر عزیزالقدر میان محمد عاشق سلمه الله.

از فقیر ولی الله عُفَى عَنْهُ بعد از سلام محبت مشام مطالعه نمایند.

الحمد لله على العافية والمسئول من الله عافيتكم و سلامتكم مكتوب بهجت
 اسلوب رسید. نوشته بودند که آنچه عارف ادراک می کند، از خود ادراک
 می کند. باید دانست که این معرفت حقه است لیکن تفصیلی می طلبد معرفت
 دو نوع است، اولی و ثانوی، پس اولاً و بالذات آنچه مشهود عارف می شود
 رقایق اجمالیه اوست که در نفس جزئی به ازاء حقایق تفصیلیه واجبیّه و
 امکانیه که در نفس کلیّه متحقق است واقع شده. آنچه شهود تجلی اعظم
 است در عارف، ظهور رقیقه ای از رقایق اوست که به حجر بُهت مسمی
 می شود، و آنچه مشاهده ارواح اوست ظهور رقیقه ای از رقایق اوست که
 به ازاء ارواح واقع شده است. لیکن چون این رقایق اجمالیّه و رقوم مستجنّه
 نوعی از اتحاد دارند با حقایق خارجیّه ثانیاً و بالعرض معرفت آن حقایق نیز
 متحقق می شود، و آنکه عارف می داند که آن حقایق را دانسته است خطا
 نیست و جهل مرکب نه، مثل این ادراکات عرفانیّه نه مانند مرضی است که
 اطباء در امراض عین تقریر کرده اند. حاصلش آنکه روح کدر در عین متولد
 می شود و مبتلی ادراک می کند که پیش روی او کدوره است حال آنکه هیچ
 کدورتی نیست، یا نقاط حمر یا سُود در قوام روح عین متولد می شود و
 مبتلی می داند که جو از نقاط حمر و سُود ممتلی است. حال آنکه آنجا هیچ
 نقطه نیست:

فان قلت بالأمرین كنت مُسدداً و كنت إماماً في المعارف سيّداً

و السلام.

مکتوب ﴿ ۳۸ ﴾

به جانبِ حضرت و الدم دام ظلّه
شاه محمد عاشق پُهلّتی عُفی عنه

بسم الله تعالى، حقایق و معارف آگاه عزیزالقدر میان محمد عاشق سلمه الله تعالى. از فقیر ولی الله عُفی عنه. بعد از سلام مطالعه نمایند. الحمد لله على نعمائه والمسئول من الله تعالى سلامتکم. دل به کلی خواهان آن است که زود ملاقات ایشان باحسن وجه میسر شود خدای تعالی این مسئل را به سؤال حال را که افصح است به کثیری از سؤال قال، به اجابت مشرف کناد، «وَمَا ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ بِعَزِيزٍ»^۱. والسلام.

*

مکتوب ﴿ ۳۹ ﴾

به جانبِ حضرت و الدم دام ظلّه
شاه محمد عاشق پُهلّتی عُفی عنه

أحسن الله تعالى إليكم و عافاكم، و في حريم رحمته آواكم. اما بعد، از این فقیر بعد از سلام به مطالعه سامیه درآید. امیدواری از عنایت حضرت باری جلّ مجده آن است که از شرور زمان محفوظ مانده به انواع نعم الهی محظوظ باشند، بسیار چیزها است که در نظر بنده از

۱- ابراهیم (۱۴)، آیه ۲۰؛ فاطر (۳۵)، آیه ۱۷.

مکروہات می نماید و فی الحقیقہ متضمّن مصالح عظیمہ و سبب نجات از
مہالک ہائلہ می باشد، و این سرّ پس از زمان ظاہر می گردد و موجب مزید
شکر می شود. «وَ آخِرُ دَعْوَاهُمْ أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ»^۱.

*

مکتوب ﴿ ۴۰ ﴾

بہ نام حضرت والد سلّمہ اللہ تعالیٰ
شاہ محمّد عاشق پُہلتی عُفٰی عنہ

رَقَاكُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی اِلٰی مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ و لَا اُذُنٌ سَمِعَتْ و لَا خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ^۲، و جمع
اللّٰهُ تَعَالٰی بَيْنَنَا و بَيْنَكُمْ «فِي مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ»^۳، الحمد للّٰہ علی العافیۃ
والمسئول من اللّٰہ تعالیٰ عافیتکم. و السّلام.

*

مکتوب ﴿ ۴۱ ﴾

نیز بہ طرف ایشان
شاہ محمّد عاشق پُہلتی عُفٰی عنہ

عَافَاكُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی و سَلَمَكُم و اَبْقَاكُم و فِي ظِلِّ رَحْمَتِهِ التَّامَّةِ الْكَامِلَةِ اَسْكَنَكُمْ و اَوَاكُم.

۱- یونس (۱۰)، آیہ ۱۰.

۲- مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ و لَا اُذُنٌ سَمِعَتْ و لَا خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ (دارمی).

۳- «فِي مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ»: القمر (۵۴)، آیہ ۵۵.

الحمد لله على السلامة، قراطیس و شنگرف و مسطر. و غیره می رسد. الحال به خاطر مصمم شده است که الانتباه في سلاسل اولياء الله و أنفاس العارفين و لمحات همه داخل در این کلیات باشد و آنچه از این رساله ها ناتمام است، آن را در همین تقریب تمام کرده شود، زیرا که مثل این جمع و تألیف هر بار میسر نمی شود، لقمه لقمه اندوختن در عرصه ای سی سال محنت کشیده، کجکول گدایی پُرکردن برای اطعام جمعی که مستعدان باشند ممن حضر و ممن سیأتی کار ایشان بود. «الطَّيِّبُ لِلطَّيِّبِينَ»^۱ خدای تعالی در برابر آن اجرای جزیل جاری غیر مقطوع نصیب آن حقایق و معارف آگاه گرداناد و برکات نیت صحیح که دارند عاید حال و مآل ایشان طبقه بعد طبقه کناد. تفهیم مجازاة مرسل است آن را در تفهیمات داخل کرده بعض مبشرات و خطب با او جمع کرده تمام نمایند.

*

مکتوب ﴿ ۴۲ ﴾

نیز به طرف ایشان طال بقاء هم
شاه محمد عاشق پُهلتنی عَفَى عَنْهُ

رَقَاكُمْ اللهُ تَعَالَى إِلَى مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ^۲ بِيْرَكَةِ عَبْدِهِ وَرَسُولِهِ خَلَاصَةِ الْعَالَمِ وَشَفِيعِ الْمُحْشَرِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ.

۱- النُّور (۲۴)، آیه ۲۶.

۲- مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ (دارمی).

اما بعد، رقیمتین کریمتین واحده بعد اُخری رسیدند و خبر عافیت ظاهره و باطنه رسانیدند، «الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ»^۱ نوشته بودند که تحقیق صدیقیّت در کتاب حُجّة الله البالغة انعکاس انوار نبوّة در صدور افاضل امت قرار یافته. پس بر این تقدیر معنی آیه کریمه در باب حضرت خلیل علیه السّلام «إِنَّهُ كَانَ صِدِّيقًا نَبِيًّا»^۲ چه باشد.

باید دانست که آنچه در حُجّة الله البالغة مذکور شده است تحقیق صدیقیّت اُمّتیان است و آن ظلّ صدیقیّت انبیاست علیهم السّلام. بیان این سخن آن است که صدیقیّت اُمّتیان انعکاس انوار نبوّة است در صدور ایشان بر وجهی که در حُجّة الله البالغة شرح داده شده است، و صدیقیّت انبیا انعکاس انوار تجلّی اعظم است در صدور افاضل انبیا، مثلاً نسبتی که مرآة با قمر دارد ظلّ نسبتی است که قمر به شمس دارد و شَتّانَ بَيْنَهُمَا، از لوازم همین معنی است اثبات امامت حضرت خلیل علیه السّلام را - در الخیر الکثیر، کما قال عزّ من قائل «إِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَامًا»^۳ و اثبات مشابَهت به حضرت خلیل علیه السّلام، حضرت صدیق اکبر علیه السّلام را - کما ورد فی بعض الأحادیث هذا ما تيسّر تحريره في هذه الساعة. والسّلام.

*

۱- الانعام (۶)، آیه ۴۵؛ الصّفّت (۳۷)، آیه ۱۸۲.

۲- مریم (۱۹)، آیه ۴۱.

۳- «إِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَامًا»: البقرة (۲)، آیه ۱۲۴.

مکتوب ﴿ ۴۳ ﴾

به یکی از عزیزان

بسم الله الرحمن الرحيم^۱

أَيُّهَا الْوَلَدُ الْأَعَزُّ النَّبِيلُ هَذَاكَ اللَّهُ تَعَالَى إِلَى سَوَاءِ السَّبِيلِ، إِعْلَمْ أَنَّ أَصْلَ السَّعَادَةِ الْآخِرَوِيَّةَ ثَلَاثَةُ أَشْيَاءَ، أَحَدُهَا أَنْ يَكُونَ الْعَقْلُ مُمْتَلِئًا بِالتَّصَدِيقِ، فَإِنَّ السَّعَادَةَ تَنْحَصِرُ فِي الْعِبَادِيَّةِ التَّامَّةِ الْمُسْتَوْعِبَةِ لظَاهِرِ الْإِنْسَانِ وَبَاطِنِهِ وَبِمَعْرِفَةِ أَسْبَابِ حُصُولِ هَذِهِ الْعِبَادِيَّةِ وَمُقَدِّمَاتِهَا وَثَانِيهَا أَنْ يَكُونَ الْقَلْبُ دَاهِمَةً نَافِذَةً وَعَزْمٌ قَوِيٌّ إِذَا قَصَدَ شَيْئًا لَمْ يَضَعْفُ عَنْهُ وَلَمْ يَتَلَكَّأْ دُونَهُ حَتَّى يَرْتَقِيَ ذُرْوَةَ سَنَامِهِ، وَثَالِثُهَا أَنْ يَكُونَ النَّفْسُ مُنْقَادَةً لِلْقَلْبِ فِي جَبَلَّتِهَا، فَإِذَا وَجَدْتَ هَذِهِ الْأَشْيَاءَ نَزَلَ مِنَ الْعَقْلِ خَاطِرٌ حَقٌّ وَاسْتَقَرَّ فِي الْقَلْبِ وَتَلَقَّاهُ الْقَلْبُ بِمَا أَوْدَعَ اللَّهُ تَعَالَى مِنَ الْهَمَّةِ وَالْعَزِيمَةِ (فَيَبْدَأُ) هُنَاكَ زَاجِرٌ قَوِيٌّ يَتَوَجَّهُ إِلَى النَّفْسِ فَيَأْخُذُ بِتَلَايِبِهَا وَيَصْرَعُهَا وَيُقَلِّبُهَا، فَعِنْدَ ذَلِكَ يُحْصَلُ مَقَامُ التَّوْبَةِ وَمَقَامُ الْإِرَادَةِ وَهُمَا بِمَنْزِلَةِ النَّوَاةِ الْمُتْلِقَةِ فِي الْأَرْضِ الطَّيِّبَةِ، فَإِذَا اشْتَغَلَ الْعَبْدُ بِدَوَامِ الْعِبَادِيَّةِ ظَاهِرًا وَبَاطِنًا خَلَصَ مِنْهَا نُورٌ يَكُونُ بِمَنْزِلَةِ الْمَاءِ فِي أَصْلِ الشَّجَرَةِ تُورِقُ بِسَبَبِهِ النَّوَاةُ وَتَنْمُو (وَهَذَا) الَّذِي قُلْنَا حَقِيقَةُ السُّلُوكِ وَأَمْرَاضِ السَّلَاكِ وَإِنْ كَانَتْ كَبِيرَةً جَدًّا تَنْحَصِرُ فِي أَرْبَعَةِ أَنْوَاعٍ أَنْ لَا يَكُونَ الْعَقْلُ مُمْتَلِئًا بِالْإِيمَانِ وَالْمَعْرِفَةِ وَأَنْ لَا يَكُونَ الْقَلْبُ ذَا عَزِيمَةٍ فِي أَصْلِ جَبَلَّتِهِ وَأَنْ لَا يَكُونَ النَّفْسُ مُنْقَهَرَةً تَحْتَ حُكْمِ الْقَلْبِ وَأَنْ يَكُونَ اشْتَغَالُهُ بِالْعِبَادِيَّةِ قَلِيلًا «لَا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِي مِنْ جُوعٍ»^۲، فَالسَّعِيدُ مَنْ تَفَحَّصَ مِنْ مَرَضِهِ وَعَرَفَ سَبَبَهُ وَعَالَجَ نَفْسَهُ، فَإِنْ كَانَ قُصُورٌ فِي الْإِيمَانِ وَالْمَعْرِفَةِ عَالَجَهُ بِتَذَكُّرِ مُقَدِّمَاتِ يَضَعُ عِنْدَهُ

۱- علاوه بر سورة التوبة (۹) در آغاز هر سوره (۱۱۳) و النمل (۲۷)، آیه ۳۰.

۲- «لَا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِي مِنْ جُوعٍ»: الغاشية (۸۸)، آیه ۷.

الإيمان والمعرفة وإن كان ضعف في قلبه عالجَه بمقدمات تُهيِّجُ عزمته، وإن كانت صعوبةً في نفسه عالجَ برياضاتٍ قويّة وإن كان قلةً الاشتغال بالعبوديّة أكثر من الطاعات، ومن الأمراض التي يكثر وقوعها ويعظمُ بلاءُها أن يقبل السالك إلى طريقة القوم اعلى الله درجتهم ثم يدفعه الهواجس الطبيعية عنها فيغوص في بحر الفضلات ويقعدُ غارب الهواء و يصير كأن لم يكن قطّ عرفَ طريقَتهم ثم بعد بُرهةٍ من الزمان يزجره زاجرٌ إلهي فيقوده الحقّ و يرجعه حيث كان و هكذا يبقى حائرًا مترددًا إلى هذا تارةً وإلى ذلك أُخرى، و أحسن ما يُعالج به هذا المرض أن يلتزم المحاسبة كلَّ يومٍ مرةً أو مرّتين، فينفرد بنفسه و يتوضأ و يُصلي ما قُدّر له، ثم يتذكّر الموت و يحضره بينَ عينيه و ربّما ينفعه أن يستلقى كهنيّة الموتى و يتصوّر انفكاك الأهل و المال عنه، و يقول إمّا بقلبه سرّاً و إمّا بلسانه جهراً لا اله إلا الله.

ينوى بذلك أن لا نافع له في معاده إلا اشتغاله بربه ظاهراً و باطناً حتّى يجد في قلبه انشراحاً و في نفسه انزعاجاً و هكذا يفعل كلَّ يومٍ مرّةً أو مرّتين و ينفعه ايضاً أن يتوضأ و يُصلي ما قُدّر له، ثم يتوجه إلى بعض الصوفيّة المشتغلين برّبهم ظاهراً و باطناً و يستشعر في قلبه أدباً و خُضوعاً و ينوى بممشاه، ذلك معالجة مرضه الذي اعتراه فلا بُدّ أن الله يفتح على لسانه أو في صحبة ما ينفعه، فاذا احسّ ذلك رجع من ساعته إلى الخلوة و يقبل على الذكر و ينفعه ايضاً أن يشتغل كلَّ يومٍ بمطالعة كتابٍ من كتب القوم مثل العوارف و الإحياء و يصحّ نيّته في أوّل مطالعته و يرجع إلى الله تعالى بقلبه فاذا وجد كلمة مشوّقة زاجرة أعادها مرّات و يترك المطالعة فهذه هي الأسبابُ المُهيّجة للعزيمة - هذا و الحمد لله تعالى أولاً و آخراً و ظاهراً و باطناً.

مکتوب ﴿ ۴۴ ﴾

به طرف سید محمد واضح رای بریلوی رحمۃ اللہ علیہ از اولاد

سید علم الله رای بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

آدمی الطريق

سیادت و نقابت پناه فضایل و کمالات دستگاه میر سید محمد واضح رحمۃ اللہ علیہ در حفظ حافظ حقیقی بوده کامیاب به مطالب دینیّه و دنیویّه باشند.

از فقیر ولی الله عفی عنه بعد از سلام محبت التیام مطالعه نمایند که مکتوب ایشان چون مُنبی بود به رسیدن ایشان به عاقبت و امان و انتقال کمالات مآب مرحوم به روضه جنان صورت حُزن و نشاط بهم درآمیخت.

«إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ»^۱. چون این قضیه مختوم است بر جمیع افراد انسان و در حق نفوس زکیّه ولادت ثانیّه است. می باید که جُند تشویشات طبیعیه منهزم و منکسر باشد از جُنود نور ایمان - بی شبه آن فضایل مآب احق و احری اند به این معنی، بلکه می باید که به صحبت ایشان صغار و ضُعفا به این نور متنور شوند. الله تعالی آن عزیزالقدر را به اقصی مراتب افاده متصف ساخته تدارکِ مافات فرماید. قلمی شده بود که اجازتِ اشغال و اعمال که در القول الجمیل مذکور شده است می باید نوشت. لهذا می نویسد که هر چه در القول الجمیل مذکور است از اشغال و اعمال آن عزیزالقدر به عمل بر آن و ارشاد به آن مُجاز و مأذون اند، بلکه سایر آنچه فقیر را از مشایخ خود رضی الله عنهم اجازت آن متحقق است به آن همه مُجاز و مأذون اند.

۱- البقرة (۲)، آیه ۱۵۶.

هنوز کتاب الانتباه فی سلاسل اولیاء الله مبیض نشده است. بعد تبیض و ترتیب ان شاء الله تعالی خواهد رسید و نیز قلمی شده بود که غائبانه دعا می باید کرد، بالرأس والعین - و این معنی از طرفین مطلوب است تا به بشارت استجاب دعا به ظهر الغیب ما همه مُستسعد باشند. بقیه الکلام آنکه به دست آیندگان این صوب احوال خیریت مآل خود را بر منصفه اطلاع جلوه گر می نموده باشند که خاطر نگران این معنی است. والسلام.

مخدوم زادهای دیگر صغیر و کبیر از فقیر سلام و تعزیت مطالعه نمایند.

*

مکتوب ﴿ ۴۵ ﴾

به نام حضرت والد
شاه محمد عاشق پهلتنی عفی عنه

حقایق و معارف آگاه برادر عزیز القدر میان محمد عاشق جیو سلمه الله. از فقیر ولی الله عفی عنه بعد از سلام محبت التزام مطالعه نمایند. الحمد لله علی العافیة والسلامة والمسئول من الله تعالی عافیتکم و سلامتکم نوشته بودند که برخوردار محمد فائق از حفظ کتاب الله فراغ یافت. اطلاع بر این امر آنقدر بهجت و سرور داد که تقریر آن نتوان کرد. خدای تعالی چنانکه صورت کتاب الله کرامت فرمود به عنایت بی علت خود معانی او را نیز تعلیم فرماید، و بعد از آن بطن بطن که کنایت از علوم و هبیه متعلقه به حقایق قرآن است نیز الهام فرماید «إِنَّ رَبِّي قَرِيبٌ مُجِيبٌ»^۱.

۱- هود (۱۱)، آیه ۶۱.

و این عطیه علیّه در سلسله ایشان نگاهداشته بطناً بعد بطن و طبقه بعد طبقه موجب هدایت افراد بشر گرداند «وَمَا ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ بِعَزِيزٍ»^۱. بعد از آنکه مدّتی تلاوت به قاعده فمی به شوق کرده استحضار آن حاصل کند و یک تراویح بخواند. شروع در علوم صرف و نحو می باید کرد. امیدواری از عنایت حضرت باری آنکه ساعه بعد ساعه کشاد کار بینید و قافله قافله فیوض الهی نزول فرماید. والسلام.

*

مکتوب ﴿ ۴۶ ﴾

به نام حضرت والد دام مجده
شاه محمد عاشق پُهلّتی عُفی عنه

حقایق و معارف آگاه عزیزالقدر برادرم میان محمد عاشق سلمه الله. از فقیر ولی الله عُفی عنه بعد از سلام مطالعه نمایند. الحمد لله علی العافیة والسلامة والمسئول من الله عزّ و جل سلامتکم و عافیتکم واقعه ای که در آن حضرت قبله گاه قدّس سرّه را دیده اند و التفاتها کرده اند بشارت ظاهر و باطن است و علامت قبول جمع مآثر رحیمیه احسن الله تعالی الیکم و الی من لدیکم.

*

۱- ابراهیم (۱۴)، آیه ۲۰؛ فاطر (۳۵)، آیه ۱۷.

مکتوب ﴿ ۴۷ ﴾

به نام حضرت من یعنی
شاه محمد عاشق پُهلّتی عَفی عنه

حقایق و معارف آگاه عزیزالقدر برادر عزیز میان محمد عاشق سلمه الله.
 از فقیر ولی الله عَفی عنه بعد از سلام محبت التزام مطالعه نمایند. الحمد لله
 تعالی علی العافیّة و المسئول من الله تعالی أن يُعافیکم ظاهراً و باطناً، و یجمع بیننا و
 بینکم «فِي مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيكٍ مُّقْتَدِرٍ»^۱، آمین.
 مدّتی می گذرد که از معارف خاصّه ایشان داستانی نخوانده ایم، علم و
 حال نزدیک جمعی، که قوای علمیّه در ایشان غالب تر آفریده اند،
 توأمان اند. هیچ حالی نیست که بر ایشان وارد شود و در ضمن آن
 علمی به تازگی سرزنند و هیچ علمی نیست که به شعشان تمام
 ظهور نماید عند الظهور حالی در بغل نداشته باشد از احوال همان
 لطیفه که این علم از حیز اوست. لهذا استفسار از علوم خاصّه می رود.
 والسلام.

*

۱- «فِي مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيكٍ مُّقْتَدِرٍ»: القمر (۵۴)، آیه ۵۵.

مکتوب ﴿ ۴۸ ﴾

به نام

شیخ محمد ماه پُهلّتی رحمۃ اللہ علیہ

در باب تعزیت

شرافت مآب شیخ محمد ماه و همشیره‌ام در حفظِ حافظِ حقیقی از
 جمیع مکروهات مَصُون و به نعم ظاهره و باطنه مقرون باشند، خبر واقعه
 والدۀ ایشان رسید «إِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ»^۱، اعظم الله تعالی لکم الأجر و أَلْهَمْکُم
 الصبر و غفر لَمِیَّتْکُم و رزقنا و إِيَّاکُم العافیة الدائمة مثل مشهور است که موت
 والدین مصیبتی است که متوارث جمیع بنی آدم شده آمده است. شیمۀ
 اهل عقل آنکه در امثال این آفات اجری کسب نمایند و وعده‌ای که در
 شریعتِ غرّا فرموده‌اند بر خود محقق گردانند. والسلام.

*

مکتوب ﴿ ۴۹ ﴾

به نام حضرت والد جامع المکاتیب

شاه محمد عاشق پُهلّتی عَفِی عَنْهُ

أحسن الله تعالی إلیکم و جعل معرفة الحقّ باقیة فی عقبکم نوشته بودند که
 برخوردار سعادت اطوار عبدالرحمن خوابی دیده است. حاصلش آنکه

۱- «إِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ»: البقرة (۲)، آیه ۱۵۶.

پیش این فقیر به خلوتی رسیده که سلطان محمد میرتهی که مردی صالح بود و سلطان صوفی هر دو بر دروازه آن خانه نشسته‌اند و از بقیه طعامی که در اقداح می‌باشد زرد پلاؤ خورده است. بعد از آن در باب برخوردار به این کلمه دعا کرده شد که برکات عشاء و رمه نصیب تو باد.

باید دانست که رؤیا حق است. خدای تعالی به محض فضل خویش تعبیر آن متحقق گرداناد. سلطان محمد کنایت است از طریقه ابرار و صالحین و سلطان صوفی اشاره است به طریقه ولایت خاصه و خلوتی که ایشان بیرون آن درند، ولایت خاصه الخاصه - و طعامی که در اقداح می‌باشد فیوض خاصه به دوره‌ای حال. زیرا که این قسم فیوض مستلزم ظهور و اعلان و سرور و ابتهاج می‌باشد و خصوصیت زرد پلاؤ از این آیت کریمه می‌توان فهمید. «صَفْرَاءُ فَاقِعٌ لَوْنُهَا تَسْرُّ النَّظْرَيْنِ»^۱ و عشاء کنایت است از فیض ثانی بعد فیوض اولی - زیرا که عشاء ثانی غذا است و رمه اشارت است از بقای فیوض اولی. زیرا که استخوانهای کهنه بقیه‌ای جبله الاولین است. اگر کلمه مسموع در رؤیا عشاء به فتح عین باشد فتأویلُهُ مَا ذَكَرْنَا و اگر عشاء به کسر عین باشد، چنین باید گفت که عشاء کنایت است از قربات الهیه که در دوره آخر فایض شده زیرا که عشاء آخر صلوات است. هذا ما ظهر لي في تعبیرها والله تعالی اعلم.

✱

مکتوب ﴿ ۵۰ ﴾

به نام حضرت والد معظم
شاه محمد عاشق پُهلّتی عَفی عنه
 در جواب بعض معارف

اراکم الله تعالى حقائق الأشياء كما هي و زادکم کلّ لمحة من رحيق التحقيق.
 داستانی از مناقب انبیا صلوة الله علیهم که به آن بر معشر اولیا تفوق یافته‌اند، قلمی شده بود. از آن جمله شبح و صورت بودن ایشایان دو نوع را از کمالات الهیه، اعنی تدبیر و تدلّی، به خلاف اولیا که بجز ظهور جزئی ندارند و از آن جمله واسطه بودن ایشایان در کمال ثالث که خلق است به حسب تعمیر نشأً اخرویّه، به خلاف اولیا که از این مقام به حسب ذوق اطلاع ندارند و از آن جمله دعوت ایشایان به عبادات مرکبه از نیت و قول و فعل که ایفای حقّ تراحم شیون و صفات است در مرتبه‌ای کثرت بعد نحوی از توجه به وحدت، به خلاف اولیا که دعوت ایشان به توجه صرف است که روی به مرتبه وحدت دارد لاغیر، مطالعه آن بهجت و مسرت داد:

ای وقتِ تو خوش که وقتِ ما خوش کردی!

الحقّ مراتبِ علیّه انبیا صلوات الله علیهم اجمعین اعلی از آن است که افهام غیر ایشان به ساحتِ عزّت ایشان رسد. اتساع احجار بُهت ایشان که مثل ما ساریقا منبع جبروت در ناسوت گشته خاصّه ایشان است، و تثبیت علوم ایشان از طریان غلط تعبیر یا به کثرت تشبّه معانی به صورتی که خلاف مقتضای اصلِ عالمِ مثال است به سببِ مبادرت استعداد خاصِ حاملِ علم خاصّه ایشان است. آنچه از دقایق جبروت و دقایق معاد تقریر می‌فرمایند

محمول بر ظاهر است تجوُّز در تعبیر به سبب غموض مسئله و قُصور افهام مستمعین در کلام ایشان، از جانب ایشان اصلاً نیست کما زعمت المتفلسفة لا اربح الله تجارتهم هر چه می گویند لفظ به لفظ از مقام کلام نفسی حضرت الوهیت می گویند. آری حضرت مُدَبِّر السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ اگر تعبیری را بر تعبیری به ملاحظه استعداد صورته نوعیه اختیار فرموده است آن کار اوست «وَهُوَ الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ»^۱ مثل مبادی تعینات ایشان آن است که عنایت ازلیه چون خواست که فلک ایجاد فرماید همان خواست بعینه خواستِ منطقه و محور و قطبی گشت. همچنان چون خواست که صورته (خلق) را ایجاد فرماید عموماً و صورتِ نوع انسان خصوصاً، لازم آمد این خواست را خواستِ رقایق کلیه‌ای که به مثابه قطب و محور منطقه باشد فلک را، و آن رقایق در کار اراده اصلاح آن نوع بودند، و توجه نقطه حُبَّیَّة ایشان معاصر توجه نقطه به خلق عالم است. إلی غیر ذلك من الخواص لا یحیطها دفاتر، والله أعلم بأسرارِ أنبیائه صلوات الله و سلامه علیهم اجمعین.

*

مکتوب ﴿ ۵۱ ﴾

به نام حضرت والد ماجد

شاه محمد عاشق پُهلّتی عَفی عنه

در بیان بعض معارف

رَقَاکُم اللهُ تَعَالٰی اِلٰی مَا لَا عَیْنَ رَأَتْ و لَا اُذُنٌ سَمِعَتْ و لَا خَطَرَ عَلٰی قَلْبٍ اَحَدٍ (بشر)^۲.

۱- الأنعام (۶)، آیه ۱۸ و ۷۳؛ سبأ (۳۴)، آیه ۱.

۲- مَا لَا عَیْنَ رَأَتْ و لَا اُذُنٌ سَمِعَتْ و لَا خَطَرَ عَلٰی قَلْبٍ بَشَرٍ (دارمی).

سِرِّ مقاله مشایخ سرهند که بعد اتمام سیر لطایف، معامله با اصول لطایف می‌افتد روح را به باد نسبت داده‌اند و سِر را به آب، و خفی را به آتش، و اخفی را به خاک - استفسار نموده بودند. باید دانست که خدای تعالی در بدن آدمی چهار خلط آفریده است. اطباء هر خلطی را به عنصر نسبت داده‌اند و در بدن آدمی اعضا آفریده است. شیخ اکبر رحمته الله هر عضوی را به فلکی و عنصری نسبت داده‌اند، آنها همه به رنگ عالم لطایف کشف انفسی و کشف آفاقی است. چون نفس کلیه نفس جزئیّه گشت استعداد هیولانی نفس کلیّه با کمالات فعلیه‌ای او که از حضرت مبدأ قبول کرده است همه به طریق میراث در نفس جزئیّه ظاهر شد، هم در جانب قوه علمیه او، و هم در جانب قوه عملیه‌ای او، و هم در اعضای ظاهره، و هم در لطایف باطنه. این قدر خود متحقق است و تفصیل آن غوری دارد تا به کلی - کدام وقت تقریر کرده آید. سابق داستانی از تحاذی لطایف باطنه و لطایف ظاهره و سامت ذات الهیه با اخفی و خفی و با قلب مکرر شنیده‌اند. بر همان محاذات، محاذات قلب با خاک و غیر آن ملاحظه نمایند. و صلی الله علی خیر خلقه محمد و آله و صحبه اجمعین.

*

مکتوب ﴿ ۵۲ ﴾

نیز به طرف حضرت والد

شاه محمد عاشق پُهلّتی عفی عنه

در شرح حدیث فهمکم الله تعالی تأویل الأحادیث الإلهیه

در احادیث وارد شده است که حضرت عثمان را رضی الله عنه بعد وفات آنحضرت صلی الله علیه و سلم حزنی عظیم دامنگیر شد تا آنکه از بعض

امور مطلوبه شرعاً و مروءةً مثل ردّ سلام غایب شد، و سبب این حزن بیان نمود که توفی النبی صلی الله علیه و سلم قبل أن نسأله عن نجات هذا الأمر صدیق اکبر فرمود من سؤال کرده ام. عثمان رضی الله عنه او را گفت: بآبی و أمی انت أحقّ بها بعد از آن اشاره به کلمه تهلیل نمود. این حدیث را بر این معنی نتوان حمل کرد که حضرت ذی النورین رضی الله عنه عبارتی که آدمی به آن در اسلام داخل شود، نمی دانست. سبحان الله، مجتهد بودن شرط خلافت است. خلیفه ثالث که از جهت او شورای خلافت او منعقد شده باشد این مسئله که از اجلی ضروریات اسلام است نداند، بلکه زیر این حدیث رمزی است شبیه به قواعد تصوف. حضرت ذی النورین رضی الله عنه مألوف به صحبت آنحضرت صلی الله علیه و سلم بود و تخلیه باطن از احادیث نفس و هواها که عایق سالک است و تجلبه به معنی حضور به کیف، غالباً از فیض صحبت کسب می نمود، و به طریق ذکر آشنا نبود، به معنی آنکه سبیل توسّل به ذکر در تخلیه و تجلیه نمی دانست. اگرچه ثواب این کلمه بودن او مبنای اسلام می دانست. پس چون صحبت نبویّه از دست رفت. به حیرت درماند و وسواس غلبه نمود و طریق دفع وسواس و احادیث نفس شناخت قوله عن نجات هذا الأمر اشاره است به قسوتی که از وسواس حادث شود و به معالجه آن و قول آنحضرت صلی الله علیه و سلم مَنْ قَبَلَ مِنِّي الْكَلِمَةَ الَّتِي عَرَضْتُ عَلَى عَمِّي فَرَدَّهَا فَهِيَ لَهُ نَجَاتٌ از جوامع الکلم است. بطون شتی دارد بعضها فی بعض، و یکی از آن بطون این معنی است که صدیق اکبر رضی الله عنه حدیث را شاهد آن ساخت. پس چنانکه این کلمه، کفر در عبادت و استعانت را محو می کند. همچنان کفر دیگر را که قسوة قلب و فروگرفتن

خطرات است می شکند «فَيَذْمُغُهُ فَإِذَا هُوَ زَاهِقٌ»^۱ و اطلاق کفر بر این معنی به طریق مجاز بدان می ماند که در حدیث ابی ذر آمده است إِنَّكَ إِمْرٌ فَيْكَ جَاهِلِيَّة. از اینجا معلوم می شود که خلیفه می باید که به معالجات شتی ادوای نفسانیّه را آشنا باشد تا برای هر مریضی دوايي که میسر برای او باشد وصف کند به منزله آنکه متبحران اطبا در طب جسمانی به کار می برند. والسلام.

*

مکتوب ﴿ ۵۳ ﴾

نیز به نام حضرت والد

شاه محمد عاشق پُهلتي عُفَى عَنْهُ

در شرح آیه

أَرَأَيْتُمْ مَقَامُ مَعْلُومٌ»^۲ اگر تأمل وافی به کار برند این معنی به ملایکه مخصوص نیست. هر سالک را به مزاجی آفریده اند که مقتضی مرتبه ای خاص است از مراتب قوه عقلیه و عملیه لامحاله، و لطیفه ای از لطایف او به مزیه ظهور از میان لطایف ممتاز خواهد بود. این مرد سالک دست و پا می زند و نشیب و فراز می دَوَد و به هر تر و خشک می آویزد تا ترقی واقع شود. از هر عمل نفعی و از هر صحبت ثمره ای بدست می آرد بعد اللّتی واللّتی چون سفر آخر شد

۱- الأنبياء (۲۱)، آیه ۱۸.

۲- «وَمَا مِنَّا إِلَّا لَهُ مَقَامٌ مَعْلُومٌ»: الصّفت (۳۷)، آیه ۱۶۴.

و به موطنِ تسلی و اصل گشت، همان لطیفه دید از لطایفِ خود که گل کرده است و مکنونات استعدادِ او از قوه به فعل رسیده است و همان مرتبه‌ای خاص را تماشا کرد که بر خود اندر گردید و مدتها به طلب خود دوید و آخرها به خود رسید. آری چون در ملایکه این دست و پا زدن و نشیب و فراز دویدن و از تر و خشک آویختن و به تازگی از هر عمل نفعی و از هر صحبت ثمره‌ای یافتن نبود، اَحَقُّ خَلْقِ آمَدند به این کلام و اَصْدَقِ بَرِیّه گشتند در این دعویٰ ثُمَّ قَالَ تَعَالَى عَنْهُمْ «وَإِنَّا لَنَحْنُ الصَّافُونَ»^۱ اگر تأمل وافی به کار برند این معنی نیز به ملایکه مخصوص نیست. هر جمعی که استعدادات متقاربه دارند در عالم معنی صف بسته‌اند و در نماز جبلی صفوف ایشان به هیئتی عجیبه استاده است. اما چون امزجه ملایکه چندان ارادات متجدده ندارند و امکنه ایشان تابع استعدادات ایشان است معنی اصطفاف در ایشان پُر ظاهر شد. ثُمَّ قَالَ تَعَالَى عَنْهُمْ «وَإِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُونَ»^۲ این معنی نیز در جمیع افراد ساری است. هر یکی حمدی دارد غیر حمد دیگر و هر یکی تسبیحی دارد غیر تسبیح دیگر، اگر استعدادِ باز را برشگافی می‌گوید:

الحمد لله الذي قهرَ بجلاله فوقَ جميع عبادِه سبحانه الذي تنزَّهَ عن الأظفار والأجنحة.
و اگر استعدادِ حمامه را برشگافی (می‌گوید):
الحمد لله الذي احسنَ كلَّ شأنِه سبحانه الذي تنزَّهَ عن الهدير والأجنحة - هذا
«وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ»^۳.

*

۲- همان، آیه ۱۶۶.

۱- الصُّفَّت (۳۷)، آیه ۱۶۵.

۳- «وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ»: الانعام (۶)، آیه ۴۵؛ الصُّفَّت (۳۷)، آیه ۱۸۲.

مکتوب ﴿ ۵۴ ﴾

نیز به نام

شاه محمد عاشق پُهلّتی عَفی عنه

قصّه اعتکاف کردن معلوم شد. بَارکُ الله تعالی لکم و بَارکُ علیکم و بَارکُ فیکم و همچنین قصّه‌ای ختم کردن قرآن در تراویح از محمد فائق معلوم شد. أَحسنَ الله تعالی إلیه و رَقاهُ إلی معارج الکمال سِرِّ مقالَه مشهوری إِنْ الله یستحي أن ینزع سِرّاً من أهله اینجا واضح شد. و السّلام.

*

مکتوب ﴿ ۵۵ ﴾

نیز برای حضرت والد

شاه محمد عاشق پُهلّتی عَفی عنه

در جواب سؤال

سقاکم الله تعالی من رحيق التحقيق نوشته بودند که عبادات لطایفِ بارزّه قبله‌ای آن حرکتِ فوقانیّه‌ای تجلّی اعظم است و توجّهات لطایفِ کامنه قبله‌ای آن کمالِ باطنِ وجود است، حقّ گفته‌اند و دُرّ تحقیق سُفته‌اند، علوم انبیا صلوات الله علیهم قبله توجّه‌ای آن تجلّی اعظم است. پس در شرایع هر چه فرود آمده است همه رنگی از رنگهای توجّه به تجلّی اعظم دارد و لطایفِ کامنه چند لطیفه است. نورالقدس و حجر بُهت و میل آنها به کلی به جانبِ تجلّی اعظم است و اَنانیتِ صغری و کبری و لطیفه خفیه و میل آنها

به نفسِ کلیّه است. به شرطِ ظهورِ استعدادات که به اقتضای حقیقت وصول
برخاسته است. والسلام.

*

مکتوب ﴿ ۵۶ ﴾

نیز برای حضرت ایشان

شاه محمد عاشق پُهلّتی عَفی عَنْهُ

در معرفت و شرح حدیث

أراکم الله تعالی الحقّ حقاً و رزقکم اتّباعه، امّا بعد از سلام آنکه در معنی
حدیث کان خُلِقَ القرآن تحریر نموده بودند که علوم و معارفی که عارف را
ذوقِ آن از جذرِ نفس بر می خیزد و همیشه بروی غالب باشد متناسب‌اند
با تعینِ او در مبدأ:

ای وقتِ تو خوش که وقتِ ما خوش کردی!

بر همین قیاس باید کرد حالِ مرگ عارف که وی در هر کوچه می‌رود و
انواع نسبت‌ها می‌بیند. امّا استقرار او بعد مرگ بر همان نسبت خواهد بود که
مناسبت تامّه با مبدأ دارد و البتّه لطیفه‌ای که آن معرفتِ تقاضای او بود
غالب‌تر باشد. همین مضمونِ شما را ملا عبدالرحمن جامی به لباسِ نظم
پوشانیده‌اند:

جامی اوصافِ مئی صاف نیارد گفتن

گر نه فیضش رسد از باطنِ خُمِ پی در پی

والسلام.

*

مکتوب ﴿ ۵۷ ﴾

نیز برای حضرت والد من
شاه محمد عاشق پُهلّتی عفی عنه

در جواب عرض احوال خود

حقایق و معارف آگاه برادر عزیزالقدر میان محمد عاشق سلمه الله تعالى.
 بعد از سلام مطالعه نمایند. نامه مشکین رسید. دریای بود که از قبض موج
 می زد و آن قبض در اشباح مختلف و صور شئی بروز می نمود. گاهی به این
 رنگ که چرا ارواح طیبه را در مقام منام نمی بینم، و گاهی به این وضع که چرا
 تلون از حالی به حالی از احوال باطن دیده می شود. باز گاهی این قبض
 به نوعی از بسط در می آمیخت که چون علمی از علوم روی می نماید.
 ساعتی از کیفیت آن ممثلی می گردد و یک مستی بهم می رساند. هیچ حالی
 نیست که از روی علم گنه و سر آن را احاطه نمی کند. سبحان الله و بحمده
 نشیب و فراز این راه تحفه رنگها دارد. اما در حال قبض بسا است دودی از
 نفس می خیزد و چشم روح را مشوش می سازد. این قدر خود امر جبلّی
 است تغییر جبلّت نتوان کرد. اما سرّ عدم ظهور ارواح طیبه در مقام منام آن
 است که روح را دو وجه است. وجهی هست که به لطایف خفیه می رسد و
 وجهی هست که به عقل و خیال می رسد. در مزاج شما وجهی را که به عقل
 و خیال می رسد به سبب دود نفس مشوش آفریده اند. این را سبب دیگر
 نیست از ضعف عقیده یا معصیت یا غیر آن. لیکن در اصل استقامت نفس
 خلل ندارد. کما جاء فی الحدیث استقیموا و لن تحصوا و اما سرّ عدم استقرار
 احوال الا به تتبع علوم آن است که در آدمی دو قوت آفریده اند، قوت علمیّه

و قوّت عملیّه، جمعی که در فطرت ایشان قوّت علمیّه قوی تر آفریده اند همیشه احوال ایشان در عقول ایشان ابتدا خواهد کرد و جمعی که قوّت عملیّه در فطرت ایشان قوی تر آفریده اند، احوال ایشان در قلوب ایشان نخست خواهد افتاد. «ذلک تقدیرُ العزیزِ العَلیم»^۱. شیخی گفت:

نصیحتی کنمت یادگیر و در عمل آر

که این حدیث ز پیر طریقتم یادست

رضا بداده بده وز جبین گره بکشای

که بر من و تو در اختیار نکشادست

معهدا هر قومی ربّی و سودی یافته اند که قوم دیگر را میسر نیست. در حقّ این فریق گفته اند:

نه شبم نه شب پرستم که حدیث خواب گویم.

چون غلامِ آفتابم همه ز آفتاب گویم

فی الحقیقت اکثر اکابر نقشبندیّه به سبب پرورش دادنِ قلب و ملکه ساختن توجّه به بی نشانی از اتّساع در واقعات معزول اند و از تجلّیات صُوریه دور، چنان متبادر می شود که احوال آنحضرت صلی الله علیه و سلّم تابع علم ایشان بود و لهذا قرآن جامع علوم نازل شد. و قالت عائشه رضی الله عنها کان خُلِقَ القرآن - قصّه سعد بن عبادة رضی الله عنه یاد باید کرد.

إن فضّلَ علیکم قوماً فقد فضّلکم علی کثیرین و این آیت باید خواند. «وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللَّهُ بِهِ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ»^۲. والسلام.

*

۱- الانعام (۶)، آیه ۹۶؛ یس (۳۶)، آیه ۳۸؛ فصلت/حم السجدة (۴۱)، آیه ۱۲.

۲- النساء (۴)، آیه ۳۲.

مکتوب ﴿ ۵۸ ﴾

به نام

بابا عثمان کشمیری رحمۃ اللہ علیہ

که بزرگ زاده و فاضل بودند ابن محمد فاروق بن شیخ محمد

الله تبارک و تعالی آن سلاله ای اسلاف کرام، مطرح اشعه ای ارواح
ذوی الاحترام را به ثمرات استعداد جبلّی اجمالی خود و به اشغال و
اوضاعی که مناسب برکات عزیزان است مشغول دارد:

يُهَنِّتُكَ يَا عَثْمَانَ شَامِخَ سُودِدٍ أَتَى بَعْدَ فَارُوقٍ وَ بَعْدَ مُحَمَّدٍ
اِذَا كَانَ طَبْعُ الْمَرْءِ فِي الْأَصْلِ صَالِحاً تَدَانَتْ لَهُ الْأَوْصَافُ مِنْ كُلِّ مُحْتَدٍ

مکتوب بهجت اسلوب رسید و مضامین مرقومه معلوم گردید. اصل زای در
حق ایشان قیام است مقام جدّ امجد خود قدس سرّه، لیکن به ملاحظه آنکه
شاید عوایق بشریه از استقامت وازن مقام عایق شوند در حالت راهنه از
تحریض نمودن بر آن توقّف نمود. نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْحُورِ بَعْدَ الْكُورِ.

منتظر آنیم که حضرت رب خود به صفت اجتناء تصرف فرمایند:

گر نیاید به خوشی موی کشانش آرند

این قدر معلوم شریف باشد که صورت حقیقه الحقائق که در نفوس فقرای
باب الله می گنجد کبریت احمر است. سعد السعود، مفتاح خزائن الجود،
نور الانوار، سرّ الأسرار و مَهَبُّ نَفَحَاتٍ وَ مَهَبُّ الْبَرَكَاتِ كَمَثَلِ بَطَاقَةٍ فِيْهَا لَا إِلَهَ
إِلَّا اللَّهُ رَجَحْتُ عَلَى جَمِيعِ السَّجَلَاتِ وَ عَزَمْتُ نَوَابِ مَكْرَمِ سَلَمِهِ اللَّهُ بِرِ تَخْفِيفِ أَوْرَادِ
به طوری که قرار دهد نوشته بودند. عزیز القدر را دوام صلوة الحاجت
با وجود این همه اشغال متعذر است و در ماه یک دو بار چندان فایده ندارد.

در باب ایشان دعا کرده شد و استجابت ظاهر شد. ایشان خود احتیاج این اعمال ندارند لیکن عجز بشریه از ادراک تخصیص الحوادث باوقاتها و التطبيق للسرّ القدر و سرّ الأسباب و مسبباتها دیده می شود. به امثال این امور تعلّل کرده می آید:

هر سخن وقتی و هر نکته مکانی دارد
 إن شاء الله تعالی آن همه اوراد را ملاحظه نموده انتخاب کرده خواهد شد.

هر چند عزیز القدر سجّاده نشین اسلاف کرام به استحقاق تمام برادران میان محمد عاشق سلّمه الله تعالی الحال نیز رخصت معاودت نمی دادند اما به ملاحظه بعض اسباب به تخصیص، اسباب نسبت برخورداری محمد که بر نزدیک منظور است بر قصد آن آورده که بیست و ششم ماه خال رسیده شود. اگر تدبیر موافق تقدیر است به میعاد مذکور می رسد. والسلام.

✱

مکتوب ﴿ ۵۹ ﴾

به نام

شیخ ابراهیم مدنی رحمته الله

فرزند شیخ ابوطاهر محمد مدنی رحمته الله

در تعزیت

اعلی الله معالم العلم و شید بُنیانه، و رفع اعلام الدین و شدّد أركانہ، و روی ریاض
 الحدیث و عظم روائه و نصر أهله و نور حزبه و اعلى سمائه بدروس الحبر الهمام قدوة

الأنام وارث المجد کابراً عن کابر حایز میراث أسلافه الأكابر مولانا الشیخ إبراهیم بن سیدی الشیخ أبی طاهر الکردي المدني.

أما بعد، فاعظم الله تعالى أجرکم و ألهمکم صبرکم علی شیخنا رضی الله عنه و أرضاه (عني) إني حقیق أن أعزّي به و يلحّ بي بدعاء الصبر علیه، فوالله ما زلت منذ قرع سمعي حديث وفاته و بلغني خبر انتقاله إلى رحمة ربّه و جنّاته في قلبي فالحق للكبد و ملل كملل ذي الرمد، و فوقی سحابٌ يمطر الهمّ و الأسى، و تحتي بحار باللظى تتدفّق، كيف لأو كان رضی الله (عنه) بركة أهل الأرض و مُجَلّي بُرهانها و إمام دار الهجرة و عمدة أركانها و كان حذبّه عليّ ما قد ظهرت آياته و لاحت مخائله و اماراته و صار شغفي به يُضرب به الأمثال و لا يعلم كُنْهه إلاّ الكبير المتعال و لا أنسى منه أنّي لمّا جدّ بي الترحال و فصلت العير و قاربت الفصال ذكرت له كيت و كيت ثمّ تمثّلت له بهذا البيت:

نُسيتُ كلَّ طريقٍ كنتُ اعرفُهُ إلاّ طريقاً يُؤدّيني لربّكم

فاغزورقتُ عيناهُ و احمرّت و جنتاهُ حتّي خنقتهُ عبرةُ البكاء ثمّ بعد ذلك ابتهل في الدّعاء و لا أنسى منه أنّي سألته عن كمّية عمره من السنين فقال معترك المنايا مابين ستين و سبعين.

فلو شئت أن ابكي دماً لبكيتّه عليه ولكن ساحة الصبر اوسع

هذا و أن سلوان فوادي و عصية اعتمادي عند هجوم دواعي البكاء و ضيق الارض عليّ و السماء إنّه رضي الله عنه خلف مثل جنابكم دام المجد بقيامكم و إن الشبل يُشبه الأسد و إنّما يظهر سرّ الوالد من الولد:

بقيت بقاء الدهر يا كهف أهلّه و هذا دعاء للبريّة شامل

سلام الله و رحمته و بركاته عليكم أوّلاً و آخراً.

مکتوب ﴿ ۶۰ ﴾

به نام حضرت والد احقر جامع
شاه محمد عاشق پُهلّتی عَفی عنه

جلال نعم الهی شامل حال خیریت مآل آن سجّاده نشین اسلاف کرام
 بالاستحقاق التام ظاهراً و باطناً باد.
 الحمد لله علی العافیة در حقّ آن سلاله الاخیار از جناب عزّت و عده ها داریم
 که إنجاز آن را مترقیم، اِنَّه قریبٌ مُجیب، و اِنَّه لا یخلف المیعاد، صفت صوفی
 مانند صفت آدمی است که بر سایه خود پشت داده می دود و سایه بر عقب
 آن بالضرورة می آید، همچنین صوفی روی به جانبِ قُدس کند و از سایه
 سیاه رنگ دنیا می گریزد و دنیا سایه صفت عقب او سعی می نماید:
 لیلی این بزم، استغنا است مجنون احتیاج

والسّلام

*

مکتوب ﴿ ۶۱ ﴾

به نام

مخدوم معین تتوی رحمۃ اللہ علیہ

که از اجله آن دیار بودند و به آن جناب عقد بیعت بستند

لا زالت شایب الرحمة العاجلة والآجلة ماطرةً مستدیمةً علی الصُّقَع المحفوف
 بالبرّة الکرام، و ما دامت نسائم البركة الظاهرة والباطنة غادیّة و رائحةً بالحفل
 الموصوف بلا یَشْقٰی جلیسُهم، و إن استوجب الایعاد والایلام علی مَنْ هو صاحب

الآیات و سباق الغایات المتمسک بحبل الله المتین، مُعینُ السُّنَّة و نعمَ الْمُعینِ آمین
یا «رَبِّ الْعَلَمین»^۱.

اما بعد، سلام مخمَّر با شوق و غرام از فقیر ولی الله عَفی عَنْهُ مشهود رأی
خورشید ضیا باد که نامه گرامی ورود فرمود و چون متضمَّن سلامتِ آن
جامع الکمالات بود بهجتی و سُروری و انشراحِ روی داد، و از استماع
خبر سعایتِ معاندان و ایدای موزیان که از بعض اهل سنده که اینجا هستند
به گوش رسید، و از مطالعۀ احوالِ مرقومه، که نامه‌ای گرامی حاوی آن
است، چه غصه‌ها و قلقها که به خاطر نرسید. و الله ثمَّ و الله که اگر عهدِ سلفِ
صالح، که این فقیر خود را بر دامن ایشان بسته و نمی‌خواهد که مخالفتش
کند، نبودی. دل بی‌اختیار می‌خواهد که به خانه‌ای اهل این کاروبار رفته
آنچه دست می‌آمد می‌کرد. به هر تقدیر امید آن است که حضرت منتقم
حقیقی این غصه خوردن و قصد کردن را ضایع نسازد و آن عزیزالوجود
منقطع النظیر را در تشویشِ متراکم نگذارد.

از استماع تولدِ فرزند و درگذشتن ولد و والده هر دو، چه المها که نرسید،
حضرت منعم جبر این کُسر و تدارکِ این خلل به وجه اتمّ کناد.
و از عجایبِ اتفاقات آنکه قبل ورود نامه گرامی به چند روز اهلِیۀ این
فقیر که بنتُ العَم و هم صحبتِ بست و یک ساله می‌شد، به مرض اسهال از

۱- «رَبِّ الْعَلَمین» در قرآن ۳۴ بار: الفاتحة (۱)، آیه ۲؛ المائدة (۵)، آیه ۲۸؛ الانعام (۶)، آیه ۴۵،
۱۶۲؛ الأعراف (۷)، آیه ۵۴، ۶۱، ۶۷، ۱۰۴؛ یونس (۱۰)، آیه ۱۰، ۳۷؛ الشعراء (۲۶)، آیه ۱۶،
۲۳، ۷۷، ۱۰۹، ۱۲۷، ۱۴۵، ۱۶۴، ۱۸۰، ۱۹۲؛ التمل (۲۷)، آیه ۸، ۴۴؛ القصص (۲۸)، آیه ۳۰؛
السجدة (۳۲)، آیه ۲؛ الصُّفَّت (۳۷)، آیه ۱۸۲؛ الزُّمر (۳۹)، آیه ۷۵؛ المؤمن/الغافر (۴۰)،
آیه ۶۴-۶۵؛ فُصِّلَت/حَمَّ السجدة (۴۱)، آیه ۹؛ الزخرف (۴۳)، آیه ۴۶؛ الجاثیة (۴۵)، آیه ۳۶؛
الواقعة (۵۶)، آیه ۸۰؛ الحشر (۵۹)، آیه ۱؛ الحاقة (۶۹)، آیه ۴۳؛ التکویر (۸۱)، آیه ۲۹.

این جهانِ واژگون انتقال کرد و سه صبی یکی دختر شش ساله و دوم فرزند سه ساله و سوم دختر شش ماهه گذاشت و کسی از متکفلات اولاد نماند. به خاطر فاطر به این سبب یکباره تشویشی لاحق شد و لهذا توجه تام در کشف حالِ کدخدایی میسر نیامد. **إِنْ شَاءَ اللَّهُ** تعالی بعد چند روز آنچه واضح شود نوشته آید. **إِلَّا أَجْمَالاً** چنان به نظر می آید که خیریت است. و «**العلم عند الله**»^۱:

وَ إِذَا السَّعَادَةُ لَأَحْظَتْكَ عُيُونُهَا نَمَ فَاَلْمَخَاوِفُ كُلُّهُنَّ أَمَانٌ
وَ اصْطَدَّ بِهَا الْعَنْقَاءُ فَهِيَ حِبَالَةٌ وَ اقْتَدَّ بِهَا الْجُوزَاءُ فَهِيَ عَنَانٌ

*

مکتوب ﴿ ۶۲ ﴾

به نام

شیخ ابراهیم مدنی فرزند شیخ خود

لا زالت ذوارفُ العوارفِ هَامِيَةً عَلَى بَرَكَةِ الْأُنَامِ خَلْفَ السَّادَةِ الْكَرَامِ، الْقَائِمِ مَقَامَ الْأُئِمَّةِ الْأَعْلَامِ، مَوْلَانَا الشَّيْخِ إِبْرَاهِيمَ أَيَّدَهُ اللَّهُ تَعَالَى ابْنَ شَيْخِنَا الْأَجَلِّ وَالْأَبْجَلِ مَوْلَانَا الشَّيْخِ أَبِي طَاهِرِ بْنِ الْعَارِفِ بِاللَّهِ قُدْوَةَ الْأُنَامِ حُجَّةَ الْإِسْلَامِ مَوْلَانَا الشَّيْخِ إِبْرَاهِيمَ الْكُرْدِي الْمَدْنِي قَدَّسَنَا اللَّهُ تَعَالَى بِأَسْرَارِهِمَا مِنَ الْفَقِيرِ وَلِيِّ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْعَمْرِي الدَّهْلَوِي عَفَى اللَّهُ عَنْهُ، سَلَامٌ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَةُ اللَّهِ وَ بَرَكَاتُهُ، إِنْ سَأَلْتُمْ عَنْ مُحَبِّكُمْ فَإِنَّهُ بِعَافِيَةٍ فِي نَفْسِهِ وَ أَهْلِهِ وَ وَالدِّهِ رَطْبُ اللِّسَانِ بِذِكْرِ آبَائِكُمُ الْكَرَامِ وَ بِشُكْرِ نِعَمَائِهِمْ وَ نَشْرِ عُلُومِهِمْ، وَ أَرْجُوا مِنْ اللَّهِ تَعَالَى أَنْ يَحْفَظَنِي بِبَرَكَاتِهِمْ وَ يُحْيِي ذِكْرَهُمْ فِي هَذِهِ الْبِلَادِ بِهَذَا الْعَبْدِ الضَّعِيفِ وَ أَوْلَادِهِ وَ أَصْحَابِهِ إِنَّهُ قَرِيبٌ مُجِيبٌ، وَ أَسْأَلُ مِنْكُمْ أَنْ لَا تَنْسُونَا فِي صَالِحِ

۱- الاحقاف (۴۶)، آیه ۲۳؛ المُلک (۶۷)، آیه ۲۶.

دعواتکم تجاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم، و قد کتبتُ لکم قبلَ هذا مکاتیب کثیرة و ما شَرَفْتُمُونَا بالجواب، و لا اکرمتُمُونَا بِسَلام و لا کتاب، و ما کان ذلک ظناً بکم و المسئول الآن خلاف ما کان أن تکتبوا الجواب مع حامل رقیمتنا هذه و مَعَ کُلِّ جاءٍ یجیننا من تلك المواضع المشرّفة و تخبرونا عن سلامتیکم و سلامة اولادکم و أصحابکم، و الحمد لله اولاً و آخراً و ظاهراً و باطناً.

*

مکتوب ﴿ ۶۳ ﴾

به نام یکی از بزرگ زادگان عرب یعنی
شیخ محمد و فدالله مالکی المکی رحمۃ اللہ علیہ

الحمد لله و صلی اللہ علی سیدنا محمد و آلہ و سلم، من الفقیر ولی اللہ بن عبد الرحیم العمري الدهلوی عَفِيَ عَنْهُ سلامٌ علیکم و رحمة الله و بركاته.
 اما بعد، فالمأمول من مکارم اخلاقکم أن تدعوا لنا فی مواضع الإجابة و أوقاتها لديننا و معیشتنا و اولادنا و أصحابنا، و قد اخبرني ولدکم الشیخ حسین أنکم اجتمعتم فی صغرکم بفريد عصره الشیخ محمد بن علاء الباهلي قدّس الله سرّه، فجازکم بما تصحّ له روايته فإن کان الأمر كذلك فهو أسناد عالی جداً، فالمرجوا من جنابکم ان تُشرّفونا بالإجازة مجملّة و مفصّلة و تخبرنا بأسانیدکم العالیة و فوائدکم المنتخبة و مسلسلاتکم المتصلة، لعل الله یجمعني و إیاکم فی مقام صدق فی زُمرة اولیائِه و حملة سنّة رسولہ صلی اللہ علیہ و سلم، «وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ» ۱.

*

۱- «وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ»: الانعام (۶)، آية ۴۵؛ الصّٰفّٰت (۳۷)، آية ۱۸۲.

مکتوب ﴿ ۶۴ ﴾

به نام حضرت والد این جامع

شاه محمد عاشق پُهلّی عَفی عنه

در تعزیت والد ایشان که خال حقیقی حضرت شاه ولی الله رحمه الله بود

حقایق و معارف آگاه فضایل و فواضل دست گاه سجّاده نشین اسلاف کرام به استحقاق تمام، عزیزالقدر میان محمد عاشق سلمه الله تعالی در جمیع حرکات و سکنات و افکار و خطرات مؤید به تأیید الله تعالی و منصور به نصرة الله تعالی باشند، از فقیر ولی الله عَفی عنه بعد از سلام محبت مَشام مطالعه نمایند.

الحمد لله علي العافية والمسئول دائماً بلسان الحال والقال من جناب الرب المتعال سلامتکم و عافیتکم ظاهراً و باطناً.

هر چند واقعه جان کاه مشفق مرحوم و مغفور مصیبتی است عظیم به اعتبار ملّت و اقلیم عموماً، قطع نظر از وابستگان خدمت ایشان ظاهراً و باطناً، زیرا که وجود شریف ایشان در کمال عبادت و زهد و توکل و جود و سخا و شفقت بر خلق الله و استقامت قولاً و فعلاً و حالاً و تنوّر به انوار طاعات در این جزو زمان منقطع النظیر بود. دیدن ایشان کبریت احمر و سخن ایشان کیمیا اثر، مآثر ایشان مُذکّر حال سلف صالح، و بلا شک همّت ایشان دافع بلیّات و جالب عطیّات و جامع برکات الی اوصاف کثیره بطول بها الکلام، امّا چون در ایّام عزا آن عزیزالقدر را دیده شد، و فراست حکم کرد به آنکه تفرقه در ظاهر و باطن ایشان افتاده است ظاهر متألّم است و باطن صابر، بل راضی و مُسلم، قلق خاطر فقیر برخاست و دانست که

تأیید الهی شامل حال بهجت اشتمال ایشان است، و همان قصه یاد آمد که در وقت وفات سرور انبیاء علیه الصلوة والسلام همه اصحاب پراگنده دل شدند و صدیق اکبر علیه السلام با کمال محبت و فنا و طول صحبت و شدت اذعان و تسلیم که خاصه‌ای ایشان بود در غایت صحو قدم راسخ زده صدای مَنْ كَانَ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا فَإِنَّ مُحَمَّدًا أَقْدَمَاتٍ وَمَنْ كَانَ يَعْْبُدُ رَبَّ مُحَمَّدٍ فَإِنَّ رَبَّ مُحَمَّدٍ لَا يَمُوتُ برداشتند. این کلمه است عجیب که سرّ استحقاق خلافت از آن یافته می‌شود، و آن سرّ آن است که سنّة الله بر آن جاری شده است. به آنکه هیچ کاملی را از این عالم برنگیرند الا فردی را از افراد که خلیفه او خواهد بود صحو تمام دهند و حزم کامل و پراگندگی حواس را گرد خاطر دریا مقاطر او گذر نبود، و میل خاطر او به کلی به جانب قیام در مقام آن کامل نهند و اعتنا بسیره صالحه‌ای او در خاطرش ریزند. تِلْكَ سُنَّةُ اللَّهِ «وَلَا تَجِدُ لِسُنَّةِ اللَّهِ تَحْوِيلًا»^۱، فحمدتُ الله على ما رأيتُ من صنيعه لك حمداً كاملاً تأمّاً ظاهراً و باطناً.

باز چون معلوم است که نظر کردن در اختلاف حال اهل الله دایی است عضال به نسبت محجوبان، در مجالس متعدّده به تقریرات شتی وانموده آمد که اهل الله در صورت باهم مختلف می‌باشند و در معنی متّفق، شرط نیابت و خلافت اتّفاق معنی است، اتّفاق صورت واقع شود یا نشود. جمعی از اهل الله فقیر بودند. به قوت شبینه محتاج و جمعی از ایشان اغنیا مالک أُلُوف أُلُوف از دراهم و دنانیر، جمعی از اهل الله غیور می‌باشند به ادنی سوء ادب غیرت در کار بی ادب کنند و او را از پا اندازند، و جمعی حلیم و بردبار، جمعی از اهل الله اهل ظهور باشند، هر که ایشان را بیند مُسَخَّرِ ایشان شود

۱- الإسراء/ بنی اسرائیل (۱۷)، آیه ۷۷: «وَلَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحْوِيلًا».

و زبان وی به ثنای ایشان جاری شود، و دل وی به اعتقاد ایشان مُمتلی گردد و جمعی خامل، کسی ایشان را نشناسد، و از ایشان حساب نگیرد. این همه صورتهای مختلف است و صدقِ حال و بذلِ نفس خود برای خدای تعالی و ظاهر و باطنِ خود را تسلیم و تفویض کردن، معنی است که همه در آن متفق اند. شرطِ نیابت اتفاق در همین معنی است:

شیشه‌ای صاف ار نباشد گوسفالِ کهنه باش

رند دُرد آشام را با این تکلفها چه کار

و صفاتِ محموده‌ای ایشان جَهْرَةً پیش مردمان اظهار کرده شد، به تخصیص صفاتی که فهم ایشان به آن محیط تواند شد، مثل علم و تقوی و زهد و هر چند وصایا در این باب به آن عزیزالقدر نوشتن تحصیل حاصل است، امّا دابِ طریقه و محبّتِ ازلیّه و ابدیّه نمی‌گذارد که مذکور نگردد.

باید دانست که چون عزیزی به منصبی قیام کند، سَوَاءٌ كَانَ ذَلِكَ الْمَنْصِبَ خِلَافَةً كُبْرَى أَوْ خِلَافَةً ارشادٍ فَقَطْ لَا بُدَّ است از آنکه سه گروه از عرضِ ناس مانع کار او شوند. این عزیز را همّتِ تامّه باید بست که از مکاید آن فِرَقِ برهد. گروه اوّل اهلِ حسد که ظاهر و باطن این عزیز دیده بد برند و چیزها اندیشند، علاج این گروه نزدیکِ اهل الله التجا است بخلاصّه به جانبِ ربّ العزّت، تا از مکاید ایشان نجات و خلاص یابد، نه آنکه در صددِ انتقام بیاید یا دیگری را اشاره کند به انتقام، شخصی صدّیق اکبر علیه السلام را دشنام می‌داد و ایشان صبر می‌کردند و آنحضرت صلی الله علیه و سلّم تبسم می‌نمودند. چون ایشان انتقام کشیدند آنحضرت صلی الله علیه و سلّم از مجلس برخاستند و فرمودند: مَا يَنْبَغِي لَصَدِّيقِينَ أَنْ يَكُونُوا لِعَانِينَ. گروه ثانی خیرخواهانِ احمق که او را به تسویلاتِ شیطانیه می‌خواهند که از وضع

محمود او زایل سازند، علاج این گروه آنکه به لین کلام ایشان را از خود مایوس گردانند تا دیگر در مزاج او دخل نتوانند کرد. گروه سوئم اهل و عیال که از این عزیز آن خواهند که مقدور او نبود و لابد در سعی او یا در تفکر او، اوقات خود را ضایع سازد. علاج این گروه آن است که بر ایدای ایشان صبر کند و رفته رفته چنان پیش ایشان محقق گردانند که مستحسن وضع این عزیز شوند یا جبراً یا کرهاً از طلب خود باز مانند. والحمد لله أولاً و آخراً و ظاهراً و باطناً.

*

مکتوب ﴿ ۶۵ ﴾

به نام والد جامع

شاه محمد عاشق پُهلّی عَفِی عَنْهُ

حقایق و معارف آگاه سجّاده نشین اسلاف کرام میان محمد عاشق سلمه الله از فقیر ولی الله عَفِی عَنْهُ (بعد) سلام محبّت التیام مطالعه نمایند. الحمد لله علی العافیة والمسئول من جنابه عافیتکم. دل منتظر اخبار مسرت آثار ایشان می باشد. مصداق مثلی که از زبان حضرت سرور انبیاء علیه من الصلوات اتمّها و من التحیات اکملها برآمده: اللّهُمَّ ابْغِنِی حَبِیباً هُوَ أَحَبُّ إِلَیَّ مِنْ نَفْسِی. خیریت ایشان بیش از خیریت خود سؤال کرده می آید: والله المجیب و هو المستعان. والسلام.

*

مکتوب ۶۶

نیز به نام حضرت والد این احقر
شاه محمد عاشق پُهلّتی عَفی عنه
 در اعلام بر تولّد فرزند [شاه رفیع الدین]

حقایق و معارف آگاه سجّاده نشین اسلاف کرام شاه محمد عاشق سلّمه الله از
 فقیر ولی الله عَفی عنه، بعد از سلام محبّت مشام مطالعه نمایند.
 الحمد لله علی نعمائه و المستول من الله الکریم أن یوالی علیکم نعمه ظاهرة و باطنه.
 از نعم جدیده یکی آن است که یوم الثلاث تاسع ذی الحجّه وقت
 ضحوة الکبری فرزندى عطا فرمود. چون پیش از حمل آن والده اش مریض
 بود و توقّع شفا به حسبِ عادت منقطع شده. میان ثورالله در واقعه به شفاء
 مشارّالیه و تولّد فرزند مُبشّر شده بودند و در آن واقعه به خاطر ایشان
 نشسته بود که نام مولود رفیع الدین باشد مانند نام أب الأم حضرت ما
 قدس الله اسرارهما، و نیز این فقیر روزی در ضمن تلاوت اسم یا وهّاب بعض
 نعم الهی را که در حقّ این مسکین مقدّر شده مشاهده نمود. از آنجمله این
 ولد نیز ممثّل شد. به ملاحظه ادب هر دو واقعه رفیع الدین عبدالوهاب نام
 این مقررّ کرده شد. خدای تعالی او را تربیت فرماید به وجهی که مُرضی
 جناب او تعالی شود و شایسته حمل امانت گردد إِنَّه قریب مجیب.
 مکتوب بهجت اسلوب رسید و جمعیت ظاهره و باطنه و توزیع اوقات
 به وجهی که به غایت مستحسن باشد معلوم شد. حمد الهی ادا نموده آمد.
 در جمیع احوال نصرت الهی شامل ایشان باد. در این ایّام چون کشاکش
 تألیف المُسوّی در میان است، فرصتِ تألیف الانتباه و غیره نمی شود،

إن شاء الله خواهد رسید مکتوبِ مخدوم معین که به جانبِ سید سعدالله نوشته نیز داخل کنند، خوب است و ترجمه خود در القول الجلی داخل نمایند و ابتدا به این مکتوب فقیر که نوشته فرستاده است نمایند و احوال خود مفصل تر نگارند:

و تَزَعُمُ أَنَّكَ جِرْمٌ صَغِيرٌ و فَيْكَ إِنِّطَوَى عَالَمُ الْكَبِيرِ

و رسائل خود نیز نویسند الا حاشیه الخیر الکثیر که هنوز ناتمام است اگر نویسند فبها و اگر ننویسند خیر، اگر نویسند بعض فواید او در درایات داخل نمایند. رساله عم و رساله والد فقیر و مآثر رحیمه البته داخل باید ساخت.

*

مکتوب ﴿ ۶۷ ﴾

نیز به نام حضرت والد من

شاه محمد عاشق پهلوی عفی عنه

حقایق و معارف آگاه سجاده نشین اسلاف کرام شاه محمد عاشق سلمه الله. از فقیر ولی الله عفی عنه بعد سلام محبت التیام و دعوات ظاهره و باطنه مطالعه نمایند. دو قطعه مکتوب مفصل به دست محمد فاخر فرستاده شده است، رسیده باشد. و فیهما الکفایه و باقی کلام آنکه نرجوا من فضل الله تعالی رجاء مؤکداً محققاً أن یجمع بیننا و بینکم «فِي مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيكٍ مُّقْتَدِرٍ»^۱.

۱- «فِي مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيكٍ مُّقْتَدِرٍ»: القمر (۵۴)، آیه ۵۵.

حَيْثُ لَا حَيْثُ وَ أَيْضاً حَيْثُ يَكُونُ أَعَالِي الْجِهَاتِ تَصَوُّرُ الشَّمْسِ وَ أَسَافِلُهَا مِثْلُ السَّرَابِ
الْلَامِعِ فَتَغُوصُ جَمِيعاً فِي ذَلِكَ الْبَحْرِ التِّيَّارِ ثُمَّ تَرْفَعُ رُؤُسَنَا بَعْدَ الْغُوصِ وَ لَا هُنَاكَ نَحْنُ
وَ لَا رُؤُسَنَا بَلْ يَكُونُ كُلُّ ذَلِكَ لَهِ بِاللَّهِ فِي اللَّهِ مِنْ اللَّهِ إِلَى اللَّهِ، «وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا
لِلنَّاسِ وَ مَا يَعْقِلُهَا إِلَّا الْعُلَمَاءُ»^۱، وَ الْحَمْدُ لِلَّهِ تَعَالَى أَوَّلًا وَ آخِرًا وَ ظَاهِرًا وَ بَاطِنًا.

*

مکتوب ﴿ ۶۸ ﴾

به نام حضرت والد من

شاه محمد عاشق پُهلّتی عَفی عنه

حقایق و معارف آگاه سجّاده نشین اسلاف کرام میان شیخ محمد عاشق
سَلَمَهِ اللهِ، از فقیر ولی الله عَفی عنه بعد از سلام محبّت مشام مطالعه نمایند.
الحمد لله على العافية والمسئول من الله الكريم عافيتكم، به فراست صادق مکرّره
به ثبوت پیوسته که سرّ قیام در مقام اسلاف کرام و سرّ و کَرِ عنایات ارواح
بودن در ایشان متحقق است. آنچه نوشته بودند از خاطر مستمر که چند روز
ماند که ایشان عین والد ماجد (عُبیدالله) خوداند، نمایشی است از این سرّ،
و واقعه محمد عارف که پیاله سویق را ایشان استیعاب نمودند و آنچه
متعلّق به اطراف پیاله بود، رأیی خورد و آن ألوش او را به حدّ شبع رسانید.
تعبیر آن وجود برکت متعدّیه است و واقعه ای احمد که در موازنه ای ایشان
با یکی از صوفیه ای متقدمین بحث افتاده است و رأیی این بیت خوانده:

۱- «وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ وَ مَا يَعْقِلُهَا إِلَّا الْعُلَمَاءُ»: العنکبوت (۲۹)، آیه ۴۳.

طُرّه سنبل کجا و طُرّه گیسو کجا هر دو پیچانند اما این کجا و او کجا
نمایشی است از احتوای ایشان بر لطایفِ خفیه مثل حجر بُهت و انا. والسلام.

*

مکتوب ﴿ ۶۹ ﴾

به نام فضیلت مآب

بابا عثمان کشمیری رحمۃ اللہ علیہ

در تلقین

فضایل و کمالات مآب سُلالة الاکابر مولوی بابا عثمان سلّمه الله تعالی و لطف
به فی جمیع الاحوال، از فقیر ولی الله عُفّی عنه بعد از سلام مطالعه نمایند.
الحمد لله على العافیة و المطلوب من فضل الله الکریم أن یُعافیکم و یُسَلِّمکم إیّاه
قریب مجیب، مکاتیب ایشان مرّه بعد اُخری خواندیم. مشتمل بودند بر دریا
دریا تشویش و قلق، خاطر متألّم و متفکّر شد و از خدای تعالی تسهیل
شداید به تقریبات خارجیّه و نفسیّه طلب نمودیم. یک وجه به یاد ایشان
داده می شود. امید که یاد آوردن آن دافع قلق باشد. آن را به گوشِ هوش
استماع نمایند. سعی در تحصیلِ علومِ حقّه به چه سبب مطلوب باشد.
به سبب آنکه طریقِ کمالِ قوّه عقلیّه است. سعی در ترقّی باطن به چه سبب
مطلوب شد، به سبب آنکه طریقِ انصباعِ نفس است، به صبغِ جبروت.
پس خلاصه ای مساعی مشکوره طلبِ کمالِ نفس است. دانندگان صفاتِ
نفسِ ناطقه به یقین می دانند که اُمّ صفاتِ محموده و اخلاقِ فاضله که اساس
جمیع است و رسوخ هیچ فضیلت و گل کردن آثار آن به غیر حصول آن
صفت میسر نیست، رزانتِ نفس است و عدمِ تأثر او از شداید و آلام.

پس اگر کمالی در قوّه عقلیه یا عملیه پیدا شود مستقل و مستقر و متمکن نمی‌گردد تا نفس، رزین نباشد. مثل غیر رزین مثل آب است، نقشی که بر روی آب کشند می‌آید و می‌رود. مثل نفس رزینه حجر و خشب است. هر شکلی محمود که نقّاش در آنجا ایجاد فرماید باقی و مستمر می‌ماند. بر لسان حضرت رحمة للعالمین علیه من الصلوات اتمّها و من التحیات ایمنها گذشته است. ما أعطي أحد عطاء أفضل و أوسع من الصبر و بر حضرت وی نازل شد. «وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ»^۱، قال امیرالمؤمنین عمر رضی الله عنه «نعم العدلان و نعم»^۲ شما این شداید را که پیش می‌آید شداید می‌شمارید و از آن شکایت می‌کنید. ما می‌دانیم که آن سبقی است که خدای تعالی به ایشان تعلیم می‌دهد تا تمرین باشد نفس ایشان را براساس جمیع اخلاق فاضله، مطلوب در اینجا مطالبه نفس است به ترک جزع و هلع ظاهراً و باطناً و تذکر قصص اقویای صابرين و یادکردن فضایل صبر و رزانتی که عقلاً و نقلاً آن را دانسته‌اند. نفس زکیه در هر حالت ادب آن حالت استیفا می‌کند و امام جمعی که در مثل این واقعه... شوند می‌گردد. قال الله تعالی «وَإِذِ ابْتَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ رَبُّهُ بِكَلِمَاتٍ فَأَتَمَّهُنَّ، قَالَ إِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَامًا»^۳. شدّت هر نفسی جدا است و مخالفت هر نفس دیگر است و علاج هر نفس علومی است که از صُلب او می‌روید این تذکره به چشم اعتبار تأمل نمایند. انشای نامه نیست که از باب «فِي كُلِّ وَادٍ يَهِيمُونَ»^۴ باشد. والسلام.

*

۱- البقرة (۲)، آیه ۱۵۵.

۲- در صحیح بخاری «نعم العدلان و نعم العلاوة» آمده است.

۳- البقرة (۲)، آیه ۱۲۴.

۴- الشعراء (۲۶)، آیه ۲۲۵.

مکتوب ﴿ ۷۰ ﴾

به نام حضرت والد جامع المکاتیب
شاه محمد عاشق پُهلّتی عَفی عنه

حقایق و معارف آگاه سجّاده نشین اسلاف کرام میان محمد عاشق سلّمه الله تعالی از فقیر ولی الله عَفی عنه بعد از سلام آنکه الحمد لله علی العافیّة و المسئول من الله الکریم عافیتکم برخورداران به عافیت رسیدند. «وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ»^۱. علمی که از عینِ ثابته نمی جوشد اختلاف در آن واقع نمی شود. الاّ از جهت اجمال و تفصیل و جهت اختلافِ تعبیرات، همان یک معنی است. او را گاهی به این مثال و به این عبارت شرح می دهد و گاهی به آن مثال و به آن عبارت. به خلاف علوم منتجه از فکر و استماع اقوالِ شتّی و كذلك علوم اشارات به احوال که در آن اختلاف بسیار گنجایش دارد «وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللَّهِ لَوَجَدُوا فِيهِ اخْتِلَافًا كَثِيرًا»^۲. دقیق تر آنکه بعض علوم فکریه و علوم می که از نضج اقوال ناس مجتمع می شود در مقتضای عینِ شخص داخل باشد. امّا طریق نضج و کیفیّت درآمد فکر به حدّ مضبوط و منضبط باشد و از آن گاهی تجاوز نکند. گویا این علوم به لسانِ حال می گویند:

ثبت است بر جریده عالم دوام ما

و السلام.

*

۱- الانعام (۶)، آیه ۴۵؛ الصّٰفّٰت (۳۷)، آیه ۱۸۲.

۲- النّساء (۴)، آیه ۸۲.

مکتوب ﴿ ۷۱ ﴾

به نام حضرت والد من

شاه محمد عاشق پهلّتی عُفی عنه

در تعبیر رؤیا

حقایق و معارف آگاه سنجاده نشین اسلاف کرام میان محمد عاشق سلّمه الله تعالی از فقیر ولی الله عُفی عنه بعد از سلام محبت التیام مطالعه نمایند. الحمد لله علی العافیة و المسئول من الله الکریم عافیتکم ظاهراً و باطناً.

مکتوب بهجت اسلوب رسید. مبشره والدهای محمد فائق که حاصل آن لباس خرّقه بود از جناب عالی حضرت رسالت صلی الله علیه و سلّم آن عزیزالقدر را در محضری از علما و مشایخ و ظهور برکت در محضری که پیش آوردند معلوم گردید. رؤیا حق است. اوّل تعبیرش وصول خرّقه‌ای محمدیه است به ایشان و برکت ظاهر و باطن و التفات ارواح سلف و این همه بحمد الله و منتّه متحقق شد و غالباً این امور را مراقب است که به تدریج به ظهور رسند. تکمله‌ای القول الجلی که نوشتند به غایت مستحسن افتاد. کمالات الهیه هست که شرح آن می دهند. من و تو را در آن مدخلی نیست و إنّما الأعمال بالنیات. والسلام.

مکتوب ﴿ ۷۲ ﴾

به جانب

بابا عثمان کشمیری رحمۃ اللہ علیہ

(در ارشاد)

بسم الله الرحمن الرحيم^۱

فضایل و کمالات مآب سلاله الاکابر مولوی بابا عثمان به توفیق الهی از استعداد اجمالی خود بهره‌های تفصیلی برداشته ناجح و مفلح باشند. آمین. یا «رَبِّ الْعَالَمِينَ»^۲، الحمد لله علی العافیة و المسئول من الله الکریم عافیتکم ظاهراً و باطناً مکاتیب ایشان مرّة بعد اُخری رسیدند و جوابی بر حسب فهم قاصر نوشته شد. اما شاید نرسیده است که فحوای مکتوب آخر مُشعر بر آن بود، بالجمله سخن جامع اکابر است:

همت ترا به کنگره کبریا کشد این سقف خانه را بجز این نردبان مخواه لایبّد است از آنکه عزمی و داعیه‌ای از باطن سینه باید بر آورد و همگی طلب مقصود در مطلوب حقیقی باید داشت و اصلاح معاش به قدر ضرور باید نمود که جمع همت و توحید اراده اساس سلوک است. سنة الله بر آن جاری

۱- علاوه بر سورة التوبة (۹) در آغاز هر سورة (۱۱۳) و التمل (۲۷)، آیه ۳۰.

۲- «رَبِّ الْعَالَمِينَ» در قرآن ۳۴ بار: الفاتحة (۱)، آیه ۲؛ المائدة (۵)، آیه ۲۸؛ الانعام (۶)، آیه ۴۵، ۱۶۲؛ الأعراف (۷)، آیه ۵۴، ۶۱، ۶۷، ۱۰۴؛ یونس (۱۰)، آیه ۱۰، ۳۷؛ الشعراء (۲۶)، آیه ۱۶، ۲۳، ۷۷، ۱۰۹، ۱۲۷، ۱۴۵، ۱۶۴، ۱۸۰، ۱۹۲؛ التمل (۲۷)، آیه ۸، ۴۴؛ القصص (۲۸)، آیه ۳۰؛ السجدة (۳۲)، آیه ۲؛ الصّفت (۳۷)، آیه ۱۸۲؛ الزّمر (۳۹)، آیه ۷۵؛ المؤمن/الغافر (۴۰)، آیه ۶۴-۶۵؛ فُصِّلَتْ/حَمَّ السجدة (۴۱)، آیه ۹؛ الزخرف (۴۳)، آیه ۴۶؛ الجاثية (۴۵)، آیه ۳۶؛ الواقعة (۵۶)، آیه ۸۰؛ الحشر (۵۹)، آیه ۱؛ الحاقة (۶۹)، آیه ۴۳؛ التکویر (۸۱)، آیه ۲۹.

شده است که هر که توحید بدست آرد خود به خود او را تربیتی در احوال شبانروزی فواره صفت از قلب او می جوشد. پس با وجود هجوم اسباب غفلت، انتهاز فرص می نماید و در این فرص به شغلی که مقرب است به ساحت قدس مقید می شود و عذر در این باب اصلاً پیش ما مسموع نیست. قال النبی صلی الله علیه و سلم من تَصَبَّرَ یُصْبِرْهُ الله و من استغفَ یعْفُهُ الله^۱ باقی ماند آنکه توحید اراده ای عطیه است و هبیه در حقیقت اما خدای تعالی آن را به کسی باز بسته است تا قاعده تکلیف برانداخته نشود و اجمال آن کسب در این بیت مذکور است:

تَدَاوِیْتُ مِنْ لَیْلِ بَلِیْلِ فِی الْهُوٰی کَمَا تُدَاوِی صَاحِبُ الْخَمْرِ بِالْخَمْرِ

حاصل آنکه تکرار کلمه تهلیل به صفت ادعاء نفی محبت از غیر محبوب حقیقی و به صفت التجاء و تضرع که اسم اعظم است در تأثیر، در اوقات خلوت به جمع حواس و در واقعات جلوت به منزله ای حدیث نفس تا آنکه استیعاب اوقات در آن معنی متحقق شود و عند هذا یحصل الدور این ادعا و التجاء کیفیت جمع اراده می دهد و جمع اراده بر اکثار ادعاء و التجاء می آرد. بدون این کسب و این عزم چیزی بدست نمی آید و چون این صور بدست آمد مقامات آینده را بنده ای عاجزی از بندگان خدای تعالی ضامن است:

دل گفت مرا علم لدنی هوس است

تعلیمم کن اگر ترا دسترس است

۱- من تَصَبَّرَ یُصْبِرْهُ الله و من استغفَ یعْفُهُ الله (مسلم).

گفتم که الف، گفت دگر، گفتم هیچ
در خانه اگر کس است یک حرف بشن است
و السلام و الاکرام.

*

مکتوب ﴿ ۷۳ ﴾

به جانب

بابا عثمان کشمیری رحمۃ اللہ علیہ

فضایل و کمالات مآب سُلالة الاکابر مولوی بابا عثمان کامیاب
مطالب حقیقت بوده از فرقه السعید من سعد فی بطن أمّه باشند. آمین آمین.
الحمد لله على العافیة و المسئول من فضل الله الکریم عافیتکم.

انتظار ملاقات بهجت آیات و جوشش طبع از مکاتیب جوشان ایشان تا
کجا شرح دهد. خدای تعالی همه آمانی و آمال به احسن و جوه میسر
گرداناد. اوقات شریفه‌ای خود را به شرایف طاعات مشحون باید ساخت.
چه طاعاتِ بدنیه و چه طاعاتِ روحانیه که عبارت از انتظار و تضرّع و تعلّق
قلب به صفتِ محبّت است. لکاتبه عَفَى عَنْهُ:

دلی دارم ز خود خالی، حبابش می توان گفتن

درو کیفیت، جوشِ شرابش می توان گفتن

*

مکتوب ﴿ ۷۴ ﴾

ایضاً به نام

بابا عثمان کشمیری رحمۃ اللہ علیہ

در اجوبہ اسولہ ایشان

فضایل و کمالات پناه حقایق و معارف دستگاه سُلالة الاکابر مولوی بابا عثمان از فضایل و فواضلِ موروثه و مکتسبه بهره‌های فراوان اندوخته سهام سعادت را جمع نمایند به توفیق الله تعالی و حوله و قوته و رحمته و عصمتہ. علوم و معارف اهل الله متفق‌اند بر آنکه آنچه به وجود می‌آید همه خیر است و شرّیت را در آنجا مدخلی نیست و آنچه به وجود می‌آید دوبار آن را وجوب دربرگرفته. یکی از آن جهت که این وجود شأنی است از شیون وجود حق و انتشار آن شأن از وی به طریق وجوب بوده است. دیگر از آن جهت که اراده قادر مختار تقاضا کرده لاراداً لِمَا قَضَيْتَ و لا مانع لِمَا اعطَيْتَ. چون مُبرهن شد چاره‌ای جمعی که قوای عقلیه در ایشان قوی‌تر از سایر قوای آفریدند، آن است که اگر فی الجمله نامناسبی در نفس خود یا در انتظام عالم ادراک نمایند به مضمون آیه کریمه: «فَلَا وَ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجاً مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيماً» تلقی فرمایند و آنچه علمای ما می‌فرمایند که اصلح بر خدای تعالی واجب نیست. به این معنی است که اصلح را به اعتبار مصالح معتبره در مدارکِ بنی آدم قرار داده‌اند و اصلح ایشان همچنان است که مدارکِ ایشان مقید در مقید و ظلمت در ظلمت.

از حدیث: اِقْتَدُوا بِالَّذِينَ مِنْ بَعْدِي سَوَّالِ نَمُودِه بُوْدَنْد کِه رَاوِی او کیست:
اخرجه الترمذی و ابن ماجه و غیرهما بروایه عبد الله بن مسعود رضی الله عنه و حذیفه رضی الله عنه
به اسانید قویہ و طُرُق متعدّدہ.

و از مسئلہ تفضیل استفسار نموده بودند که قطعی است یا ظنی. آنچه
پیش فقیر منقح شدہ آن است کہ قطعی است بہ حدیث علی رضی الله عنه
سَيِّدَا كَهْوَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ و حدیث ابن عمر رضی الله عنه كُنَّا نَخِيرُ اصْحَابَ رَسُولِ اللهِ
و بہ قول علی رضی الله عنه خیر ہذہ الامّة إلى دلائل كثيرة تفيد بمجموعها القطع و
امامت مفضول پیش اہل سنت جایز است، لیکن فرق در خلافت نبوّہ و
خلافت عامّہ ہمین قدر است کہ خلافت افضل بہ معنی اشبہ نبوّت، خلافت
نبوّت است و تسلط مفضول خلافت عامّہ. نظم رنگین ایشان:

دلم خون شد ز مہجوری کبابش می توان گفتن

خیلی رنگین ساخت، أحسن الله تعالى إليکم.

در این زمان، توقّع خیر از رؤسا، ناشی از جہل و طمع می گردد. غیر دلاساها
چہ تدبیر توان کرد. والسلام.

✱

مکتوب ﴿ ۷۵ ﴾

ایضاً بہ نام

بابا عثمان کشمیری رحمۃ اللہ علیہ

فضایل و کمالات مآب سُلالة الاکابر مولوی بابا عثمان بہ جمعیت ظاہر
و باطن باشند. بعد از سلام محبت مشام از فقیر ولی الله عَفَى عَنْہ مطالعہ
نمایند. الحمد لله على العافية والمسئول من الله الكريم عافيتکم.

مکاتیب بهجت اسالیب مرّة بعد آخری ورود نمودند و فقیر در جواب هر یکی چیزی نوشته، عجب که نرسید. الخیر فیما وقع گویا مطلوب آن است علاقه ای قویّه ای محبّت قلبین از رسائل و وسائل کافی باشد:

دَنَوْتُ فَلَمْ أَهْدِ التَّحِيَةَ فِي الصَّبَاءِ وَ هَلْ لِي إِلَى قَلْبِي يَكُونُ رَسُولُ

الحمد لله که مکتوب آخر مشعر بود به نوعی از اطمینان و دفع تشویش از حال - مطلوب دوام عبودیت است قلباً و قالباً و همّت رجال از سینه بر آوردن - خواجه نقشبند رحمته الله فرموده اند سالک را روش و کوشش می باید. بلاشک در اصل طینت ایشان ودیعتی است از اسلاف و ارواح عزیزان ایشان را عزیز می دارند. به آن می ماند که زمین ندی به جز این احتیاج ندارد که قدر چهار انگشت کافته شود تا آب بر آید. والسلام.

*

مکتوب ﴿ ۷۶ ﴾

به نواب مجدالدوله

عبدالمجید خان

در جواب مکتوب ایشان

أحسن الله تعالى إليكم في جميع الأحوال نامۀ مشکین شما مه رسید. حقیقت مندرجه واضح گردید. از زمان و ابنای زمان هر حکایتی مُنبی از شکایت که گفته شود بجا است. جوهر شناسی را طبع سلیمی می باید و طبع سلیم در جهان کجا است. لیکن حوادث عالم بعد تأمل ظاهر می شود که در ضمن آن تعبیه ها است. به هر حال انتظار الطاف خفیه باید داشت و هر امری را مرهون به وقتی باید انکاشت. مرقوم قلم فصاحت توأم شده بود:

گل گشتم و مطبوع مشامی نشدم

بداهة بخاطر فقیر افتاد:

گل را نه کند بوی، مشامی مزگوم سرخوش نشود ز می مزاجی مشئوم
اصلی همه الطاف بود طبع سلیم یارب مکن از طبع سلیم محروم

*

تا عمر با پری بُریده کردم پرواز هرگز نشدم قبول طبع شهباز
ناسازی بخت من نگهداشت مرا المنة لله ز بخت ناساز

*

مکتوب ﴿ ۷۷ ﴾

به جانب حضرت والد بزرگوار بنده کاتب حروف

شاه محمد عاشق پهلتنی عفی عنه

حقایق و معارف آگاه سجاده نشین اسلاف کرام شیخ محمد عاشق
سلمه الله تعالی و ابقاه، از این فقیر عفی عنه سلام محبت التیام مطالعه نمایند.
الحمد لله على العافية والمسئول من الله الكريم أن يعافیکم ظاهراً و باطناً.

مکاتیب بهجت اسالیب مبنی از حسن حال و شمول کرم کریم متعال
ظاهر و باطن ایشان را، رسیدند و می رسند. حمد الهی بجا آورده می شود
معنی که در باطن عزیزان ودیعت می نهند بهشت نقد است و علاج همه
امراض و عاهات. آن ودیعت بحمد الله در جذر لطیفه ای قلبیه ای ایشان
یافته می شود. باقی ماند گل کردن آثار او به مقدار آب و هوای عالم چیزی
دیگر است، مَفَوَّض به حکمت بالغه ای حکیم متعال، منتظر ظهور آن باید بود.

بمنزلة الدعاء و نهى النبى صلى الله عليه و سلم عن الاستعجال فيه:

صائب امروز به این تازہ غزل صلح بکن

اولین جوش بهار است گلستانِ ترا

و السلام و الاکرام.

*

مکتوب ﴿ ۷۸ ﴾

به جانبِ حضرت والدِ بزرگوار کاتبِ حروفِ مدّالله ظلّه العالی

شاه محمد عاشق پُهلّتی عفی عنه

حقایق و معارف آگاه سجّاده نشین اسلافِ کرام برادر عزیز میان محمد عاشق سلّمه الله تعالی، از فقیر ولی الله عفی عنه بعد از سلام محبّت مشام مطالعه نمایند. الحمد لله علی العافیة و السّلامة و المسئول من فضله أن یُعافیکم.

دل همیشه به نوعی از میل سوی ایشان نگرانی دارد مصداق ائتلاف روحانی که در حدیث نبوی علی صاحبہ الصلوٰة و التسلیمات به آن اشاره رفته لله الحمد و المنة، علاقه‌ای که نقطه لاهوتیه در نفس ناطقه با حضرت وجوب دارد سعد اکبر است حیثما وقع نفع، به آن می ماند که برین علاقه‌ای نازیدن و به آن از غیر آن مستغنی بودن شکر این دولت است:

من که سر در نیاورم به دو کون گردنم زیر بارِ منت اوست
چنانکه دیگران مأمورانند به نفی عجب، این مرد مأمور است به عجب. زیرا
که عجب او عجب بالله است. همین نکته است که اهل بقاء را نظر بر قدم
می گرداند. و السلام.

*

مکتوب ﴿ ۷۹ ﴾

ایضاً به جانب والدِ بزرگوار مدّ الله ظلّه العالی

شاه محمّد عاشق پُهلّتی عُفی عنه

حقایق و معارف آگاه سجّاده نشین اسلافِ کرام شیخ محمّد عاشق سلّمه الله تعالی، از فقیر ولی الله عُفی عنه بعد از سلام محبّت التزام مطالعه نمایند. الحمد لله علی العافیة و المسئول من الله الکریم أن یُعافیکم. مدّتی می گذرد که بر گذرانِ شبانه روزی و تقسیمِ اوقات مطلع نشدیم و از معارف جدید و نکات تازه فصلی نخوانده ایم. صوفیه را در باطن ایشان سعادت است که مقناطیس قلوبِ ایشان است. خواه ناخواه به خود می کشد:

لقد صرّت مقناطیسنا فقلوبنا

بجذبک إیّاها إلیک تمیل

وجود همین سعادت جاذبه اصل عصمت است در حقّ انبیاء علیهم السّلام، و اصل حفظ در حقّ اولیاء رضوان الله تعالی علیهم. تن به این سعادت جاذبه باید داد، ولو فی بعض الاوقات.

شیخ الشیوخ حضرت شیخ شهاب الدّین سهروردی رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْهِ در عوارف المعارف تأکید می فرماید در حقّ شیوخ اهل ارشاد به تن دادن به این سعادت، می گوید جلوتِ ایشان در پناه خلوت، هر چند خلوت با رونق تر، جلوت مفید تر. و السّلام و الاکرام.

مکتوب ﴿ ۸۰ ﴾

ایضاً به جانب حضرت والدِ بزرگوار مدّالله ظلّه العالی
شاه محمد عاشق پُهلّتی عَفی عنه

حقایق و معارف آگاه سجّاده نشین اسلافِ کرام میان شیخ محمد عاشق
 سلّمه الله تعالی از فقیر ولی الله عَفی عنه بعد از سلام محبّت مشام مطالعه
 نمایند. الحمد لله تعالی علی العافیّة و المسئول من جنابه أن یُسَلِّمکم و یُعافیکم.
 نامۀ مشکین شمامه رسید. حقایق مندرجه به تخصیص مبحث ناز و نیاز
 معلوم گشت. سخت با قیمت مبحثی بود. تعاکسِ اضوای وجودِ بسیط از
 مرآتِ به مرآتِ دیگر بوالعجبی ها دارد:

وَهُنَّ وَهُمْ لَا وَهْنٌ وَهُمْ مَظَاهِرُ أَنَا بِتَجَلِّينَا بِحُبٍّ وَ نَضْرَةِ

أَحْسَنَ اللَّهُ تَعَالَى إِلَيْكُمْ وَ عَافَاكُمْ. وَ السَّلَام.

*

مکتوب ﴿ ۸۱ ﴾

ایضاً به جانب حضرت والدِ بزرگوار مدّالله ظلّهم العالی
شاه محمد عاشق پُهلّتی عَفی عنه

حقایق و معارف آگاه سجّاده نشین اسلافِ کرام میان شیخ محمد عاشق
 سلّمه الله تعالی از فقیر ولی الله عَفی عنه بعد از سلام مطالعه نمایند.
 الحمد لله تعالی علی العافیّة و المسئول من جنابه أن یُعافیکم. مکتوب بهجت اسلوب
 مشتمل بر بیانِ نعمِ الهی ظاهراً و باطناً و بر بیانِ توزیعِ اوقات به وجهی که

پسندیده باشد من جهة الشريعة و الطريقة رسید. شکر این نعمت الهی بجا آورده شد. هر چند رجاء اقوی از جناب الهی آن است که متولی جمیع امور ظاهره و باطنه ای ایشان شود، و بعد از این رجاء که بسر حدّ یقین نزدیک است حاجت سؤال مکرر نیست. اما بعد هر پاره زمانی عجز بشری دامنگیر می شود و تجدد استماع انواع تولى را متقاضی می گردد:

أَعِذْ ذِكْرُ نِعْمَانٍ لَنَا أَنْ ذَكَرَهُ هُوَ الْمِسْكُ مَا كَرَّرْتَهُ يَتَضَوّعُ

*

مکتوب ﴿ ۸۲ ﴾

ایضاً به جانب حضرت والد بزرگوار این خاکسار مدّالله ظلّهم العالی
شاه محمد عاشق پهلّتی عُفَى عَنْهُ

حقایق و معارف آگاه سجّاده نشین اسلاف کرام شیخ محمد عاشق سلّمه الله تعالی و ابقاه، از فقیر ولی الله عُفَى عَنْهُ بعد از سلام مطالعه نمایند. الحمد لله على العافية و المسئول من جنابه الكريم أن يُعافیکم، التجا إلى الله ظاهراً و باطناً فی أحوال العبد کلّها من الشدّة و الرخاء کیمیای است قوی الاثر، هم به اعتبار تهذیب نفس از رذایل خود پرستی و بر خود اعتماد کردن و حول و قوّت از خود دیدن، و هم به اعتبار جلب نعم خارجیّه و داخلیّه و دفع مضار آنها، لهذا شرع ترغیب کلی در آن داده. این کیمیا را مغتنم باید دانست و شکر بر وجود آن همیشه ادا باید کرد. مَنْ فُتِحَ لَهُ مِنْكُمْ بَابٌ مِنَ الدُّعَاءِ فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الإِجَابَةِ وَأَبْوَابُ الرَّحْمَةِ. وَالسَّلَام.

*

مکتوب ﴿ ۸۳ ﴾

ایضاً به جانب حضرت والدِ بزرگوار بنده خاکسار مدّالله ظلّه العالی
شاه محمّد عاشق پُهلّتی عَفی عنه

حقایق و معارف آگاه سجّاده نشین اسلاف کرام میان شیخ محمّد عاشق
 سلّمه الله تعالی، از فقیر ولی الله عَفی عنه بعد از سلام محبّت مشام مطالعه
 نمایند. الحمد لله علی العافیة و المسئول من جنابه أن يُعافیکم. مکتوب مسرّت
 مصحوب مرّة بعد اُخری رسید و عافیت مجلّه ظاهراً و باطناً واضح گشت.
 فله الحمد و المنّة و نسأله المزيد.

تولّی خاص به حکم «وَهُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِينَ»^۱ در هر شاخ و برگ در می آید و
 تازگی دیگر و رنگی دیگر می دهد. تماشایی این تازگی و رنگ را باید
 کالمیت فی ید الغسل بوده همه چشم باید شد که چه می کنند و همه گوش
 باید شد که چه می گویند.

*

مکتوب ﴿ ۸۴ ﴾

ایضاً به جانب حضرت والدِ بزرگوار این خاکسار مدّالله ظلّهم العالی
شاه محمّد عاشق پُهلّتی عَفی عنه

حقایق و معارف آگاه سجّاده نشین اسلاف کرام عزیزالقدر میان محمّد
 عاشق سلّمه الله تعالی و ابقاه، از فقیر ولی الله عَفی عنه بعد از سلام مطالعه
 نمایند. الحمد لله علی العافیة و المسئول من جنابه الکریم أن يُعافیکم.

۱- الأعراف (۷)، آیه ۱۹۶.

مکاتیب بهجت اسالیب ایشان رسیدند. چون مشعر بودند به آنکه در این اعتکاف نمی توانند رسید، حالتی عجیبی بهم برآمد نظر به آنسی که به سبب ملاقات ایشان حاصل می شد انقباضی روی آورد. نظر بر آنکه منصوب اند برای کاری، اقامت ایشان در آن محل از مستحسّنات شمرده شد:

آن روز که مه شدی نمی دانستی کانگشت نمای عالمی خواهی شد

بالجمله تلافی این مفارقتِ صوریه ضروریه آن به خاطر نشست که در این اعتکاف در اوقاتی که با ایشان سخن بالمشافهه از دقایق معرفت می رفت مخاطبه با صورتِ مثالیهای ایشان کرده، به قدرِ میسور در اوراقِ چند آنچه به خاطر افتد نوشته شود، تا نیرنگ المکاتبة نوعٌ من المَخاطبة پدید آید. خصوصیاتِ دیگر که آنجا حضور و غیبت یکسان است در گفت نمی آید. آن را حواله به ضمیر مُستنیر ایشان کردیم، نوشته بودند که دقیقه ای چند در این ایّام تحریر نموده آمد. چشم به آن جانب نگران است و دل خواهان. والسلام.

*

مکتوب ﴿ ۸۵ ﴾

ایضاً به جانبِ حضرت والدِ بزرگوار این خاکسار مدّالله ظلّه العالی
شاه محمّد عاشق پُهلّتی عُفی عنه

در تحسین بعض معارفِ معروضه ایشان

حقایق و معارف آگاه سجّاده نشین اسلافِ کرام برادر عزیز میان محمّد عاشق سلّمه الله تعالی، از فقیر ولی الله عُفی عنه بعد از سلام محبّت التزام مطالعه نمایند. الحمد لله علی العافیة و المسئول من الله الکریم أن یُعافیکم.

در وسطِ رمضان عارضهٔ حرارت به این فقیر رسید و به افطار شش روزه ملجی گردانید. بعد از آن از بیست و یکم باز روزه گرفته شد إلى آخر الشهر. اما ضعف قوی مانع بسیاری از طاعاتِ بدنیه شد. و الحمد لله تعالی علی کلِّ حالِ الحال نقاهت روی به تخفیف دارد. مکتوبین به یک دفعه رسیدند. معرفتِ عظیمه در باب فرق در نسبت‌های انبیاء علیهم السَّلام به اعتبار احجارِ بُهت ایشان قلمی شده بود. سخت موافق افتاد. می‌باید که آن را در ورقی مضبوط سازند. فَإِنَّهَا معرفة حقّ و «ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ»^۱ و معرفتِ عظیمه‌ای دیگر در معنی آیه «وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ»^۲ و حمل آن بر ظاهر نه بر تأویل لِيُوَحِّدُونِ أو لِيَعْرِفُونِ نیز به غایت موافق افتاد. پیش از این پنج شش مکتوب به طرف بابا عثمان نوشته شد. مجملی از معنی آیه در آن مرقوم است. إِنْ شَاءَ اللَّهُ تعالی آن همه مکاتیب خواهند رسید و معرفتِ عظیمه دیگر که ظهور کتبِ اربعه به حذاء صفتِ ابداع و خلق و تدبیر و تدلی است و اشتمال قرآن عظیم بر مطالبِ کلیه کتب اربعه، و تسمیه به امام مبین و کتابِ حکیم و أمّ الکتاب و کتابِ مبین نیز صحیح است هر چند تفصیل آن بر فقیر نگذشته. دیگر قلمی شده بود داستانی از ظهورِ برکاتِ الهی در نفسِ شما به اتمامِ طاعات، به وصفِ رغبت و انبساط در نفوسِ قوم شما به سببِ شما به وصفِ رغبت به صیام و قیام و تلاوت کلام الله العزیز العلام، و هذا معنی ما قلنا:

آن روز که مه شدی نمی دانستی کانگشت نمای عالمی خواهی شد

✱

۱- «ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ»: المائدة (۵)، آیه ۵۴؛ الحديد (۵۷)، ۲۱؛ الجمعة (۶۲)، آیه ۴.

۲- الذاریات (۵۱)، آیه ۵۶.

مکتوب ﴿ ۸۶ ﴾

به جانب فضایل مآب
بابا عثمان کشمیری رحمۃ اللہ علیہ

در بیان سرّ ورد و اذکار متنوعه و مسئله فقهیه

فضایل و کمالات دستگاه مولوی بابا عثمان به ثمرات استعدادِ جبلّی و نتایج منایح کسبی متمتع باشند.

مکتوب بهجت اسلوب مرّة بعد آخری رسید. این قدر معلوم باشد که مناسب هر حالی توجّهی است لهذا اذکار متنوع آمدند.

استعاذه تا وقتی که دل از آفتی به درد نیاید صوره ندارد.

حمد تا وقتی که استغراق در رؤیتِ نعم حاصل نباشد امکان نپذیرد و تسبیح و تکبیر تا وقتی که خصایص حقایقِ امکانیه را به چشم حقارت ناندیشد متحقّق نشود و تهلیل تا وقتی که توحیدِ توجّه تعظیمی به دل جانکند علی وجه به ظهور نرسد. چون این مقدمه مُبرهن شد باید دانست که نسبتِ التجا از همه گسستن و بدوست پیوستن بهارِ آن وقتِ هجوم شداید و مخالفتِ نفس است تا تألم از هر جهة بر شخصی حمله نکند و از هر سو مخالفتی به دلش نرسد. از خود سیر آمدن و بر خود تفت شدن و به قبله حقیقی به کلی روی آوردن میسر نشود. قال العارف الجامی مشيراً إلى هذه:

ز خدنگهای جفای او چه بلا خوشم که هنوز ازو

زدلم یکی نکند گذر که قفایی او دگری رسد

از مسئله قطع ما فوق القُبضة مِنَ اللّٰحِیة استفسار رفته بود. در کفایه شرح

هدایة وجوب قطع مذکور است وَهُوَ کَمَا تَرَى إِذَا ثَبَّتَ عَنِ الْخَتْنِ وَغَیْرَهُمَا

ارسال اللّٰحیة إلى الصدر بل إلى السُّرّة، و مجری هذه الرواية عندنا مَجْرَى غیرهما مِمَّا هُوَ من بابِ تَخْرِيجِ المتأخّرين، فیما لم یُوجد فیہ قولُ المتقدّمین، ثمّ لم یحصل فیہ اتّفاق أهل المذهب، فمثل ذلك یعرض على الأصول فإن وافقها قُبِلَ وإلا رُدَّ. والسلام.

*

مکتوب ﴿ ۸۷ ﴾

به جانب فضایل مآب مسطور

مولوی بابا عثمان کشمیری رحمۃ اللہ علیہ

در تحقیق آیت کریمه «وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ»^۱

فضایل و کمالات مآب سُلالة الاکابر مولوی بابا عثمان از فضایل و فواضل جبلیّه و کسبیّه بهره مند شده از خیر عباد الله باشند. از فقیر ولی الله عُفَى عَنْهُ سلام محبّت مشام مطالعه نمایند الحمد لله على العافية و المسئول من الله الكريم عافيتکم.

مدّتی مدید می گذرد که از احوال خیریت مآل ایشان داستانی نخوانده ایم سبب این معنی چه باشد. کاری که برای آن مخلوق شدیم عبادت است. «وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ»، قیلَ أی لِيُوحِّدُونِ و عِبَادَتِی أَنْ الْعِبَادَةَ عَلَى ظَاهِرِهَا لِأَنَّ الْإِنْسَانَ لَهُ قَوَّتَانِ: قُوَّةٌ عَمَلِيَّةٌ وَ قُوَّةٌ عِلْمِيَّةٌ، وَ لَا تَحْصُلُ لَهُ السَّعَادَةُ التَّامَّةُ الَّتِي خُلِقَ لَهَا إِلَّا بِاسْتِكْمَالِ كِلَيْتِهِمَا، وَ الْعِبَادَةُ اسْمٌ جَامِعٌ بِتَوَجُّهِ الْإِنْسَانِ عِلْمًا وَ عَمَلًا، وَلِذَلِكَ لَا تَكُونُ أَىَّ عِبَادَةٍ فُرِضَتْ مَعْدُودَةً مِنَ الْعِبَادَاتِ شَرْعًا إِلَّا بِتَصْحِيحِ النِّيَّةِ.

قال صَلَّى الله عليه و سلم إنما الأعمال بالنیات^۱، ثم إن الله تعالى رتب الحوادث بعضها على بعض و جعل بعض الحوادث مُتَعَانِقَةً لبعض، بمقتضى حكمته البالغة، فاجرى سُنَّتَهُ أن المرأة كُلَّمَا وَلَدَتْ وَلَدًا خُلِقَ فِي ثَدْيِهَا اللَّبَنُ، فلا جرم أن بين اللبن و الولد تعانقاً و كذلك كُلَّمَا افْرَخَ الطَّيْرُ أُلْهِمَ أَنْ يَعُشَّ، فلا جرم إن بين التعشش و الأفراخ تعانقاً، و كذلك لا جرم إن بين انزال المطر و انبات الزرع تعانقاً، ثم إن بين الانبات الزرع و إحياء البهائم و الأناس تعانقاً، و لسان الشرع يستعمل لهذه المُعَانِقَاتِ الجبلَّة ما هو موضوع في اللغة لإفادة العلة الغائية، فيقال خُلِقَ اللَّبَنُ لِتَرْبِيَةِ الْوَلَدِ و أُلْهِمَ صِنَاعَةُ الْعُشِّ لِتَرْبِيَةِ الْفَرَخِ و أنزل الغيثُ لِانْبَاتِ الزَّرْعِ، و أنبت الزرع لإحياء الحيوان، إذا تمهّد هذا فنقول خُلِقَ الْإِنْسَانُ ذَا قُوَّتَيْنِ و أُودِعَ فِي جَبَلَّتِهِ أَنْ لَا تَكْمَلَ قُوَّةٌ إِلَّا بِآدَابِ الْجَوَارِحِ اللهُ تعالى، و إلا ما امتلاء أوعية علمه بذكر الله تعالى و معرفته بحيث يتظاهر الوهم و الخيال و العقل و لا يعصي أحدها على الآخر، فما من مولودٍ إِلَّا يُوَلَدُ عَلَى فِطْرَةِ^۲ الْإِسْلَامِ، و الاسم الجامع لأنواع هذه الكمالات هي العبادة فالإنسان مخلوقٌ لعبادته، منها أفعالٌ و منها تروكٌ و منها أخلاقٌ مكسبةٌ و منها هيئاتٌ وجدانيةٌ كالْتَوَكُّلِ و الشُّكْرِ و الصَّبْرِ و اليقين.

بالجملة صورت نوعيه ای انسانيه متعائق باكمالی است و سعادتِ نوعيه ای او ادراکِ آن کمالی است، و نجاتِ آخرویه ای او منوط به اکتسابِ آن کمال، باز خواست از جماعه که قوی عقلیه در ایشان قوی تر آفریده اند، طلبِ آن معنی است و صرفِ اوقات در مناسباتِ آن، هر چند به ظاهر ممتحن باشند به مَحَنِ بدنیه و نفسانیّه از این باز خواست جبلی که شرع تأکید آن کرد و شهادتِ صحتِ آن داد باید اندیشید. ثم السَّلام و الاکرام.

*

۱- إنما الأعمال بالنیات (بخاری).

۲- فما من مولودٍ إِلَّا يُوَلَدُ عَلَى فِطْرَةِ (بخاری).

مکتوب ﴿ ۸۸ ﴾

ایضاً به طرف فضایل مآب

مولوی بابا عثمان کشمیری رحمۃ اللہ علیہ

در تحقیق دو رباعیه خاصه و بیان نسبتها در ضمن آن

فضایل مآب، عزیزالقدر سلاله الاکابر مولوی بابا عثمان در مرضیات
الهی باشند. از فقیر ولی الله عفی عنه بعد از سلام محبت مشام معلوم نمایند
الحمد لله على العافية والسلامة والمسئول من فضله أن يعافیکم و یسلمکم.

مولانا جلال الدین دوانی رحمۃ اللہ علیہ در رباعیات خود آورده اند. رباعی:

در خانقه و مدرسه گشتیم بسی انصاف که در هر دو ندیدیم کسی
دیدیم بلی بیّهده گویی چندی قانع شده از دوست به بانگ جرسی
فقیر چون به این رباعیه رسید دل بجوشید و محلّ سکوت نماند. گفتم.
رباعی:

در صحبت اهل دل رسیدیم بسی تحصیل گنان زهر دلی ملتَمسی
از چشمه ای آب زندگانی قدحی وز آتش وادی مقدّس قَبسی
تأمل کرده شد که سبب این کلمه که جوش یاس دارد سه وجه می تواند بود.
یا این است که این شخص را اکتساب این نوع فضیلت مقدر نشد و اسباب آن
را بر وی سهل نساختند، و جواب این وجه اثبات از افضلیّت و تسهیل طریق
وصول آن است فرد دیگر را، تا واضح شود که عدم یافت این شخص از
جهت امتناع حصول یا تعذر اسباب وصول نیست بلکه هر شخص را نصیبی
نهاده اند، و قیاس یکی بر دیگری محال است یا این است که این شخص کتب
قوم را مطالعه کرده و از احوال متکثره ای ایشان هیئت وحدانیه تراشیده.

چون آن همه هیئت اجتماعی در شخص واحد یافته نشد. صدای نایافت از باطن او سر برزده، و ظن فقیر آن است که صاحب رباعیه را همین شبه پیش آمده است و جواب آن بیان تعدد طرق وصول و تغایر کیفیات نسبت است و آنکه هر استعدادی مناسب نسبتی افتاده است. از صاحب هر استعداد همان نسبت می باید خواست که مناسب اوست، و لامحاله هر نسبتی راهی بدهی دارد، یا این است که افسانه‌ها که فلاسفه الاسلام و بعض المتکلمین به آن تفوه می کنند که ریاضات و تصفیه ای نفس سبب ادراک حقایق اشیاء علی ماهی علیه می گردد، در خاطر این شخص نشسته و در طلب عارفی که حقایق اشیار از وجدان خود به بسط تمام تقریر کند بوجهی که آن معقولات دان منتفع شود افتاده، و عمری در این طلب تاخت و اثری از مطلوب خود ندید. جواب این وجه آن است که نفوس ناطقه به غایت متفاوت اند. بعض صاحب قوه قدسیه و بعض دون آن، اگرچه همه نفوس در وجود قوت ملکیه و استعداد ظهور نسبت های عالیّه متساوی الاقدام باشند و ریاضت، نفس غیر قدسیه را قدسیه نمی گرداند بلکه نهایت ریاضت ظهور قوت ملکیه است و تمکن از نسبت های که از تهذیب سر و روح خیزد و مانند آن، و قوه قدسیه کبریت احمر است. زمانها می گذرد از آن خالی می باشد:

سالها دور آسمان گردد تا چنین گوهری عیان گردد

و به فقد این قسم کس مصحح آن نیست که مثل این کلمه موحشه توان گفت و اکثر نسبت هایی که صوفیه ای صافیه به آن اعتناء دارند دو قسم است. نسبتی که از تهذیب لطیفه ای روح پیدا شود و آن انس و انجذاب و نیاز و گداز است و بهترین تعبیرات ازو آب حیات است. زیرا که در عالم شهادت آشامیدن آب راحت و اطمینان می دهد.

و نستبی که از تهذیب لطیفه‌ای سرّ خیزد و آن ظهور عکوس تجلی اعظم است، در سرّ این شخص، و بهترین تعبیرات ازو آتش طور است. زیرا که آتش شمعشان و ضیاء دارد و آتش طور یکی از عکوس تجلی اعظم است و در لفظ هر دلی ملتَمسی اشاره است به آنکه خدای تعالی بعض افراد را تأیید می‌نماید. پس به فراست درمی‌یابند که استعدادِ مُفیض و مستفیض چیست و همه هیئت اجتماعیّه کدام نسبت را تقاضا می‌کند، در پی همان نسبت می‌افتند و همان را می‌طلبند و بغیر ضبط همان را می‌یابند، و در لفظ قدحی و قَبسی اشاره کرده شد به آنکه ماخوذ از فیض عزیزان طرفی از این دو نسبت می‌باشد و عکسی از عکوس آن و مناسبتی از مناسبات آن جولانِ افاضه و استفاضه در همین اطراف و عکوس است و بس. نه آنکه استعدادی بهم برسد و مبدأ فیاض دریا دریا فیض فرود آرد و این بنده به قوّت خداداد تلقی آن نماید. طلب کلّ دفعهً واحدهً خصوصاً از فردی خاص که منبع فیض خاص است و فواره از یک جوی، از قبیل طلبِ محالاتِ عادیه می‌باشد و قوم را نسبت‌های دیگر است چندی را این فقیر به لسانِ استعاره پیش از این به مدّتی نظم کرده است:

دلی دارم ز خود خالی، حبابش می‌توان گفتن

درو کیفیتی، جوشِ شرابش می‌توان گفتن

فرو پاشید از هم کثرتِ موهوم چون شبنم

ز فیض معنی ما آفتابش می‌توان گفتن

وجودِ بی‌نمود معنی ما دقتی دارد

در این نیرنگها بوی گلابش می‌توان گفتن

سویدای دل ما دارد اندر پیچ و تاب خود
 نقوشِ عالمی، اُمّ الکتابش می توان گفتن
 و شرح این نسبت ها طول دارد که ساعتِ راهنه آن را بر نمی تابد. بقیة الکلام
 آنکه رقیمة کریمه ایشان رسید و نظم و نثر آن مُهیج اشواقِ فراوان گشت و
 چون مُنبی بود از ضربی که به دست ایشان رسید ابتهاج و الم هر دو
 بهم آمیخت. عافاکم الله تعالی من جمیع المکروهات. والسلام والا کرام.

*

مکتوب ﴿ ۸۹ ﴾

ایضاً به طرفِ فضایل مآب مذکور

مولوی بابا عثمان کشمیری رحمۃ اللہ علیہ

در اجوبه ای بعضی اسوله ای ایشان

فضایل مآب، عزیزالقدر سُلالة الاکابر مولوی بابا عثمان سلّمه الله تعالی، از
 فقیر ولی الله عَفی عنه بعد از سلام محبّت مشام مطالعه نمایند الحمد لله تعالی
 علی العافیة و السلامة و المسئول من فضله تعالی أن يُعافیکم.

مکتوب بهجت اسلوب رسید و بر مسایل مرقومه مطلع گردانید، از
 احوال شاه بدیع الدّین مدار استفسار رفته بود. باید دانست که ایشان وارد
 شدند به هندوستان بعد عصرِ شیخ نصیر الدّین چراغ دهلوی و انتساب ایشان
 در طریقه این است. اخذ الخرقه عن الشیخ طیفور شامی عن

الشیخ یمین الدین الشامی عن الشیخ عبداللہ حامل رأیة النبی صلی اللہ علیہ و سلم عن سیدنا أبی بکر الصدیق عن النبی صلی اللہ علیہ و سلم. هكذا علقناه عن رسالة العقد الفريد في سلاسل أهل التوحيد و در نسب این است.

بدیع الدین مدار بن بهاء الدین بن ظہیر الدین بن سعید بن احمد بن امام جعفر صادق هكذا رأینا في بعض المجاميع و در هر دو نسبت خللها به اعتبار علم نسب و علم احوال سلف صالح پیدا است. بحيث لا يحل القول الجازم في ذلك و احوال ایشان دو قسم است. جمعی که ثقات اند کم چیزی نوشته اند، و غیر ثقات محالات را ادعا می کنند، و این فقیر از والد خود و ایشان از خلیفه ابوالقاسم اکبر آبادی رحمۃ اللہ علیہ بعض اشغال این طایفه اخذ کرده است مثل شغل آئینه، و در قنوج دو سه چیز ادعا می کنند که اصلاً نقلی به آن وارد نشده نه صحیح نه ضعیف، مثل قبر حاجی شریف زندنی رحمۃ اللہ علیہ و دندان مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم، در کتاب اخبار الاخیار ترجمه حاجی شریف زندنی رحمۃ اللہ علیہ چرا باشد که ما فوق حضرت خواجه معین الدین رحمۃ اللہ علیہ را ذکر نکرده.

دیگر از مسئله ارواح استفسار رفته بود هل خُلِقَتْ قبل الاجساد ام لا باید دانست که اهل ملت همه متفق اند بر حدوث ارواح. باز اختلاف کردند در آن که خُلِقَتْ مَعَ البدن أو قبله.

دلیل الأول، «انشاناه خلقاً آخر»^۱ وَرَدَ في بعض التفاسير أن المراد افاضة النفس على البدن، وَرَدَّ بجواز أن يكون المعنى جعلنا النفس متعلقةً و هذا نوع انشاء و خلق.

۱ - «انشاناه خلقاً آخر»: المؤمنون (۲۳)، آیه ۱۴.

و دلیل الثاني، قوله عليه السلام: خلق الله الأرواح قبل الأجساد بألفي عام، وَرَدَّ بَأَنَّهُ خبرٌ غريبٌ، وَلَئِنْ سَلَّمْنَاهُ، فالمعنى الأرواح الملائكة العالية كذا أوَّلُه الغزالي.

بالجمله هيچ جانب متعین نیست و از سلف اتفاقى بر احدالجانبين صريحاً حاصل نشده و این هر دو جمع به مثال قایل نیستند بلکه معنی آن را تصوّر نمی کنند تا به اثبات و نفی چه رسد. لیکن پیش فقیر در این باب تفصیلی هست ک ایفاء حقّ آن، در این حالت میسر نیست. حاصل اجمالی او آنکه مبدأ حیات این شخص سه چیز است.

نسمه که روح هوایی است مانند آتش در جمره و نفس ناطقه که مجرد است به اصطلاح فلاسفه و ما آن را مجرد نمی دانیم و روح سماوی که ذرّیت حضرت آدم نمایشی از آن بود. پس نسمه و نفس ناطقه حادث اند، نزدیک حدوث بدن و روح سماوی پیش از آن به زمانه ای دراز - هذا «وَاللهُ أَعْلَمُ»^۱.

دیگر استفسار از ارواح انبیاء علیهم السّلام و حیات ایشان در برزخ رفته بود. این قدر باید دانست که صرایح کتاب و سنّت بر موت انبیاء دال است و بر آن اجماع منعقد است و احکام موت بر ایشان جاری بلاشک و شبه، لیکن ارواح ایشان را مزیتی داده اند. تعبیر از آن مزیت به حیات می شود.

چنانکه خدای تعالی در باب شهداء فرمود «بَلْ أَحْيَاءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ»^۲ و اگر به ناگاه عالمی گفته باشد که بلا تشبیه و مجاز احیاء اند به معنی قوت این مزیت که او را حیات نام کرده ایم خواهد بود، لاغیر. و السّلام.

*

۱- «وَاللهُ أَعْلَمُ»: آل عمران (۳)، آیه ۳۶، ۱۶۷؛ النّساء (۴)، آیه ۲۵، ۴۵؛ المائدة (۵)، آیه ۶۱؛

الانعام (۶)، آیه ۵۸؛ یوسف (۱۲)، آیه ۷۷؛ النحل (۱۶)، آیه ۱۰۱؛ الانشقاق (۸۴)، آیه ۲۳.

۲- آل عمران (۳)، آیه ۱۶۹.

مکتوب ﴿ ۹۰ ﴾

به طرف

مولوی میان داد

که یکی از تلامذهای حضرت ایشان شاه ولی الله رحمته الله اند

فضایل مآب، کمالات اکتساب مولوی میان داد مشمول عنایات الهیه باشند. از فقیر ولی الله عفی عنه بعد از سلام مسنون مطالعه نمایند الحمد لله علی العافیة و المسئول من جنابه الکریم أن یعافیکم:

وَكَمْ لَّهِ مِنْ لُطْفٍ خَفِيٍّ يَذُقُّ خَفَاهُ عَنْ فَهْمِ الزَّكِيِّ

رفتن ایشان به جانب لاهور به غایت مستحسن افتاد زیرا که شهر اسلام است و والی دارد سنّی و عدل دوست، ما مردم بالضرورت در این شهر افتادیم و به زبان حال می گوئیم «رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْ هَذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا»^۱ چه کنیم بار گران عیال بر سر داریم شما که خفیف الظّهر باشید شما را چه ضرورت بود. بالجمله در باب این والی سنّی عدل دوست دعایی نیک کردن و نصرت و غلبه و حفظ جان و آبروی مشارّالیه در اوقات استجابت از خدای تعالی درخواستن یکی از ضروریات است. آن فضایل مآب و کافه اهل اسلام را لازم است بر آن مواظبت نمودن - بعض یاران ما در حقّ والی مشارّالیه واقعات خوب که دلالت بر رفعت مرتبه می کند دیده اند. لهذا به تحریر در می آید که در اوقات صحبت همیشه ترغیب بر اعمال خیر و

جهادِ اعدای اسلام و تمسک به حبلِ تقوی و عدل و صحبتِ علما و اشتغال به علم می کرده باشید و به شرطِ صحبتِ نیت، بشارتِ نصرت و غلبه بدهید. مرضی الهی در حق علما آن است که اگر به ضرورتی ایشان را صحبت به امراء واقع شود، شیوهٔ ایشان نصیحت و دلالت بر خیر بود. نه آن که محض برای حطامِ دنیا ملاقات کنند. هر عملی که از نیت خیر عاری است در نظر تحقیق او شیء محض است.

نوشته بودند که در مجلسِ مشارائیه صحیح بخاری مذکور می گردد و شما نیز حاضر می شوید و والی مشارائیه کفافِ خرج شما مقرر نموده الحمد لله علی ذلك کُلّه باری اگر صحبت امر اتفاق افتاد از جهت حدیث پیغامبر صلی الله علیه و سلم افتاد - و نیز نوشته بودند که اجازتِ روایتِ حدیث باید نوشت و این معنی بالمشافهه گفته شده مع هذا می نویسد:

"أَجَزْتُ أَخانا الصالح الفاضل، مولوی میان داد رواية صحیح البخاري وغيره من الكتب الستة و مُسند الدّارمي و كتاب مشكوة المصابيح بحق قرأتی للبخاري و سماعی للدّارمي و اجازة الباقي مع قراءة أوائلها على الشيخ أبي طاهر محمد بن إبراهيم الكردي المدني بحق اجازته و قرأته على والده الشيخ إبراهيم الكردي عن الشيخ احمد القشاشي عن الشيخ احمد الشناوي عن الشمس الرملي عن القاضي زين الدين زكريا عن الحافظ ابن حجر العسقلاني وإليه المنتهى في علم الحديث".

در حالتِ راهنه به همین دو سه کلمه اکتفا باید کرد. والسلام.

مکتوب ۹۱

بہ طرف

عزیزی از اعیانِ زمان

یرفع الفقیر الحقیر دعوات تہبُّ علیہا نسائمُ القبول و تحیات تحفٌ بہا اجنحةُ
الشمولِ إلی حضرت مولانا المؤید المؤفّق المنصور المَعانِ لازالت آیات فضلہ متلوّةً
بکُلِّ لسانٍ و رأیات عدلہ منشورة منصوبة بکُلِّ مکانٍ.

امّا بعد، فانّ کلّ قوم لہم أدب و من أدب أئمّة العلم أنّ یحبّوا فی اللہ و یبغضوا فی اللہ،
و أنّ یدعوا لکلّ من تصدّی لإقامة العدل و نشر السُنّة بالعون و النصر و التائید و علی
الکفّار و الظلمة و المبتدعین بالخذلان و الطرد و التبّعید، هذا و إنّ أخانا الحامل للرقیمة
لما توجّه إلی الجناب المنیع تأکّد عزم الإخبار بالمحبّة و الدعاء عملاً بحديث سیّد المرسلین
و سند الاصفیاء علیہ و علی آلہ و أصحابہ أیمن الصلوات و احسن التّحیات و الحمد للہ
أولاً و آخراً و ظاهراً و باطناً.

*

مکتوب ۹۲

بہ جانب

عبدالمجید خان مجدالدولہ کاشمیری رحمۃ اللہ علیہ

رحمتِ کاملہ شاملِ حال و مآل باد الحمد للہ تعالیٰ علی العافیة و المستول من
اللہ تعالیٰ أن یعافیکم.

بالمشافہ واقعہای ظہور غیرت الہی در صورت صاعقہ بجهتِ برانداختن
اہل بدعت و تشتت حال ایشان بیان شدہ بود، بہ خاطر عاطر ماندہ باشد

لهذا اقبال و عدم اقبال این جماعه یکسان به نظر می آید. خداوند کریم عواقب امور بخیر گرداناد.

تشویش خاطری که عزیزالقدر سعادت نشان عبدالاحد خان را در تدبیر منزلی به مقتضای حکمت الهیه پیش آمد خیلی خاطر را زیر و زبر ساخت. «إِنَّا لِلّٰهِ وَ إِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ»^۱ خدای تعالی تسکین غمها و تسلی المهاد و از طرف مزاج شریف نگرانی خاطر می ماند که در سفر به چه نوع باشد. غیر از سؤال عافیت ملجایی و معاذی نیست. ثَمَّ السَّلَام و الاکرام.

*

مکتوب ﴿ ۹۳ ﴾

به جانب حضرت والد بزرگوار خاکسار
شاه محمد عاشق پُهلّتی عُفّی عنه

در جواب سؤال ایشان

حقایق و معارف آگاه سجّاده نشین اسلاف کرام برادر عزیز شیخ محمد عاشق سلمه الله تعالی، از این فقیر سلام محبّت التیام مطالعه نمایند. الحمد لله تعالی علی العافیّة و المسئول منه تعالی أن يُعافیکم. نامه مشکین شمامه رسید. نوشته بودند آنچه بر تهلیل مثلاً در شرع ثواب موعود است آیا نزدیک ملاحظه ای معنی طریقت و حقیقت هم مرتّب می شود یا ثواب آن ظهور

۱- البقرة (۲)، آیه ۱۵۶.

کشفِ حقایق است و بس. آنچه پیش فقیر ظاهر شده آن است که اگر این تهلیل را به زبان گفته است به وجهی که در شرع معتدبه شود ثوابِ موعودِ آن متحقق است، گو که ملاحظه‌ای معنی مناسب به طریقت و حقیقت کرده است اعني لا مقصود إلا الله ولا موجد إلا الله زیرا که این ثواب دایر بر تلفظ این ذکر است گو تدبّر معانی نکند فکیف که این معنی هم از بطونِ معنی تهلیل است.

و سرّ در این مسئله آن است که این کلمه به صورتها در اذهان ملأ اعلیٰ متمثل شده و تلفظ به آن فتح می‌کند بابتی از فیض آن جماعه به شرطی که نیت صحیحه داشته باشد گو تدبّر معانی نکند و اگر به وجهی واقع شود که در ظاهر شرع معتدبه نیست، مثل تخیل آن کلمه در قلب، پس آن را ثوابی نیست به جز آنکه توطیه‌ای کشفِ حقایق الهیه است. والسلام والا کرام.

*

مکتوب ﴿ ۹۴ ﴾

به جانب

حافظ جاراالله پنجابی رحمۃ الله علیه

که برای حج رفته بود متضمن بر ترغیب ملاقاتِ عزیزی صالح
که او را به کشف معلوم نموده بودند

فضایل مآب برادرِ عزیز حافظ جاراالله اجاره، الله تعالی من الآفات والمخاوف و
واصله إلى المقصود من المبرّات والحسنات، از فقیر ولی الله عفی عنه بعد از سلام

محبّت التیام مطالعه نمایند. الحمد لله علی العافیة و المسئول من جنابه الکریم أن یعافیکم. خطوط ایشان مرّة بعد مرّة رسیدند و احوال ایشان معلوم شد. دعاها برای ایشان کرده می شود خدای تعالی مستجاب گرداناد. این فقیر را در بعض اوقات چنان صورت بست که در مُلک عُمان که بندر مسقط ساحل اوست عزیزی صالح متّصف به صفات اهل الله معمر کلان سال هست که در اصل از قبیله حمیر از ملک یمن است و بالفعل در عُمان افتاده. خدای تعالی را نظر رحمتی خاصّ به جانب اوست و به تبع او به جانب سایر علمای حدیث، ادراک کرده می شود که این شافعی اشعری است و نورانی و مؤید است لیکن حامل و عزلت گزین و سیه جرده، از این جهت به آن برادر عزیز نوشته می شود که اگر ایشان را به جانب عُمان مُرور افتد خواه در حال ذهاب خواه وقت ایاب، از این عزیز تفحص بلیغ نمایند و اگر بیابند فایده عظیمه از وی بردارند و سلام فقیر برسانند و بگویند که این فقیر با شما محبّت خاصّ روحانیه دارد، به حکم حدیث مَا تَعَارَفَ مِنْهَا اثْتَلَفَ و اگر مشیّت الهی به ملاقات ظاهره هم متعلّق شده آن نیز به عرصه ای ظهور می رسد. بالفعل از دعا به ظهر الغیب متمتع سازند و اجازت حدیث و اعلام بآسانید عالیهای متّصله ای خود به قدر وسعت وقت، تحریر فرمایند:

فلو قدرْتُ علی الإِثْیَانِ لَزُرْتُکُمْ سَیْرًا عَلِی الْوَجْهِ أَوْ مَشِیًّا عَلِی الرَّأْسِ

و اگر آن برادر را اتفاق مُرور بر عُمان نه افتد، یکی از یاران و آشنایان خود وصیّت کنند، زیرا که زیر این دقیقه ایست و الله تعالی أعلم بدقائق الأمور.

مکتوب ﴿ ۹۵ ﴾

به جانب حضرت والد بزرگوار این خاکسار

شاه محمد عاشق پُهلّی عَفی عنه

حقایق و معارف آگاه سجّاده نشین اسلاف کرام عزیزالقدر میان محمد عاشق سلمه الله تعالی، از فقیر ولی الله عَفی عنه بعد از سلام محبت مشام مطالعه نمایند. الحمد لله على العافية و المسئول من جنابه أن يُعافیکم و یُسَلِّمکم و یُثَبِّتکم و إيانا على الطريقة المُستقيمة. مدّتی می گذرد که به سبب تأخیر آیندگان آن صوب خطوط بهجت نشان ایشان نخوانده ایم. دل نگران است. هر چند در مقام محبت که داریم غیبت و حضور یکسان است. والسلام.

✽

مکتوب ﴿ ۹۶ ﴾

به جانب والد بزرگوار این خاکسار

شاه محمد عاشق پُهلّی عَفی عنه

در بیان فواید دعا و تضرع و غیر آن

حقایق و معارف آگاه سجّاده نشین اسلاف کرام شیخ محمد عاشق سلمه الله تعالی، از فقیر ولی الله عَفی عنه بعد از سلام محبت التیام مطالعه نمایند. الحمد لله على العافية و المسئول من فضله الکریم أن يُعافیکم و یُکَرِّمکم و یَهْدی بکم

إِنَّهُ قَرِيبٌ مُّجِيبٌ. همیشه نظر دل به جانب مُفِیضِ کریم جَلَّ جلاله دوختن و خیریتِ ظاهر و باطن در یوزه کردن به اقصای جُهدِ همت، کیمیاییست عجیب الأثر در جلبِ منافع و دفعِ مضار و تهذیبِ نفس، چنان ظاهر می شود که الهاماتِ جبلیّه جمیع انواع حیوان عبارت از علومی است که مَبْدَأُ فِیاض به سببِ وجود بعض قوی در وی یا طریان حاجت بر وی افاضه می فرماید، چنانکه احساسِ جوع و عطش و شَبَق و طلبِ طعام و شراب و منکوحه نزدیک آن، چون این مقدمه مُمهّد شد باید دانست که در نوع انسان قوّة ملکّیه و لطایفی که بالطبع میلان به فوق طبیعت دارند و دیعت نهاده شده، پس تضرّع به مَبْدَأُ فِیاض الهامِ جبلی است مر این نوع را.

چون از این نظر دقیق تر کنم نکته ای دیگر به ظهور می رسد که احتیاج انسان به مَبْدَأُ خود ظاهراً و باطناً دایماً سرمداً موجود است. چون نوع انسان نفسِ زکیه داشت همین احتیاج و استفاضه ای حالی او در لوحِ نفسِ او منطبع گشت و به الهامِ جبلی مأمور شد به دعا و تضرّع و چون از اینجا نیز نظر باریک تر شود، واضح گردد که ماهیّتِ نفسِ ممکنه در حدّ ذاتِ خود لیس است و از جانبِ مُفِیضِ اَلیس پس نیایش و الحاحِ مقتضی ذاتِ اوست. عَلِمَهُ مِنْ عَلِمَهُ جَهْلُهُ مِنْ جَهْلِهِ از جمله اهل الله اگر کسی به ناگاه ترکِ دعا کرده باشد مغلوب الحال است. و کَلَامُ الْمَغْلُوبِینَ يُطَوّی و لَا یُرَوّی آنچه مظاهرِ تامّه ای کامله که عبارت از انبیاء علیهم السّلام و ورثه ای ایشان باشند معرفتِ ایشان همان است که سبق تحریر یافت. و السّلام و الاکرام.

مکتوب ۹۷

به جانب حضرت والد بزرگوار این خاکسار

شاه محمد عاشق پُرهلتی عَفی عنه

در بیان حقیقتِ واقعات و تحقیق منشای آنها

حقایق و معارف آگاه سجّاده نشین اسلاف کرام شیخ محمد عاشق سلمه الله تعالی، از فقیر ولی الله عَفی عنه بعد از سلام محبّت التیام مطالعه نمایند. الحمد لله على العافية و المسئول من الله الكريم أن يُعافیکم. باید دانست هر حالتی که بنده را حاصل می شود آن را اسبابی هست از علویات و سفلیات، و یکی از حالت بنده واقعات است و در آنجا اشتباه عظیم و التباس سخت واقع است.

دیدن خدای تعالی در منام و همچنین دیدن پیغامبر صلی الله علیه و سلم بدون نوعی از شعشان شمس با قمر در اصل طالع شخص که در نفس ناطقه‌ای او مضمّن است صورت ندارد. پس اگر مجرد شعشان سبب آن واقعه باشد بدون رسوخ یادداشت در صمیم سرّ فی المسئلة الاولى، و بدون مناسبت روحیه با روح آنحضرت صلی الله علیه و سلم که عنوان جمیع حظیره القدس است. فی المسئلة الثانية آن را اصلاً اعتباری نیست، همان شعشانیه است که نزدیک تعطیل حواس به این امور متمثل گشته و اگر رسوخ یادداشت و مناسبت روحیه اصل است و شعشانیه را برای اتمام سنه الله در میان آورده‌اند، آن واقعه علامت کمال اوست. این قاعده فروع

بسیار دارد از آن جمله آن است که بسیاری از واقعات ملوک و امرا پیش ما وقع ندارند گو در خارج مصداق آن واقعات ظاهر شود. از آن جمله آن است که اگر صوفی صادق الحال این قسم واقعات نمی بیند، هیچ نقصانی ندارد زیرا که سبب فقد شرط شعشانیّه است. ظاهر می شود که آیه «رَفِيعُ الدَّرَجَاتِ ذُو الْعَرْشِ، يُلْقِي الرُّوحَ مِنْ أَمْرِهِ عَلَى مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ لِيُنْذِرَ يَوْمَ التَّلَاقِ ۝ يَوْمَ هُمْ بَارِزُونَ، لَا يَخْفَى عَلَى اللَّهِ مِنْهُمْ شَيْءٌ، لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ، اللَّهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝»^۱ مناسبت تمام دارد با حقیقت شمس. اگر به لسان عرف بگوییم که این تسبیح شمس است گنجایش دارد. اگر بگوییم این آیت بر جبهه شمس به خط نور مقدس نوشته شده نیز صورت دارد، و همچنین هر کوی را آیتی است و این مسئله یکی از مسایل دقیقه ای فن عجائب القرآن است.

در بعض احادیث ضعیف الاسانید یافته می شود که اسم صدیق اکبر علیه السلام و عمر فاروق رضی الله عنه بر جبهه شمس یا بر ساق عرش مکتوب است یا بر دروازه ای بهشت یا بر شاخ و برگ طوبی مسطور است. جمهور اهل حدیث این احادیث را مناکیر دانند و پیش ما صحیح المعنی است اگرچه سندی قوی یافته نمی شود، زیرا که این بزرگواران در ملکوت پیش از ظهور صورت ناسوتیه شعشانی داشتند. پس این شعشان سرایت کرده است در مجالی بسیار و آنچه مذکور شد بعض مجالی اوست این قصه دراز است بر همین قدر اکتفا کنیم.

*

مکتوب ۹۸

به جانب حضرت والد بزرگوار این خاکسار

شاه محمد عاشق پهلتنی عفی عنه

در استحسان نکته ای تفسیری

حقایق و معارف آگاه سجاده نشین اسلاف کرام شیخ محمد عاشق سلمه الله تعالی، از فقیر ولی الله عفی عنه بعد از سلام محبت مشام مطالعه نمایند. الحمد لله على العافية والمسئول من كرمه أن يُعافیکم و یسلمکم فی جمیع الحالات و جمیع الأوقات. نوشته بودند که بخاطر می رسد فی قوله تعالی «مَلِكِ یَوْمِ الدِّینِ»^۱ یوم حصه است از دهر به اعتبار ظهور نوعی از تدبیر. اعنی تدبیر جزاء اعمال به مقتضایی تصادم قوای ملکیه و بهیمیه و این یوم ممتد است از مبدأ خلق بشر الی آخر اوقات الجزاء الحال نیز یوم الدین است و یوم القيامة نیز یوم الدین خواهد بود. این معنی به غایت شگرف در دادند و نکته ای بس عالی ادا نمودند. همه احجار بُهته به مثابه جزو لایتجزی شده در ضوء تجلی اعظم غوطه خورده نابود گردد:

فلما تجلی الشمس ادرج ضوئها بأجناحه اضواء نور الكواكب

این معنی را در جنب معنی اول در سویداء دل خود بنگارند که این نیز از ما صدق یوم الدین است به نسبت کل افراد و الدین هُنا بمعنی الانقیاد و الاضمحلال فی الحقیقة القصوی این نکته بارقی است که در ساعتِ راهنه به مجرد دیدن رقعهای ایشان سر بر زد و لها تفصیل بعض اذکار که در مقابله ای انفس خبیثه

۱- الفاتحة (۱)، آیه ۴.

ظاهر می شود نوشته بودند، همین بیت خوانند:
 وَإِذَا السَّعَادَةُ لَاحِظَتْكَ عُيُونُهَا نَمُ فَاَلْمَخَاوِفُ كُلُّهُنَّ أَمَانُ
 وَاصْطَدَّ بِهَا الْعَنْقَاءُ فَهِيَ حِبَالَةٌ وَاقْتَدَ بِهَا الْجُوزَاءُ فَهِيَ عَنَانُ
 وَالسَّلَامُ.

*

مکتوب ﴿ ۹۹ ﴾

به جانب حضرت والد بزرگوار این خاکسار

شاه محمد عاشق پُهلّی عُفی عنه

مشمّل بر حکایتی که میزان بسیاری از علوم استعداداتِ نفوس باشد

حقایق و معارف آگاه سجّاده نشین اسلافِ کرام برادر عزیز میان محمد عاشق سلّمه الله تعالی، از فقیر ولی الله عُفی عنه بعد از سلام محبّت انتظام مطالعه نمایند. الحمد لله تعالی علی العافیة والمسئول من جنابه الکریم أن یُعافیکم. از مواهبِ وقت حکایتی است که میزانِ بسیاری از علوم استعداداتِ نفوس و سعادتِ مکتسبه ایشان می تواند شد. اعرابِ بوادی بر دارالسلطنت تاختند و سه شخص را از اقاربِ پادشاه اسیر کرده بُردند.

یکی از آن سه شخصی بود تامّ السنّ، کامل العقل، چون در بادیه رفت لُغَتِ ایشان آموخت و به زئی ایشان مُتزی گشت و به رسوم ایشان مترسّم، تا آنکه اهلِ بادیه او را یکی از ابنای جنسِ خود تصوّر کردند و کس او را شناخت و از وی تعجّب نکرد. و دیگر طفلی نوآموز چون در بادیه افتاد و لُغَتِ ایشان

را با لغتِ خود خلط کرد و بعضی زئی ایشان را با زئی خود، و بعضی رسوم ایشان با رسوم خود، در هر مجلسی که می‌رفت جمعی استهزاء می‌کردند، به سبب آنکه لغتِ ناآشنا و زئی مجهول به سمع و بصر ایشان می‌خورد، و جمعی بر حالِ وی رحم می‌نمودند به ملاحظه‌ای آنکه می‌دانستند که مردی غریب است از یار و دیارِ خود دور افتاده، و طایفه‌ای از عقلا تعظیم و تبجیل او می‌کردند به ملاحظه‌ای آنکه استدلال نمودند به این امور بر آنکه از قومِ سلطان است و نسبی عالی و حسبی سامی دارد. در همین گیر و دار افتاده بود، وی نیز به هر جا رسمی را تازه ادراک می‌کرد، گاهی به تعجب و گاهی به استهزاء و گاهی به استحسان تلقی می‌نمود.

و سوم رضیع که از لغت و رسمِ خود هیچ چیز ندانسته بود لیکن همّتِ متوارث داشت و نظافتِ جبلّی و در مظان خود ریاست طلب می‌نمود و کار پیش می‌برد. لیکن ریاست مطلوبه او نبود مگر ریاستِ اهلِ بادیه، و فخری نداشت الا به زئی که اهلِ بادیه به آن ابتهاج کنند، و تمیز نداشت الا به رسمی که اهلِ بادیه از آن حساب گیرند، طایفه‌ای از اهلِ بادیه را مسخر خود ساخت و خواه ناخواه قایل به عظم محلّ خود گردانید. بعد قرنی اهل شهر به این اسیران واقف شدند و در پی استخلاص ایشان افتادند. چون بعزّ عزیز و ذلّ ذلیل هر سه را در محلّ سلطنت رسانیدند عقلاً جمع شدند و مشاورت کردند در آنکه کدام یک از ایشان قابل سلطنت است تا سگّه به نام او زنند و تاج بر سر او نهند. آن جوانِ سوم را دیدند که اعرابی صرف است گو از میانِ اعراب به قوّتِ عزم و طلب ریاست امتیازی داشته است.

گفتند این را مدّتی باید که به معلّم سپاریم و در مجالس شهر گذاریم تا راه و رسم بادشاهان یادگیرد، و جوان میانگی را گفتند مخلّط است. هر چند احتیاط می کرد جسته جسته از زبان او کلماتِ بادیّه سر بر می زد و در بعض آرای و رسوم میلی داشت به سُکّانِ بادیّه، گفتند مدّتی باید که مهذب شود هر چند تهذیب او اسهل است از تهذیبِ ثالث، قابل بالفعل نیافتند. الاّ مرد کامل السّنّ و تامّ الخلق را بر تخت سلطنت نشاندند و سِکّه به نام او زدند، و وی با ایشان بر رسوم بادشاهان زندگانی می کرد، و به لغتِ ایشان سخن می گفت، گویا هیچ وقت در بادیّه نبوده است. اهلِ بادیّه پیش او به سلام آمدند و تعجّب می نمودند، ای عجب ما این را نشناخته بودیم و به حسب و نسب او پی نبرده بودیم.

این مثلی است که ضرب کرده شد برای افتادن نفوس از صُقعِ تجرّد خود و به هیئات نسیمیه گرفتار شدن و در آنجا به حسبِ جبلّت مختلف افتادن، پاره ای تفرقه دارند در ظاهر و باطن. باطن در کمالِ تجرّد و ظاهر در کمالِ تلبّس - و جمعی مخلّط شدند و طایفه ای در هیئاتِ نسیمیه نظافتِ جبلّیه را کارفرما گشتند. چون در برزخ رفتند با سُکّانِ صوامعِ قدس آشنا شدند و اختلاف درجات دیدند و قابل ریاست مطلقه نشد الاّ آن مرد متمکّن رزین که ادای حقّ هر لطیفه می کرد و اختلاطِ احکام لطایف گردِ وی گذر نداشت. «تِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ وَمَا يَعْقِلُهَا إِلَّا الْعُلَمَاءُ»^۱.

*

مکتوب ﴿ ۱۰۰ ﴾

به جانب حضرت والد بزرگوار این خاکسار

شاه محمد عاشق پُهلتنی عَفی عنه

متضمن معرفتی دقیقه

حقایق و معارف آگاه سجاده نشین اسلاف کرام شیخ محمد عاشق سلمه الله تعالی و ابقاه، والی فوق الفوق رقاء، از فقیر ولی الله عَفی عنه بعد از سلام محبت التیام مطالعه نمایند. الحمد لله علی العافیة و نسئل الله تعالی لنا و لکم العافیة. دختر برخوردار عبدالرحمن به قضای الهی گذشت «إِنَّا لِلّٰهِ و إِنَّا إِلَیْهِ رَاجِعُونَ» - الهمکم الله الصبر و اعظم لکم الأجر و اخلف لکم منه خیراً، شاعری گفته است: دریا به محیط خویش موجی دارد خس پندارد که این کشاکش با او است این کلمه به اعتبار تجلی اعظم راست است. زیرا که ملحوظ آنجا مصلحت کلیه است لیکن در پایان حظیره القدس آنجا که خلاصهای احجار بُهته غذای سطح نورانی شده مثل بودن زیت غذای شعله چراغ، احکام مختلفه در حدوث و قدم پیدا شدند و مجردات و مادیات با یک دیگر گرهی خوردند و در عین اختلاط رنگی از تجلی اعظم فرو ریخت و نمونه‌ای از آن تجلی متلون بلون مادیات در ماهیات برآمد. اینجا توجه به جزئیات حوادث پدید آمد و به هر فرد فرد تدبیری دیگر درکار شد و این پندار خس و خاشاک ما صدقی پیدا کرد. فسیخن من جمع الأضداد بسطوة وجوبه این معرفت ناقصه هم دوش همان اشکال است که کفار عرب گفتند که «مَا أَنزَلَ الرَّحْمَنُ مِنْ شَیْءٍ»^۲ و خدای تعالی در عین حکایت قول ایشان تجهیل

۱- البقرة (۲)، آیه ۱۵۶.

۲- یس (۳۶)، آیه ۱۵.

ایشان کرد. زیرا که رحمن آن است که رحم او به مصالح کلیّه در گذشته به مصالح جزئیّه رسد و الا این صیغه مبالغه چرا استعمال کنند. بقیه الکلام آنکه از تشویش بعض انفس خسیسه خبیثه نباید ترسید. إن شاء الله تعالی سعادتى که در شما نهاده اند کار خود خواهد کرد. والسلام.

*

مکتوب ﴿ ۱۰۱ ﴾

به جانب حضرت والد بزرگوار این خاکسار

شاه محمد عاشق پهلّتی عفی عنه

در شرح معنی حدیث

حقایق و معارف آگاه سجّاده نشین اسلاف کرام شیخ محمد عاشق سلمه الله تعالی، از فقیر ولی الله عفی عنه بعد از سلام محبت مشام مطالعه نمایند. در حدیث واقع شده که در عالم قبر یا حشر ثور و حوت باهم دیگر قتال کنند و شهدا آن را تفرّج نمایند و این حدیث هر چند اسناد صحیح ندارد اما طرق متعدّده ای او جبر نقصان آن می نمایند و در صحیح اشارتی به آن آمده، و حکمت در این مسئله آن است که جمعی که قوّه بهیمیّه ای ایشان با فیض نازل از روح القدس تصادم و تعارک کرده است و در آن میان اجتهاد و کوشش به تقدیم رسانیده اند گاهی این بر آن زور کرده است و گاهی آن بر این غالب گشته، همین معنی را در خارج مُشَبَّح بینند مثل دیدن ماصوره خویش در مرآة. زیرا که از میان ملایکه جمعی هستند که ایشان را برای آن آفریده اند که متمّم نشأه ایشان شوند و به منزله مرآة این نوع باشند.

پس ثور تشبّح قوّة بهیمیه است و حوت تشبّح فیض نازل از روح القدس، پیش علمای تعبیر خواب و اصحاب فال و طیره و ارباب دعوت اسما مقرر شده که اگر کسی در خواب بیند که ماهی به دست او افتاده است از غیب فایده به او بدهند و همانا سرّ در این امر آنست که آب ماده‌ای حیات حیوان است و حوت متولد است از او و مجاور است در او و نمونه است از حقیقت او. والسلام.

*

مکتوب ﴿ ۱۰۲ ﴾

ایضاً به جانب حضرت والد بزرگوار
شاه محمد عاشق پهلّتی عفی عنه
 در استحسان دقیقه‌ای تفسیریّه

حقایق و معارف آگاه عزیزالقدر سجّاده نشین اسلاف کرام شیخ محمد عاشق سلّمه الله تعالی، از فقیر ولی الله عفی عنه بعد از سلام محبت انتظام مطالعه نمایند. الحمد لله علی العافیّة نامه مشکین شمامه رسید. مَنّی بود به قصد اعتکاف و استدعای دعا در فتح فواید الهی - در این خلوت اصلح الله تعالی جمیع احوالکم و فتح علیکم مالا عینُ رأت و لا اُذنُ سمعت و لا خطرَ علی قلبِ أحدٍ (بشر) ۱ و انسکم بذاته و جعل لکم نصیباً ممّا خصّ به کَمَلِ عبادہ المخلصین.

هر چند طلبِ همّت در این باب فقط امثال سنّت طریق است و الا ایشان به حقیقت در آن فرقه‌اند که لسانِ نبوّت فرموده اللّهُمَّ ابْغِنِي حَبِيباً هُوَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ نَفْسِي، معرفتی عجیب به گوش رسانیدند در تفسیر فاتحه الكتاب خدای تعالی

۱- مالا عینُ رأت و لا اُذنُ سمعت و لا خطرَ علی قلبِ بشر (دارمی).

آن را به قراین آن از معارف حقّه مضموم ساخته در حیز علوم مقبوله‌ای خود که قدّم صدق است رساناد. گفتند که خدای تعالی حمد را مرتّب ساخت بر چهار:

«الحمد لله» یعنی ألوهیة مقتضی حمد شده است از میان حجر بُهت سر برآورده به عبادات رسانید.

رَبِّ الْعَالَمِينَ^۱ ربوبیت او ایجاداً و ابقاءً بر ذمه‌ای ایشان، حمد را واجب گردانید.

«الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ»^۲ نعم صوریه و معنویه یا گوئیم دنیویّه و اُخرویّه حمد را مستوجب گشت.

«مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ»^۳ مجازاة که در معاد ثابت گشته حمد را تقاضا نمود و این معرفت جلیله را تفصیلی دادند به غایت صحیح و راسخ است و یکی از آثار فضل الهی و فضل الله لیس له انتهاء - اللَّهُمَّ زِدْ، فَزِدْ، ثُمَّ زِدْ بهنگی انبه رسید. اطعمکم الله تعالی مِنْ ثَمَارِ الْجَنَّةِ وَالسَّلَام.

*

۱- «رَبِّ الْعَالَمِينَ» در قرآن ۳۴ بار: الفاتحة (۱)، آیه ۲؛ المائدة (۵)، آیه ۲۸؛ الانعام (۶)، آیه ۴۵، ۱۶۲؛ الأعراف (۷)، آیه ۵۴، ۶۱، ۶۷، ۱۰۴؛ یونس (۱۰)، آیه ۱۰، ۳۷؛ الشعراء (۲۶)، آیه ۱۶، ۲۳، ۷۷، ۱۰۹، ۱۲۷، ۱۴۵، ۱۶۴، ۱۸۰، ۱۹۲؛ النمل (۲۷)، آیه ۸، ۴۴؛ القصص (۲۸)، آیه ۳۰؛ السجدة (۳۲)، آیه ۲؛ الضّفت (۳۷)، آیه ۱۸۲؛ الزمر (۳۹)، آیه ۷۵؛ المؤمن/الغافر (۴۰)، آیه ۶۵-۶۴؛ فُصِّلَتْ/حَمَّ السجدة (۴۱)، آیه ۹؛ الزخرف (۴۳)، آیه ۴۶؛ الجاثیة (۴۵)، آیه ۳۶؛ الواقعة (۵۶)، آیه ۸۰؛ الحشر (۵۹)، آیه ۱؛ الحاقة (۶۹)، آیه ۴۳؛ التکویر (۸۱)، آیه ۲۹.

۲- در قرآن کریم ۱۱۸ بار آمده: در آغاز ۱۱۳ سوره و بقیه در الفاتحة (۱)، آیه ۳، البقرة (۲)، آیه ۱۶۳؛ النمل (۲۷)، آیه ۳۰؛ فُصِّلَتْ/حَمَّ السجدة (۴۱)، آیه ۲؛ الحشر (۵۹)، ۲۲.

۳- الفاتحة (۱)، آیه ۴.

مکتوب ﴿ ۱۰۳ ﴾

به جانب حضرت والد بزرگوار
شاه محمد عاشق پُهلّتی عَفی عنه
 متضمن معرفتی عالیّه

حقایق و معارف آگاه سجّاده نشین اسلاف کرام شیخ محمد عاشق سلّمه الله تعالی، از فقیر ولی الله عَفی عنه بعد از سلام محبّت التیام مطالعه نمایند. الحمد لله تعالی علی العافیة و المستول من الله الکریم أن یُعافینا و ایاکم رقیمه مُنبی از شروع اعتکاف رسید. بَارک الله تعالی فی اعتکافکم و جعله اعتکاف شهود و حضور اکثر آنچه در لطیفه سرّ ظاهر شود و آن را تجلّی می گویند اعتماد دارد بر حقیقتی که در تجلّی اعظم متحقّق است. عزیزان ما که وراء الوراء گفته سالک را مشوش می سازند، کاشکی این قدر غلو نمی کردند و هر تجلّی را اصلی هست که بر آن اعتماد دارد، و اگر نور متشّبح شد هر چیز را مأخذی است چرا دور باید انداخت.

شیخ ابوالحسن اشعری در مسئله ای رؤیت أُخرویّه نکته برداده که آن را به ادنی عنایت بر قاعده تجلّی توان حمل کرد. لفظ رؤیت مشترک است در جوهر و اعراض مُبصره و اعراض غیر مُبصره. پس می گوئیم که زید را یا انسان یا حیوان را دیدیم یا سرخی و مربّعی او را مثلاً دیدیم و حرکت او را و شتابی و آهستگی او را دیدیم. پس معلوم شد که وقوع رؤیت بر نفس مرئی شرط نیست و الاّ زید و انسان اصلاً مرئی نمی شد بلکه الوان و اشکال خلیفه ای جوهر اوست و مستلزم او. از این جهت هر که این الوان و اشکال را دید زید را (دید). باز لازم نیست که این قدر لوازم غیر مفارق باشند و

الا زید هرگز مرئی نمی شد. باز می توان گفت رأیتُ فلاناً فی المنام و آنچه حاضر شده است پرده است که فلان از پس آن مرئی می شود. چون این همه واضح شد اصول تجلّی واضح گشت. و السّلام و الاکرام.

✱

مکتوب ﴿ ۱۰۴ ﴾

به جانب حضرت والد بزرگوار

شاه محمد عاشق پُهلّتی عَفی عنه

در تحقیق معنی قولِ امام جعفر صادق رضی الله عنه من تلاوت می کنم... الخ

حقایق و معارف آگاه سجّاده نشین اسلافِ کرام شیخ محمد عاشق سلّمه الله تعالی، از فقیر ولی الله عَفی عنه بعد از سلام محبّت التیام مطالعه نمایند. الحمد لله علی العافیة والمسئول من فضله الکریم أن یُعافیکم به کدام زبان منّت حضرتِ احدیّت بیان کرده شود که خلوت اربعینه به جمعیتِ صوری و معنوی گذشت. انکشافِ حظیره القدس به الوان مختلفه و هیئات متعدّده چندین نوبت محقق شد و بشارات بعض مواعیدِ هنیّه ای جمیله چندین دفعه صورت بست. چون این معنی سابقاً مکرّر بیان کرده شده است کرّۀ ثانیّه مقید کتابت آن نگشت:

مثنوی در شش مجلّد یک نواست

به تقیید کلمه چند (که) سابقاً ننوشته مشغول می شود.

شیخ الشیوخ حضرت شیخ شهاب الدّین سهروردی قُدّس سرّه در عوارف المعارف می فرماید که امام جعفر صادق با دیگری از اکابر می گفت:

من تلاوت می کنم آیتی را تا آنکه می شنوم آن را از قایل آن جلّ من قائله - و توجیه می کند این کلمه را به آنکه خود مثل شجره موسی علیه السلام می شود و این کلمات متلفظ خود را به طریق فواره ادا می کند. این است آنچه شیخ الشیوخ شیخ شهاب الدین سهروردی رحمته فرمود. لیکن آنچه ذوقاً و حالاً بر این بنده ضعیف گذشت، آن است که منکشف شد. محلّ کلام نفسی که نزول قرآن از آنحضرت صلی الله علیه و آله بوده است یافت که باران صفت همیشه این معانی در ضمنِ خوبترین اسلوب بیان بر اهل ارض می ریزد. زیرا که مخاطب به آن نوع انسان است، و این انکشاف از مرتبه عقلیه صرف تنزل فرمود و خیال و وهم را رنگین به رنگ خود ساخت و حالتی غریب دست داد مثل اتصال در توجه به صرف ذات.

سه ضمه به این صفت (یافت) کرده شد **اللَّهُمَّ إِلَّا** بعضی موانع خارجی که جواب سائلی و مانند آن باشد از آن حالت غایب کرده باشد. اغلب ظن آن است که این بزرگ همین حالت را اراده فرموده باشد چنانکه مشهود را گاهی صوفی رؤیت و نظر می گوید این حالت را به سمع نامیده است و الله تعالی أعلم بحقیقه الحال.

تجلی اعظم بعضی احجار بهته را غذای خود می سازد و به یک وجه اتحاد می بخشد، و به یک وجه مرآت خود می گرداند، مثل آنکه صورت ذهنیه ماهیه در ذهن ما به یک اعتبار همین ماهیت است و به اعتبار دیگر مانند صورت مرئیه در مرآة - به این اعتبار محلّ ظهور بعض کمالات تجلی اعظم که مشروط به این احجار بود، می گردد - و در تربیت عالم لا یدّ است که نقطه حُبیه اولاً متعلّق شود به این حالت که احجار بهته را خواهد بود و ثانیاً به اشخاص انسان که شرط وجود به این احجار بوده است. پس آن نقطه حُبیه

در هر موطن این شخص را مزیتی می دهد و رفعتی می بخشد. همین است
معنی انجذاب و سرّاتصال و مخاطبات لطیفه و غیر ذلك قال، الشیخ
ابوالسعید بن ابی الخیر:
چیست از این خوبتر در همه آفاق کار
دوست رسد نزد دوست یار به نزدیک یار
آن همه اقوال بود این همه افعال
آن همه گفتار بود این همه کردار
در حالتِ راهنه به جز این دو کلمه گنجایش نشد:
این زمان بگذار تا وقتِ دگر
و السلام.

*

مکتوب ﴿ ۱۰۵ ﴾

ایضاً به جانب حضرت والد بزرگوار
شاه محمد عاشق پُهلّتی عَفی عَنْهُ

متضمن دقیقه

حقایق و معارف آگاه سجاده نشین اسلافِ کرام شیخ محمد عاشق سلّمه الله
تعالی، از فقیر ولی الله عَفی عَنْهُ بعد از سلام محبّت التیام مطالعه نمایند.
الحمد لله تعالی علی العافیة والمسئول من الله تعالی ذلك لکم و لجمیع من یلوذُ بکم
استقامه امور نفسانیه و آفاقیه برای آن در هر بار که معلوم می شود به نوعی
دیگر حمد الهی از خاطر می روید و آن همه موجب استغراق در منت
موجد جلّ مجده می شود. در چشم شهود شکی نماند در آنکه حقیقت

فعّاله طنابهای وجوب به هر جانب افکنده و هر کسی را در گردن گره زده خواهی و نخواهی بر کیفیت آورده، و آن همه بر موافقت مسطری است که در ازل نهاده‌اند. اینجا صرایح شریعت غرّا که اسقاط اسباب می‌کند جلوه نمود و غیرت الهی در کار شده نسبت جزئی به فاعل آن به وجهه تحقیق برهم زد. اکثر امراض نفسانیّه ناشی‌اند از اهمال این معرفت مثل شرک و ترک توکل و مانند آن قال العارف الجامی:

لا أرى في الوجود إلا هو محو شد نقش غیر و نام سوی
هستی مطلق است و وحدت صرف این هو این انت این انا
این قدر فرق است که کلام ایشان به اعتبار توحید وجود است و کلام ما
به اعتبار توحید تدبیر، و این هر دو شعبه‌ایست در یک دوحه. والسلام.

*

مکتوب ﴿ ۱۰۶ ﴾

به جانب حضرت والد بزرگوار

شاه محمد عاشق پهلّی عفی عنه

در جواب چند عریضه‌ای ایشان و تحقیق معرفتی و تعبیر خوابی
که ایشان معروض داشته بودند و دیگر بشارات

حقایق و معارف آگاه عزیزالقدر سجّاده نشین اسلاف کرام شیخ محمد
عاشق سلّمه الله تعالی، از فقیر ولی الله عفی عنه بعد از سلام محبت التیام
مطالعه نمایند. الحمد لله تعالی علی العافیة الظاهرة و الباطنة و المسئول من الله تعالی
کذلك لكم و لأولادکم و لجميع من یلوذبکم اما بعد، سه مکتوب ایشان مرّة بعد

آخری رسیدند و از هر یکی بوی دیگر به مشام رسید. حمد الهی بر این عطایا ادا کرده شد و طلبِ ادامت و زیادت نموده آمد. در یک مکتوب معرفتی از باب ذوق الأزل تقریر نموده بودند و باک نیست اگر پیش از حکایت معرفت نکته‌ای مهمّه در کیفیت نزول ذوق الأزل بر قلبِ عارف بیان کنیم که سخن از سخن می‌خیزد، در مرتبه‌ی ازل که پیش از ماده و مدّت است و آنجا ماهیّت عینِ ذات است و تعین هم عینِ آن، وجوه و اعتبارات شئی همه رقوم مستجنّه است. تکثر این وجوه مزاحم وحدتِ حقیقتِ شیء نمی‌تواند شد و در عالم امکان و حدوث هرگز نمودج این وحدتِ غیر مزاحمه باکثرت یافته نمی‌شود و آن مرتبه هیچ گونه مدرک عقول نمی‌تواند شد. مدبر السموات و الارض برای آشنا ساختن عارفین به این مرتبه به محض فضلِ خود تدبیری درست ساخت و آن آن است که این کثرت را ظلی پیدا کرد در قوّت عقلیه‌ای عارف، تا از امور انتزاعیه ترجمانی، برای آن مرتبه‌ای مقدّسه برپا کند و از این نایب باز خواستِ منیب کرده شود مثل معرفت ارتفاع شمس از حرکتِ ظلال اشباح ارضیه، باز در این صور انتزاعیه و همان رقوم مستجنّه، همان ارتباط واقع است که در میان حجر و شجر و صورة علمیه که در نفس به انکشاف حجر و شجر تواند بود. و ذلك ارتباط مقدّس ناشی من الطبيعة الکلیّة لا یقال فی ذلك لمّ پس بیانِ ذوق الأزل به عبارات مالوفه از عارف مشابّهتِ تمام دارد به رؤیا. از این جهت است که یک عارف رقمی را به اسمی از اسماء حسنی مخصوص می‌گرداند و عارفی دیگر به اسمی دیگر، و یک عارف صورة انتزاعیه برای حقیقتی نحت می‌نماید و عارفی دیگر صورتی دیگر. فلاتک فی ذا ولا ذاک ناظراً إلى الشبح لكن للحقیقة طالباً. انتهت النکته المهمّة.

بالجمله رقمی مستجنی در مرتبه‌ای ذاتیه ادراک نمودند و آن شأن اجمالی قیومیّه‌ای اشیاء است به آن معنی که آنجا شأنی هست که اگر مرتبه‌ای وجود خارجی رسد قیوم جمیع شیون گردد. در برابر (آن) رقمی دیگر (است) در همان مرتبه، و آن شأن العلم است به آن معنی که آنجا شأنی هست که هر مرتبه که تمیزی و تعینی خواهد بود، آن همه بر ذات منکشف خواهد بود و آن رقم مستجن را به مقتضای حکم طبیعت کلیّه مربوط یافتند. به اسم «هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ»^۱ و از راه همین اسم معظم به آن حقیقت پی بُردند. باز انبساط این رقم مستجن ذات در مراتب وجوبیه و امکانیه جمیعاً مشهود شد. در تجلی اعظم به نوعی از تصادم فی الكمالات الوجوبیه و به نوعی از تدبیر فی المراتب الامکانیه - و این معنی اخیر را مربوط یافتند به اسم «أَفَمَنْ هُوَ قَائِمٌ عَلَى كُلِّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ»^۲ و در نفس ناطقه به صورت تدبیر بدن علماً و عملاً و در انبیاء و اولیاء به صورت تبلیغ و ارشاد إلى آخر ما بسطتم فی هذه المعرفة و هی معرفة عظیمه ما اعظمها من معرفة و در مکتوبات دیگر نوشته بودند که هر شب به یکی از مشایخ طرق توجه نموده می شد و چون به روح شیخ اکبر توجه نموده آمد، حضور نقطه ذات صرف ممزج به اشراق و شأن العلم که قبل از وجود منبسط و علم تفصیل است مشهود گشت إلى آخر ما بسطتم.

اینجا نیز اگر نکته مهمّه بیان کنیم دور از کار نخواهد بود. لطیفه روحیه را اوجی هست و حسیّی، در حالت اوج با سرّ یار می شود و اتصال حاصل می نماید و شرح کمالات حجر بُهت و لطیفه خفیه می کند، و در حالت حسیّی به ارواح طیبه‌ای مشایخ رویش باز می گردد مثل بازگشتن روی آینه به جانب آفتاب. از اینجا حکایت نسبت به روح می نماید و ارواح را

۱- البقرة (۲)، آیه ۲۵۵؛ آل عمران (۳)، ۲. ۲- الرعد (۱۳)، آیه ۳۳.

به او میلانی و او را به ارواح انجذابی صورت می‌بندد. این مقام خود عارف را می‌باشد کُلِّیاً مُطَرِّداً اَمَّا باید دید که با هر عارفی چه معامله کنند و با کدام روح مناسبت بیشتر دهند و کدام صورت بر روی کار می‌آید:

تا دل به که باید داد تا دل ز که باید بُرد

دل دادن و دل بُردن این هر دو خداداد است و در مکتوبِ ثالث رؤیای عزیزالقدر شاه نُورالله نوشته بودند که حضرت والدِ من (شاه عبدالرحیم دهلوی) قدس سرّه به من فرمودند در باب مجلسِ شیخ ابوالفتح و شیخ ابوالفضل و شیخ هبة الله که این مجلس، مجلس اهلِ عشق است و در باب مجلسِ خود یا جناب جدی حضرت شیخ محمد پُهلتنی قدس سرّه (فرمودند که) مجلس ما مجلسِ اهلِ حضور است، و در باب مخدومی شاه عبیدالله قدس سرّه این مجلسِ اهلِ برکت است، و در باب شاه حسیب الله این مجلسِ اهلِ تجرید است و دیدند که مخدومی شاه عبیدالله سُبْحه در دست دارند و شاه حسیب الله (در صورة) ایشان مضمحل شدن گرفت تا آنکه غیر ثیابِ ملبوسه هیچ نماند - بعد از آن در حقّ این فقیر و شاه اهلِ الله و شیخ محمد عاشق فرمودند مجلس شما مجلسِ دیگر است یعنی مجلسِ نفوسِ قدسیّه است و این واقعه حقّ است. فی الحقیقه ارواحِ مذکورین حاملِ همان نسبتها است که این کلمات اشاره به آن می‌کنند، معنی عشق فرط محبّت است. یادداشتِ جمعی که لطیفه قلبیه من بین لطایف ایشان غالب تر است ممزوج می‌باشد به محبّتِ مفرطه، و رنگی از محبّتِ مفرطه در جمیع افعال و احوال و اقوال این عزیزان آمیخته خواهد بود. معنی حضور یادداشتِ صرف بی آمیزش وصفی از محبّت و خوف و

نورانیّت و غیر آن که از لطیفه سرّ می خیزند و لطیفه ارواح اتمام می نماید و معنی برکت دخول نورانیّت طاعات بدنیّه و لسانیّه و تلاوة اسمای الهیّه است. در یادداشت و رنگین شدن یادداشت به رنگ این نورانیّت - و معنی تجرید نقیّه است در جوهر نفس ناطقه که آن میراث است از صفات سلبیّه در عالم ازل و مقتضی آن نقیّه قطع تعلّقات است، چه به اختیار چه به غیر اختیار - و معنی نفوس قدسیه لحوق است به مبادی عالیّه در اصل فطرت و از آنجا انواع نسبتها مثل قطراتی که از انای مُنثلم بر زمین ریزد، به وجود می آید، بالجمله چون نعم تفصیلیّه را خواندم همان دو بیت یاد آمد:

وَ إِذَا السَّعَادَةُ لَأَحْظَتُكَ عُيُونُهَا نَمُ فَالْمَخَافُ كُلُّهُنَّ أَمَانُ

وَ اصْطَدَّ بِهَا الْعَنْقَاءُ فَهِيَ حِبَالُهُ وَ اقْتَدَّ بِهَا الْجُوزَاءُ فَهِيَ عَنَانُ

دیگر استفسار کرده بودند از نعم هنیّه که بشارت آن می دهند. از آن جمله است تجدید دین به حکم حدیث یَبْعَثُ اللهُ لِهَذِهِ الْأُمَّةِ عَلَى رَأْسِ كُلِّ مِائَةٍ مِنْ يُجَدِّدُ لَهَا دِينُهَا هر چند نظر به ظاهر اسباب بقا تا رأس صد دوازدهم دور از قیاس می نمایند، لیکن:

وَ كَمِ اللَّهُ مِنْ لُطْفٍ خَفِيٍّ يَدُقُّ خَفَاهُ عَنْ فَهْمِ الزَكِيِّ

و اینجا نیز نکته بیان کنیم. مجدّدیت دین و قطبیّت افراد و قطبیّت ارشاد هر منصبی که خدای تعالی بندگان خاص را به آن برمی گزیند به حقیقت مصلحت کلیّه که مقتضای وجوب ذاتی است حمل آن می نماید، مانند حمل گرد باد گرد و خاشاک را، نسبت آن افعال به این شخص انسانی مثل نسبت پریدن و بر هوا رفتن به گرد و خاشاک است. ظاهر بینان غلط کنند و این شخص را حامل حقیقی آن سرّ دانند و اخبات و خشوع نمایند به نسبت او، و از وی طلب حاجات کنند. نمی دانند که طناب و جوب در گردن او گره زده

هر جا می خواهد می کشد. آن بیچاره را به جز این فضیلت که گردن او را بستند نه غیر او را، سرافرازی نیست. و همچنین افعالی که از فرشتگان ظاهر شود به حقیقت منسوب به حقیقت فعاله که مصلحت کلیه حکم لازم اوست می باشد و این جماعت را به جز منصب ترجمانی حاصل وقت نه. ابلهی باشد که به تماثل جرّه بازی نیایش کند و آن را به خطاب یا فعال یا منعم و مانند آن بستاید. اشاره به همین معنی است «وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ رَمَىٰ»^۱.

آری تعظیم این مظاهر مطلوب است از جهت آنکه تعظیم مظاهر تعظیم همان حقیقت است که آنها مظاهر وی اند. از فحای مکتب معلوم می شد که اکثر فوایدی که در این اعتکاف ظاهر شد از قبیل انوار طاعات و فیوض ارواح طیبه و مانند آن که جامع آن همه تکمیل جانب نسمة باشد، بوده است. باید دانست که از ضروریات استعداد نفوس قویه در سلوک طریق حق آن است که اول صعود باشد بعد از آن هبوط. اول جذب باشد بعد از آن سلوک. اول سیر الی الحق و فی الحق باشد. بعد از آن سیر الی الخلق بالحق. و سرّ در این مسئله آن است که نفس ناطقه جامع رقایق شئی و افضل نفوس آن است که قوای عقلیه از میان قوای نسیمیه زور آورتر باشد و قوای کامنه از قوای ظاهره حاکم تر و قوی تر. و از این جهت اتفاق اهل الله واقع است بر آنکه مجذوب سالک بهتر است از سالک مجذوب. چون مقتضای حکمت توقیر است بر هر مستعدی آنچه مقتضای استعداد اوست سنّه الله جاری شد به تقدیم تهذیب لطایف کامنه بر ظاهره. این صعودی است که برای دفع ضرر عین او را هبوط مسمی کرده اند هذا و الحمد لله اولاً و آخراً.

*

مکتوب ﴿ ۱۰۷ ﴾

به جانب حضرت والد بزرگوار
شاه محمد عاشق پهلتنی عفی عنه

در تحقیق معنی حدیث

بصرکم الله تعالی بحقائق الأمور در حدیث شریف وارد شده که مُخَوِّف ترین اشیاء بر این اُمّت شهوة خفیه است. بعض روای حدیث تمثیل کرده اند آن را به آنکه مردی صبح کند بر نیتِ روزه بعد از آن حاضر شود طعام لذیذ. از جهتِ رغبت به آن طعام روزه بشکنند.

آنچه در فهم این فقیر می آید آن است که این حدیث اشاره می کند به مسئله ای عمیق از علم لطایفِ نفس. پس از امراضِ نفس یکی آن است که مزاجِ طبیعی انسان که غلبه عقل است بر قلب و غلبه قلب بر نفس برهم شود و نفس بر قلب حمله کند و آن را بیکار سازد و همچنین قلب بر عقل - و مرضی که از این صعب تر است و مداوای او از او صعب تر، آن است که نفس بهیمیه ظاهر نکند مصادمت و مخالفتِ خود را با قلب و عقل، بلکه شهوت خود را فرو خورد کأن لم یکن سازد. بعد از آن وسوسه فرستد به سوی عقل و آهسته آهسته او را به مذهبِ خود متهدب سازد. پس مزاج عقل بگردد و از میان عقل، خاطری مُنبجس گردد به موافقتِ نفس و آن را عقل صریح داند و جهلِ مرکب پیش آید و فطرتِ سلیمه برهم خورد و همچنین نفس وسوسه ای فرستد به قلب، و از میان جوهرِ قلب خاطری مُنبجس گردد گویا مقتضای جبلتِ اوست و از صلب او برآمده. در این صورت مداوات مشکل شد و حق با باطل اشتباه یافت. این است شهوة خفیه که در حدیث به آن اشاره رفته. و السلام.

مکتوب ﴿ ۱۰۸ ﴾

به جانبِ حضرت والد بزرگوار این خاکسار
شاه محمد عاشق پُهلّتی عَفی عنه

عزیزالقدر حقایق و معارف آگاه سَجّاده نشین اسلافِ کرام، از فقیر ولی الله عَفی عنه بعد از سلام مطالعه نمایند. الحمد لله علی العافیة و السّلامة و المسئول من الله الکریم مثلها لکم و لجمیع من یلوذّبکم نامۀ ایشان رسید و کیفیت مندرجه به وضوح پیوست. خطّی که به طرف میان بُدّهن نوشته بودند در خاطر ایشان تأثیری عظیم کرد. خواسته اند که وصیّت کنند به آنکه در کفن همراه کنند و از فقیر طلب کردند که کلمه بنویسم که تصدیق مضمونِ خط باشد. دو سه کلمه نوشتم. و السّلام.

*

مکتوب ﴿ ۱۰۹ ﴾

به جانبِ والد بزرگوار این خاکسار
شاه محمد عاشق پُهلّتی عَفی عنه

در تحقیقِ معنی حدیث و دفع شبه ظاهرینان را که به خاطر می رسد

حقایق و معارف آگاه سَجّاده نشین اسلافِ کرام شیخ محمد عاشق سلّمهم الله تعالی، از فقیر ولی الله عَفی عنه بعد از سلام مطالعه نمایند که در حدیث آمده که هر صبح فرشته ندا می کند أَلَا سَبَّحُوا الْمَلِکَ الْقُدُّوسَ ظاهرینان را در این حدیث شبهه به خاطر می رسد که فایده ندای ملک چه باشد. اگر طلبِ تسبیح است ایشان ندای ملک نمی شنوند و اگر اخبارِ حضرت پیغامبر

صلی الله علیه و سلم کشف این ندا فرمود پس مجرد اخبار آنحضرت ﷺ که تسبیح مطلوب است کفایت می کرد و تکلیف به آن متحقق می شد. زیرا که اخبارِ مُخبرِ صادقِ حجتِ قاطع است و تکلیف به آن قایم - و حلّ این شبهه به این نوع به خاطرِ فاتر ریختند که حقیقتِ واجبهٔ جلّ مجدّه اسماء و صفات کثیره دارد و به حسب هر اسمی و صفتی طلب ذکر او به جانبِ افراد بشر متوجه شد، و قلاده‌ای تکلیف به ذکر آن و التجا به آن در گردنِ صورتِ نوعیه اولاً و افرادِ آن ثانیاً افتاد. باز چون نشأهٔ ملایکه پیدا شد حکمت آنها را متنوع و متصنّف ساخت و هر نوعی و صنفی را استعدادی خاص نهاد. پس هر ملکی روی به جانبِ قبلهٔ غیب کرده منتظر ایستاده است که از جانب غیب چه الهام می فرمایند تا بر حسبِ آن رود و آن را در صمیم قلبِ خود قبول نماید و هر ملکی را الهام نمی کنند الا آنچه در فطرتِ او مناسبتی به آن نهاده اند. بالجمله فرشته‌ای از فرشتگان که در فطرتِ او میلی نهاده اند به طلبِ ذکر به این دو اسم و طلبی را که از مَکمنِ غیب متوجه است به افراد انسان این فرشته در دلِ خود فرامی گیرد به مثلِ آنکه آئینه در محاذاتِ کوکبی بگذارند و همان کوکب در آن آئینه منطبع شود تا حکمِ جبلّتِ بروی متوفّر گردد و چیزی که برای او آفریده شده است به وجود آید. آنحضرت صلی الله علیه و سلم از این سرّ عظیم که از قبیلِ آیاتِ آفاقی است خبر داد و در ضمنِ آن بیان فرمود مطلوبیتِ ذکر به این دو اسم بر وجهی ابلغ و بر همین حدیث قیاس باید کرد. حدیث دیگر را که دو فرشته ندا می کنند که اللَّهُمَّ اَعْطِ مَنْفِقَ مَالٍ خَلْفًا وَاَعْطِ مُمْسِكًا تَلْفًا.

و در ضمنِ آنکه این سرّ عظیم در خاطر ریختند سرّی دیگر اعظم از آن نیز ریختند لایفهمهٔ الا مَنْ خُلِقَ له اهل الله را خدای تعالی به تجلیاتِ صوریه و

معنویّه بر می‌گزینند و حقیقت تجلیّ صوری تشبّح یادداشتِ مجرد است در خزانۀ خیال به صُور و البسّه که حکمتِ الهیّه به حسبِ نشأۀ مثال تخصیصِ آن فرموده و حقیقتِ تجلیّ معنوی تشبّح یادداشتِ مجرد است در خزانۀ ای و هم به صُور و البسّه‌ای وهمیّه که حکمتِ الهیّه تخصیصِ آن کرده و در هر دو صورت نفس مجردِ این عارف به حقیقتِ مجردۀ ای فعّاله آشنا شود و رنگی مجرد از آن دروی منطبع گردد، مثل انطباعِ نقوشِ خاتم در جسمِ شمع - و قوای علمیّه و عملیّه‌ای این مرد به این معنی مجرد مطاوعت کند و در لطیفه‌ای روح اُنسی و انجذابی پیدا شود و لطیفه‌ای سرّ به آن حقیقتِ مجردۀ در ضمن آن لباسها و پرده‌ها، دیده‌ور گردد و اتصالِ عجیب و حالتی شگرف بر روی کار آید. چون تفتیشِ عظیم به کار بریم سببِ تخصیصِ هر تجلیّ به آن صُورِ خیالیّه و وهمیّه که لباس او شده است، سه چیز خواهد بود. یکی رقوم مستجنّه که با وجود کثرتِ آن سطوت و وحدتِ آن را به خود در نور دیده است. هر رقمی به حسبِ نشاء مثال صورتی دارد مختص به آن از جهتِ تحاذی عوالم - دیگر استعدادِ فطریِ این عارف که اقتضای صورتی خاص می‌نماید بلکه در آن صورتی خاص تخصیصی می‌نهد، مثل تحصیلِ فصل و جنسِ خود را.

سوم قوایی افلاک که در عالمِ مشیّت‌اند تخصیصی دیگر به آن مُنضم می‌سازد مثل تعیینِ صنف در میان افرادِ نوع به خواصی که صنف به آن قایم باشد و اگر هر یکی را مثالی محسوس نصب کنیم گوئیم چون رأیی در مرآة نظر کند، سه نوع از تخصیصات با او جمع می‌شود. یکی آنکه صورتِ انسان رأیی صورتِ فرس و گاؤ نمی‌باشد بلکه ممتاز است از صورتِ عمرو و بکر نیز. گو، هر آینه را پیش روی او گذارند. دیگر آنکه مرآة محدّبه صورتِ

محدّبه می دهد و مِرآة مُقَعَّره صورت مقعّره. سوم آنکه صقالت و صدای آئینه هم در ظهورِ صورت تأثیر می دارد و نیز معلوم است که چون کسی عینکِ سرخ بر چشم خود گیرد، مرئی مخلوط به رنگِ سُرخ برآید و اگر عینکِ سبز است، مرئی مخلوط به رنگِ سبز ظاهر شود و اگر در سطحِ گنبدی شیشه‌های مختلفه الالوان نصب کنند در هر وقتی که عینِ شمس محاذی شیشه باشد شعاعِ او مخلوط به همان رنگ در جوفِ خانه درآید. بالجمله هر تجلّی صوری و معنوی را مثاری است که این صورتِ خاصّ از وی برآمده، عارف محقّق را کار با همان مثار است نه به آن صورتِ کاینه فاسده که در یک ساعت می جوشد و در ساعتِ دیگر فرو می نشیند و نزدیکِ صوفی محقّق تجلّی صوری چون می جوشد و باز فرو می نشیند مثار آن منکشف می گردد و تجلّی معنوی آنکه هم عنانِ اوست نیز معلوم می شود و چون تجلّی معنوی می جوشد و می نشیند مثار آن منکشف می گردد و تجلّی صوری که هم عنانِ اوست نیز معین می شود.

بعد تمهید این مقدمه باید دانست که حقیقتِ فعّاله فی العالم به مثل شمس فی کبد السماء ظاهر شد و از کُوه‌ای زهره شعاعِ او مخلوط با صورتِ وهمیه که تعبیر از آن کمالِ نزاهت و کمالِ صولت بر افرادِ بشر به وصفِ مؤدّه و لطف و احسان باشد، جلوه گر گشت و در ضمنِ آن آگاهیدند که این است اسم «الْمَلِکُ الْقُدّوس»^۱ و بر هر فردی که در فطرتِ خود قوّتِ زهره‌ای مسعود دارد این تجلّی معنوی می ریزند و او را با این تجلّی اُنسی و انجذابی می دهند و او را با این تجلّی التجایی و فنایی و فدایی روزی می کنند او در میانِ چشمانِ این شخص و از میانِ زبانِ او نور «الْمَلِکُ الْقُدّوس»^۲ بر می آید

۱- الحشر (۵۹)، آیه ۲۳؛ الجمعة (۶۲)، آیه ۱. ۲- الحشر (۵۹)، آیه ۲۳؛ الجمعة (۶۲)، آیه ۱.

مثلِ برآمدنِ آب از معدنِ خود به راهِ فواره - و اشاره کردند به آنکه فرشته مؤکل بر این ندا از جنودِ زُهره است که در ساعتِ محموده که تجلیِ اعظم بر عالم تافت و زُهره در آن ساعت در کمالِ سعادتِ خود بود، پیدا شد و این سرّ در جذرِ قلب او نهاده اند و وی این ندا هر صبحی می کند. زیرا که صبح وقت طلوع زهره است، از موافقِ عالم خواه پیش از طلوع آفتاب باشد (به قلیلی) یا بعد طلوع آن به قلیلی، بالجمله صولت این ندا وقت صبح است. این است بیان سرّ اعظم و لایِتأهل لمعرفته إِلَّا القلب، و عند هذا السرّ انتهى المراد کشفه فی هذه الساعة، والحمد لله تعالی أولاً و آخراً و ظاهراً و باطناً.

*

مکتوب ﴿ ۱۱۰ ﴾

ایضاً به جانبِ والدِ بزرگوار این خاکسار
شاه محمد عاشقِ پُرهلتی عَفِی عَنْهُ

حقایق و معارف آگاه سجّاده نشین اسلافِ کرام سلّمه الله و ابقاه و اِلٰی فوقِ الفوق رَقاه، از فقیر ولی الله عَفِی عَنْهُ بعد از سلام محبّت التزام مطالعه نمایند. الحمد لله علی العافیة و نسألُ الله الکریم أن یعافینا و یعافیکم فی جمیع الآفات لا سیمافی هذه الآفة العامة المظلمة من اختلاف افواج الملوك و تغیر الدُول چون موسمِ عرس رسیده است که بعد سالی ملاقات واقع می شود، دل تپان است که سببی نشود که در آمدنِ ایشان تأخیر گردد. والسلام.

*

مکتوب ﴿ ۱۱۱ ﴾

به جانب حضرت والد بزرگوار
شاه محمد عاشق پُهلّتی عَفی عنه

حقایق و معارف آگاه سجّاده نشین اسلاف کرام، از فقیر ولی الله عَفی عنه بعد از سلام مطالعه نمایند. الحمد لله علی العافیة و المسئول من فضله أن یُعافیکم واقعۀ عجیبه‌ای برخوردار عبدالرحمن که نوشته بودند، تعبیرش آن است آن حقایق آگاه شاید در حالت استیلاهی هیضه قلق طبیعی کرده باشند. همین قلق شما را رأیی در صورت وجدان عزیزالقدر مرحوم دیده و استحسانِ صبر در مثل این موطن از غیب مترشح شد در صورت نوشتن این فقیر. والسلام.

*

مکتوب ﴿ ۱۱۲ ﴾

به جانب
حافظ جارالله پنجابی رحمۃ الله علیه
(در وصایا)

بسم الله الرحمن الرحيم^۱

برادرم حافظ جارالله معلوم نمایند که چون در مدینه منوره به زیارت روضه شریفه رسیده شود، بهترین اوقات خود را که در آن جمعیت خاطر بیشتر باشد، مانند مابعد فجر تا به طلوع و مابعد عصر تا مغرب و مابین

۱- علاوه بر سورة التوبة (۹) در آغاز هر سورة (۱۱۳) و النمل (۲۷)، آیه ۳۰.

العشائین متوجّه قبر شریف باید شد، به صفتِ تضرّع و ابتهال و محبّت و قلق و انتظار، آنچه از آنجا بر قلبِ این شخص مترشح می شود بالکلیّه همّتِ خود را صرف باید نمود و در همین انتظارِ اوّل و در فهم و حفظ آنچه در دلِ خود یابد از احوالِ ثانیاً (باید بود). این انتظار و استعداد فیض را سامانی هست و آن اکثارِ طهارت و صلوات است بر حضرت سرورِ کاینات علیه الصلوات و التسلیمات، و قلّتِ کلام و قلّتِ صحبت با انام و محافظت بر نسبت باطنه، چون این سامان بهم آمد انتظارِ اوّل و فهم و حفظِ کیفیتِ مفاضه ثانیاً قریب الحصول گردید و چون در مکه معظمه رسیده شود به همین انتظار و استعداد و فهم و حفظ آنچه بر خاطر ریزد مقید باید بود. در این سفر مبارک جدّ بلیغ باید از سینه بر آورد که اوقات به بطالت نگذرد و ترتیبی که در شبانروز بر خود مقرر نموده اند فرو نباید گذاشت. و السّلام.

*

مکتوب ﴿ ۱۱۳ ﴾

به جانبِ

سید نجابت علی رحمته الله

ساکن بارهه

سیادت و نجابت دستگاه سید نجابت علی در حفظِ الهی بوده از جمیع آفات دینیّه و دنیویّه سلامت باشند. از فقیر ولی الله عفی عنه بعد از سلام مطالعه نمایند. در حدیث صحیح واقع شده که متقیّ شدن بر سنّت،

در زمانِ فتورِ دینِ اجرِ مضاعف دارد. همچنین باید دانست که بر سنتِ مقید بودن در آن بلاد که رسوم ایشان برخلافِ سنّه منعقد شده ناشی از قوّت بصیرت و کمالِ صبر است و مجاهدهٔ عظیمه می خواهد. لهذا مضاعفهٔ اجر این را نیز ثابت است، اگرچه در این زمان و در این بلاد آفتی عظیم افتاده است در دین، اما نسبتِ اهلِ تورّع بشارتِ مضاعفتِ اجر است به وجوه بسیار، این نکته را همیشه ملاحظه باید نمود و شکر الهی هر چه میسر آید از اعمالِ خیر باید نمود امید که به حکم «لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ»^۱ ترقّیاتِ بر روی کار آید.

*

مکتوب ﴿ ۱۱۴ ﴾

به جانبِ

یکی از امرای مجاهدین

أَحْسَنَ اللَّهُ تَعَالَى إِلَيْكُمْ وَ أَفَاضَ نِعْمَهُ عَلَيْكُمْ خدای تبارک و تعالی این علوّ مرتبه با مراتبِ دیگر سابقه و لاحقّه مبارک و میمون کناد و باعثِ عروجِ ملّتِ حقّه و کُبتِ کفار و مبتدعین گرداناد. فرد:
دیده را فایده آنست که دلبر ببندد ورنه ببند چه بود فایده بینایی را؟
نعمتِ حقیقی آن است که سببِ سعادتِ اُخرویّه باشد.

*

۱- ابراهیم (۱۴)، آیه ۷.

مکتوب ﴿ ۱۱۵ ﴾

به جانب والد بزرگوار

شاه محمد عاشق پُهلّتی عَفی عنه

حقایق و معارف آگاه سجّاده نشین اسلافِ کرام شیخ محمد عاشق سلّمه الله تعالی، از فقیر ولی الله عَفی عنه بعد از سلام محبّت التیام مطالعه نمایند. الحمد لله علی العافیة و المسئول من جنابه أن يُعافیکم عزم مقرر است که بعد گذشتن ماهی چون هوا قریب به اعتدال شود انتهاز فرصت کرده شود برای اتمام حُجّة الله البالغة و ترتیب الانتباه [الانتباه فی سلاسل اولیاء الله] و غیره. خدای تعالی این اُمّنیّه به ظهور آرد. حقایق احوال خیریت مآل ایشان ظاهراً و باطناً می رسد. حمد خدای تعالی بجا می آریم و سؤال استدامت عافیّت می نماییم و توقّع قوی داریم که آنچه از مواعید هنیّه ای جمیله ظاهر ساخته اند انجام فرمایند مع شیء زائد. و السلام و الاکرام.

*

مکتوب ﴿ ۱۱۶ ﴾

به جانب حضرت والد بزرگوار

شاه محمد عاشق پُهلّتی عَفی عنه

حقایق و معارف آگاه سجّاده نشین اسلافِ کرام محمد عاشق سلّمه الله تعالی، از فقیر ولی الله عَفی عنه بعد از سلام مطالعه نمایند. الحمد لله علی العافیة و المسئول من الله الکریم أن يُعافیکم آمدن جماعت از جانب مئو و

استفاضه کردن ایشان طریقه را، و ظهور اوایل احوال در ایشان نوشته بودند. حمد الهی بجا آورده شد و طلب استدامت بر آن و ترقی در آن نموده آمد. نظر دل بر دل طالب دوختن و تخیل نسبتی که مناسب طالب باشد مثل توحید محبت بعد از آن که خود را به آن رنگین کرده باشند خیلی نافع و مفید است. در وقت دعا و التجا این جماعت را در ضمن خود گرفتن و در آن التجا ساختن سبب انتقال معنی مناسب است. والسلام.

*

مکتوب ﴿ ۱۱۷ ﴾

ایضاً به جانب والد بزرگوار این خاکسار
شاه محمد عاشق پُهلتنی عَفی عنه

حقایق و معارف آگاه سجاده نشین اسلاف کرام شیخ محمد عاشق سلمه الله تعالی، از فقیر ولی الله عَفی عنه بعد از سلام مطالعه نمایند. الحمد لله علی العافیة و المسئول من الله الکریم أن يُعافیکم در دار دنیا بعض عارفین را به نسبت تجلی اعظم گدازی و نیازی می دهند و حالتی می بخشند که آنجا تعدد مُدرک و مُدرک از میان برخیزد. بعد از آن موضع استقرار او در طلسم الهی می نمایند و این ندا بر می دارند، و کانوا حیثما کنا وَ کنا حیثما کانوا بعد از آن که حجاب جسدِ ظلمانی از میان برخیزد اغلب که حالتی دیگر شگرف تر از این به ظهور رسد و به لسان حال گوید:

چیست از این خوبتر در همه آفاق کار

دوست رسد نزد دوست یار به نزدیک یار

آن همه اقوال بود این همه افعال
 آن همه گفتار بود این همه کردار
 و خدای تعالی از این حالتِ شگرف در سوره‌ای که او را به کلمه عظیم الشان
 «سُورَةُ أَنْزَلْنَاهَا وَفَرَضْنَاهَا وَأَنْزَلْنَا فِيهَا آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ»^۱، مَصْدَر ساخته است خبر
 داد که «اللَّهُ نُورُ السَّمُوتِ وَالْأَرْضِ مَثَلُ نُورِهِ»^۲، آی فی قلب العارف الکامل
 «كَمِشْكُوتٍ فِيهَا مِصْبَاحٌ»^۳ شکی نماند که همین را در ضمن این مثال ظاهر فرمود
 والحمد لله أولاً و آخراً.

*

مکتوب ﴿ ۱۱۸ ﴾

به جانب

شاه نورالله رحمه الله

(متضمن بشارتی عظیمه)

حقایق و معارف آگاه عزیزالقدر شاه نورالله نورّه الله تعالی، از فقیر ولی الله
 عُفِيَ عَنْهُ بعد از سلام محبّت التیام مطالعه نمایند. الحمد لله تعالی علی العافیة
 والمسئول من الله الکریم أن يُعافیکم آنچه وجدان او متحقق است آن است که
 اشتراک در اصل صفتی از صفات که مقتضی شاکلة انسان است کما قال عزّ
 من قائلٍ «قُلْ كُلٌّ يَعْمَلُ عَلَى شَاكِلَتِهِ»^۴ سبب میل با یک دیگر و موجب جذب و

۱- النور (۲۴)، آیه ۱.

۲- همان، آیه ۳۵.

۳- «كَمِشْكُوتٍ فِيهَا مِصْبَاحٌ»: النور (۲۴)، آیه ۳۵.

۴- «قُلْ كُلٌّ يَعْمَلُ عَلَى شَاكِلَتِهِ»: الاسراء/بنی اسرائیل (۱۷)، آیه ۸۴.

انجذاب می گردد. هر چند آن صفت مشترک قوی تر و مؤثرتر، جذب و انجذاب بیشتر. از این انجذاب فال می گیریم که در حظیره القدس إن شاء الله تعالی از تعب حرکت آسوده با یکدیگر تا ابد الآباد مجتمع باشیم.

و غنی بی متی قلبی فغنیت کما غنی و کنا حیثما کانوا و کانوا حیثما کنا

امروز بر همین نکته اکتفاء کنیم تا آنکه شرح آن روشن تر شود. والسلام.

*

مکتوب ﴿ ۱۱۹ ﴾

به جانب
شاه نورالله رحمه الله

متضمن بشارت

حقایق و معارف آگاه شاه نورالله نوره الله تعالی، از فقیر ولی الله عفی عنه بعد از سلام محبت التیام مطالعه نمایند. الحمد لله علی العافیة دل نگران اخبار ایشان می ماند و ایشان را به نوعی از علم حضوری با خود و با بعض اوصاف خود یافته می شود و این معنی مُغنی است از آن که تلفظ به دعای دیگر بکنیم. در حدیث آمده است که آنحضرت صلی الله علیه و سلم فرمود در باب حضرت مرتضی رحمه الله دعوتُ لک بمثلِ ما دعوتُ لنفسی و ما دعوتُ لنفسی إلا دعوتُ لک بمثلِ ما دعوتُ لنفسی غالب که این حدیث اشاره به مثل همین حالتی که تعبیر از آن به علم حضوری رفته است، باشد. بر همین حالت اکتفا باید کرد. والسلام و الاکرام.

*

مکتوب ﴿ ۱۲۰ ﴾

به جانب حضرت والد بزرگوار
شاه محمد عاشق پُهلّتی عُفی عنه

در بیان سِرّی از اسرار

حقایق و معارف آگاه سجّاده نشین اسلاف کرام شیخ محمد عاشق سلّمه الله تعالی، از فقیر ولی الله عُفی عنه بعد از سلام محبّت التیام مطالعه نمایند. الحمد لله تعالی علی العافیة والمسئول من جنابه الکریم إدامة العافیة و السّلامة لنا و لکم، در تدبیرات کلّیه که منبع آنها طبیعت کلّیه است، منقح شده که حوادث عظیمه هر چند به اسباب ارضیه و فلکیّه که علم طبیعیات و فلکیّات مُبین اوست واقع شود، تجلّی اعظم در آن حوادث سِرّی عظیم نفخ می فرماید تا همان حوادث بعینها عقوبت جمعی از اشقیا باشد و همان حوادث بعینها فتح دوره باشد و ختم دوره، طوفان نوح در علوم منزله بر انبیا عقوبت کفار بود و فتح دوره نوحیه و در علوم نجومیه مقتضی قران زحل با مشتری در بُرج ماهی و من هذا الباب یومنا و هذا سِرّ عظیم اکثر الناس عنه غافلون در علوم مُنزله بر انبیا علیهم الصّلوات و التسلیمات تاریخ حوادث مبین نمی شود بلکه ایشان صُور حوادث در ملاء اعلی مشاهده می فرمایند و آنجا وقتی معین نیست. و هذا سِرّ قوله صلی الله علیه و سلّم لو لم یبق من الدّنيا إلا یومٌ یطیل الله ذلک الیوم حتّی یخرج المهدی^۱. و السّلام و الاکرام.

✱

۱- لو لم یبق من الدّنيا إلا یومٌ یطیل الله ذلک الیوم حتّی یخرج المهدی (ترمذی).

مکتوب ﴿ ۱۲۱ ﴾

به جانبِ حضرت والد بزرگوار
شاه محمد عاشق پُہلتی عُفی عنہ
 در بشارت و تحسینِ معرفت معروضہ

حقایق و معارف آگاہ عزیزالقدر شیخ محمد عاشق سلمہ اللہ تعالیٰ،
 از فقیر ولی اللہ عُفی عنہ بعد از سلام محبت التیام مطالعہ نمایند.
 الحمد للہ علی العافیۃ والمسئول من کرمہ الکریم أن یفعل بنا و بکم دائماً ابداً
 ما هو له اهل فانه رؤف رحیم بعد انتظاری سه قطعہ کتابت نزدیک بهم رسیدند
 و حقیقت مرقومہ روشن گشت. ظهور رحمتِ الہی در حفظ از افواجِ روہیلہ و
 تسخیر قلوبِ ایشان تا برخلاف آنچه در نظر بود پدید آمد. مبارک باشد و
 خدای تعالی بر ہمین اسلوب معاملہ فرماید ابداً سرمداً.

وَ إِذَا السَّعَادَةُ لَأَحْظَتَكَ عُيُونُهَا نَمُ فَالْمَخَافُ كُلُّهُنَّ أَمَانُ

وَ اصْطَدَّ بِهَا الْعَنْقَاءُ فَهِيَ حِبَالَةٌ وَ اقْتَدَّ بِهَا الْجُوزَاءُ فَهِيَ عَنَانُ

معرفتی جلیلہ کہ در بابِ تمثیل احوالِ شخص به حور و جنات، باز تعین
 حور به ہیئتِ صلوة و جنّت الکثیر بصوم و علی هذا القیاس نوشتہ بودند
 سخت خوش وقت ساخت. در کتاب الخیر الکثیر این فصل را تأمل نمایند.
 اما اینجا نکتہ ای بنویسم. طلسم الہی کہ شرح آن مکرّر از زبانِ فقیر شنیدہ
 باشند اصلِ جنّت است بہ منزله ہیولی و نسمة متعلقہ بہ دامنِ ہر حجر بُہت
 مخصّص مَثُوباتِ اوست و شعبہ ای از شعباتِ این نسمة بہ همان صورت کہ
 او را اولاً در نسمة و ثانیاً در نامہ اعمال ثابت شدہ است موجبِ ظهورِ مَثُوباتِ

هر عملی به صورت خاصه اوست. خواه این نمایشها در مثال صرف باشد،
خواه در عالم متوسط بین الشهادة و المثال. والسلام.

*

مکتوب ﴿ ۱۲۲ ﴾

ایضاً به جانب حضرت والد بزرگوار
شاه محمد عاشق پهلّتی عفی عنه

در بیان سرّ قصّه گویی حضرت شیخ ابوسعید بن أبی الخیر رحمته الله
رباعی را به جایی تعویذ بیماری

حقایق و معارف آگاه سجّاده نشین اسلاف کرام شیخ محمد عاشق سلمه الله
تعالی، از فقیر ولی الله عفی عنه بعد از سلام محبّت التیام مطالعه نمایند.
الحمد لله على العافیة و نسأل من الله تعالى أن یعافیکم و یعافینا فیما یأتی من الزمان از
فوائد وقت نکته است که خالی از تعمق نظر نباشد. در نفحات الانس (مؤلفه
مولانا عبدالرحمن جامی رحمته الله) مذکور است که شخصی از اصحاب شیخ
ابوسعید بن أبی الخیر بیمار شد. شیخ دوات و قلم و پاره کاغذ طلبید. بر آن
کاغذ املا فرمود:

حوران به نظاره نگارم صف زد رضوان ز تعجب کف خود بر کف زد
یک خال سیه بر آن رخان مطّرف زد ابدال ز بیم، چنگ در مصحف زد
آن را بر بیمار بیستند. در حال صحت یافت. بر سر این حرف آمدم که
مضمون این رباعی چیست و علاقه در این رباعی و در شفا یافتن مریض
چه بود؟

حضرت خواجه عُبیدالله احرار قُدس سرّه در این باب رساله علیحده نوشته‌اند. حاصل این رساله آن که حال ارواح بنی آدم متفاوت واقع است. جمعی به سبب تعلّق ابدان از مقتضی تجرد که میل است به مبدأ محجوب مطلق شدند انبیا و اولیا هر چند سعی کردند ایشان را حال تجرد یاد نیامد و طایفه‌ای دیگر اگرچه فراموش کرده بودند لیکن چون انبیا و اولیا ایشان را یاد دادند حال پیشین به یاد ایشان آمد، گویا هرگز فراموش نکرده بودند. این طایفه آتش محبّت در دل دارند این جماعه را چون در وقت بیماری و زحمت اگر کسی موت و حالت تجرد به یاد دهد در حال ایشان را سروری حاصل شود و از یافت سرور خفتی در امراض ایشان پدید آید. چون این مقدمه مُبین شد، حالا باید دانست که این رباعی وصف روح انسانی است (تیمارداران و عزیزان معبراند) و حوران جماعه‌ای از حور، ملایکه که در حال مردن بر سر بیمار حاضر می‌شوند و رضوان عقل است که دربان و پاسبان بهشت دل است، و خال سیه مذلت و خواری و انکساری است که در وقت مردن ظاهر می‌شود و یا مراد از خال فقر حقیقی است که روح را در حال مشاهده می‌گردد و ابدال قوای نفسانی است که تبدّل و تغیر از لوازم ایشان است و مصحف حقیقت انسانیّه است که نسخه‌ای جامع و مظهر کل است و چنگ زدن در مصحف عبارت از آویختن ایشان است در روح نزدیک اطلاع ایشان بر انحطاط رتبه خویش و علوّ رتبه روح، به این تقریر واضح شد که در این رباعی تذکیر حال تجرد نفس و جمال اوست و آن مُحبّ خدا را سروری و انبساطی می‌دهد و این موجب رفع مرضی می‌تواند شد. فقیر چون این معنی را خواند قلق خاطر بر نه خاست به چند وجه، یکی آنکه اگر وجود خفّ محبّ طالب را نزدیک فهم این رباعی به این نوع که

گفته شد مسلّم داریم اینجا خواندن و فهم نمودن نیست، بر گلوی یا عضد بستن است و از کجا که این عزیز طالب محبّ بود و همین معنی فهم نمود. دیگر آنکه لفظ جمع در قول شیخ بر آن رخان مطرّف زد دلالت می کند که رخ این روح مراد نیست بلکه رخان حور. بالجمله این فقیر را در معنی این رباعی و علاقه دروی و در شفا یافتن نکته به خاطر ریخته اند. آن نکته را نیز به گوشه ای خاطر باید گذاشت. اقول مستعیناً بفضل الله تعالی.

عارف را نزدیک تصرف در عالم، رجوعی می باشد به جانب اثری که از حقیقة الحقائق در بعضی لطایف او مستقر شده است و از آنجا در جمیع لطایف نفس شعثان او منتشر گشته، و عارفین با یکدیگر مختلف اند در صفت رجوع، رجوع بعضی به وجه ابتهاج و ناز است به آن نسبت که ما از آن به اثر حقیقة الحقائق تعبیر کرده ایم و رجوع بعضی آخر به وجه تضرّع و عجز و نیایش. این عارف عزیزالقدر (شیخ ابوسعید بن ابی الخیر) را غالباً رجوع به جانب حقیقت خود به وصف ابتهاج بوده است. چنانچه اکثر اشعار فخریه ایشان بر این معنی دلالت می کنند.

و نیز عارفین مختلف اند در آن که اثر حقیقة الحقائق در کدام لطیفه از لطایف ایشان مستقر شده. جمعی را محلّ استقرار ایشان قلب است و جمعی را روح و برخی را سرّ و این عارف عزیزالقدر را در سویدای روح و سرّ رفتگی و اضمحلالی حاصل شده بود به نسبت تجلّی اعظم، چون خواست که در عالم تصرّف فرماید به وصف رفع مرض و تغیر طبیعت اولاً رجوع فرمود به آن صورة الهی که در سویدای روح و سرّ او حاصل بود به آن حقیقت ابتهاجی اظهار فرمود. چون آن ابتهاج پیدا شد تصرفی فرمود در امر مطلوب و صورتی که در خارج، شارح آن تصرف باشد، بستن همین

شعر ابتهاجی بود در گلوی مریض در این ابتهاج. می فرماید که حسنِ عالم ملکوت به نسبت این نقطه‌ای شعثانیّه که سعد السعود و مفتاح خزائن الجود است، اعتدادی ندارد و حور برای مشاهده آن حُسن، نزدیک است که صف زند مثل صف زدن عوام وقت بر آمدن مُلوک در غایت اُبّهت خویش و همچنین رضوان را تعجّب درگرفت و حکم به سواد و نقصان نمود بر مستحسناتِ عالم ملکوت و از این حکم به نقصان تعبیر رفته است به خالِ سیاه بر رخ زدن.

در عرف ابدال اطلاق کرده می شود بر صاحب‌دلی که از عوام به کثرت صلوة و صیام و انواع عبادات ممتاز نباشد، شغل کُلی او به اسرارِ قلبیه بُود. می فرماید ابدال که از تصرفات و تأثیراتِ خود ادعای تمام داشت عاجز شد، و در رنگِ سایر عامه‌ای مسلمین گشته به قرأه مصحف مشغول شد. والسلام.

*

مکتوب ﴿ ۱۲۳ ﴾

ایضاً به جانبِ حضرت والد بزرگوار
شاه محمد عاشق پُهلّتی عَفی عَنْهُ

در بیان مراتب عافیت

حقایق و معارف آگاه عزیزالقدر سجّاده نشین اسلافِ کرام شیخ محمد عاشق سلّمه الله تعالی، از فقیر ولی الله عَفی عَنْهُ مطالعه نمایند. الحمد لله علی نعمائه و نسأل الله العظیم مثلها ثانی الحال لنا و لکم اعتکاف اربعین به صحتِ ظاهر و

باطن تمام شد. در حدیثِ مستفیض است سَلُوا اللَّهَ الْعَافِيَةَ، عَافِيَتِ جَامِع است حفظ را از جمیع آفات دنیوی و دینی و اگر عافیت را بر عافیت مزاج نوعی فرود آریم، کمالاتِ شرعیّه را شامل باشد و اگر بر عافیتِ مزاج خاصّ شخص که در مرتبه اعیان یا ارواح یا مثال معین گشته فرود آریم، شامل جمیع احوال خاصّه و مقامات متشابهه باشد شخص خواهد بود و اگر بر عافیتِ سلامتِ صورّه مکتسبه‌ای الهیه که خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ^۱ فرود آریم جمیع تخلّق به اخلاق الله را شامل خواهد بود. بالجمله کلمه است جامع. والسلام.

*

مکتوب ﴿ ۱۲۴ ﴾

به جانبِ حضرت والد بزرگوار این خاکسار
شاه محمد عاشق پُهلّتی عَفَى عَنْهُ
 در تحسینِ معارف معروضه و جواب سؤال

حقایق و معارف آگاه عزیزالقدر سجّاده نشین اسلافِ کرام شیخ محمد عاشق سلّمه الله تعالی، از فقیر ولی الله عَفَى عَنْهُ بعد از سلام مطالعه نمایند. الحمد لله علی العافیة والمسئول من جنابه لکم و لجمیع الاحباب أن يُعافیکم و إیّاهم باوجود شدّت باران در عمارات این جانب عافیت گذشت الا قدری که عموم حکم نشاء را لازم است از افتادن بعض دیوارها و چکیدن بعض سقوف و آن به نسبت اکثر آنچه در شهر واقع شد سلامت بارده بوده است.

۱- در صحیح بخاری آمده: «أَنَّ اللَّهَ خَلَقَ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ».

فالحمد لله على جميع نعمه آنچه نوشته بودند از قیام اهل قریه به قرأه قرآن و سایر طاعت و تراویح خواندن سعادتمند برخوردار محمد فائق در رمضان و خواندن شرح ملا و قال اقول مسرور ساخت، شکر الهی ادا کرده شد. اللهم زد فزدا ثم زد.

در دو روز تعطیل ترجمه برخوردار را می باید تعلیم کرد، اما قدری که احاطه تواند کرد و به ملال نکشد.

معارف مرقومه در شرح حدیث من عادى لي ولياً مرة بعد أخرى مطالعه افتاد و هر بار لذتی دیگر گرفته شد. خدای تعالی افاضه علوم حق دائم دارد. به حقیقت علوم شما علوم لدنی است که منشعب از وراثت انبیاست. فالحمد لله حمداً كثيراً طيباً مباركاً فيه.

در قصه ای حضرت ابراهیم علی نبینا و علیه الصلوٰة و السلام (است که) فرمود حسبي من سؤالي علمه بحالي سؤال تقریر نموده بودند. یعنی مقام نبوت مقتضی سؤال و اطراح و الحاح در آن است از مثل این معنی عظیم از ایشان چرا ترک سؤال واقع شد. لهذا نوشته می شود که آنچه پیش اهل علم به قصص انبیا منقح شده است، آن است که انداختن در نار حضرت ابراهیم علی السلام را پیش از بعثت بوده است. فلا سؤال و لا اشکال لیکن اینجا نکته ای باید دانست که انبیا علیهم السلام با وجود کمال و وسعت علم و جمع بین علمی الوحدة و الکثرة در دو موضع ترک سؤال می کنند. یکی چون تولی الهی را می بینند که سرایت کرد. فراست صادقانه ای ایشان بالجزم حکم کند که آن امر البتّه واقع خواهد شد در این مقام سؤال ترک می کنند. در غزوه بدر آنحضرت صلی الله علیه و سلم در سؤال فتح الحاح تمام کردند و حضرت ابوبکر صدیق رضی الله عنه از پس پشت آمده آنحضرت را در بغل گرفتند و گفتند

حسبك يا رسول الله آنحضرت صلی الله علیه و سلم همین که این کلمه از صدیق رضی الله عنه شنیدند از خیمه جست کنان برآمدند و می خواندند «سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ»^۱ و تأویل این حدیث آن است که صدیق این نکته از غیب تلقی فرمود که دعا قبول شد و تولیة الهیة به ظهور رسید و قلب صدیق در این تلقی پیش قدمی کرد بر قوۃ علمیه ای آنحضرت صلی الله علیه و سلم. چون از استغراق دعا افاق یافتند از ناصیه ای صدیق قصه ای قبول دعا و ظهور تولیت خواندند و سؤال را ترک نمودند.

موضع دیگر آنکه، چون مصیبتی مقرر و محتوم شد و در شهادت فرود آمده در این وقت دعا ترک می کنند و رضا و تسلیم را کار می فرمایند. در این دو موضع ترک سؤال از سنن مرسلین است چنانکه در دیگر مواضع سؤال از سنن ایشان است. و السلام.

*

مکتوب ﴿ ۱۲۵ ﴾

به جانب والد بزرگوار

شاه محمد عاشق پُهلّتی عَفی عَنْهُ

حقایق و معارف آگاه سجداده نشین اسلاف کرام شیخ محمد عاشق، از فقیر ولی الله عَفی عَنْهُ بعد از سلام مطالعه نمایند. خط بهجت نمط ایشان (که در آن) معرفت فخیمه در حدیث من عادی لی ولیاً نوشته بودند به غایت

خوشی داد. إن شاء الله بعد رمضان جواب مفصل او خواهد رسید. در ایام اعتکاف مسوده شرح حزب البحر کرده شد. بعد اعتکاف مبیض شده خواهد رسید و به حقیقت آن کلام دستوری عظیم است برای آنکه اگر کلام عارفی که لسان غیب را ترجمان شده می گوید چه قسم باید فهمید و چه طور شرح باید کرد.

سعدالدین سخت هزال دارد. اطباء همه می گویند که حمی دق یا بس ساذج ندارد. هزال او به سبب کثرت استفراغات است. انواع تدبیر کرده می شود فی الجمله منفعتی ظاهر شده. چون اعضاء و عظام او را می بینم همین آیت می خوانم «أَنْتَ يُخَيِّ هَذِهِ اللَّهُ بَعْدَ مَوْتِهَا»^۱ والدۀ او هم کسل می داشت. از این جهت هر چند خواستم که در ایام عرس برسم و به دیدن ایشان دمی بیاسایم، میسر نشد. امیدوارم که من بعد به خوشی و عدم تشویش خاطر دیدن ایشان میسر آید. والسلام.

*

مکتوب ﴿ ۱۲۶ ﴾

ایضاً به جانب حضرت ایشان
شاه محمد عاشق پهلوی عُفی عنه

حقایق و معارف آگاه عزیزالقدر سجاده نشین اسلاف کرام شیخ محمد عاشق سلمه الله تعالی، از فقیر ولی الله عُفی عنه بعد از سلام مطالعه نمایند.

الحمد لله على العافية والمسئول من فضله تعالى أن يَشمَلنا دائماً في العفو والعافية
حقيقتِ اعتكاف کردن ایشان در این اربعین معلوم شد. خدای تعالی برکات
زاید از وصف کرامت کناد. والسلام.

*

مکتوب ﴿ ۱۲۷ ﴾

ایضاً به جانب ایشان

شاه محمد عاشق پُهلّتی عَفَى عَنْهُ

حقایق و معارف آگاه سجّاده نشین اسلافِ کرام شیخ محمد عاشق سلّمه الله
تعالی، از فقیر ولی الله عَفَى عَنْهُ بعد از سلام محبّت التیام مطالعه نمایند.
الحمد لله على نعمائه، اعتكاف اربعین این فقیر را به صحت ظاهر و باطن گذشت.
مسوّدات شرح حزب البحر (هوامع) بر تختها به طریق رمز و اشاره شده بود.
آن همه را بر کاغذ بین الاجمال و التفصیل نوشته می شود. ظاهر آن است که
پنج گُرّاسه ای هشت ورقی باشد. بعد از آن که محمد امین مبیض سازند،
فرستاده خواهد شد. ظاهراً به این نوع شرح او به خاطر کسی نرسیده باشد.
زیرا که تجلّی (که) در قبله ای همّت شیخ است و نسبتی که شیخ دارد و
مراتب دیگر دقیق مبین شده. آن حقایق و معارف آگاه را اعتكاف اربعین
مبارک باشد و برکات آن شاملِ جمیع ایام گردد. بعون الله و حسن توفیقه.

*

مکتوب ﴿ ۱۲۸ ﴾

به جانب حضرت والد
شاه محمد عاشق پهلّتی عفی عنه

حقایق و معارف آگاه عزیزالقدر سجّاده نشین اسلاف کرام شیخ محمد
عاشق سلّمه الله تعالی، از فقیر ولی الله عفی عنه بعد از سلام محبت التیام
مطالعه نمایند.

سبب عدم تحریر جواب رقعه اولی عدم فراغ از جائی و ذاهب.
هر چند دل می جوشید تسویف کرده می آمد و سبب عدم تحریر جواب
ثانیّه نایافت قاصد، بالجمله در میان شما و این فقیر ربطی است ازلی
و ابدی زبان از بیان آن قاصر است، مگر این مصرعه فی الجمله شرح آن
کند:

جان شیرین منی بلکه ز جان شیرین تر

توقع من به ذات شما آن است که بر اولاد من اشفق باشید، از اولاد خویش
و اگر کفالت فرزندان من کنید، بهتر از من کنید. «الحمد لله» به ایمان شهودی
شناخته شد که فقر، فخر است و قابض و باسط محض قدرت و جوییه است،
خواه در دلق فقر خواه در لباس دنیا، این حکایت خود به خاطر تشویش
نمی دهد. والسلام.

مکتوب ﴿ ۱۲۹ ﴾

به جانب

حضرت شاه اهل الله رحمته

برادر خورد حضرت ایشان

حقایق و معارف آگاه برادرم شاه اهل الله سلمه الله تعالی، از فقیر ولی الله عفی عنه بعد از سلام مطالعه نمایند که خبر جانکاه واقعه ای طفل رسید، خاطر به غایت زیر و زبر شد. بی شبه الم عظیم به خاطر رسیده باشد. اما وقت امتحان است إِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولَى.

وقت شدت موجد هزار بار خواندن لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ
کیمیائست عجیب التأثير. و السلام.

*

مکتوب ﴿ ۱۳۰ ﴾

به جانب

سید محمد غوث پیشاوری رحمته

سیادت منقبت، عوالی مرتبت، جامع فضایل صوری و معنوی، حامل کمالات و هبی و کسبی:

هر دو عالم قیمت خود کرده ای نرخ بالا کن که ارزانی هنوز
سیدنا و مولانا السید محمد غوث سلمه الله تعالی و ابقاه و متع المسلمین بصحبته
و لقیاه، از فقیر ولی الله عفی عنه، بعد اهدای سلام محبت التیام ملتزم آنکه
بر رای مهر انجلایی واضح است که معتقد جمهور اهل الله جمع توکل

با سبب است. در این پاره زمان که امواج فتن از هر جانب در تلاطم است، هر چند احاطه‌ای قدح نظر کرده شد سببی بهتر از این صورت نیست که به آن مظهر رحمت الهی کلمه‌ای چند نوشته شد. تا هر چه از آنها مقدور باشد سعی موفوره در آن مصروف گردد تا وعده من فرج عن مسلم کربة من کرب الدنيا فرج الله عنه کربة من الآخرة، راست آید.

کلمه نافع پیش سلطان عصر در احسان با جمهور خلق الله اول حاله و عمل کردن «قال اما من ظلم فسوف نعذبه ثم يرد الى ربه فيعذبه عذاباً نكراً ○ واما من امن وعمل صالحاً فله جزاء الحسنى»^۱. بعد تفتیش امر احسان با مردمی غریبی که مساسی ندارد با ظلمه و اعوان ایشان نیستند یا احسان با طایفه‌ای که خدام علم اند هذا - «ان الله يحب المحسنين»^۲.

*

مکتوب ﴿ ۱۳۱ ﴾

به جانب

مولانا شیخ عمر پیشاوری رحمۃ الله علیه

بر رأی مهر انجلائی قدوة الانام مربی السالکین مولانا الشیخ عمر متع الله المسلمین ببقائه از فقیر ولی الله عفی عنه، بعد رفع سلام محبت التیام واضح آنکه چون اوصاف حمیده و کمالات ظاهر و باطن آن عظیم القدر مره بعد آخری این فقیر را استماع افتاد، دل را انجذابی و خاطر را کششی به آن جانب حاصل شد:

۱- الکهف (۱۸)، آیه ۸-۸۷.

۲- «ان الله يحب المحسنين»: البقرة (۲)، آیه ۱۹۵؛ المائدة (۵)، آیه ۱۳.

وَالْأُذُنُ تَعْشِقُ قَبْلَ الْعَيْنِ أَحْيَانًا

خواست که به حدیث شریف إِذَا أَحَبَّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُعَلِّمِهِ إِيَّاهُ امتثال نماید و طریقه‌ای مکاتبه که نِصْفُ الْمُلَاقَاتِ است مسلوک دارد. شک نیست که اجتماع دو روح در عرصه‌ای وجود خارجی با اشتراک در بعضی اوصاف مؤثرتر خواهد بود از اجتماع حسی با اختلاف در آن اوصاف، فی الحدیث الشریف الْأَرْوَاحُ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا اِئْتَلَفَ وَمَا تَنَاکَرَ مِنْهَا اِخْتَلَفَ. شاعری گفته:

مصاحبت چه ضرور است آشنایی را

هنوز بادِ یمنِ محوِ نکبتِ غریبست

توقع که از معارفِ خاصه که در تقاسیم رحمت نصیب ایشان گشته چیزی به قدر اتساعِ وقت و اقتضای حال بنویسند که قضای حق و دادِ روحانی همان تواند بود. و السلام.

*

مکتوب ﴿ ۱۳۲ ﴾

به جانب

مولوی میان داد رحمته الله

فضایل اکتساب مولوی میان داد در حفظ الهی باشند.

مدتی شد که رقیمه که مُخبر از احوال ایشان باشد نخوانده‌ایم. خصوصاً در این حیص بیص خاطر به غایت متردد شد که چه نوع گذشته باشد. احوالِ خود مفصل برنگارند. ملاقات کرده‌اند یا نه، و اگر آن جماعه قصدِ این جانب داشته باشد، تدبیری باید ساخت که این غربا که با هیچ کس

معاملت ندارند زیر سطوتِ «إِنَّ الْمُلُوكَ إِذَا دَخَلُوا قَرْيَةً أَفْسَدُوهَا وَجَعَلُوا أَعِزَّةَ أَهْلِهَا أَذِلَّةً»^۱.

در نیایند و این تدبیر به وجهی باید ساخت که در اولِ دار و گیر بکار آید اگر مُهلّتی می شود تدبیرها نتوان کرد. از دوستانِ مُلا شیر محمد و مُلا امان الله کسی در این جماعت هست یا نیست، آگاهی دهند. والسلام.

*

مکتوب ﴿ ۱۳۳ ﴾

به جانبِ حضرت والد
شاه محمد عاشق پُهلّتی عُفی عنه

حقایق و معارف آگاه سجّاده نشین اسلافِ کرام شیخ محمد عاشق سلمه الله تعالی، از فقیر ولی الله عُفی عنه بعد از سلام محبّت مشام مطالعه نمایند. الحمد لله على العافية والمسئول من فضله العافية المجللة لنا ولكم ابدأ سرمداً. ظهور آثار تولیت الهیّه در دفع ضرر اعداء و وکربودن برکات احیا و اموات را به آن حقایق و معارف آگاه مبارک و میمون باشد:

وَإِذَا السَّعَادَةُ لَأَحْظَتُكَ عُيُونُهَا نَمَّ فَالْمَخَافُ كُلُّهُنَّ أَمَان

تولّد فرزندِ برخوردار عبدالرحمن مبارک باشد. به خاطرِ فقیر می رسد که محمد نعمان نامش کنند. فقیرزاده ها و اهل خانه مبارکباد می رسانند. والسلام والاكرام.

*

۱- النمل (۲۷)، آیه ۳۴.

مکتوب ﴿ ۱۳۴ ﴾

به جانب حضرت والد

شاه محمد عاشق پُهلّتی عَفی عنه

حقایق و معارف آگاه سجّاده نشین اسلاف کرام شیخ محمد عاشق سلّمه الله تعالی، از فقیر ولی الله عَفی عنه بعد از سلام محبّت مشام مطالعه نمایند. الحمد لله علی العافیة والسلامة والمسئول من الکریم أن یُعافیکم من جمیع المکروهات. سعد الدّین هر چند بالفعل مرضی ندارد اما نزار و ضعیف است. برای قوّت او دعا باید کرد. حقیقت گسائین مخذول معلوم شد. در باب حفظ از ضرر وی دعاها کرده خواهد شد.

مبیّض شرح حزب البحر که به هوامع مسمّی شده شروع گشته. این شاء الله بعد تبیّض و مقابله مطالعه خواهند کرد. علمی شریف است که فیض الهی داده. والسلام.

*

مکتوب ﴿ ۱۳۵ ﴾

به جانب

شیخ محمد قطب روهتکی رحمته الله

در ارشاد بعضی قواعد سلوک

عزیز القدر برادر شیخ محمد قطب سلّمه الله تعالی، از این فقیر سلام محبّت التزام مطالعه نمایند. الحمد لله علی العافیة. بعد مدّت دراز خطّ ایشان رسید.

حقیقت مندرجه معلوم گردید. برای دفع تشویش و تأکید عزیمت تدبیری هست و آن آن است که سالک در وقت فراغ و خلوت غسل کند و جامه‌ای سفید پوشد و دو رکعت نماز گذارد و استغفار - و بعد از آن صورت مبارک آنحضرت صلی الله علیه و سلم پیش خود مستحضر سازد و بیعت مجدد نماید و عهد از سر نو بندد و در همان مجلس سبق باطنی که نفی اثبات است بسیار گوید خواه بجهر باشد خواه خفیه. این تدبیر در حق مردم بسیار نافع است. حضرت نظام الدین اولیا رحمه الله در هر چند روز با خرقة پیر خود حضرت فریدالدین گنج شکر رحمه الله بیعت مجدد می کردند. علاقه محبتی که با شما داریم گسستنی نیست بلکه إن شاء الله تعالی در آن دیار زیاده‌تر از دار دنیا باشد. والسلام.

*

مکتوب ﴿ ۱۳۶ ﴾

به جانب حضرت والد بزرگوار
شاه محمد عاشق پهلوی عفی عنه
 در تأویل کلام بعض مشایخ

حقایق و معارف آگاه سجاده نشین اسلاف کرام شیخ محمد عاشق سلمه الله تعالی، بعد از سلام محبت مشام مطالعه نمایند. قال بعض المشایخ ریاء الصدیقین خیر من إخلاص التّیّیدین. تأویل این کلمه آن است که عزیز که در زبان و دل وی تفرقه است گاهی طاعتی بجا می آرد برای آنکه مردمان آن را از وی ببینند و بدانند تا به عمل آن موفق شوند و این معنی را به مشاکله ریا گفته شد و

گاهی اصلِ وقتِ وی تقاضا می نماید که بر وفقِ لطیفه‌ای کامنه کار بکند و چون به حسبِ محافظتِ آدابِ شریعت بعضِ اعمالِ جوارح می کند آن قدر حلاوت نمی یابد که اصحابِ لطیفه و جوارح یابند و این نیز شبه به ریاست.

*

مکتوب ﴿ ۱۳۷ ﴾

به جانبِ حضرت والد بزرگوار

شاه محمد عاشق پهلوی عُفی عنه

در تحقیق فایده‌ای حقیقتِ اعمالِ خیر عموماً و احیای علوم خصوصاً

حقایق و معارف آگاه سجداده نشین اسلافِ کرام عزیزالقدر شیخ محمد عاشق سلمه الله تعالی، از این فقیر بعد از سلام محبت مشام مطالعه نمایند. الحمد لله علی العافیة و المسئول من جنابه الکریم أن یدیمها لنا و لکم.

مکتوب بهجت اسلوب مُخبر به سلامتِ حال و قیامِ لیالی رمضان به قرأه قرآن در مساجد ثلثه و اشتغالِ ناس به تلاوة و سایر انواع عبادت در ماه مبارک به واسطه‌ای ایشان معلوم شد. جزاکم الله خیراً و جعل کلمة باقیة فی عقبکم و الحمد لله علی نعمه و الشکر علی أن وفقکم و اصحابکم لعبادته.

نکته‌ای دقیقه مناسب مقام بفهمند. هر یکی از اعمالِ خیر تأثیری دارد در تهیه‌ای فرورفتن در نورِ عرش و این امری است جامع که همه انواع اعمالِ مقرب را شامل باشد. بعد از آن هر عملی خصوصیتی دارد و هر یک اثری دارد در تهذیبِ نفس، و هر یک نزدیک فرورفتن رنگی دارد. صوفیه چون آن الوان و آثار دیدند متحیر شدند در تفصیلِ آن اعمالِ خیر و نسبتها که گویا لُبِّ آن اعمال است که کدام یک را از اینها افضل گویند و اوقات

خود را به آن مشغول سازند:

و لِلنَّاسِ فِيمَا يَعَشِقُونَ مَذَاهِبَ

و آنچه فقیر دریافته است آن است که احیای علوم دین و قیام به حفظ در روایت آن به نیابت حضرت پیغامبر علیه الصلوات و التسلیمات به شرط المعبر من خلوص النیة و غیره، کم از قطبیت ارشاد نیست. قطبیت ارشاد و احیای علوم دین یکی است. نزدیک فرورفتن به آن نور عرش و متلاشی گشتن در آن و رنگ خودی خود یافتن و از خود گم شدن و هر لفظی که این معنی را ادا نماید:

عِبَارَاتُنَا شَتَّى وَ حُسْنُكَ وَاحِدٌ وَ كُلُّ إِلَى ذَاكَ الْجَمَالِ يُشِيرُ

یاران پردگی نشناخته و بی پرده به مقصد راه نیافته علم ظاهر و باطن را مفترق ساختند و در تفصیل هر یکی سخن گفته‌اند. و السلام.

*

مکتوب ﴿ ۱۳۸ ﴾

به جانب

شاه محمد عاشق پهلوی عَفَى عَنْهُ

حقایق و معارف آگاه سجاده نشین اسلاف کرام سلمه الله تعالی، از فقیر ولی الله عَفَى عَنْهُ بعد از سلام محبت التزام مطالعه نمایند. الحمد لله تعالی علی العافیة والمسئول من جنابه الکریم ادامتها لنا و لکم. سیوطی و ایشان از دست شیخ کمال الدین المعروف به ابن امام الکاملیة و ایشان از شیخ القراء و المحدثین شیخ ابوالخیر محمد بن محمد الجزری و ایشان از شیخ عمر بن حسن المراغی و ایشان از دست شیخ ابراهیم فاروقی و ایشان از دست

قدوة العارفين شيخ محي الدين محمد بن عربي و ايشان از دست شيخ يونس هاشمي و ايشان از دست حضرت غوث الثقلين سيدى شاه محي الدين عبدالقادر جيلانى.

از نوافل دو رکعت نماز اشراق نزديک بلند شدن آفتاب قدر یک نيزه، و چار رکعت ضحی و چهار رکعت صلوة زوال وقتِ ظهر، و بعد مغرب شش رکعت به سه سلام صلوة الاوابين و تهجد هشت رکعت، اگر وتر اول شب خوانده باشند و الا يازده رکعت. اگر سورة يس تقسيم کرده خوانده شود بهتر و الا هر چه میسر شود.

و از روزه نفل، ايام بيض سيزدهم و چهاردهم و پانزدهم هر ماه و از ادعيه ماثوره چهار وظیفه. اول بعد نماز پنجگانه استغفرالله سه بار، اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَ مِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْاِكْرَامِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ حْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ «لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَ هُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ»^۱، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ لَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَ لَهُ الْفَضْلُ وَ لَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ^۲، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ «مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَ لَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ»^۳، اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَ لَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَ لَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ^۴، «سبحان الله» سى و سه بار، «الحمد لله» سى و سه بار، «الله اكبر»^۵ سى و چهار بار «آية الكرسي» و «معوذتين».

وظیفه دوم و سوم، وقت صبح خواه قبل نماز فجر خواه بعد از آن، و وقت مغرب پیش از نماز مغرب. اگر پیش از نماز مغرب میسر نشود متصل نماز.

۱- «لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَ هُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ»: التغابن (۶۴)، آیه ۱.

۲- لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ لَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَ لَهُ الْفَضْلُ وَ لَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ (أبوداؤد).

۳- «مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَ لَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ»: المؤمن/الغافر (۴۰)، آیه ۱۴.

۴- اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَ لَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَ لَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ (بخاری).

۵- التوبة (۹)، آیه ۷۲؛ العنكبوت (۲۹)، آیه ۴۵؛ المؤمن/الغافر (۴۰)، آیه ۱۰.

در این ایام قصد مطلق شده که بعض معارف متعلقه بتدلی کل و فنا در آن و بعض هیاکل کلیّه آن لاسیما آنچه از آن باب در ایام اعتکاف ظاهر شد به منصّه بیان درآید و دو سه ورقی مسود شد. اگر عنایت الهی شامل حال می شود به انجام رسد. ولی اگر تکلف را کار نفرماییم کسی است که تولی الهی شامل حال او شود. از این نکته دانسته شد که حقیقت ولایت کارساز بودن حقیقت تدلی اعظم است این شخص را در جمیع احوال، دیگر احوالی که بر ولی می گذرد از مکاشفات و تصرّفات همه لوازم حقیقت ولایت است نه داخل در آن، بالفعل بر این معنی نکته اکتفاء کنیم.

*

مکتوب ﴿ ۱۳۹ ﴾

ایضاً به جانب حضرت والد بزرگوار
شاه محمد عاشق پهلّتی عفی عنه
 در بیان معرفتی

حقایق و معارف آگاه عزیزالقدر سجاده نشین اسلاف کرام شیخ محمد عاشق سلمه الله تعالی، از فقیر ولی الله عفی عنه بعد از سلام محبت مشام مطالعه نمایند الحمد لله علی العافیة والمسئول من الله الکریم أن یدیمها لنا و لکم. رقیمة کریمه رسید و حقیقت مندرجه به وضوح پیوست. حدیثی که از آن لذیذتر حدیثی نیست آن است که پروانه مثال انانیت عارف در سطح نور اعظم متلاشی شود، چون تأمل وافی به کار بردیم نخست بقیه ای از بقایای نسمة که مطیّه ای آن نقطه ای شعشانیّه که از آن حجر بُهت تعبیر می کنم

می تواند شد. بر جا می ماند، بعد تلاطم امواج نور و تزاخم افواج رحمت این بقیّه نسمة نیز متلاشی شود و هیولی جوّ مثال رنگِ آن حجر بُهت می پوشد. در این حالت جوهری گشت شبیه به جوهر عرش و تکوین و متلاشی گردد در سطح نور اعظم مَحَوّاً لَا صَخُو مِنْهُ و عَدَمّاً لَا وَجُودَ بَعْدَهُ.

چیست از این خوبتر در همه آفاق کار

دوست رسد نزد دوست یار به نزدیک یار

آن همه اقوال بود این همه افعال

آن همه گفتار بود این همه کردار

اشارتی که به هجوم دُیُون کرده بودند، خواندیم و آیه «إِنَّ وَلِيَ اللَّهِ الَّذِي نَزَلَ الْكِتَابَ، وَهُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِينَ»^۱ در برابر آن تلاوت نمودیم:

که خواجه خود روش بنده پروری داند

و السّلام.

*

مکتوب ﴿ ۱۴۰ ﴾

به جانب

شاه نورالله رحمته

حقایق و معارف آگاه عزیزالقدر شاه نورالله نَوَّرَهُ اللهُ تعالی، از فقیر ولی الله بعد از سلام محبّت مشام مطالعه نمایند. الحمد لله على العافية والمسئول من جنابه الكريم أن يُدَيِّمَهَا لَنَا و لَكُمْ نرسيدين طبيعت به قوّة اصلي خود خیلی خاطر را مشوّش می سازد. إن شاء الله تعالی در این باب توجّهی خواهد

۱- الأعراف (۷)، آیه ۱۹۶.

بعمل آمد. لیکن این قدر بر خود لازم سازند که بعدِ عشاء اسم یا سلام یکصد و سی و یک بار تلاوت کنند، بعد از آن بسم الله الذي لا يضرُّ مع اسمه شيء في الأرض ولا في السماء وهو السميع العليم^۱. والسلام.

*

مکتوب ﴿ ۱۴۱ ﴾

به جانب والد بزرگوار

شاه محمد عاشق پهلتنی عفی عنه

در ارشاد فایده‌ای طریقت

حقایق و معارف آگاه سجاده نشین اسلاف کرام شیخ محمد عاشق سلمه الله تعالی، از فقیر ولی الله عفی عنه بعد از سلام محبت مشام مطالعه نمایند. الحمد لله تعالی علی العافیة والمسئول من جنابه الکریم أن یدیمها لنا و لکم اشارة غیبی چنین رفته است که از انفع اشیاء سالک را آن است که بعد عشاء متوجه به قبله شود و هر دو دست را جمع کند و تصور نماید این هر دو در دست آنحضرت صلی الله علیه و سلم و کلمه بایعت رسول الله صلی الله علیه و سلم علی خمس... و بایعت أن لا أشرك... بر زبان جاری کند و بیعت را مجدد سازد و به دل و جان مضمون بیعت را قبول نماید. بعد از آن صد بار درود خواند. هر که این عمل هر شبی بکند اثر صحبت مرشد کامل در آن عمل (فیض) یابد و لهذا فواید اکثر می دهد. والسلام.

*

مکتوب ﴿ ۱۴۲ ﴾

به جانب

سید نجابت علی رحمۃ اللہ علیہ

ساکن بارهه

سیادت و نقابت مآب سید نجابت علی سلمه الله تعالى، از فقیر ولی الله عفی عنه بعد از سلام محبت مشام مطالعه نمایند. الحمد لله على العافية والمسئول من جنابه أن يُعافیکم خطاً ایشان رسید و حقیقت مندرجه واضح گشت. التجا به رحمت الهی و خود را مانند کسی ساختن که در دریا غرق شده باشد و رسنی بدست گرفته که تمام ظاهر و باطن وی به آن رسن متعلق است و غیر آن رسن ملجایی و پناهی ندارد، فایده‌ها دارد و در خواندن اُوراد همین خیال را در خاطر می باید گذاشت. دعا به این صفت برای هر مطلب که باشد، مطلب دنیاوی یا اخروی راه دل به جانب ملکوت می کشاید و آن مطلب را نزدیک می گرداند.

*

مکتوب ﴿ ۱۴۳ ﴾

به جانب

یکی از فضلاء عصر

در جواب و تحقیق حدیث

فضایل و کمالات مآبا! این حدیث در جامع الاصول^۱ است و در خاطر فقیر محفوظ - و معنی این حدیث آن است که محافظت در لفظ

۱- تألیف ابن اثیر.

حافظ علی الصلوٰۃ الخمس که حافظ علی العصرین متناول آن است غیر ادای ارکان است که اصلِ صحبت بر آن دایر شود بلکه مراد از صحبتِ محافظت در وقت مستحب خواندن و آداب و اذکار که در شرع به آن اشاره رفته است بجای آوردن. پس آنحضرت صلی الله علیه و سلم برای محافظت که زاید است بر اصلِ صحت در جمیع صلوات تحریر فرمودند. چون این شخص عذرِ اشغال پیش آورد به آن اقتصار در دو وقت فرمودند و نکته‌ای در تخصیص این دو وقت همان است که به تصریح در حدیث دیگر آمده که این دو وقت ملائکه لیل و نهار جمع می‌شوند و هر یکی از این دو در دفتر لیل و نهار مکتوب می‌شود و ثواب مضاعف می‌یابد و موجب و مُعَدُّ رؤیت باری تعالی در دارِ معاد می‌گردد.

در این صورت هیچ مخالفت به آنچه معلوم است نصّاً از فرضیّه صلواتِ خمس ندارد. اگرچه ملاقاتِ احبّاً ظاهراً مطلوب است، سرّ اصلی در ضمنِ آن توّدّد است. آن معنی چون حاصل باشد نزدیک است که صورت بیکار افتد: مصاحبت چه ضرور است آشنایی را هنوز بادِ یمن محوِ نکهتِ غریبست

*

مکتوب ۱۴۴

به جانب

مولوی عنایت احمد رحمۃ اللہ علیہ

(که از یارانِ مخدوم معین‌اند در تعزیتِ مخدوم مذکور)

فضایل و کمالات دستگاه مولوی عنایت احمد حَفِظَ اللهُ تعالی از فقیر
ولی الله عَفِیْ عَنْهُ بعد از سلام مسنون الاسلام، الحمد لله علی العافیة انتقال

مخدوم معظم از این جهان گذران بی شک مصیبتی عام است در افراد انسان به اعتبار خواص نوع زیرا که خارج از قوه به فعل از میان افراد واحدی بعد واحدی می باشد و این فرد که انسان بالفعل است، واسطه ای افراد دیگر می شود در بلوغ ایشان به کمال انسان.

جایی آن است که گریبانها چاک کنند و جامها کبود و شیون را به نهایت رسانند. غایه الامر نظر به قدر واجب التحقيق و جریان سنت الله با انتقال اهل کمال حتی الانبیا والمرسلین آن آتش را آب می زند و عمری حق آن است که آدمی بر خود گرید، نه بر عزیزی کاملی که از این خراب آباد به عالم اعلی خرامیده باشد، ثم لعمری حق آن است که کاری کند مردانه نه گریه ای زنانه. ثم لعمری حق آن است که هایم شود در شهود محول احوال و ذاهل گردد از احوال و اعمال و اقوال و این مضمون را یکی از بطون کلمات ماثوره **إِنَّ فِي اللَّهِ عِزًّا مِنْ كُلِّ مَصِيبَةٍ وَ خَلْفًا مِنْ كُلِّ فَايَةٍ فَبِاللَّهِ فَاتَّقُوا وَ إِيَّاهُ فَارْجُوا** باید شناخت. والسلام.

*

مکتوب ﴿ ۱۴۵ ﴾

به جانب حضرت والد بزرگوار
شاه محمد عاشق پهلوی عفی عنه
 در ترجیح معارف تدلی کل بر سایر معارف

حقایق و معارف آگاه عزیزالقدر سجاده نشین اسلاف کرام شیخ محمد عاشق سلمه الله تعالی، از فقیر ولی الله عفی عنه بعد از سلام محبت مشام

مطالعہ نمایند۔ الحمد للہ علی العافیۃ و المسئول من جنابہ الکریم أن یدیمہا لنا و لکم معارف خاصہ بہ تدلی کل بہ منزله حقایق خارجیہ است و معارف ذوق الازل بہ منزله تفتیشات از اسباب ذہنیہ شتان بین المرتبتین بعد فنا و بقا آنچہ مستقر عارفین است آرام گرفتن نزدیک تدلی کل است و داخل شدن در زمرة «حَافِئِنَ [من] حَوْلِ الْعَرْشِ»^۱۔

لہذا دعای افضل العارفین علیہ افضل الصلوات و التسلیمات نزدیک انتقال از دار فنا بہ دار البقا ہمین بود کہ اللہم الرفیق الاعلیٰ۔ چنانکہ در اوایل شباب اشتغال بہ شعر و محاسنات لذیذ می نماید و چون عمر بہ کھولت رسید اشتغال بہ امور موجودہ فی الخارج لذیذتر می نماید۔ همچنین در ایام کھولت اشتغال بہ معرفت احادیث تدلی کل لذیذتر می نماید:

و وراء ذاك فلا اقول لآئه * سرُّ لسانُ النطقِ عنه اخرس

*

مکتوب ﴿ ۱۴۶ ﴾

بہ جانب

مولوی احمد عطایی پوری رحمۃ اللہ علیہ

أحسن الله تعالى إلى أخينا الفاضل مولوی احمد و ذكره في من عنده، أما بعد، فإني أحمدُ إليكم الله تعالى و أسأله لي و لکم العافیۃ فی الدین و الدنیا و الآخرة۔

وَصَلَ مَكْتُوبُكُمْ الشَّرِيفَ الْمُشْتَمِلَ عَلَى بَيَانِ الْأَشْوَاقِ إِلَى الصَّحْبَةِ وَالتَّلَاقِ، نَرْجُوهُ
مِنْ فَضْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَجْعَلَنَا مِنَ الْمُتَحَابِّينَ فِي جَلَالِهِ الْمُشْتَاقِينَ بِوَصَالِهِ، وَلَقَدْ أَوْمَأَ
تُمْ فِي مَكْتُوبِكُمْ إِلَى مُوَاخَاتِكُمْ فِي اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مَعَ فَرِيدِ عَصْرِهِ حُجَّةَ اللَّهِ فِي دَهْرِهِ الشَّيْخِ
مُحَمَّدَ عَاشِقَ كَانَ اللَّهُ تَعَالَى لَنَا وَلَهُ، فَفَرَحْتُ بِذَلِكَ وَتَلَا لِسَانُ الْحَالِ قَوْلَ الْمَلِكِ الْمُتَعَالِ،
«الطَّيِّبُ لِلطَّيِّبِينَ وَالطَّيِّبُونَ لِلطَّيِّبَاتِ»^۱ وَرَوَى تَحْدِيقَ النَّظَرِ قَوْلَ سَيِّدِ الْبَشَرِ، مِنْ
عَلَامَاتِ الْإِيمَانِ أَنْ يُحِبَّ عَبْدٌ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا اللَّهُ. قَالَ بَعْضُ الْعَارِفِينَ بِالْفَارْسِيَّةِ:

تا دل به که باید داد تا دل ز که باید بُرد
دل دادن و دل بُردن این هر دو خداداد است
رضی الله تعالی عنکم جمیعاً و جمع بیننا و بینکم «فِي مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيكَ
مُقْتَدِرٍ»^۲. وَالسَّلَامُ وَالْأَكْرَامُ.

*

مکتوب ﴿ ۱۴۷ ﴾

به جانب حضرت والدِ بزرگوار

شاه محمد عاشق پُهلّی عُفّی عنه

در جواب عرضی تعزیت میان سعدالدین

حقایق و معارف آگاه عزیزالقدر سجّاده نشین اسلافِ کرام، از فقیر ولی الله
عُفّی عنه بعد از سلام محبّت التیام مطالعه نمایند. الحمد لله عزَّ و جلَّ علی نعمائه

۱- «الطَّيِّبَاتُ لِلطَّيِّبِينَ وَالطَّيِّبُونَ لِلطَّيِّبَاتِ»: التُّور (۲۴)، آیه ۲۶.

۲- «فِي مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيكَ مُقْتَدِرٍ»: القمر (۵۴)، آیه ۵۵.

والمسئول من جنابه أن يُدِيمَ العافیةَ لنا و لكم حوادثِ عالم را به رشته ای وجوب بسته اند. کلُّ حادثٍ واجبٌ بالغير لسبق العناية الازلیّه المعبّر عنها في السن الشرائع بالقدر چون این معنی نصب العین است شکایت و جهی ندارد بلکه صبر نیز وجه ندارد. لیس الأمر إلا الرضا بلکه رضا نیز با دو محتمل مساوی الطرفین متعلق می شود. اگر کسی گوید که راضی شدم به آنکه نار حار یابس باشد و ماء بارِ رطب - عقل بر این استعمال (کلمات) بخندد:

و وراء ذاك فلا أقول لأَنَّهُ سِرُّ لسانِ النطقِ عنه أخرس

بالجمله جميع اطفال صغير و كبير بیمار شده بودند الحمد لله شفا یافتند إلا سعد الدین که عنایتِ اُولی مقتضی انقضای حیات او بود. خدای تعالی از جميع مخاوف و مهالك مخلص دهداد. والسلام.

*

مکتوب ﴿ ۱۴۸ ﴾

به جانبِ حضرت والدِ بزرگوار

شاه محمد عاشق پُرهلتی عَفی عنه

در تحسین تحقیق حدیث: خَلَقَ اللهُ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ

حقایق و معارف آگاه عزیزالقدر سجّاده نشین اسلافِ کرام شیخ محمد عاشق سلمه الله تعالی، از فقیر ولی الله عَفی عنه بعد از سلام محبت التیام مطالعه نمایند. الحمد لله علی العافیة و المسئول من جنابه أن يُدِيمَها لنا و لكم مکاتیب آن عزیزالقدر مرةً بعد أُخری رسید و حقیقتِ عافیّت ایشان معلوم شد،

حمد الهی ادا کرده شد. نوشته بودند در حدیث خَلَقَ اللهُ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ^۱ که چنانکه تدلی کل جذاب نفوس است به خود، همچنین انسانِ کامل جذاب نفوس عامه است به خود، و چنانکه فیوض و برکات از تدلی کل بر نفوس مجتمعه حوله فایض است، همچنین برکاتِ انسانِ کامل بر افرادی که حَوْلِ اوست فایض است، و چنانکه تدلی کل واسطه‌ای ارتباطِ ملکوت با جبروت است، همچنین انسانِ کامل واسطه‌ای ارتباطِ شهادت است بملکوت اَوْ کَمَا كَتَبْتُمُ الْحَمْدَ لِلَّهِ عَلَى هَذِهِ الْمَعْرِفَةِ الْجَلِيلَةِ الصَّحِيحَةِ الْمُنَاطِقَةِ لِمَا عَلَيْهِ الْوَاقِعُ.

هر چند این معنی دیگر که نوع انسانی اکمل انواع است و وجهِ آدمی اکمل اعضای اوست و به اعتبار تحاذی عوالم می توان گفت که اکمل انواع به منزله‌ای صوره خیر مطلق است هم مطابق واقع است. فَإِنَّ الْحَدِيثَ لَهُ بَطْنٌ كَبُطُونِ الْقُرْآنِ.

نوشته بودند که چه خوب باشد که اگر اعتکافِ رمضان در پُهلِت واقع شود، و فقیر را این معنی نیز به غایت مرغوب است. اما اختلالِ حالِ شهر که هر روز فتنه‌ای تازه گُل می‌کند و ترسی دیگر در خواطر مردم می‌نشیند، در این حالت خانه و کس و کوی را گذاشتن از آدابِ مصالح ظاهره دور می‌نماید.

همان مصرعه مشهور مناسب حال می‌یابد:

تَجْرِي الرِّيحُ بِمَالٍ تَشْتَهِي السُّفُنُ

و السَّلَام.

*

۱- در صحیح بخاری آمده: «أَنَّ اللَّهَ خَلَقَ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ».

مکتوب ﴿ ۱۴۹ ﴾

ایضاً به جانبِ حضرتِ والدِ بزرگوار
شاه محمد عاشق پُهلّتی عَفی عنه

حقایق و معارف آگاه عزیزالقدر سجّاده نشین اسلافِ کرام شیخ محمد
 عاشق سلّمه الله تعالی، از فقیر ولی الله عَفی عنه بعد از سلام محبت مشام
 مطالعه نمایند. الحمد لله علی العافیة.

اعتکاف اربعین مبارک باشد. خدای تعالی فیوض متواتر و متوالی روزی
 کند. کَلِیَّة در باب تشویش سابق گفته شده است آن را مُستحضر سازند.
 عزم مصمم است اگر تدبیر موافق تقدیر باشد که بعد فراغ اعتکاف شرح
 هیاکل کَلِیَّة که عبارت از اسمای اربعین باشد، نوشته شود. وَالْأَمْرُ بِیَدِ اللَّهِ
 وَالسَّلَام.

*

مکتوب ﴿ ۱۵۰ ﴾

ایضاً به جانبِ حضرتِ والدِ بزرگوار
شاه محمد عاشق پُهلّتی عَفی عنه

حقایق و معارف آگاه سجّاده نشین اسلافِ کرام، بعد از سلام مطالعه نمایند.
 الحمد لله علی العافیة والمسئول من الله تعالی أنْ یُدِیمَ لَنَا وَلِکُمْ.
 در این ایام آنچه ظاهر می شود همه احکام و آثارِ طلسم الهی ظاهر
 می شود، گویا این فقیر را محض برای معرفت این طلسم یا تعریف آن
 آفریده اند.

می فرمایند وصولِ مادی به مجرد صرف معقول نیست. زیرا که وصول خروج است از قوّه به فعل، و خروج حرکت است و حرکت هر نوع که باشد مادی نمی تواند بود الاّ به مادی. پس واجب شد که ماده‌ای باشد بهترین مواد که عرض مجرد محض تواند شد و این حرکت اولاً به همان ماده که افضل مواد است خواهد بود. از این دست حکایتها است. در این مکتوب سؤال در باب حرقی و غرقی نوشته بودند. من بعد جواب آن نوشته می شود.

*

مکتوب ﴿ ۱۵۱ ﴾

به جانب والد بزرگوار

شاه محمد عاشق پهلّتی عفی عنه

در تحسین رساله‌ای ایشان و معرفت دیگر در تطبیق

حدیث الغریق شهید الخ و حدیث اللهم انی اعوذ بک الخ

حقایق و معارف آگاه عزیزالقدر شیخ محمد عاشق سلمه الله تعالی، از فقیر ولی الله عفی عنه بعد از سلام محبت انتظام مطالعه نمایند. الحمد لله عزّ و جلّ علی العافیة و نسأله ادامتها لنا و لکم.

رساله سبیل الرشاد در بیان طریق اجتناب و انابت که مَسود کرده‌اند، مطالعه کرده شد به غایت مبین و صحیح و مفید. جازاکم الله تعالی جزاءً حسناً علی تألیفه و نفع به المسلمین.

احجارِ بُهته وقتی که متلبّس به لباسِ مثال شده در مقابله‌ای تدلّی اعظم ایستد و آهنگ اضمحلال در آن کند. باید دید که کدام استعداد مقرب

اوست و کدام صفت مستعد اضمحلال کلی می سازد. اینجا اختلاف اهل طرق در تعیین قوانین فنا و اضمحلال برانداخته شود و حق از اشتباه ممتاز گردد.

باجمله یکی از مقرّبات، غیبت در یادداشت است و یکی قبول تدلی کل و ملاء اعلی، او را و استحسان او، و رضا با او، و یکی جارحه بودن بعض فیوض الهی را در شیوع آن میان عالم - و یکی التجا و روز و شب حول و قوت خود گم کردن، و حول و قوت حضرت حق را اثبات کردن - علی هذا القیاس جمعی از مدّعیان تصوّف، وجد و سماع و جوش و خروش اهل شوق را بر طریقه تعبّد ترجیح دهند. این بدان ماند که کسی بعض سرشّف را بر بعض آن ترجیح دهد به سبب بالیدگی نبات یا لطافت لون. حال آنکه معتبر حال درهم شکستن است. چون دهان در بوته امتحان اندازد و روغن کشد و این روغن مطیّه ای نار بلکه مطیّه نور گردد آنگاه واضح شود. هر چه که مستعد این دولت می گرداند بهتر است از غیر خود، نه بالیدگی درخت اثر دارد و نه صفای لون.

حرق و غرق فی نفسه بلایی است عظیم، زیرا که هدم بُنیه ای انسانیّه می نماید دفعه. از این جهت استعاذه کرده شد از وی. لیکن دو صفت دیگر در آنجا جمع شده. یکی آنکه نسمة به غیر تحلل اجزا که در امراض مُدنفه واقع می شود برآمد، و قوی او هنوز متکامل است. دوم آنکه مؤمن مرحوم بود، چون در بدن او رحمت راه نیافت به سبب احاطه اسباب هلاک شدید لاجرم همان رحمت در نفس او سرایت کند. والسلام.

مکتوب ﴿ ۱۵۲ ﴾

به جانب حضرت والدِ بزرگوار
شاه محمد عاشق پُهلّتی عُفی عنه

حقایق و معارف آگاه عزیزالقدر سجّاده نشین اسلافِ کرام شیخ محمد عاشق سلّمه الله تعالی، از فقیر ولی الله عُفی عنه بعد از سلام مطالعه نمایند. الحمد لله تعالی علی العافیة والمسئول من الله تعالی ادامتها لنا و لكم. رقیمة کریمه رسید و حقیقتِ مندرجه واضح شد. مکتوب تجلیات را مختاراند هر جا درج کنند بهتر است و اگر القول الجلی باشد بهترتر، إن شاء الله تعالی عنقریب خواهد رسید. قصدِ فقیر آن است که بیان معرفتی که مقتضی این قسم کلام شده تقریر آن کرده شود، نه حملِ کلام بر محامل معارف وجود به طریق اشارت. در باب شیخ محمد حامد فاتحه خوانده شد «إِنَّا لِلّهِ وَ إِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ»^۱، کم له من حظٍّ عسی أن یبلغه الثواب ما دام موجوداً مُنتفعاً به. والسلام.

*

مکتوب ﴿ ۱۵۳ ﴾

به جانب حضرت والدِ بزرگوار
شاه محمد عاشق پُهلّتی عُفی عنه

در بیان تجلیات سه گانه ای و بیان علوم و معارف نزدیک از این تجلیات

حقایق و معارف آگاه عزیزالقدر سجّاده نشین اسلافِ کرام شیخ محمد عاشق سلّمه الله تعالی، الحمد لله علی العافیة والمسئول من الله تعالی ادامتها لنا و لكم.

۱- «إِنَّا لِلّهِ وَ إِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ»: البقرة (۲)، آیه ۱۵۶.

مکتوب بهجت اسلوب مُنبی بود از شوق به علمی که در ایام اعتکاف مُفاض شود. لهذا کلمه‌ای چند از این باب به تحریر می‌آید. هر چند در اکثر اوقات وقتِ ظهور علوم خاطر بجهتِ ضبطِ آن به کتابت نمی‌پردازد و بعد آن ساعت از لوح خاطر منمحي می‌گردد لهذا اکثری غیر مضبوط می‌ماند و مَا لَا يُدْرِكُ كُلَّهُ لَا يُتْرَكُ كُلُّهُ باید دانست که تجلّی الهی غالباً وارد می‌شود بر لطیفهٔ سرّ، با مزاجی از روح و استعدادِ سرّ و روح را در تجلّی مدخلی قوی است که التجلی لا یكون إلا بقدر المتجلّی له لیکن در بعضی اوقات حلول آن در سرّ مستور می‌شود، مثل ذهول رائی از مرآة و اشتغال او به صورت مرئیة فقط.

پس بسیار است که متجلّی له، گمان کند که این تجلی متعین نیست به استعدادِ قابل و غیر مفیض، سببی آنجا متحقق نشده و این را به عرف صوفیه به این عبارت تعبیر کنند که متجلّی به کسر اللام تدلی کرد به سوی متجلّی له و گاهی استعدادِ سرّ و روح روشن و نمایان باشد و شوق و نزوع به آن تجلی و تعین او با احکام سر پر ظاهر شود و در آن وقت گویند که متجلّی له ترقی کرد. باز این تجلی گاهی به صورت باشد و گاهی بی‌کیف، و غالب در نفوسِ زکیّه، خصوصاً در حالت یقظه، همین است که بی‌کیف باشد و در بعضی احوال این تجلی از مثار خود به طریق تدلی ظاهر شود و استعداد متجلّی له از فرطِ شمعشانِ ألوهیة مستور گردد و در جمیع قوای این شخص شعاعی از آن فرو ریزد و علمی که در قوّت متخیله و واهمه‌ای او مخزون بود با این قوی استعدادِ قریبِ او داشتند بجهت سؤالِ سائلی و غیر آن همه به نور تجلی متنور گردد و حقّ از باطل متمیز شود و آن همه حکم الهامات و مکاشفات پیدا کند.

چون این مقدمه مبین گشت سه تجلی که در این ایام مُفاض شد بیان کنیم
 بانوعی از بسط و تعین علومی که قوی متخیله و واهمه آن را قبول نمود.
 «وَاللهُ يَقُولُ الْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِي السَّبِيلَ»^۱.

تجلی اول: واردی واقع شد آخر شب که عقل و سر و روح را جنبشی داد
 و حیرتی فروگرفت. بعد از کمال ظهور او دانسته شد که حقیقت آن جذب
 تدلی کل بود حجر بُهت را، و انجذاب حجر بُهت به سوی او و محو شدن
 حجر بُهت در شعاع او، چون از این حالت فی الجمله افادت واقع شد هر قوه
 از متخیله و واهمه حظّ خود قبول نمودند. از آن جمله آنکه حقیقت الهیه
 خواست که نور خود را در عالم فرستد تا عالم ماهی یفور متنور گردد و قابل
 آن نور نشد الاّ احدیت جمع در میان خیال و وهم از قوه منطبعه‌ای فلک
 اعظم از آن جهت که نفس او مدبر کلیه ما فی الکون بود و این نور اعظم
 عرش رحمن است، و آنجا سه قوه بهم آمدند. قوه مجرده مُفاض از تجلی
 اعظم و قوه ملکیه مُفاض از طبیعت فلکیه، و احدیت جمع خیال و وهم - و
 به سبب اجتماع این سه قوه طبیعت این نور اعظم تقاضا کرد که رسم کند
 صورت خود را در سرّ این متجلی له، تا نفس ناطقه شبیه تجلی اعظم باشد و
 قوه نسیمیّه شبیه قوه ملکیه، و مدبر که شبیه احدیت الجمع بین خیال و
 الوهم، همین مناسبت است که راسم این تجلی اعظم شد در مشاعر این متجلی له
 و إلیه الإشارة فی قوله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ اللَّهَ خَلَقَ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ^۲

و از آن جمله آن است که آگاهی آمد که در باب سلطان وقت و اضطراب
 او از جهت غلبه‌ای ارکان دولت به روی باید گفت که اشارتی از ملکوت رسید

۱- الاحزاب (۳۳)، آیه ۴.

۲- أَنَّ اللَّهَ خَلَقَ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ (بخاری).

به این مضمون که در این حالت تمسک به آیه «فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ»^۱ در آخر شب بعد صلوات التزام تلاوت آن باید کرد.

در ضمن همین خاطر معلوم شد که جماعه‌ای از عباد الله مأمورانند به آنکه در باب تسلط او دعا کنند و از آن جمله آن است که در جواب شخصی که سؤال کرده بود نسبت تو از نسبت‌های قوم به کدام نسبت مناسب است. باید گفت که اینجا نسبتی نیست تدلی اعظم نمونه‌ای خود را در این نفس رسم کرده است، و بقای او مطلوب است از جهت نمونه بودن لا غیر. و بالتبع فواید دیگر در عالم خواهد گذاشت. در ضمن این خاطر روشن گشت که این را نسبت گفتن و مناسب او از نسبت‌های قوم جستن طمع خام است. کسی که دانست دانست، و کسی که ندانست ندانست، و از آن جمله آن است که این نور اعظم را طرّفه کیفیتی یافته شد. هر ذوقی از علوم ذوق الازل که در آن حالت یاد آمد همه در این نور مرئی شد به منزله مرآة مجلوة. اما نه به آن معنی که او ظرف صورت باشد، بلکه این نور همان حقیقت گردد و به همان رنگ برآید. در ضمن این نیرنگها دانسته شد که جمهور اهل الله را علوم ذوق الازل از همین نور اعظم می‌خیزد. چون استعداد کامل ذوق الازل دارند اگرچه این مرآة از نظر ایشان غایب شود، می‌دانند که نظر ایشان بلا واسطه مرآة بر حقایق ازلیّه افتاد.

تجلی دوم: لطیفه‌ای قلب را تأثیری واقع شد و حیرتی درگرفت بعد از کمال تأثیر در نور تدلی کل متلاشی گشت و اضمحلال عجیب پیدا کرد. چون از آن حالت افاقت بهم رسید علوم چند مناسب مقام در قوّة متخیله و

۱- التوبة (۹)، آیه ۱۲۹.

واهمه گُل کرد و از آن جمله آن است که مفیض این تجلّی، تدلّی کلّ است به اعتبار خاص، و آن اعتبار قیام تدلّی کلّ باشد در وسطِ قوّة منطبعه‌ای فلک اعظم به مثابه قلب از قوای شخص انسانی زیرا که نفس کلّ مدبّره کلّیه‌ای ما فی الکون است و نقطه هست از نقاطِ قوّت منطبعه‌ای او که رئیس جمیع نقاط تواند بود و قوّة مجرّده که تجلّی اعظمش می‌گویم همان نقطه را عرش خود ساخته است و همین مناسبت حامل شد بر آنکه این تجلّی بر محاذاتِ قلب واقع شد و از آن جمله آن است که بعض علوم در ادوارِ سابقه فایض شدند بعد از آن در بعض ادوارِ متأخّره لباس نُکرة پوشیدند به سبب استعدادِ مفاض علیه - مثلاً نسبتِ اویسیّت، چه به نسبتِ افاضلِ بشر و چه به نسبتِ ملأ اعلیٰ امری بود شایع در دوراتِ سابقه و آن به حقیقت از ولایتِ صغری است. بعض مشایخ متأخّره را در سهرند حقیقت این نسبت بعد نوعی از فنا و بقا متحقّق شد و لابدّ چون بعد این کمالات بود آنجا رونقی و حُسنی زاید ادراک نمودند مثل جاهل و حکیم که هر دو درختی را یافتند. جاهل بر تفرّجِ اوراق و ازهار و ثمار آن درخت نظر را مقصور ساخت و حکیم از تماشای قوّتِ نامیه و غاذیه و توزیعِ مادّه منجذبه به واسطه‌ای این هر دو در اطرافِ درخت حظّها برداشت. هر دو همان درخت را دیدند به نوعی از تسامح - اما می‌توان گفت که آن یک درختِ دیگر دید و آن دیگر، درختِ دیگر. شَتَّانَ بَيْنَهُمَا به این اعتبار عزیزان گمان کردند که ولایتِ علیا و ولایتِ نبوّة چیزی دیگر است، غیر نسبتی که یاران در ولایتِ صغری کسب می‌کنند. چون فیضانِ علوم بر مسطَرِ دوره واقع شد راستا راست منقح گشت که همان نسبت است نه غیر آن. لیکن به سبب آنچه تقریر کردیم پیش این عزیزان به اصلیت و ظلّیت منقسم گشت

و همچنان چون بعض مسایل ذوق الازل بر این عزیزان جلوه نمودند به بسطی مناسب دوره دانستند که این مسایل فایضه من قبل است و هی فی الحقیقه هی و از آن جمله آن است که در ملت انبیا و طریقه اولیا مراد فقط علوم الازل نیست مراد قرب همین تدلی کل است و اضمحلال در آن - و تلاشی اندر آن و حقیقتش آن است که نور تدلی کل در بعض نفوس ادراک می فرماید که قابل دخول در حظیره القدس است - لاجرم به اعمال و توجهات نسبیّه مربی می سازد و رفته رفته به این محل رفیع می رساند و هم المقرّبون و دیگر را بر ذیول آن جماعه می بندد و مقلد ایشان می گرداند تا به سعادت که مناسب ایشان باشد فایز شوند و هم اصحاب الیمین - اعمال و اذکار و توجهات نسبیّه همان است عمده. نه ذوق الازل و معارف ربط حادث با قدیم، اگر باشد فیها و اگر نباشد فیها.

تجلی سوم: که در وقت تلاوت قرآن عظیم واقع شد. لطیفه ای عقل را جنبشی پیش آمد و اضمحلال متحقق گشت. بعد از افاقت علوم چند صورت بست. از آن جمله آن است که نزول این تجلی از مقام خاص است و آن تحدیق نظر تدلی کل در صورت انسانیّه و استعداد جبلی که جمیع افراد در آن متفق باشند و حوادث طاریه که آن افراد را پیش می آید و علاج آن حوادث و تدبیر مصلح آن مُسامتُ بالکسر و مُسامتُ بالفتح هر دو جامع بودند در سه قوه چنانکه در تجلی اول تقریر کردیم. لهذا شانی عجیب پیش آمد و اضمحلال متحقق گشت. بعد از او هر دو باهم درآمیختند و قلّه و کثره از این سه ماده صورتهای عجیب ظاهر شد.

آیات قرآن همه سرّهای این بهم آمدن است. تا زمان و زمانیان هستند حق متکلم است و آیات قرآن نازل، لیکن ترجمان لسان الغیب حضرت

خاتم الرُّسل ﷺ است که این سه قوَّت دروی متکامل و متوافر بود و دیگران ریزه خوارانِ نعمت اویند و از آن جمله آن است که نبوّه و نزول قرآن محض تعلیم علم نیست. مدبّر السّموات و الارض چنانکه صورتی از صور جوهریّه معدوم می سازد و صورتی دیگر را کاین می گرداند، همچنین در ملکوت، اشباح شرایع تکلیفیّه به صورت روحیه ثُمَّ الوهمیه ثُمَّ الخیالیّه مقصور می گرداند و طبقاتِ ملائکه از اعلی مرتبه ای ملکیت تا اسفل مراتب ملکیت همه به آن رنگ رنگین می شوند و به مناسبتِ آن ملهم می گرداند. پس اگر جاهلی انکارِ شرایع کرد یا تأویل نمود آن را به غیر آنچه حقّ است هر چند قصد اصابتِ حقّ داشته باشد، مأخوذ است. مثل مرطوب که موسم باران رسید و از عنانِ سَمّا تا ارضِ سفلی همه رطب شد و او به گمان خود می داند که موسم قیظ است در نهایتِ حرارت و یُبْس - این اعتقادِ فاسد هیچ نفعش ندهد و تأذی او از هوا ساعه به ساعه می افزاید و امراضِ عفونّت او دم به دم متضاعف می گرداند.

وَلْيَكُنْ هَذَا آخِرَ الْكَلَامِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ تَعَالَى أَوَّلًا وَآخِرًا وَظَاهِرًا وَبَاطِنًا.

*

مکتوب ﴿ ۱۵۴ ﴾

ایضاً به جانبِ حضرت والدِ بزرگوار
شاه محمد عاشق پُهلّتی عُفی عنه

حقایق و معارف آگاه عزیزالقدر سجّاده نشین اسلافِ کرام شیخ محمد عاشق سلّمه الله تعالی، از فقیر ولی الله عُفی عنه بعد از سلام محبّت التزام مطالعه نمایند. الحمد لله علی العافیة والمسئول من جنابه الکریم ادامتها لنا و لكم.

رقیمه‌ای کریمه رسید. آنچه مندرجه بود و واضح گشت. إن شاء الله تعالی
شرح مائة صغری عنقریب خواهد رسید و بعد از آن شرح هیا کل تدلی اعظم.

*

مکتوب ﴿ ۱۵۵ ﴾

ایضاً به جانب حضرت والد بزرگوار
شاه محمد عاشق پهلّتی عفی عنه

حقایق و معارف آگاه سجّاده نشین اسلاف کرام شیخ محمد عاشق سلمه الله
تعالی، از فقیر ولی الله عفی عنه بعد از سلام محبت مشام مطالعه نمایند.
الحمد لله على العافية والمسئول من جنابه الكريم ادامتها لنا و لكم.
از عجایب احوال آنکه روزی که فقیر به ضرورت، به طرف مسجد
اکبر آبادی رفت زیرا که جمیع محلات گرد و پیش خالی شده بود، دو ملک
در خواب بابا فضل الله کشمیری، که جوانی است صالح از دوستان فقیر،
ممثل شدند و گفتند که فلانی در حویلی چرا توقّف می کند. اینگه ما برای
محافظت حویلی آمدیم و بعد از آنکه کوتله به دست مردم پادشاهی آمد،
آن دو ملک بعد نماز فجر در نظر فقیر ممثل شدند و گفتند ما رخصت
می شویم. همان روز بعض خادمان را فرمودیم که در حویلی باشید. مدّتی
ایشان روزانه می بودند و شبانه نه. بعد تفحص معلوم شد که چیزی که رفت
از آن قبیل بود سال به سال تبدیل کرده می شود مثل بوریاها و چارپایی ها و
آن همه در ایّام محافظت خادمان و فتور حفظ ایشان واقع شد و سخن آن دو
ملک راست برآمد. نوشته بودند که در معنی کنت کنزاً مخفیاً فاحیث أن أعرف

واضح شد که وزانِ ظهور آدم، وزانِ ظهور طلسم الهی است، در شرطیت وجودِ کثرت که نسبتِ خلقِ آدم قوتِ ملکیت و بهمیّه بهم آمیختند و به این ترکیب انواعِ کمالاتِ بشریّه و اطوارِ تجلیاتِ الهیّه جلوه فرمود و بناءً علیه نشاء جزاء یوم الدّین صورت بست. صَدَقَتْ وَ بَرَزَتْ وَ اِلَى الْحَقِّ هُدِیتَ وَ بِالْصِّدْقِ نَطَقْتَ فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ کُلُّهَا الصَّوَاب.

و دیگر از اولادِ ائمه اهل بیت استفسار نموده بودند و آن مبحث بس دراز است مختصر آنکه سادات دوازده سبطاند مثل اسباط بنی اسرائیل، شش قبیله اولادِ امام حسن و شش قبیله اولاد از امام حسین. زیرا که امام حسن را اولاد از دو کس باقی ماند. زید بن الحسن و از وی یک قبیله پیدا شد و حسن بن الحسن و از وی پنج قبیله پیدا شد.

و از اولادِ امام حسین باقی نماند مگر امام زین العابدین و از امام زین العابدین شش پسر باقی ماند. ۱- محمد باقر و ۲- عبدالله و ۳- زید شهید و ۴- حسین اصغر و ۵- عمر اشرف و ۶- علی بن علی. باز از آن جمله موسی بن عبدالله جون بن حسن بن حسن، و موسی بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین، هر دو غیر منتهی. الا چهار نسباند که نسابان از تعداد فروع اولاد ایشان عاجزانند و فقیر چون تأمل کرد اکثر بطونِ سادات در هندوستان متفرّق یافت، الا اولاد امام حسن که بعض هستند و بعض نه. و از امام محمد باقر، غیر (از) امام جعفر صادق باقی نه. و از امام جعفر صادق پنج پسر باقی ماند، موسی و اسمعیل و محمد دیباج و علی عریض و دیگری و از امام موسی قریب سی پسر باقی ماند، بعض معقب و غیر معقب و از امام علی رضا یک پسر (که) محمد تقی شد و از امام تقی دو پسر علی نقی و موسی مُبرقع و از علی نقی دو پسر حسن هادی و جعفر، و جعفر

را خود اولاد بسیار است - و حسن هادی را نسلی نیست الا به قول شیعه که محمد مهدی اثبات کنند - و این سخن در حالت راهنه بر همین قدر ختم کنم. والسلام.

*

مکتوب ﴿ ۱۵۶ ﴾

به نام عزیزی تحریر یافت

الحمد لله و السلام علی عبادہ الذین اصطفی نامه ای مشکین شمامه از معدن اخلاص و موطن اختصاص به فقیر کثیر التقصیر رسید. هر چند آن نامه بر طیب منبع خود دلالت می کرد اما لسان تعریف بالوجه روی به اخفا و روی به اعلان داشت. به هر تقدیر از این فقیر در برابر آن دعوات رسانیده می آید. حق عز و جل پرده غیبت را برانداخته حقیقت محاضره ظاهر کناد و حجاب نُکرة را دفع ساخته گُنه معرفتی دهداد. والسلام.

*

مکتوب ﴿ ۱۵۷ ﴾

مکتوب خواجه محمد امین ولی اللهی کشمیری رحمۃ الله

به جانب

حضرت ایشان (شاه ولی الله دهلوی رحمۃ الله)

حضرت خواجه عبیدالله احرار قدس سرّه در فقرات بیتی چند به تقریب استحسان عدم شعور عارف به حضور حق سبحانه و تعالی ایراد فرموده اند، چنانچه پیش از این به جناب اقدس معروض شده بود و حضرت خواجه

اشاره‌ای اجمالی به کشف معانی آن آیات خود نیز نموده‌اند. چنانچه عرض نموده می‌شود:

داد جاروبی بدستم آن نگار

گفت زین دریا برانگیز آن غبار

آب آتش گشت و جاروبم بسوخت

گفت زین آتش تو جاروبی برآر

کردم از حیرت سجودی پیش او

گفت بی ساجد سجودی خوش بیار

آه بی ساجد سجودی چون بود

گفت بی چون: باشد او بی خار خار

افاده حضرت خواجه آنکه جاروب عبارت از نسبت ذکر است که از اولیا به طالبی رسد تا به سبب مواظبت از غبار التفات به غیر حق سبحانه دل را آزاد گرداند. در حین خلاصی از گرفتاری غیری دل او را شایستگی تصرف جذبه که به آتش معبر است، حاصل شود تا به تصرف جذبه از زحمت هستی موهوم خود آزاد گشته از نسبت فعل و صفت، بلکه از نسبت به هستی به غیر حق سبحانه، آزاد گشته در بحر شهود چنان مستغرق گردد که در حین صدور فعل و اوصاف به اوصاف موجود بودن به وجود نه فعل او از فعل حق سبحانه و نه صفت او از شهود ذات حق سبحانه محجوب گرداند. انتهی.

امیدوار است که هر چه در حالت راهنه میسر آید تحقیق این مضمون بروفق اصطلاح عالی به حکم وجدان کرامت ترجمان به زبان قلم فیض رقم مُبیین شود.

مکتوب ﴿ ۱۵۸ ﴾

به طرف

خواجه محمد امین ولی الله کشمیری

در شرح ابیات معروضه‌ای خواجه موصوف

الحمد لله و سلام علی عباده الذین اصطفی دریا عبارت از وجود منبسط است بر هیاکل موجودات که به صفت وحدت خود جمیع موجودات را درگرفته و جاروب عبارت است از ذکر لا اله الا الله که نفی آلهای باطله می‌کند، مانند نفی کردن جاروب غبار و خس و خاشاک را از خانه - پس در اوّل حال اهل ارشاد به نیابت محبوب حقیقی سالکان را به ذکر نفی و اثبات می‌فرمایند برای نفی آلهای باطله‌ای چند. در حقیقت حال هیچ باطلی نیست، هر چه هست نوعی از وجود است و جمیع موجودات متلاشی‌اند در وجود حق و ذکر نفی و اثبات دلالت می‌کند بر تمثیل غیری. پس مضمون خطاب اهل ارشاد این باشد که از دریا که نه محلّ غبار است، غباری باید برانگیخت. پس چون سالک به توحید حقیقی مشرف شد اثبات غیریّت از هم پاشید و نفی بیکار گشت و همین است معنی:

آب آتش گشت و جاروبم بسوخت

یعنی تجلّی صفت وحدت نفی و اثبات را بیکار ساخت. بعد از آن اهل ارشاد به نیابت محبوب حقیقی فرمودند که مواظبت باید کرد بر شهود وحدت تا رذایل بشریه متلاشی شود و تخلّق باخلاق الله بدست آید. همین است معنی از آتش جاروبی برآر.

چون سالک مغلوبِ توحید بود او را حیرتی درگرفت و آن حیرت مجهود بود که آنجا مظهر به سوی ظاهر مجرد میلانی دارد و بالذات، و همین است معنی سجده. پس از آن مطلوب، فناء الفنا است که شعور به توجّه نباشد و همین است معنی بی ساجد سجودی خوش بیار.

اینجا اشکالی بهم رسید که توجّه مستلزم علوم به نفس خود است. زیرا که نسبتی است بین الشیئین - حلّ این اشکال از جناب حضرت وحده حقیقی فایض شد که منبئ اشکال خلطِ علوم حضوری با علم حصولیست و الا علم حضوری ذات شیء است نزدیک ذات و آلهای حضور هم ذات اوست اینجا اتحاد حقیقی است و اثنیّت اعتباری، حالتی است بسیط که کثرت نسبت را گنجایش ندارد و اما در حالت نازله به نسبت بین الشیئین و نحو آن تعبیر می توان کرد.

*

مکتوب ﴿ ۱۵۹ ﴾

به جانب حضرت والدِ بزرگوار
شاه محمد عاشق پهلّتی عفی عنه

حقایق و معارف آگاه عزیزالقدر سجّاده نشین اسلافِ کرام شیخ محمد عاشق سلّمه الله تعالی، از فقیر ولی الله عفی عنه بعد از سلام محبت انصرام مطالعه نمایند. الحمد لله علی العافیة والمسئول من جنابه أن یدیم العافیة لنا و لكم.

مکتوب بهجت اسلوب رسید و احوال مرقومه واضح گشت. إن شاء الله تعالی بعد از این مکتوبی در حلّ اکثر اشکالات که اهل زمان را پیش می آید، چه در الهیات چه در سمعیات به روشی مُنَقَّح و مُهَذَّب فرستاده خواهد شد. والسلام.

*

مکتوب ﴿ ۱۶۰ ﴾

به نام

شاه محمد عاشق پُهلّی عَفی عَنْهُ

حقایق و معارف آگاه عزیزالقدر سجّاده نشین اسلاف کرام شیخ محمد عاشق سلّمه الله تعالی، از فقیر ولی الله عَفی عَنْهُ بعد از سلام مطالعه نمایند. الحمد لله علی العافیة والمسئول من جنابه الکریم أن يُدیمها لنا و لکم رساله ای إزالة الخفاء عن خلافة الخلفاء نیم کاره افتاده است. صحیح ترمذی نزدیک به آخر رسیده است و قصد آن است که بعد ترمذی همین رساله را درس گفته شود. لهذا ریاض نضرة را فرستادن میسر نشد.

در این ایام شرح دیوان ابن فارض بدست آمده که از مسوده ای شرح ثانیّه ای صغری استغنا داد. زیرا که تحقیق عربیّه آنجا کمابغی است و آنچه از تحقیق تصوّفی منظور داریم در دو صفحه می تواند شد. والسلام.

*

مکتوب ﴿ ۱۶۱ ﴾

به طرف

شاه محمد عاشق پُهلّی عَفی عنه

حقایق و معارف آگاه عزیزالقدر سجّاده نشین اسلاف کرام، از فقیر ولی الله عَفی عنه بعد سلام مطالعه نمایند.

رقیمه کریمه رسید. چون مُنبی بود از وفات شیخ محمد ماه سبب تأثیر بلیغ گشت. فی الواقع مرد عَدیم المَثال بود در محلّ خود. خدا تلافی تشویشِ خواطر به صبرِ جمیل کُناد. و السّلام.

*

مکتوب ﴿ ۱۶۲ ﴾

به جانب

حافظ جاراالله پنجابی رحمته الله علیه

در ایّامی که برای حج به دیار عرب رفته بود

احسن الله إلی أخینا حافظ جاراالله و اوصله إلی ما یتمنّاه، امّا بعد، یتّضح علی أخینا بعد السّلام، إنّی بحمدالله بعافیّة و سلامة فی نفسی و أهلی.

و وصل إلیّ مکتوبکم فا طلعتُ علی ما فیهِ من مشاقّ تحمّلتموها فی طلبِ الرجل بارض عمان و لم یتيسر لقاءه و لاسمعتم بخبره، فله درّکم جزاکم الله خیر الجزاء، فانّ

سعیکم إنما کان لله و فی الله، و لعل هناك سرّاً ستطلعون علیه من بعد، فلا تجتهدوا بعد هذا فی الطلب فان الطلب قد بلغ البالغ، و اعلموا أنّ الرجل المطلوب شیخ طوّال أسود اللون فی زی التجار و لیس من المشهورین بالعلم، إنما هو خامل مختفی فلا تبغوا فی طلبه اکثر ممّا وقع، و الفقیر دائماً یعتقد الحجّ سعادةً بأنّها من سعادة و یقصدّه القلب و لكنّ كثرة العیال و قلة المال و ضعف الدولة و فقد امن الطريق عائقه عمّا یریده، و إلى الله المشتکی و الله المستعان، و قد فرغتم و الحمد لله من الحجّ و الزیارة فالأولی الآن أن ترجعوا إلى بلادکم فذاك و إلا فاکتّبوا من اخبار الواردين بالحرّمین من العلماء و الصالحین. و السلام.

*

مکتوب ﴿ ۱۶۳ ﴾

به جانب

مولوی عاقبت محمود رحمۃ اللہ علیہ

(پیش امام)

حقایق و معارف آگاہ عزیز القدر شیخ مولوی عاقبت محمود سلّمہ، از فقیر ولی الله عُفّی عنه، بعد سلام محبت التزام مطالعه نمایند کہ بعد شهادتین، اعظم ارکان اسلام صلوة است و اوّل ما صدق ترویج اسلام، اقامت صلوات خمس و سعی در اشاعت آن است. پس لازم شد کہ ائمّه مساجد را وجهی مقرر کنند کہ گذران ایشان به آن منتظم شود. لهذا بادشاهان عادل در این امر کوشیده اند. به تخصیص مسجد اکبر آبادی تحفه مسجد است. فقیر

نزدیک چهل روز آنجا نماز گزارد و به احوال آن مطلع شد. امام صالح مواظب بر جماعه، و ادای سنن و اذکار، و دو صد کس، سه صد کس در هر نمازی به ذوق تمام حاضر شوند، و بعد نماز صبح به جمعیت تمام به اهتمام این امام اورادِ فتحیات می خواندند و حلقه‌ای به غایت نورانی منعقد می شود.

این امام اگرچه وجهی مقرر دارد اما به سبب دیر طلبی و کمیابی پریشان اوقات است. امیدوار است که تنخواه و وظیفه‌ای مقررهای او گذاره کننده مقرر شود تا ماه به ماه یافته از پریشانی اوقات برآید، و به خاطر جمع مشغول امور خیر گردد، و ثواب این به جریده اعمال حضرت سلطنت اعزها الله و ایدها من عنده عاید گردد و آن عزیزالقدر به سبب این سعی حظی وافر بردارند. زیرا که شفاعت گویا زکوة قرب سلاطین و مصاحبت ایشان است. والسلام.

فہرست اشخاص خاص خانوادہ

- * احوال مختصر خانوادہ حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی ۴۳۳
- * حضرت شاہ عبدالرحیم دہلوی ۴۴۷
- * آثار حضرت شاہ عبدالرحیم ۴۵۱
- * زندگینامہ مختصر حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی ۴۵۵
- * نسب نامہ حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی ۴۵۸
- * فہرست تصانیف حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی ۴۵۹
- * آثار منسوب بہ حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی ۴۷۳
- * تلامذہ و مریدین حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی ۴۷۵
- * حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی ۴۸۱
- * تصانیف حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی ۴۸۴
- * فہرست آثار حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی ۴۸۵
- * چند تلامذہ ممتاز حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی ۴۹۰
- * اولاد حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی ۴۹۳
- * حضرت شاہ رفیع الدین دہلوی ۴۹۵
- * اولاد حضرت شاہ رفیع الدین ۴۹۹
- * حضرت شاہ عبدالقادر دہلوی ۵۰۳
- * اولاد حضرت شاہ عبدالقادر دہلوی ۵۰۸
- * حضرت شاہ عبدالغنی دہلوی ۵۱۱
- * تجزیہ افکار حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی ۵۱۳
- * مطالعہ تحلیلی افکار حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی ۵۲۵
- * مصادر و مراجع ۵۳۱

احوال مختصر خانواده حضرت شاه ولی الله دهلوی رحمۃ اللہ علیہ (۱)

از شجره نسب حضرت شاه ولی الله محدث دهلوی رحمۃ اللہ علیہ که در بعضی منابع مضبوط است، چنین بدست می آید که تا حضرت امیرالمؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سی و دو واسطه می باشد. مولوی نورالحسن راشد کاندلوی در مقاله ای درباره شجره خانوادگی شاه ولی الله به تفصیل بحثی نموده است که در مجله فکر و نظر چاپ اسلام آباد منتشر گردیده است و برای اطلاعات بیشتری در این زمینه باید به این مقاله رجوع کرد. اولین شخص و مورث اعلی این خانواده که از یمن وارد هند شد، شیخ شمس الدین فاروقی است. در مقطعی از تاریخ، این خانواده در روهتک (واقع در ایالت هریانه کنونی) سکناگزید و منصب قضا و افتاء آن تا چهار صد سال متعلق به این خانواده بود.

حضرت شاه ولی الله رحمۃ اللہ علیہ احوال اجمالی بعضی از خانواده خود را در الامداد فی مآثر الأجداد، العطیة الصمدیة فی أنفاس المحمدیة، و أنفاس العارفین نوشته است.

شیخ وجیه الدین یکی از فرزندان شیخ شمس الدین هنگامی دوران حکومت اورنگزیب عالمگیر (۱۰۶۹ هـ / ۱۶۵۹ م - ۱۱۱۸ هـ / ۱۷۰۷ م)

۱- حضرت مولانا فریدی رحمۃ اللہ علیہ این احوال خانواده از وسایل مختلف جمع آوری فرموده بودند در آن بیاضی هم بود که در قصبه پهلوت (مظفرنگر - اترپرادش) از آقای فرحت الله دستیاب شده بود. از آن دفتر ایشان خاطراتی چند در یک دفترچه نقل فرموده بودند. من آن یادداشتها را به طریق خود ترتیب داده ام. بعضی اقتباسات از کتب دیگر هم فراهم شده اند. (نثار احمد فاروقی).

به شاهجهان آباد (دهلی) منتقل شد. رحیم بخش می گوید که در سال ۱۰۶۹ هجری روبرویی مسلحانه که مابین اورنگ زیب و برادرش شاه شجاع در جایی به نام کهجوه روی داد، شیخ وجیه الدین از طرف اورنگ زیب در آن شرکت نمود^(۱). او با دختر شیخ رفیع الدین رحمه الله بن قطب العالم بن شیخ عبدالعزیز^(۲) ازدواج کرد. شیخ رفیع الدین از محضر حضرت خواجه باقی بالله نقشبندی رحمه الله (م: ۲۵ جمادی الثانی ۱۰۱۲ هـ) کسب فیض کرده بود و هم در خدمت پدر خود شیخ قطب العالم علوم ظاهری و باطنی را کسب نموده بود.

شیخ رفیع الدین رحمه الله بعد از وفات زن اول، با دختر شیخ محمد عارف بن شیخ عبدالغفور اعظم پوری عقد نکاح ثانی بست. در این مراسم ازدواج حضرت خواجه باقی بالله رحمه الله هم به اعظم پور باسته (نزد بچهرائیون) تشریف برده بودند. مادر بزرگ شاه ولی الله دهلوی رحمه الله دختر همین شیخ محمد عارف بود^(۳).

شیخ وجیه الدین در قصبه هندیا واقع در صوبه مالوه دوران روبرویی با رهنان شهید شد و او را همانجا به خاک سپردند. او سه فرزند داشت:

۱- رحیم بخش: حیات ولی، ص ۴۹.

۲- شیخ عبدالعزیز چشتی رحمه الله را اکثر تذکره نگاران شیخ عبدالعزیز شکر بار نوشته اند، ایشان شیخ عبدالعزیز کشکی نیز خوانده می شوند. بعضی از تذکره نویسان می گویند که ایشان از شیخ عبدالعزیز شکر بار شخصیت مختلف هستند. وفات ایشان ۶ جمادی الثانی ۹۷۶ هـ (یا ۹۷۵ هـ) واقع شد (حیات ولی، ص ۸۶) از «یادگار اهل چشت» تاریخ ۹۷۵ هجری و از «ذره ناچیز» ۹۷۶ هجری بر می آید. دورنمای «ذره ناچیز» این است که شیخ در نامه های خود اکثر اینطور می نوشتند: «از ذره ناچیز عبدالعزیز...». ۳- حیات ولی، ص ۶۹.

۱- شیخ ابوالرضا محمد که در ۱۷ محرم الحرام ۱۱۰۱ هـ / ۳۰ اکتبر ۱۶۸۹ م فوت کرد^(۱). ماده تاریخ «آفتاب حقیقت» است، ولی از این ماده تاریخ ۱۱۰۲ هجری برمی آید و قدما ارزش الف ممدوده را دو هم حساب می کردند و از آنرو از این ماده تاریخ ۱۱۰۳ هجری برمی آید. اسم یکی از فرزندان او فخر عالم آمده است که در سال ۱۱۲۸ هـ / ۱۷۱۶ م رحلت کرد^(۲). پسر دیگر رضا حسین بود که بابی بی نعمت دختر شیخ مفیض الله ازدواج کرد. شیخ رضا حسین در لاهور درگذشت و نسل او ادامه پیدا نکرد.

۲- شیخ عبدالحکیم لاولد فوت شدند. گورهای شیخ ابوالرضا محمد و شیخ عبدالحکیم در آن منطقه در دهلی بود که محله نو خوانده می شد. این در دهلی کهنه متصل موضع فیروزپور بود. در همینجا قبر پدر مولوی نورالله موسوم به معین الدین بود. اکنون این مقام به عنوان کاکانگر (دهلی نو) یاد می شود.

۳- شیخ عبدالرحیم رحمه الله. ایشان پدر گرامی شاه ولی الله رحمه الله هستند. تولد ایشان به گمان غالب در سال ۱۰۵۴ هـ / ۱۶۴۴ م شد. رحیم بخش می نویسد که "آنوقت شهنشاه اورنگ زیب عالمگیر سریر آرای سلطنت بود". ولی این درست نیست، این دوره شاهجهانی بود.

زمان تحصیلات مقدماتی شیخ عبدالرحیم رحمه الله در شهر آگره بسر شد که ایشان آنجا از میرزا محمد زاهد هروی شرح مواقف و غیره در کتب کلامیه آموختند. چندین کتاب از برادر کلان خویش، شیخ ابوالرضا محمد

خواندند. گذشته از این از خواجه خُرد رحمته، سید عبداللہ رحمته و خواجه ابوالقاسم نیز فیضیاب شدند.

اولین عقد نکاح شاه عبدالرحیم رحمته در خانواده جدّ مادری ایشان شده بود. از آن شیخ صلاح الدین متولّد شدند. وفات این همسرشان وقتی بعد از سال ۱۱۲۸ هـ / ۱۷۱۶ م واقع شد.

دومین عقد نکاح به عمر ۵۲ سال با فخرالنساء بنت شیخ محمد پهلّتی شد که پدر بزرگ شاه محمد عاشق پهلّتی رحمته جامع این مکتوبات هستند. از بطن همسر دومین دو پسر متولّد شدند.

(۱) حضرت شاه ولی الله دهلوی رحمته: تولّد در روز چهارشنبه ۴ شوال ۱۱۱۴ هـ /

۲۱ فوریه ۱۷۰۳ م و وفات در سال ۲۹ محرم ۱۱۷۶ هـ / ۲۰ اوت ۱۷۶۲ م.

(۲) حضرت شاه اهل الله^(۱): (۱۱۱۹ هـ / ۱۷۰۸ م - ۱۱۸۷ هـ / ۴ - ۱۷۷۳ م).

احوال فرزندان شاه ولی الله رحمته در اوراق آینده مفصلاً به تذکر آورده خواهد شد.

یکی از فرزندان شاه اهل الله رحمته، شاه مقرب الله بود، نام عرفی ایشان «میان مهکو جیو» بود. پسر دومین معظم الله عرف مولوی محمد بود،

۱- در ذخیره مؤسسه تحقیقات عربی و فارسی مولانا آزاد راجستان (تونک) یک تفسیر قرآن است (اوراق ۱۲۶، ۱۷ سطری) که آن را تصنیف شاه اهل الله دهلوی گفته‌اند. گذشته از این مختصر هدایة الفقه للمرغینانی، مختصر فی الفقه والعقاید (فارسی) و مختصر فی الطب نیز تألیفات ایشان‌اند که نسخه‌های آنها در تونک است. (خزینة المخطوطات، مؤسسه تحقیقات عربی و فارسی مولانا آزاد راجستان، تونک، ص ۴-۲۲۳) یک تألیف دیگری شاه اهل الله رحمته، احسن المسائل در چاپخانه فاروقی، دهلی در سال ۱۳۴۵ هجری چاپ شده بود (صفحات ۳۷۲) این ترجمه کترالدقائق است. یک تألیف دیگر در مجموعه رسائل تسعه به عنوان نصایح و وظایف شامل است. (قاموس الکتب، ج ۱، ص ۱۰۶۵).

عقد نکاح ایشان با فاطمه دختر شیخ محمد فائق، پسر شاه محمد پهلوی رحمته الله شده بود. از این خانم، دو پسر و یک دختر متولد شدند:

۱- محمد مکرم، ۲- محمد محتشم و ۳- أمّة العزیز (دختر).

محمد مکرم و أمّة العزیز لاولد ماندند. عقد نکاح محمد محتشم با مسماء أمّة الغفور دختر شاه محمد اسحق دهلوی رحمته الله شد. از بطن آن عبدالرحمن متولد شدند. ایشان در مکه مکرمه سکنی گزیدند.

نخستین عروسی شاه ولی الله رحمته الله در خانواده جدّ مادری ایشان (صدیقی) از دختر خال ایشان شاه عبیدالله، به نام أمّة الرحیم، در موضع پهلوت، ضلع مظفرنگر در سال ۱۱۲۸ هـ / ۱۷۱۶ م شد. از شکم ایشان پسر کلان شاه صاحب شیخ محمد تولد شدند، مسماء صبیحه، دختر مولوی نورالله بدهانوی رحمته الله به ایشان منسوب شدند. فرزندی به ایشان نزیاید. شیخ محمد در قصبه بدهانه (ضلع مظفرنگر) در سال ۱۲۰۸ هـ / ۱۷۹۳-۴ م فوت کردند^(۱). همانجا در مسجد کلان مدفون هستند. تاریخ وفات از «دخل فی الجنة» برمی آید.

عقد دومین شاه ولی الله رحمته الله با مسماء بی بی ارادت دختر سید ثناءالله رحمته الله در ولایت سونی پت شد. این خانم از سادات حسینی بودند. از شکم ایشان نه فرزند تولد شدند که تفصیل آن در شجره خانواده دیده شود. از ایشان چهار فرزند در چهار دانگ عالم معروف و مشهور شدند.

۱- عبدالقیوم مظاهری در الامام شاه ولی الله، ورق ۱۰۹، نوشته اند که "در مسجد جامع بدهانه دفن شدند و همانجا مزار هر دو پسر ایشان نیز هست". این را به حواله مقالات طریقت، ورق ۱۴ نوشته است.

(۱) حضرت شاه عبدالعزیز محدث دهلوی رحمۃ اللہ علیہ، تولدشان به ۲۵ رمضان المبارک ۱۱۵۹ هـ / ۱۳ اکتبر ۱۷۴۶ م، به شب جمعه واقع شد. بدین جهت شاه عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ هر سال در شب ۲۵ رمضان اهتمام ختم قرآن شریف می کردند و بعد از آن به طور تبرک شیرینی تقسیم می کردند. همسر ایشان، حبیبه، دختر شاه نورالله بدهانوی رحمۃ اللہ علیہ بودند. وفات شاه عبدالعزیز بروز یکشنبه تاریخ ۷ شوال ۱۲۳۹ هـ / ۶ ژوئن ۱۸۲۴ م، بعد از نماز فجر واقع شد.

(۲) شاه رفیع الدین عبدالوهاب، وفات یکشنبه ۶ شوال ۱۲۳۳ هجری مطابق ۹ اوت ۱۸۱۸ م.

(۳) شاه عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ، وفات ۱۹ رجب ۱۲۳۰ هـ / ۲۸ ژوئن ۱۸۱۵ م. ترجمه قرآن ایشان «موضح القرآن» (۱۲۰۵ هـ) مشهور عالم است.

(۴) شاه عبدالغنی رحمۃ اللہ علیہ، عقد ایشان با خانم فضیلت، دختر مولوی علاء الدین پهلتنی بسته شد که از شکمش فرزندی به نام شاه محمد اسمعیل (شهید بالاکوت) و دو دختر بودند. نخستین دختر رقیه بودند و لاولد ماندند. دومین بی بی کلثوم با فرزند شاه رفیع الدین رحمۃ اللہ علیہ محمد موسی ازدواج یافتند.

مولوی محمد اسمعیل شهید رحمۃ اللہ علیہ کوچکتر از هر دو خواهر خود بودند یک فرزند ایشان محمد عمر بودند و عقد نکاح ایشان به فاطمه، دختر مولانا عبدالحی بدهانوی شد. پسری نزایید. وفات محمد عمر به تاریخ ۱۲۶۸ هـ / ۲-۱۸۵۱ م واقع شد. از «داغ جگرم» تاریخ وفات بر می آید.

فاضله بی، دختر بی بی کلثوم، دو دختر به نام أمّة الرّحمن و أمّة الغفار یادگار گذاشتند. مؤخرالذکر دختری زایید که با مولوی محمد یوسف بن مولوی عبدالقیوم منسوب بودند.

دومین نوه بی بی کلثوم أمّة الرّحمن بیوه شده بود. ایشان در دهلوی زندگی می کردند. یک فرزند ایشان سید محمد عمر بودند.

یکی از دختران حضرت شاه عبدالقادر رحمته الله مسمّاء بی بی زینب بودند که یک نوه به نام محمد عمر داشتند. نام مادر محمد عمر جمیله بود که همسر محمد مصطفی بن شاه رفیع الدّین رحمته الله بودند. ایشان در زمان حیات مادر و پدر خود فوت شدند.

حضرت شاه رفیع الدّین رحمته الله سه ازدواج کرده بودند. همسر اولین ایشان مسمّاء عارفه، دختر خال ایشان بودند. ایشان از خانواده سادات سونی پت بودند از شکم ایشان پنج پسر و یک دختر تولّد شدند^(۱): ۱- محمد عیسی، ۲- مخصوص الله، ۳- محمد مصطفی، ۴- محمد حسین، ۵- محمد موسی و ۶- أمّة الله (دختر).

عروسی أمّة الله در خانواده سادات سونی پت شده بود. دو فرزند ایشان به نام سید ناصر الدّین، سید نصیر الدّین بودند که آخر الذکر داماد شاه محمد اسحق دهلوی بودند. فرزند سید ناصر الدّین، سید معزالدین بود که فرزند ایشان سید ظهیر الدّین ولی اللهی شدند و احیای مدرسه رحیمیه شاه ولی الله کردند و چندی از آثار ایشان را چاپ هم کردند.

از همسر دومین شاه رفیع الدّین سه دختر به جهان آمدند. دو دختر در زندگی پدرشان فوت شده بودند. یک دختر بی بی صفیه حیات ماندند. ایشان به مکه معظمه هجرت فرمودند. ایشان ازدواج نکردند. در

۱- شادروان مولانا محمد ثانی حسنی در بیاضی که ملکیت ایشان بود، چنین نوشته اند: "حضرت شاه رفیع الدّین رحمته الله شش فرزند داشتند. مولوی مخصوص الله و مولوی موسی و غیره و بعد از ایشان پسر نیست ولی نام پسر ششمین معلوم نشد." (اضافه از یادداشت حضرت مولانا نسیم احمد فریدی رحمته الله، مرقومه ۲۹ ژانویه ۱۹۶۸ م در لکهنو).

مکه معظمه چشم از جهان بر بستند. سومین همسر مسمّاء کَلُو بودند. از ایشان پسری بود به نام محمد حسن که عروسی آن با اُمّة الرّحمن دختر فضل الله، ساکن پُهلَت شده بود. پسر پسر و نوّه ایشان حیات بودند و دو فرزند ایشان مسمّاء تقیه و نقیه بودند. اوّل الذکر نازا فوت شدند. دو فرزند مسمّاء نقیه عبدالرحمن و عبدالوهاب بودند.

فرزند شاه رفیع الدین رحمه الله، مولوی محمد عیسی در حیات پدر و مادر خود فوت شده بودند. عروسی ایشان با خانم زیب النساء، دختر شاه عبدالعزیز محدث رحمه الله شده بود.

محمد حسین لاولد فوت کرد. عقد نکاح ایشان با خانم رقیّه خواهر شاه محمد اسمعیل شده بود. نکاح مولوی محمد مصطفی فرزند شاه رفیع الدین با بی بی زینب (دختر شاه عبدالقادر) شد و از شکمش مولوی محمد یحیی متولّد شد.

مولوی محمد موسی دو ازدواج کردند. نخستین عقد با بی بی کلثوم (همشیر شاه محمد اسمعیل شهید رحمه الله) شد و دختری فاضله بی یادگار ماند. بی بی کلثوم و مولانا محمد اسمعیل، هر دو در پُهلَت (مظفرنگر) در خانه جدّ مادری خویش مولوی علاء الدین پُهلَتی، متولّد شدند.

دومین نکاح محمد موسی (فرزند شاه رفیع الدین) با مسمّاء اُمّة السّلام شد که از خانواده سادات سونی پت بودند. فرزندی از ایشان به نام عبدالسّلام بدنیا آمد.

عروسی مولانا مخصوص الله با دختر خال ایشان اُمّة العزیز شد، و از ایشان دو دختر متولّد شدند. بی بی نعمت که عقد نکاح ایشان

با میان رضا حسین فرزند ابوالرضا محمد شده بود. این خانم در حیات پدر و مادر و شوهر خود فوت کرده بودند.

نکاح دومین دختر مسمّاء أمّة القادر با میان ابوالقاسم شد که از فرزندان دختری مولوی مخصوص الله بود. مسمّاء أمّة القادر، نوّه مسمّاء محمودی به طور یادگار گذاشتند. این خانم در شاهجهان آباد دهلی زندگی می کرد. عروسی مسمّاء أمّة الله با حافظ نجم الدین ساکن سونی پت شد که از نوّه های شاه رفیع الدین رحمته الله بود. از ایشان دو پسر: ۱- سید ناصر الدین و ۲- سید نفیس الدین و ۳- یک دختر شاکره متولد شدند.

عقد ناصر الدین با بی بی راحت شد. از ایشان دو پسر: ۱- معین الدین و ۲- فقیر الدین و ۳- یک دختر نصیره بی بی دنیا آمدند.

نکاح نصیره بی بی در خانواده حضرت شیخ احمد سرهندی مجدد الف ثانی رحمته الله شده بود. او، بعد از سال ۱۸۵۷ م به مدینه منوره هجرت کرده بود. یک فرزندش به نام نصیر احمد هم در مدینه منوره بود و باش داشت. عروسی میان نصیر الدین با مسمّاء أمّة الغفار دختر مسمّاء فاضله (دختر مولوی شیخ محمد) شد. عقد دومین با دختر بزرگ شاه محمد اسحق، مسمّاء خدیجه شده بود. سید نصیر الدین رهبری نهضت جهاد حضرت سید احمد شهید رای بریلوی رحمته الله نیز کرده بود. حضرت حاجی امداد الله فاروقی مهاجر مکی رحمته الله اولین بیعت در سلسله نقشبندیه بر دست ایشان کرده بودند.

سید نصیر الدین، دو فرزند داشتند، یکی سید عبدالله و دوم سید عبدالحکیم. سید عبدالله، در سفر حجاز، در دریا غرق شده بود. سید عبدالحکیم در بیماری وبایی اسهال زحمت دیده، در مکه مکرمه فوت کرد.

عقد مسمّاء شاکره با سید باقر علی بسته شده بود و او چهار فرزند داشت:
 ۱- ابوالقاسم (که امّه القادر بنت مولوی مخصوص الله به او منسوب بود و او
 در حیات شوهر خود فوت کرده بود)، ۲- جعفر، ۳- علی تقی، ۴- علی نقی،
 ۵- دختر سکینه. آنها همه در سونی پت زندگی می کردند. سکینه در
 سکندره فوت کرد.

عروسی حضرت شاه عبدالعزیز رحمته الله با مسمّاء حبیبه بنت شاه
 نورالله بدهانوی رحمته الله شد، همه فرزندان ایشان در زندگی ایشان فوت شده
 بودند و دو نوه در پسماندگان باقی مانده بودند. یکی شاه محمد اسحق^(۱) و
 دومی شاه محمد یعقوب^(۲).

یک فرزند شاه عبدالعزیز رحمته الله به نام قطب الدین در سن دوازده سالگی
 فوت کرد. دومین پسر زین الدین نیز در کودکی فوت شده بودند. یک دختر
 مریم بود. عقدش با شاه عبدالحی بدهانوی شد، او نازا ماندند. دختر دومین،
 رحمت النساء با محمد عیسی پسر شاه رفیع الدین رحمته الله منسوب شد. و هم در

۱- به تاریخ ۸ ذی الحجه ۱۱۹۶ هـ / ۱۴ نوامبر ۱۷۸۲ م تولّد کرده بود. هر دو برادر، در ۱۲۵۸ هـ / ۳-۱۸۴۲ م به مکه معظمه هجرت کردند و آنجا در جوار حرم شریف، فیضان درس حدیث را ادامه دادند. ۲۷ رجب ۱۲۶۲ هجری مطابق ۲۱ ژوئیه ۱۸۴۶ م بروز دوشنبه به حالت صوم و روزه داری، در اسهال و بایی زحمت دیده، فوت کرد. نزد آرامگاه ام المؤمنین حضرت خدیجه رضی الله عنها مدفون شد.

۲- او به تاریخ ۲۸ ذی الحجه ۱۲۰۰ هجری مطابق ۲۲ اکتبر ۱۷۸۶ میلادی متولّد شده بود. او هم در روز جمعه ۲۸ ذی قعده ۱۲۸۲ هجری مطابق ۱۴ آوریل ۱۸۶۶ میلادی در مکه مکرمه چشم از جهان بریست. شاه عبدالحی بدهانوی رحمته الله بعد از فوت شدن همسر خود مریم بنت شاه عبدالعزیز رحمته الله با مبارک بیگم دختر محمد افضل (خواهر شاه محمد اسحق) عقد ثانی بسته بود. مسمّاء مبارک بعد از دو سال عروسی در سال ۱۲۴۳ هجری مطابق با سال ۱۸۲۷-۸ میلادی فوت شد. پسری نگذاشت.

سال ۱۲۳۶ هـ / ۲۱ - ۱۸۲۰ م فوت کرد. فرزندی نداشت. دختر کلان عائشه بود که با محمد افضل ازدواج کرد. او یک فرد همین خانواده بود. پنج پشت بالا، سلسله نسب او با شجره خانواده شاه ولی الله رحمه الله می پیوندد. محمد افضل بن شاه احمد بن شیخ محمد بن اسمعیل بن منصور بن احمد بن محمود بن قوام الدین عرف قاضی قادن. منصور بن احمد در روهتک (هریانه) می ماندند.

مولوی محمد یعقوب، بیرون از خانواده خود، چندین ازدواج کرد. اولین ازدواج همراه با سکینه دختر مرزا جان سوداگر بود، دومین با مسماء ظهورن، دختر کَلُو خاکروب بود. کَلُو اسلام پذیرفته بود و نامش عبدالله کرده بودند. او به مکه معظمه رفت و همانجا فوت کرد. از شکم مسماء ظهورن، دختری (فاطمه) تولد کرده بود. ظهورن نیز در مکه معظمه فوت کرد. عقد فاطمه با مرزا امیر بیگ پسر مرزا مراد شده بود. از او پسری خلیل الرحمن بود که عروسی آن با دختر نظیر بیگ شد که عموی خلیل الرحمن بود. پسرش حبیب الرحمن شد. تولد مرزا امیر بیگ در سردنه میروت بود.

از همسر شاه محمد اسحق لادلی بیگم دختر نذر علی عباسی چند فرزند زاییدند و اکثر در عین حیات او فوت شدند. سه دختر باقی ماندند. عروسی دختر کلان خدیجه با مولوی نصیرالدین (نوه شاه رفیع الدین رحمه الله) شده بود. شوی او فوت کرد و او به مکه معظمه رفته بود و همانجا درود بجهان گفت.

عقد دختر دوم امه الغفور با حافظ محمد محتشم شد. فرزندشان عبدالرحمن در مکه معظمه زندگی می کردند. امه الغفور نیز در مکه فوت شد.

دختر خُرد اُمّة الرّحیم با مولانا عبدالقیوم بُدهانوی (پسر شاه عبدالحی بُدهانوی) ازدواج کرد. ذو فرزند ایشان محمد یوسف و حافظ ابراهیم و یک دختر سائره بودند.

مولوی عبدالقیوم بُدهانوی در سال ۱۲۳۱ هـ / ۶-۱۸۱۵ م، متولد شده بود. نام تاریخی او، غلام نقی و ظهور احسان است. او در بهوپال زندگی کرد. نواب سکندر جهان بیگم، قصبه هتوره پرگنه چتاری، وی را به طور جاگیر داده بود. همسرش در ماه رمضان در بهوپال فوت کرد.

مادر اُمّة الرّحیم، لادلی بیگم، دختر میان نذر علی عباسی بود. او هم در اولاد شیخ عبدالعزیز رحمته الله بود.

شاه محمد اسحق دو پسر داشت: ۱- محمد سلیمان در سن ۸ سالگی فوت کرد، ۲- محمد یوسف چهار ساله بود که فوت کرد.

یک عقد شاه صاحب رحمته الله با مسمّاة سعیده بیگم شده بود. او از دین برهمن بود. با اجازه پدرش، او را مسلمان کرده بود و از او دختری به نام سکینه تولّد یافت که در زمان شیرخوارگی فوت کرد. صالح بن کریم الله شیر مادرش را خورد. کریم الله مملوک شاه محمد اسحق بود. شاه صاحب رحمته الله هر دو را آزاد کرده بود و در آسودگی زندگی می کرد.

سعیده بیگم همسر شاه محمد اسحق در برگشت سفر حج در شهر اندور فوت کرد. گورش در منطقه پایگاه ارتش نواب غفور خان (اندور) بود.

مولانا نورالله بُدهانوی رحمته الله که از مکتوب الیهم شاه ولی الله رحمته الله است احوال خانواده اش این طور است که مورث اعلی مولوی معین الدین دو پسر و یک دختر داشت: ۱- شاه نورالله، ۲- حافظ فقیرالله، و ۳- عائشه.

نکاح عائشه با شیخ علیم الدین شد. عروسی شاه نورالله با زمیره دختر شمس الحق شد. او اهل پُهلِت بود و منزلش همینجا بود ولی بعضی معززین بُدهانه با او خیلی عقیدت داشتند و بدین جهت او در بُدهانه سکنی گزیده بود. راجع به اقامت او که آنجا اختیار کرده بود، کسی تاریخش این طور جُسته بود:

ای آمدنت باعث آبادی ما (= ۱۱۳۸ هـ)

همسرش در حیات او فوت شده بود. چهار پسر و سه دختر این طور بودند:
 ۱- عطاءالله، ۲- هبة الله، ۳- عطیة الله، ۴- فضل الله، ۵- ملیحه، ۶- صبیحه،
 و ۷- حبیبه.

میان هبة الله در بُدهانه تولد شد. در قافله حج سید احمد شهید همراه ایشان بود. به سن هفتاد سال رسیده در کلکته فوت کرد و در ویلایی منشی امین الدین مدفون شد. عروسی اش با مسمّاء ذکیه دختر شیخ علیم الدین شد که نوّه مسمّاء عائشه خواهر شاه نورالله رحمته بود.

شیخ هبة الله فرزندی مولوی عبدالحی بُدهانوی رحمته و یک دختر واجده داشت. سوّمین عقد مولوی عبدالحی با مسمّاء واصله دختر شیخ فضل الله شد. سه دختر و یک پسر در اولاد او بودند. ۱- عابده، ۲- عائشه که در سه سالگی در سفر حج فوت کرد، و ۳- فاطمه، عروسی او با فرزند شاه محمّد اسمعیل مسمّی شاه محمّد عمر شده بود. در مکه معظمه فوت کرد و نازا بود.

مولوی عبدالقیوم بُدهانوی پسر مولوی عبدالحی بُدهانوی رحمته، به تاریخ ۱۹ صفر ۱۲۳۱ هـ / ۲۰ ژانویه ۱۸۱۶ م بروز شنبه متولد شد. نام تاریخی وی «غلام نقی» است. نکاح او با أمّة الرّحیم دختر شاه محمّد اسحق شده بود.

۱- محمد یوسف، ۲- محمد ابراهیم، و ۳- سائره، سه پسر و دختر از جمله فرزندان او بودند.

عقد ملیحه، دختر مولوی نورالله بدهانوی رحمۃ اللہ علیہ، با مولوی علاءالدین پسر علم الدین شد. دو دختر - مسمّاء بتول و فضیلت زاییده شدند. دومین دختر مولوی نورالله رحمۃ اللہ علیہ، صبیحه با فرزند کلان حضرت شاه ولی الله رحمۃ اللہ علیہ منسوب شد. او اولادی نداشت. نکاح دختر سوم حبیبه با حضرت شاه عبدالعزیز محدث دهلوی رحمۃ اللہ علیہ شد.

عروسی خواهر شاه نورالله رحمۃ اللہ علیہ مسمّاء عائشه با شیخ علم الدین شده بود. از او یک پسر علاءالدین و سه دختر - ۱- سعیده، ۲- صالحه، ۳- ذکیه متولد شدند. همسر مولوی علاءالدین ملیحه، دختر شاه نورالله بدهانوی رحمۃ اللہ علیہ بود.

این یک خاکه مختصر از احوال خانواده حضرت شاه ولی الله رحمۃ اللہ علیہ است. اکنون ما قدری از احوال پدر بزرگوار حضرت شاه ولی الله رحمۃ اللہ علیہ مسمّی حضرت شاه عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ خواهیم نوشت و بعد از آن یک خاکه سوانحی حضرت شاه ولی الله محدث دهلوی رحمۃ اللہ علیہ و تراجم چهار فرزندان گرامی ایشان را نقل خواهیم کرد.

*

حضرت شاه عبدالرحیم دهلوی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا نسیم احمد فریدی علیہ الرحمہ نوشته است:
 "اندازه و قیاس ذهن و فکر حضرت شاه ولی الله محدث دهلوی رحمۃ اللہ علیہ
 به طور کلی نمی توان کرد تا وقتی که از معاشرت و خانواده بالخصوص
 از شخصیت سیرت ساز پدر بزرگوارش به خوبی آگاهی نباشد" (۱).
 حضرت شاه ولی الله رحمۃ اللہ علیہ خودش، راجع به احوال و ملفوظات وی در
 بَوَارِقُ الْوَلَايَةِ که در أنفاس العارفين شامل است، نوشت. پدرش شیخ
 وجیه الدین فاروقی سرهنگ پیشه بود و از خدمت مستعفی شده بود، ولی
 یک بار وی را در رویا درجات بلند شهدا نمودند، پس او در آرزویی
 شهادت مکرراً در فوج استخدام نمود و سوی جنوب هند حرکت کرد.
 چون تا برهان پور رسید، الهامش شد که شهادت گاه را عقب گذاشته است،
 از آنجا برگشت و نزد قصبه هندیا، برای دفاع یک کاروان تاجران
 باقطاع الطريقان جنگیده به شهادت رسید.

شیخ رفیع الدین محمد نوه شیخ عبدالعزیز شکر بار رحمۃ اللہ علیہ، جد مادری او
 بود. پدر مؤخر الذکر شیخ قطب العالم بود. حضرت خواجه باقی بالله رحمۃ اللہ علیہ در
 ابتدای سلوک، در خانقاه او اقامت داشته تحصیلات کرده بود. این اشاره او
 بود که حضرت باقی بالله رحمۃ اللہ علیہ به بخارا رفته از خواجه امکنگی رحمۃ اللہ علیہ نسبت
 طریقه نقشبندیہ بگرفت. شیخ رفیع الدین در خدمت حضرت خواجه
 باقی بالله رحمۃ اللہ علیہ بود و از رفقای خصوصی او بود.

دومین نکاح شیخ رفیع الدین با دختر شیخ محمد عارف فرزند شیخ عبدالغفور اعظم پوری (خلیفه حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوهی رحمته الله) شد و برای شرکت جُستن در آن، حضرت باقی بالله رحمته الله اعظم پور باسته تشریف برده بود. این مقام نزد موضع بچهرائیون (ضلع امروده) واقع است. اینجا، مردم از راه دور و دراز برای ملاق با خواجه آمده بودند. حضرت شاه ولی الله رحمته الله می نویسد:

"چون صوفیای آن دیار، درباره تشریف آوردن خواجه شنیدند. همه آنها جمع شدند و در دایره صد مربع فرسنگ آن دیار صوفی ای بوده باشد که آنجا حضوری نداشته باشد و مجلسی چنان عجیبی برپا شد که گاهی شنیده نشده بود" (۱).

"جده مادری حضرت شاه عبدالرحیم رحمته الله، همین دختر شیخ محمد عارف بود. حضرت شاه عبدالرحیم رحمته الله در حدود (۱۰۵۴/۵ - ۱۶۴۴ م) متولد شد. از رسایل ابتدایی لغت عربی تا شرح عقاید و حاشیه خیالی، از برادرش شیخ ابوالرضا خواند و چند دیگر کتب از میر زاهد هروی خواند" (۲). ایشان چندین درس از حضرت خواجه خُرد رحمته الله (فرزند حضرت خواجه باقی بالله رحمته الله) نیز خواندند.

۱- أنفاس العارفين (اردو)، ورق ۲۵۹.

۲- أنفاس العارفين (اردو)، نیز مولانا فریدی: "تذکره حضرت شاه عبدالرحیم رحمته الله"، ص ۶۵. میر زاهد هروی در لشکر اورنگ زیب عالمگیر، محتسب بود. در آگره زندگی می کرد - حضرت شاه عبدالرحیم رحمته الله نیز در همان زمان با پدر خود در آگره بسر می برد. او از میر زاهد درس معقولات و علم کلام آموخت، شرح مواقف هم در خدمت او خوانده بود. میر زاهد در سال ۱۱۰۱/۵ - ۱۶۹۰ م در کابل فوت کرد.

به اشاره خواجه خُرد رحمه الله به دست حافظ سیّد عبدالله اکبر آبادی (خلیفه حضرت شیخ آدم بنوری رحمه الله) در طریق نقشبندیّه مجدّدیه بیعت کردند و از خلافت و اجازت نیز سرافراز شدند. حافظ عبدالله باشندۀ کهری (منطقه بارهه) بودند. در طلب فیوض باطنی نزد شیخ ادریس قادری سامانی، سامانه (پنجاب) رسیدند و از او بیعت کردند. بعد از مرگ ایشان از شیخ آدم بنوری رحمه الله فیض یافته بودند. سیّد عبدالله در آگره فوت کرد و همانجا در گورِ غریبان دفن شدند. نشان قبر در همان زمان ختم شده بود. در آگره چندی در خدمت خلیفه ابوالقاسم ابوالعلائی (م: رمضان ۱۰۸۹ هـ / اکتبر ۱۶۷۸ م) بودند. از آن هم خلافت و اجازت یافته بودند. بعد آمدن از آگره در دهلی، حضرت شاه عبدالرحیم رحمه الله از صحبت خواجه خُرد رحمه الله فیض وافر یافته بودند. در زمان اقامت در آگره، شاه عبدالرحیم رحمه الله کار تألیف و مراجعت فتاویٰ عالمگیری نیز آغاز کردند ولی خلیفه ابوالقاسم از ایشان گفت که کار این وظیفه گرفتن را ترک کنید. ایشان عرض کردند که اگر ترک می‌کنم مادر گرامی ناخوش خواهد شد، شما چنان دعا فرمایید که این وظیفه خود به خود ترک شود. همچنین شد که حضرت شاه صاحب رحمه الله در أنفاس العارفین به تفصیل آن پرداخته‌اند. در آگره یک بزرگ دیگر، سیّد عظمت الله اکبر آبادی رحمه الله (م: ۴ ربیع الاول ۱۰۸۴ هـ / ۱۹ ژوئن ۱۶۷۳ م) به سلسله قادریه چشتیه، سهروردیه و شطّاریه بیعت می‌کردند. از او هم خرقة خلافت یافتند. از همسر اولین حضرت شاه عبدالرحیم رحمه الله فرزندی صلاح الدّین متولد شد. بعد از فوت شدن همسرش، ایشان در سن پنجاه و دو سالگی دوّمین عقد با فخرالنساء دختر حضرت شیخ محمد پُهلّتی رحمه الله کردند. از شکمش حضرت شاه ولی الله رحمه الله و شاه اهل الله رحمه الله متولد شدند.

عدد خلفا و مریدین شاه عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ زیاد بود که بعضی از آنها عبارتند از:

- ۱- حضرت شیخ محمد پهلّتی رحمۃ اللہ علیہ (م: ۸ جمادی الاولی ۱۱۲۵ هـ / ۲۲ مه ۱۷۱۳ م) ایشان جدّ مادری حضرت شاه ولی الله رحمۃ اللہ علیہ و جدّ جامع مکتوبات شیخ محمد عاشق پهلّتی رحمۃ اللہ علیہ هستند. درباره احوال ایشان شاه ولی الله رحمۃ اللہ علیہ رساله‌ای به عنوان العطیّة الصمدیة فی أنفاس المحمدیة نیز نوشته بود. روضه ایشان در پهلّت است.
- ۲- حضرت شاه ولی الله دهلوی رحمۃ اللہ علیہ.
- ۳- شاه زین العابدین بن شیخ یحییٰ بن شیخ احمد سرهندی رحمۃ اللہ علیہ (م: ۱۱۲۸ هـ / ۱۷۱۵ م).
- ۴- شیخ حسام الدین انصاری بایزید بن شیخ بدیع الدین سهارنپوری. ایشان در سال ۱۱۰۶ هـ / ۱۶۹۴-۵ م رساله‌ای به عنوان مرافض الروافض نوشته بودند که در ردّ شیعیّت است. نسخه خطّی آن در کتابخانه مدرسه مظاهر العلوم سهارنپور است.
- ۵- شاه عبیدالله پهلّتی رحمۃ اللہ علیہ.
- ۶- شاه حبیب الله پهلّتی. هر دو خال شاه ولی الله رحمۃ اللہ علیہ هستند و گور ایشان در پهلّت موجود است.
- ۷- شیخ عبدالوهاب پهلّتی (جدّ مادری شاه محمد عاشق و برادر عموی شاه محمد پهلّتی).
- ۸- شیخ محمد معظم پهلّتی.
- ۹- شیخ بدرالحق پهلّتی. ایشان سخنان شاه عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ را نیز جمع آوری کرده بودند.

۱۰- شیخ فیض الله.

۱۱- دلداریگ.

آثار حضرت شاه عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ

شاه عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ به کارهای تصنیف و تألیف توجه زیاد نمی فرمودند. مشغله ایشان درس و تدریس بود. گاه گاهی به التماس عقیدتمندان خویش وعظ نیز می فرمودند. در یکی از نامه ها به شیخ محمد پهلوی رحمۃ اللہ علیہ می نویسند: "شما نوشته بودید که من کتابی بنویسم، مخدوما چونکه فرصت کم است. نوشتن میسر نمی آید. تا هم هر چه شما دریافت خواهید کرد، جواب آن مفصل و با تشزیح نوشته خواهد شد. بدون سؤال چیزی نمی توانم بنویسم^(۱). تا هم مجموعه چند نامه ایشان به عنوان أنفاس رحیمیه است که شاه اهل الله رحمۃ اللہ علیہ^(۲) آن را جمع آوری نموده بود. رساله رحیمیه رساله مختصری در فن سلوک است.

ایشان رساله شیخ تاج الدین سنبهلی را به زبان فارسی ترجمه کرده بودند که راجع به موضوع تصوّف به زبان عربی بود. ایشان گاه گاهی شعر هم می سرودند. در أنفاس العارفين دو رباعی ایشان درج است. شعرها به زبان هندی نیز بر محل می خواندند.

۱- أنفاس رحیمیه به حواله تذکره، ورق ۱۳۹.

۲- این مجموعه مختصری از چاپخانه احمدی و پاپچانه مجتبیایی دهلوی چاپ شده است. مولانا فریدی رحمۃ اللہ علیہ یک نسخه خطی آن هم دیده بودند و از آن معلوم شد که در نسخه چاپی خلط مبحث شده است و اغلاط بسیار ماند. (راجع تذکره شاه عبدالرحیم، ص ۱۳۲).

حضرت شاه عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ در ماه شوال ۱۱۳۰ هـ / اوت ۱۷۱۸ م سخت مریض شدند ولی بعداً شفا یاب شده بودند. مرض ایشان اعاده کرده به تاریخ ۱۲ صفر ۱۱۳۱ هـ / ۴ ژانویه ۱۷۱۹ م بروز چهارشنبه بعد از نماز فجر فوت کردند. آن وقت سن ایشان ۷۷ بود. سن شاه ولی الله رحمۃ اللہ علیہ پسر کلان ایشان ۱۶ یا ۱۷ بود. مسلک فقهی شاه عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ حنفی بود ولی اگر گاهی احتیاج می افتاد در مسئله ای بر مسلک فقهای دیگر هم عمل پیرا می شدند. در مسلک طریقت، نسبت نقشبندی غالب بود. قائل وحدت الوجود بودند و شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ را زیاده از حد تکریم می کردند ولی این مسایل را روبروی مردم عامه شرح دادن خلاف مصلحت می دانستند. احوال فرزندان ایشان را در شجره خانواده باید دید.

حضرت شاه اهل الله پهلتنی رحمۃ اللہ علیہ (از شکم زوجه ثانیه فخر النساء خانم) دومین پسر ایشان و برادر خرد حضرت شاه ولی الله رحمۃ اللہ علیہ بود. وی در سال ۱۱۱۹ هـ / ۱۷۰۸ م، در پهلتن تولد یافت. کتب مقدّماتی از پدرش و از آن بعد از برادر کلانش خواند. در سن دوازده به دست پدرش بیعت کرده بود. اشغال طریقه بعداً از برادر بدست آورد. چو در سال ۱۱۴۳ هـ / ۱۷۳۱ م شاه ولی الله رحمۃ اللہ علیہ عازم حج می شد، دستار خلافت بر سر وی بست و سجاده نشین خانقاه رحیمیه ساخته و رفته بود.

شاه اهل الله رحمۃ اللہ علیہ فاضل علوم معقول و منقول بود. در فن پزشکی درس گرفته بود و معالجه می کرد. چندی از واقعات حذاقت وی شاه ولی الله رحمۃ اللہ علیہ در أنفاس العارفين نوشته اند. او در طب هندی (آیورودیک) دستگاه تمام داشت و به وسیله این هنر معالجه مریضی با موفقیت می کرد. شاه اهل الله رحمۃ اللہ علیہ نیز تألیفات متعدّد می دارد که چندی از آن چاپ شده است.

دیگر هنوز چاپ نشده است. احوال او و کیفیت تصانیف او، حکیم محمود احمد برکاتی در کتاب خود شاه ولی الله اور اُن کا خاندان (شاه ولی الله و خانوادہ اش) نوشته است. باید که به آن رجوع شود.

شاه اهل الله ﷺ در پُہلت زندگی بسر می برد و همانجا در ۱۱۸۶ هـ / ۱۷۷۲-۳ م فوت کرد و در محوطه درگاه دفن است. مزارات شاه محمد عاشق، شاه محمد فائق، شاه عبدالرحمن و غیرهم همانجا است.



زندگینامه مختصر حضرت شاه ولی الله دهلوی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شاه ولی الله رحمۃ اللہ علیہ نسباً فاروقی هستند. تولد ایشان به تاریخ ۴ شوال ۱۱۱۴ هـ / ۲۱ فوریه ۱۷۰۳ م بروز چهارشنبه به عهد اورنگ‌زیب در سالهای آخر سلطنت او، در موضع پُهلَت (توابع مظفرنگر) در وطن جدّ مادری ایشان شد. در اُتاقی که ایشان پا به جهان نهاده بودند، تا این وقت، نگهداشته شده است و همین‌طور چند آثار مقدّسه در وطن جدّ مادری ایشان است.

ایشان از پدر بزرگوار خود گذشته از علوم ظاهر، فیض باطنی نیز فراگرفت. ایشان ۱۷ ساله بودند که پدر محترم ایشان شاه عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ به سفر آخرت در سال ۱۱۳۱ هـ / ۱۷۱۸ م رفت. شاه ولی الله رحمۃ اللہ علیہ در مدرسه رحیمیه به جای پدر خود نشسته و درس دادن آغاز کرد. وی در زمان کودکی خود قرآن را حفظ کرده بود و راجع به فقه و حدیث مهارت تامه بدست آورده بود. گذشته از این به دیگر علوم معاون چون، صرف و نحو، منطق و کلام و غیره دستگاه بهم رسانید. در تصوّف و سلوک نیز تربیت ایشان تحت سرپرستی حضرت شاه عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ شد. عوارف المعارف (شیخ شهاب‌الدین سهروردی رحمۃ اللہ علیہ)، لوايح جامی و غیره کتب متصوفه مرتب درس گرفت. شاه صاحب کتابهای علوم مختلفه را که به مطالعه خود آورده بود، تذکر آن در رساله خود به عنوان الجزء اللطیف کرده است.

اولین عروسی شاه ولی الله رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۱۲۸ هـ / ۱۷۱۶ م با دختر خال ایشان شیخ عبیدالله پُهلَتی شد. در آن وقت سن شاه صاحب ۱۴ سال بود.

از او فرزندی به نام شیخ محمد متولد شد. از شکم این همسر اولین پنج اولادشان متولد شدند که دو پسر و سه دختر بودند، شیخ محمد و هر سه خواهران او وقت وفات شاه ولی الله رحمته در حیات بودند. در سال ۱۱۲۹ هـ / ۱۷۱۷ م شاه عبدالرحیم رحمته ایشان را بیعت کردند و اذکار نقشبندیه را تعلیم کردند و دستار فضیلت بر سر بسته اجازه عام عطا فرمودند.

شاه صاحب رحمته در سال ۱۱۵۴ هـ / ۱۷۴۱ م از شیخ محمد فاضل سندهی قرآن کریم را کاملاً در روایت حفص بن عاصم قرائت کردند. بعد از فوت پدر ایشان تا مدت دوازده سال در مدرسه رحیمیه دواماً درس می دادند و در طول این زمان افراد با کمال پُره‌نر را تربیت کردند. برای تعلیم و تربیت پسر خود حضرت شاه عبدالعزیز محدث دهلوی رحمته، توجه خصوصی و عمیقی فرمودند. در همان زمان ادبیات فرق و مذاهب مختلف اسلامی را با دقت مطالعه نمودند. کشور هند را که در آن زمان با احوال ناخوب می گذشت، نیز مشاهده می کردند. در سال ۸ ربیع الثانی ۱۱۴۳ هـ / ۲۰ اکتبر ۱۷۳۱ م ایشان به سفر حجاز رفتند و در حضور علما و محدثین آنجا استفاده علمی کردند. در دوران سفر حرمین، ایشان را چنان مشاهدات به وقوع آمد که آنها اساس نهضت فکری شاه صاحب رحمته را سنگین کردند. در سال ۱۱۴۵ هـ / ۱۷۳۳ م، ایشان از سفر بازگشتند و بیشتر اوقات خود را در غور و فکر، بحث و بررسی و تصنیف و تألیف گذرانیدند. در حجاز مقدس شاه صاحب از علمای امتیازی عصر چون شیخ ابوطاهر محمد بن ابراهیم گردی رحمته، شیخ وفداالله بن سلیمان مغربی و شیخ تاج الدین حنفی، کسب فیض نمودند. سند المؤطای امام مالک، ایشان از شیخ وفداالله مغربی

گرفتند. گذشته از این از شیخ احمد ادریس مغربی دستور لغت عربی و از شیخ علی طربولی مصری درس فقه شافعی خواندند.

گذشته از این اساتید، اسامی شیخ حسن عجمی، شیخ احمد نخلی، شیخ عبدالله مصری، نیز در فهرست استادان ایشان به نظر می آید.

شاه صاحب رحمته بی نهایت ذهین، کم گو، دقیقه رس، منکسر المزاج و رقیق القلب بودند. بیشتر اوقات ایشان در ریاضت، و عبادت، مطالعه و فکر و تصنیف و تألیف می گذشت.

بعد از اقامت چهارده ماه در حجاز، ایشان به چهاردهم رجب ۱۱۴۵ هـ / ۳۱ دسامبر ۱۷۳۲ م دهلوی برگشتند. در مدرسه رحیمیه اقامت کرده، شاه صاحب رحمته کتب متعدده تصنیف کردند که کار ترتیب و تسوید آن پسر خال ایشان و جامع مجموعه این مکتوبات شیخ محمد عاشق پهلوی رحمته انجام می دادند.

آغاز مرض الموت ایشان از بدهانه (توابع مظفرنگر) شد. نهم ذی الحجه ۱۱۷۵ هـ / یکم ژوئیه ۱۷۶۲ م، ایشان به غرض معالجه دهلوی تشریف آوردند و در منزل مرید و شاگرد خود بابا فضل الله کشمیری اقامت جستند. این منزل در محوطه مسجد روشن الدوله واقع بود.

به تاریخ ۲۹ محرم ۱۱۷۶ هـ / ۲۰ اوت ۱۷۶۲ م بروز شنبه به وقت ظهر ایشان فوت شدند. در گورستان مهندیان در جنب پدر بزرگوار خود دفن شدند، إِنَّا لِلّٰهِ وَ إِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ.

احوال اولاد معنوی ایشان یعنی تصنیفات و فرزندان ایشان را جداگانه شرح داده ایم.

نسب نامه حضرت شاه ولی الله دهلوی رحمته الله

- ۱- حضرت شاه ولی الله محدث دهلوی رحمته الله بن
- ۲- حضرت شاه عبدالرحیم فاروقی رحمته الله بن
- ۳- حضرت شاه وجیه الدین شهید رحمته الله بن
- ۴- حضرت شیخ محمد معظم رحمته الله بن
- ۵- حضرت شیخ منصور رحمته الله بن
- ۶- حضرت شیخ احمد رحمته الله بن
- ۷- حضرت شیخ محمود رحمته الله بن
- ۸- حضرت شیخ قوام الدین عرف قاضی قادن رحمته الله بن
- ۹- حضرت شیخ قاضی قاسم رحمته الله بن
- ۱۰- حضرت شیخ قاضی کبیر عرف قاضی بدھا رحمته الله بن
- ۱۱- حضرت شیخ عبدالملک رحمته الله بن
- ۱۲- حضرت شیخ قطب الدین رحمته الله بن
- ۱۳- حضرت شیخ کمال الدین رحمته الله بن
- ۱۴- حضرت شیخ شمس الدین رحمته الله (۱) المفتی عرف قاضی پُران بن
- ۱۵- حضرت شیخ شیر ملک رحمته الله بن
- ۱۶- حضرت شیخ عطا ملک رحمته الله بن
- ۱۷- حضرت شیخ ابو الفتح ملک رحمته الله بن

۱- شاه ولی الله دهلوی رحمته الله خودشان نگاشته اند که مورث ایشان شیخ شمس الدین مفتی نخستین بزرگ خانواده بودند که به هندوستان قدم گذاشتند و در روھتک (ھریانہ) سکنی گزیدند. سلسله های نسبهای بعضی از آن شجره ساقط شده اند، برای تفصیل رک: «اجداد گرامی شاه ولی الله رحمته الله» مقاله ای از مولوی نورالحسن راشد کاندلوی، مجله فکر و نظر، اسلام آباد، شماره ژوئیه - سپتامبر ۱۹۸۷ م.

- ۱۸- حضرت شیخ عمر الحاکم ملک رحمۃ اللہ بن
- ۱۹- حضرت شیخ عادل ملک رحمۃ اللہ بن
- ۲۰- حضرت شیخ فاروق رحمۃ اللہ بن
- ۲۱- حضرت شیخ جرجیس رحمۃ اللہ بن
- ۲۲- حضرت شیخ احمد رحمۃ اللہ بن
- ۲۳- حضرت شیخ محمد شہریار رحمۃ اللہ بن
- ۲۴- حضرت شیخ عثمان رحمۃ اللہ بن
- ۲۵- حضرت شیخ ماہان رحمۃ اللہ بن
- ۲۶- حضرت شیخ ہمایون رحمۃ اللہ بن
- ۲۷- حضرت شیخ قریش رحمۃ اللہ بن
- ۲۸- حضرت شیخ سلیمان رحمۃ اللہ بن
- ۲۹- حضرت شیخ عفان رحمۃ اللہ بن
- ۳۰- حضرت شیخ عبداللہ رحمۃ اللہ بن
- ۳۱- حضرت شیخ محمد رحمۃ اللہ بن
- ۳۲- حضرت شیخ عبداللہ رحمۃ اللہ بن
- ۳۳- امیر المؤمنین حضرت عمر بن الخطّاب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ

فہرست تصانیف حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ

- ۱- إتحافُ النبیّہ (بقیہ دو ابواب الانتباہ) (فارسی)
چاپِ مکتبہ سلفیہ، لاہور، ۱۹۶۹ م.
- ۲- الارشادُ إلى مہمّاتِ علمِ الأسناد (عربی - اصول حدیث)
چاپِ مطبع احمدی، دہلی، ۱۳۰۷ ہجری.

- ۳- إزالة الخفاء عن خلافة الخلفاء (مسئله خلافت) چاپ مطبع صدیقی، بریلی، ۱۲۸۶ هـ / ۱۸۶۹ م.
- ۴- أسرار فقه (فقه) سید محمد نعمان رای بریلوی در نامه خویش که به نام شاه ابوسعید رای بریلوی نوشته، این کتاب را تذکر داده است. رجوع کنید: مقاله نسیم احمد فریدی، الفرقان، صفر ۱۳۸۵ هـ، نیز محمود احمد برکاتی، ص ۵۰.
- ۵- أطیب النعم فی مدح سید العرب و العجم (عربی - نعت) (نسخه خطی کتابخانه مؤسسه مولانا آزاد، تونک مکتوبه ۱۳۰۲ هجری برای نواب محمد علی خان - تصوف ۳۷ شامل شماره ۲۷). حضرت شاه ولی الله دهلوی رحمته الله الفاظ این کتاب را شرح هم داده است. چاپ مطبع مجتبایی، دهلی، ۱۳۰۸ هجری.
- ۶- الطاف القدس (فارسی - تصوف) بعض الهامات و مکشوقات. چاپ مطبع احمدی، دهلی، ۱۳۰۷ هـ.
- ۷- الامداد فی مآثر الأجداد (فارسی - تذکره اسلاف خانواده) دارای أنفاس العارفين، و مجموعه خمسہ رسائل؛ چاپ مطبع احمدی، دهلی.
- ۸- الانتباه فی أسناد حدیث رسول الله (عربی - فن حدیث).
- ۹- الانتباه فی سلاسل اولیاء الله (فارسی - تصوف) (نسخه خطی فهرست دیوبند، ج ۲، ص ۵۹)؛ مطبع احمدی، دهلی، ۱۳۱۱ هجری.

- ۱۰- إنسان العین فی مشائخ الحرمین (فارسی - تذکرہ)
دارای أنفاس العارفين؛ چاپ مطبع احمدی، دہلی.
- ۱۱- الانصاف فی بیان سبب الاختلاف (عربی - فقہ الحدیث)
یک مورد علمی در زمینه تقلید و عمل بالحدیث و توجیہ عادلانہ
اختلاف مذاہب. ترجمہ بہ زبان اردو بہ نام کشاف و ترجمہ دیگر
بہ اسم وصاف از عبدالشکور. چاپ مطبع مجتبایی، دہلی، ۱۳۰۸ھ /
۱۸۹۱م؛ مطبع صدیقی، بریلی، ۱۳۰۷ھ؛ عمدة المطابع، لکھنؤ،
۱۹۱۰م.
- ۱۲- أنفاس العارفين مع الجزء اللطيف (فارسی - تذکرہ)
(نسخہ خطی فہرست دیوبند، ج ۲، ص ۹۱ - تصوف فارسی ۳۱، مکتوبہ
۱۲۳۹ھ، اوراق ۱۵۸)؛ در بخش اول این کتاب احوال شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ
پدر مؤلف و در بخش دوم احوال شیخ ابوالرضا محمد و در بخش
سوم ذکر اجداد نگاشته شدہ است. ترجمہ در زبان اردو از محمد
اصغر فاروقی، لاہور، ۱۹۷۷م و ترجمہ دیگر از شادروان محمد
ایوب قادری و ترجمہ سوم از سید محمد فاروق چاپ شدہ است.
چاپ مطبع مجتبایی، دہلی، ۱۳۳۵ھ و کراچی ۱۳۵۸ ہجری.
- ۱۳- الأنوار المحمدية (فارسی - کلام)
نام این کتاب آقای حکیم محمود احمد برکاتی در تصنیف خودش
بہ حوالہ کتاب مقالات طریقت (از عبدالرحیم ضیا) نوشتہ است.
- ۱۴- البدور البازغة (فارسی - کلام)
(نسخہ خطی فہرست دیوبند، ج ۲، ص ۲۲ - مکتوبہ محمد یوسف بن
عبدالصمد بڈھانوی؛ جامعہ ملیہ اسلامیہ، دہلی نو، عربی - ۲۳۵ و

نسخه مؤسسه مولانا آزاد، تونک - تصوّف ۱۴، شماره ۲۴، نسخه‌ای

از خط مؤلف؛ چاپ مجلس علمی، دابھیل (گجرات)، ۱۳۵۴ هـ.

۱۵- البلاغ المبین (فارسی - تصوّف)

چاپ مطبع مجتبیای، دهلوی.

۱۶- بوارق الولاية (فارسی - تصوّف)؛ شامل أنفاس العارفين.

۱۷- تأویل الاحادیث فی رموز قصیر الانبیاء (عربی - فنّ حدیث)

دارای احوال انبیا که ذکر آنها در قرآن کریم آمده است. ترجمه اردو

در سال ۱۸۹۹ م از مطبع احمدی، دهلوی چاپ شده و نیز از ولی الله

آکادمی، حیدرآباد، پاکستان^(۱).

۱۸- الجزء اللطیف فی ترجمة العبد الضعیف (فارسی - شرح حال نویسی)

چندین بار به چاپ رسیده و هم در أنفاس العارفين شامل است.

۱۹- چهل حدیث (اربعین) (عربی - حدیث) بسنده المتصل الی علی بن

ابی طالب علیه السلام - شرح آن به نام التسخیر، هادی علی صدیقی لکهنوی

در نظم اردو نگاشته است^(۲).

(نسخه خطی دانشگاه پنجاب، لاهور، شماره ۱۸۱، عربی ۹۲۱/۷۱)؛

چهل حدیث گزیده که مدار ایمان اند، مطبع احمدی، هگلی، ۱۲۵۴ هـ/

۱۸۳۸ م؛ انوار محمدی، لکهنو، ۱۳۱۹ هـ؛ سید عبدالله همراه

ترجمه اش به زبان اردو از مطبع احمدی، هگلی، ۱۲۵۴ هـ و نیز

ترجمه ای از عبدالماجد دریابادی در سال ۱۹۶۷ م چاپ شده است.

۱- راجع: عبدالحی ۱۷۳ و قاموس ۸۹/۱. ۲- عبدالحی ۱۴۶.

- ۲۰- حاشیہ رسالہ لبس أحمر (فقہ - نسخہ خطی) در فتاویٰ شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ، این رسالہ را تذکر دادہ است (۱)۔
- ۲۱- حُجَّة اللہ البالغۃ (عربی - فقہ الحدیث) تطبیق در اختلاف فقہا و محدثین مطبع بولاق، مصر، ۱۲۹۶ھ؛ مطبع صدیقی، بریلی، ۱۲۸۶ھ؛ در لاہور در سال ۱۹۷۸ م ترجمہ اردو بہ عنوان «نعمۃ اللہ السابغۃ» از عبدالحق حقانی؛ مطبع احمدی، پتنا، ۱۳۱۲ھ و ترجمہ این کتاب در زبان انگلیسی ہم شدہ (۲)۔
- ۲۲- حسن العقیدۃ (عربی - عقاید) (نسخہ ایندیا آفس، لندن، شمارہ ۱۱۲ (ھ) اوراق ۴)؛ شامل مجموعہ خمسہ رسائل (۳)، مطبع احمدی، دہلی، ترجمہ در زبان اردو ہم شدہ، مطبع روزنامہ اخبار (۴)، شرح این کتاب محمد اویس نگرامی، بہ نام العقیدۃ الحسنہ کردہ است (ابوالحسن علی الندوی: تاریخ دعوت و عزیمت)۔
- ۲۳- خاصیت تراجم ابواب صحیح البخاری (عربی - فن حدیث) شرح تراجم ابواب صحیح البخاری و بیان حکمت آنها، سہارنپور، ۱۲۹۲ھ/۱۸۷۵ م۔
- ۲۴- الخیر الکثیر (عربی - تصوّف) (نسخہ خطی مؤسسہ مولانا آزاد، تونک - تصوّف ۲۷ شامل شمارہ ۲۷ مع مقدمہ شاہ محمد عاشق پُہلتی (۵)؛ مجلس علمی، دابھیل، ۱۳۵۴ھ؛

۱- برکاتی، حکیم محمود احمد: شاہ ولی اللہ اور اُن کا خاندان لاہور، ۱۹۷۶ م، ص ۴۹۔

۲- مظاہری ۸۶۔

۳- عبدالحی ۱۴۶۔

۴- قاموس ۲۰۹/۱۔

۵- همان ۲۷۲۔

ترجمه به زبان اردو غلام محمد سورتی نیز عبدالرحیم پیشاوری.

۲۵- الدر الثمین فی مبشرات النبی الامین (عربی)

(نسخه خطی فهرست دیوبند ۹۶/۱ و ۱۱۰ - کاتب محمد یوسف

بدهانوی، ۱۲۹۸ هـ؛ ایندیا آفس، لندن، ص ۳۷۹؛ اوراق ۹ شماره

۲۸۱ (ج) نیز شماره ۲۸۰ (ب)، اوراق ۹ و نسخه سوم مکتوبه ۲۶

رمضان ۱۲۵۱ هـ، شماره ۲۷۹ (ب)، اوراق ۵؛ مشاهدات و مبشرات؛

در این کتاب بعضی از احوال پدر و عم خویش هم اظهار داده؛

سهارنپور، ۱۲۹۲ هـ/ ۱۸۷۵ م؛ ترجمه به زبان اردو از مطبع مجتبایی،

دهلی، ۱۸۹۹ م^(۱).

۲۶- دیوان اشعار (عربی)

جمع آوری: شاه عبدالعزیز رحمته الله علیه؛ (نسخه کتابخانه ندوة العلماء،

لکهنو)^(۲).

۲۷- رساله دانشمندی (فارسی - اصول تعلیم)

مطبع احمدی، دهلی، ۱۸۹۹ م؛ ترجمه به زبان اردو از محمد سرور،

۱۹۶۴ م؛ ترجمه به زبان عربی محمد اکرم ندوی، ۱۴۰۳ م.

۲۸- رساله در ذکر روافض در رد گوهر مراد

نسخه خطی؛ به حواله عبدالرحیم ضیا: مقالات طریقت.

۲۹- رسائل أوائل

شامل در مجموعه رسائل اربعه.

۳۰- رسائل تفہیمات الہیہ^(۱) - دو جلد (عربی - تصوّف)
(نسخہ خطی دانشگاه پنجاب، لاہور - کاتب محمد عاشق پھلتی رحمۃ اللہ علیہ،
۱۱۴۶ھ، اوراق ۴۷، شماره ۵۵ب؛ نیز کتابخانہ مؤسسہ مولانا آزاد،
تونک - تصوّف ۱۷، شامل شماره ۲۷ (نقل از مسودہ مصنف)؛
مشاہدات و واردات، مجلس علمی، دابھیل، ۱۹۳۶م؛ در این تألیف
مکتوبات مع فضایل عبداللہ البخاری و ابن تیمیہ و مکتوب المعارف مع
مکاتب ثلاثہ شامل اند۔

۳۱- زہراوین^(۲) (فارسی - تفسیر بعض اجزاء القرآن) نسخہ خطی۔

۳۲- السّر المکتوم (فارسی) نسخہ خطی۔

۳۳- سُور المَحزون فی سیر الأُمین و المأمون (فارسی - سیرہ)

(نسخہ خطی فہرست دیوبند ج ۲، ص ۹۸ - مکتوبہ ۱۲۳۶ھ؛ نیز
سالار جنگ ج ۱، ص ۵۵، اوراق ۱۹)؛ ترجمہ کتاب نورالعین تألیف
ابن سید الناس کہ ترجمہ اش بہ فرمایش مرزا مظہر جانجاناں شدہ؛
چاپ ۱۲۵۶ھ؛ دارالاشاعت، کراچی، ۱۳۵۸ھ؛ ترجمہ در زبان اردو
بہ نام کتر المکنون از مولابخش چشتی، مطبع ستارہ ہند، دہلی،
۱۳۱۵ھ؛ و نیز الذکر المیمون از عاشق الہی، دہلی، قرۃ العیون، مطبع
محمدی، تونک ۱۲۷۱ھ؛ عین العیون از ابوالقاسم بن عبدالعزیز ہسوی۔

۳۴- سطعات (فارسی - تصوّف)

اصطلاحات صوفیہ؛ مطبع احمدی، ۱۳۰۷ھ؛ کراچی، ۱۹۳۹م؛
ترجمہ بہ زبان اردو از سید محمد متین ہاشمی، لاہور، ۱۹۷۶م؛ نیز
غلام مصطفیٰ قاسمی، حیدرآباد (پاکستان)، ۱۹۶۴م۔

۳۵- شرح تراجم بعض ابواب بخاری (عربی - فنّ حدیث)؛
دائرة المعارف، حیدرآباد، ۱۳۶۳ هـ، اصح المطابع، دہلی؛ مُسلسلات
چاپ مطبع نورالانوار، آرہ (بہار) ہم شامل است.

۳۶- شفاء القلوب (فارسی)
نسخہ خطی؛ مطبع مجتبیایی، دہلی اعلام کردہ کہ این کتاب بہ چاپ
می رسد^(۱).

۳۷- شوارق المعرفة (فارسی - تذکرہ)
(نسخہ خطی در کتابخانہ ہای آصفیہ، حیدرآباد و مولانا آزاد دانشگاہ
اسلامی علیگرہ، علیگرہ)؛ شامل أنفاس العارفین؛ در این کتاب احوال
شاه ابوالرضا محمد عمّ بزرگ خودش نوشتہ است.

۳۸- صرف میر (منظومہ - قواعد)
مطبع محمدی، لاہور، ۱۲۹۳ ہجری.

۳۹- العطیۃ الصمدیۃ فی أنفاس المحمدیۃ (فارسی - تذکرہ)
(نسخہ خطی کتابخانہ مولانا آزاد دانشگاہ اسلامی علیگرہ، علیگرہ)؛
شامل مجموعہ خمسہ رسائل نیز أنفاس العارفین؛ در این رسالہ احوال
جدّ مادری خودش شیخ محمد پُہلتی رحمۃ اللہ علیہ نگاشتہ است.

۴۰- عقد الجید فی أحكام الاجتهاد و التقليد (عربی - اصول فقہ)
(نسخہ خطی کتابخانہ ذاکر حسین جامعہ ملیہ اسلامیہ، دہلی نو،
شمارہ ۲۳۶)؛ مورد خیلی پُرارزش و عالمانہ در زمینہ اجتهاد و
تقلید؛ می گوید کہ برای مردم عمومی در تقلید تحفّظ است و برای
صاحبان علم و خبر تقلید نکردن گناہ نیست؛ مطبع صدیقی، بریلی،

۱۳۰۹ هـ؛ ترجمه در زبان اردو از عبدالشکور فاروقی لکهنوی شده؛

نیز سلک مروارید ترجمه دیگر؛ مطبع مجتبایی، دهلوی، ۱۳۱۰ هـ.

۴۱- عوارف (فارسی - تصوّف) نسخه خطی.

۴۲- فتح الخیر (باب پنجم الفوز الکبیر) (عربی - تفسیر)

(نسخه خطی ایندیا آفس، لندن، اوراق ۳۲ مکتوبه ۱۲۵۴ هـ)؛ مطبع

احمدی، هگلی، ۱۲۴۹ هـ / ۱۸۳۴ م؛ شرح بعض الفاظ غریب قرآن کریم.

۴۳- فتح الرحمن فی ترجمه القرآن (فارسی - تفسیر) تألیف ۱۱۵۱ هـ

(نسخه خطی مکتوبه ۲۷ ربیع الاول ۱۲۴۰ هـ؛ جامعه ملیه اسلامیّه،

دهلی نو، شماره ۲۳۷؛ دارالمصنّفین، اعظم گره، مکتوبه ۲۳ شوال

۱۳۵۸ هـ؛ فهرست دیوبند ۶۱/۱-۶۰؛ ایندیا آفس، لندن، شماره

۱۹ (ت)؛ نسخه ۲ مکتوبه ۱۲۴۰ هـ)؛ مطبع هاشمی، میروت، ۱۲۸۵ هـ /

۱۸۶۹ م؛ مطبع فاروقی ۱۲۹۴ هجری.

۴۴- فتح السلام (به حواله مقالات طریقت) نسخه خطی.

۴۵- فتح الودود فی معرفه الجنود (عربی - علم الخلاق) نسخه خطی.

۴۶- الفضل المبین فی المسلسل من الحدیث النبوی الامین (عربی - فن حدیث)

(ایندیا آفس، لندن، ۳۸۰ شماره ۲۸۱ (د)، اوراق ۲۶؛ نسخه دیگر

شماره ۲۸۰ (ح)، اوراق ۳۸)؛ این رساله به نام مسلسلات هم معروف

است و شاه صاحب رحمته این را یک سند خودش مورخ ۱۱۵۹ هـ به نام

شیخ محمد بن پیر محمد بن شیخ ابوالفتح تذکر داده و آن را روی

نسخه صحیح بخاری در کتابخانه خدا بخش، پتنا، یافته می شود و

عکس همان در آغاز کتاب الخیر الکثیر چاپ دابهیل هم آمده است^(۱).

- ۴۷- الفوز الکبیر شرح فتح الکبیر (فارسی - اصول تفسیر)
(فہرست دیوبند ۶۴/۱)؛ جامعہ ملیہ اسلامیہ، دہلی نو، شماره ۳۸۶؛
اینڈیا آفس، شماره ۲۷۹ (د)، اوراق ۴۱، مکتوبہ ۲۱ شعبان ۱۲۵۲ھ^(۱)؛
دانشمندی از مصر ترجمہ اش در زبان عربی کردہ بود؛ نیز مطبع
احمدی، ہگلی، ۱۲۴۹ھ/۱۸۳۴م؛ مطبع مجتہابی، ۱۸۹۸م؛ ترجمہ
به زبان اردو در ۱۹۱۴م؛ مکتبہ برہان، دہلی، ۱۹۴۱م.
- ۴۸- فیض عام (فارسی - متفرقات)
- ۴۹- فیوض الحرمین (عربی - تصوّف)
مشاہدات و واردات؛ مطبع احمدی، دہلی، ۱۳۰۸ھ؛ ترجمہ به زبان
اردو از محمد سرور، آکادمی سندھ ساگر، لاہور، ۱۹۶۷م.
- ۵۰- قرۃ العینین فی تفضیل الشیخین (عربی - عقاید)
(نسخہ خطی فہرست دیوبند ۲۵۸/۱)؛ مطبع مجتہابی، دہلی، ۱۳۱۰ھ؛
مطبع روزنامہ اخبار، دہلی، ۱۸۹۹م.
- ۵۱- قصیدہ ہمزیہ (عربی - منظومہ)
(نسخہ خطی کتابخانہ پهلوارى شریف)؛ مطبع مجتہابی، دہلی،
۱۳۰۸ھجری.
- ۵۲- القول الجمیل فی بیان سواء السبیل (عربی - تصوّف)
(دو نسخہ خطی در کتابخانہ ندوۃ العلماء، لکھنؤ)^(۲)؛ مطبع نظامی،
کانپور، ۱۲۹۱ و ۱۳۰۷ھ؛ نیز مطبعۃ الجمیلہ، مصر، ۱۲۹۰ھ؛
خرم علی بلہوری ترجمہ در زبان اردو به نام شفاء العلیل در

۱- اینڈیا آفس، لندن: در حیات مصنف به سند خودش «۱۱۶۰ھ» یادداشت شدہ است.

۲- عبدالحی ۱۹۹.

- سنه ۱۲۶۰ هجری کرده؛ مطبع درخشانی، ۱۲۷۸ هجری.
- ۵۳- کشف الأنوار (به حواله مقالات طریقت) نسخه خطی.
- ۵۴- کشف الغین عن شرح رباعیتین (فارسی - تصوّف)
(نسخه خطی موزه ملی، کراچی، شماره ۲۵۳، ۱۰۸/۳-۱۹۶۸ N.M.)
کاتب: محمد هاشم بن شیخ محمود تتوی، ۲۵ صفر ۱۱۵۰ ه؛
شرح دو رباعی خواجه باقی بالله رحمته؛ مطبع مجتبیایی، دهلوی، ۱۳۱۰ ه؛
رونویسی از نسخه مصنف شده، ش ۳، مجموعه ۹۶-۱۳۷.
- ۵۵- کلام منظوم (عربی و فارسی - شعر)
در کتابهای متفرّق یافته می شود.
- ۵۶- لطائف القدس فی معرفه النفس (تصوّف)
(نسخه خطی کتابخانه آصفیه، حیدرآباد)^(۱).
- ۵۷- لمحات (فارسی - تصوّف)
چاپ آکادمی شاه ولی الله رحمته، حیدرآباد (پاکستان)^(۲).
- ۵۸- مجموعه مکاتیب (فارسی - جلد اول، دو قسمت)
(نسخه خطی ذخیره مرتضی حسن چاندپوری که حالا در کتابخانه
دارالعلوم، دیوبند محفوظ است؛ کتابخانه جامعه عثمانیه، حیدرآباد؛
یک مجموعه در کتابخانه دارالعلوم دیوبند ۲/۲۱۰، اوراق ۹۵، دارای
مکاتیب از شاه ولی الله رحمته، شاه اهل الله رحمته و شاه عبدالعزیز رحمته؛
قسمت اول این مجموعه گردآوری از شاه محمد عبدالرحمن
پُهلّتی رحمته است، بعد از رحلت او، پدرشان شاه محمد عاشق
پُهلّتی رحمته قسمت دوم را تکمیل رسانید.

- ۵۹- مُسَلِّسَات (حدیث)
 رک: الفضل المبین فی المسلسل من الحدیث النبوی الأَمین.
- ۶۰- المُسَوِّی شرح المؤطَّأ^(۱) (عربی - حدیث)
 (نسخه خطی ایندیا آفس، لندن، شماره ۱۷۸، اوراق ۳۰۶)؛ مطبع
 مرتضوی، دہلی، ۱۲۹۳ و ۱۳۴۷ هجری؛ نیز مطبع مگہ معظمہ.
- ۶۱- المصنَّفی شرح المؤطَّأ^(۲) (فارسی - حدیث)
 مطبع فاروقی، دہلی، ۱۲۹۳ هـ / ۱۸۷۶ م، جلد دو، مطبع مرتضوی،
 ۱۲۹۳ هجری.
- ۶۲- المقالة الوضیة فی النصیحة و الوصیة المعروف به وصیة نامہ (عربی)
 (نسخه خطی کتابخانہ دولتی خاورانہ، مدراس (اخلاق فارسی)؛
 فہرست چاپی ۱۹۶۳ م)؛ قاضی ثناء اللہ پانی پتی حاشیہ این کتاب
 نوشته و در مطبع مطبع الرِّحْمَن در سال ۱۲۶۸ هجری چاپ شدہ
 است. در این کتاب ہشت وصایا اند و یک باز از مطبع مسیحی کانپور
 ہم در سال ۱۲۷۳ هجری چاپ شدہ است.
- ۶۳- المقَدِّمَةُ السُّنِّیَّة فی انتصار الفرقۃ السُّنِّیَّة (عربی)
 (نسخه خطی کتابخانہ مؤسسہ مولانا آزاد، تونک)؛ ترجمہ رسالہ
 فارسی «ردِّ روافض» تألیف شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ بہ زبان عربی کہ
 آن را ابوالحسن زید فاروقی رحمۃ اللہ علیہ از دہلی چاپ کردہ است.
- ۶۴- المقَدِّمہ فی قوانین التَّرجِمۃ (فارسی)
 در کتابخانہ مؤسسہ مولانا آزاد، تونک - سہ نسخه خطی، یکی از اینہا
 در جمادی الثانی ۱۲۲۷ هجری از سید محمد علی خواہرزادہ

شاه صاحب رحمۃ اللہ رونیسی شدہ، دیگری از حافظ محمد امین در تاریخ ۹ جمادی الاول ۱۲۷۱ هجری نوشته شده است. این رساله در آغاز فتح الرحمن هم آمده است.

۶۵- مکاتیب عربی (انشاء) نسخه خطی.

۶۶- مکتوبات مع مناقب امام بخاری و ابن تیمیہ (فارسی)

مطبع احمدی، دہلی، ۱۳۰۸ھ؛ نیز مطبع مجتبایی، دہلی، از کلمات طیبات دو نامہ گزیدہ را بہ صورت یک رسالہ تشکیل شدہ است.

۶۷- مکتوب المعارف (فارسی - تصوّف)

مطلع العلوم، سہارنپور، ۱۳۰۴ھ؛ نیز مطبع مجتبایی، دہلی.

۶۸- مکتوب مدنی (فارسی - تصوّف)

(نسخہ خطی در فہرست دیوبند ۵۹/۲ و کتابخانہ رضا رامپور)؛

ترجمہ بہ زبان اردو از محمد حنیف ندوی، لاہور، ۱۹۶۵ م و در تفہیمات الہیہ ہم آمدہ است.

۶۹- منصور (فارسی)

مکتوب سید محمد نعمان رای بریلوی بہ نام شاہ ابوسعید رای بریلوی

بہ حوالہ نسیم احمد فریدی رحمۃ اللہ الفرقان، صفر ۱۳۸۵ ہجری.

۷۰- النبذة الابریزیة فی الطبقة العزیزیة (فارسی - تذکرہ)

در احوال جدّ مادری خودش شیخ عبدالعزیز چشتی دہلوی

کہ شامل مجموعہ خمسہ رسائل است؛ مطبع احمدی، دہلی، نیز

أنفاس العارفين.

- ۷۱- النخبۃ فی سلسلۃ الصحبۃ
شاہ صاحب رحمۃ اللہ در سنہ ۱۱۷۳ھ/ ۱۷۵۹م بہ شیخ جار اللہ رحمۃ اللہ را سند اجازت دادہ بود، در آن ذکر این رسالہ آمدہ است^(۱)۔
- ۷۲- النوادر من حدیث سید الأوائل و الأواخر (عربی - حدیث)
(نسخہ خطی در ایندیا آفس، لندن، شمارہ ۲۸۱ (ب)، اوراق ۱۳؛ نیز ۲۸۰ (الف)، اوراق ۱۸)؛ سہارنپور ۱۲۹۲ھ/ ۱۸۷۵م، با مسلسللات چاپ شدہ است۔
- ۷۳- نہایات الأصول (بہ حوالہ مقالات طریقت) نسخہ خطی۔
- ۷۴- واردات (بہ حوالہ مقالات طریقت) نسخہ خطی۔
- ۷۵- وصایا اربعۃ (فارسی)
آکادمی شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ حیدرآباد (پاکستان)، بدون سال چاپ۔
- ۷۶- وصیت نامہ (فارسی)
(نسخہ خطی در ایندیا آفس، لندن، شمارہ ۶۵ (الف)، اوراق ۵)؛ مطبع احمدی، ہگلی، بدون سال چاپ؛ ترجمہ بہ زبان اردو ہمراہ رسالہ دانشمندی از مطبع مجتبیائی، دہلی چاپ شدہ است۔
- ۷۷- ہمعات (فارسی - تصوف)
لاہور، ۱۹۴۱م؛ دکتر غلام مصطفیٰ، حیدرآباد (پاکستان)، ۱۹۶۴م۔
- ۷۸- ہوامع شرح حزب البحر (فارسی - تصوف)
مطبع احمدی، دہلی، ۱۳۰۷ھ؛ مطبع روزنامہ اخبار، دہلی^(۲)۔

۱- برکاتی، حکیم محمود احمد: شاہ ولی اللہ اور ان کا خاندان لاہور، ۱۹۷۶م، ص ۴۹۔

۲- عبدالحی ۲۰۵؛ قاموس ۱۰۷۴/۱۔

اضافات و تحقیق طلب

- ۷۹- رسالۃ بسیطة بالفارسیة فی الأسانید^(۱) (فارسی - فنّ حدیث).
- ۸۰- حاشیۃ ترجمۃ فتح الرحمن (فارسی - تفسیر)
نسخہ خطی در ایندیا آفس، لندن، شماره ۱۹ (ت)، دیگری مکتوبہ
۱۲۴۰ ہجری.
- ۸۱- ترجمہ و تفسیر سورۃ المزل و المذثر (فارسی - تفسیر)
بیت الحکمة، لاہور، ۱۹۴۵ م^(۲).
- ۸۲- رسالہ بالعربیۃ فی تحقیق مسائل الشیخ عبداللہ بن عبدالباقی دہلوی
(عربی - تصوّف) نسخہ خطی^(۳).
- ۸۳- معدن الجواهر (حدیث اربعین) (عربی)
ترجمہ بہ زبان اردو از نواب قطب الدین دہلوی، چاپ ۱۸۸۰ م^(۴).

آثاری منسوب بہ حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

- تذکرہ نویسان شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ راجع بہ بعضی آثار، نظری دارند کہ بہ ایشان
نسبت درست ندارند. چند کتاب فقط برای مردمان کہ بہ او اعتقاد ضعیف
داشتند بہ نام جعلی درست کردہ اند، فہرست این چنین کتب این است^(۵):
- ۱- تحفۃ الموحّدین (فارسی - ردّ تقلید)
افضل المطابع، دہلی، ترجمہ بہ زبان اردو از رحیم بخش، لاہور،
۱۹۶۲ م. شادروان محمد ایوب قادری این رسالہ را از تألیف شیخ
محمد سعید شمردہ است.

۱- عبدالحی ۱۶۰
۲- عبدالحی ۱۹۶
۳- قاموس ۶۱/۱
۴- قاموس ۱۶۷/۱
۵- أنفاس العارفين (ترجمۃ اردو)، مقدمہ از راجا محمود، طبع لاہور، ۱۹۷۷ م؛ شاہ ولی اللہ اور ان کا
خاندان، محمود احمد برکاتی، لاہور، ۱۹۷۶ م.

- ۲- البلاغ المبین (فارسی - ردّ تقلید)
 محمد ایوب قادری این رساله تألیف کسی شاگرد شاه صاحب رحمۃ اللہ علیہ قرار داده است. از مطبع محمدی یک عالم غیر مقلد فقیر الله به چاپ رسانیده و سید سلیمان ندوی مرحوم هم این کتاب را مجهول قرار داده است.
- ۳- قولِ سدید
 این رساله هم به غلط منسوب شده است. حکیم محمود احمد برکاتی و حکیم محمد موسی امرتسری این را مجعول و منحول قرار داده اند.
- ۴- اشاره مستمره
- ۵- قرۃ العینین فی ابطال شهادۃ الحسین (فارسی - تاریخ)
- ۶- جنۃ العالیۃ فی مناقب معاویۃ (فارسی - تاریخ)
 نامهای این هر دو کتاب (شماره ۵ و ۶) مرزا علی لطف شیعی خودش ساخته در تذکره شعرای اردو مسمی به گلشن هند درج کرده است و این را در ترجمه اردو شاعر ولی الله اشتیاق دهلوی می نوشت و او را شاه ولی الله محدث رحمۃ اللہ علیہ گمان کرده است، ولی هر دو شخص مختلف اند و از این تصانیف هیچ تعلق ندارند.
- ۷- رسالۃ اوائل
 از تحقیق محمد ایوب قادری مرحوم، این از شیخ محمد سعید بن شیخ محمد سنبهلی تهیه شده است.
- ۸- فیما یجب حفظه للناظر (عربی)
 محمد ایوب قادری مرحوم می گوید که این رساله تألیف کسی از شاگرد شاه صاحب رحمۃ اللہ علیہ است.

- تلامذہ و مریدین حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (۱)
- ۱- آفندی ابراہیم شیخ.
 - ۲- امین اللہ نگر نہوی.
 - ۳- اہل اللہ پُہلتی، شاہ (م: ۱۱۸۷ھ)، برادر کوچک شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ.
 - ۴- بدرالحق پُہلتی، شیخ.
 - ۵- ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ، قاضی (م: ۱۲۲۵ھ/ ۱۸۱۰م).
 - ۶- جارا اللہ بن عبدالرحیم لاہوری ثم المدنی.
 - ۷- جمال الدین رامپوری، سید (م: ۱۲۴۱ھ/ ۱۸۲۵م) خلیفہ مولانا فخر الدین نظامی رحمۃ اللہ علیہ.
 - ۸- چراغ محمد، مولانا.
 - ۹- حسنی شاہ ابوسعید رای بریلوی (م: ۹ رمضان ۱۱۹۳ھ/ ۱۹ ستمبر ۱۷۷۹م) مدفون در رای بریلی.
 - ۱۰- خیر الدین سورتی، مولانا.
 - ۱۱- داؤد، میان.
 - ۱۲- رستم علی بیگ، مرزا، مرید شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ.
 - ۱۳- رفیع الدین، شاہ، بن شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ.
 - ۱۴- شرف الدین محمد، سید.
 - ۱۵- شیخ محمد بن پیر محمد بن ابی الفتح.
 - ۱۶- عبدالرحمن تتوی، حافظ.

۱- مراجع: محمود احمد برکاتی: شاہ ولی اللہ اور اُن کا خاندان؛ ابوالحسن علی ندوی: تاریخ دعوت و عزیمت، ج ۵؛ رحیم بخش: حیات ولی؛ عبدالقیوم مظاہری: الامام شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ؛ محمد عاشق پُہلتی رحمۃ اللہ علیہ: القول الجلی.

- ۱۷- عبدالعزیز محدث دهلوی رحمۃ اللہ علیہ، شاه (م: ۱۲۳۹/هـ ۱۸۲۴ م)، بن شاه ولی الله رحمۃ اللہ علیہ.
- ۱۸- عبدالله خان رامپوری.
- ۱۹- عبدالنّبی، حافظ عرف عبدالرحمن.
- ۲۰- عبدالهادی، شیخ بن عبدالله ساکن سودهره، در سال ۱۱۶۲ هجری درس الفوز الکبیر از شاه ولی الله رحمۃ اللہ علیہ گرفته بود.
- ۲۱- فاروقی، نواب رفیع الدّین خان مراد آبادی (م: ۱۲۲۳/هـ ۱۸۰۸ م).
- ۲۲- فضل الله کشمیری، بابا.
- ۲۳- محمد امین، مخدوم، پدر محمد معین تتوی.
- ۲۴- محمد امین، خواجه ولی الله کشمیری (م: ۱۱۸۷/هـ ۱۷۷۳ م).
- ۲۵- محمد بن ابی الفتح بلگرامی، شیخ.
- ۲۶- محمد سعید، شیخ، بن محمد ظریف دهلوی.
- ۲۷- محمد سعید خان رامپوری (م: قبل از ۱۱۸۸ هـ) معروف به مورّخ جدّ نجم الغنی خان.
- ۲۸- محمد شریف بن خیر الدّین بن عبدالغنی.
- ۲۹- محمد عابد بن علاء الدّین پهلّتی.
- ۳۰- محمد عاشق پهلّتی، برادر خالزاده و خلیفه ویژه‌ای.
- ۳۱- محمد عثمان کشمیری، بابا.
- ۳۲- محمد معین تتوی، مخدوم.
- ۳۳- محمد معین رای بریلوی، شاه.
- ۳۴- محمد نعمان رای بریلوی، شاه (م: ۵ جمادی الآخر ۱۱۹۳/هـ ۱۹ ژوئن ۱۷۷۹ م، مدفون در بیت المقدّس) عمّ سیّد احمد شهید رحمۃ اللہ علیہ.

- ۳۵- محمد واضح رای بریلوی، شاہ.
 ۳۶- مرتضیٰ زبیدی بلگرامی، سید، مؤلف تاج العروس در شرح قاموس.
 ۳۷- منت قمر الدین سونی پتی (م: ۱۲۰۸ھ/۴-۱۷۹۳م) شاعر معروف اردو.
 ۳۸- نثار علی الہ آبادی ثم مظفر آبادی، شاہ.
 ۳۹- نور اللہ، شیخ، بن معین الدین پھلتی.

عکس اجازت نامہ شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ بہ نام شیخ محمد
 روی نسخہ خطی صحیح بخاری در کتابخانہ عمومی خاوری خدا بخش، پتنا

محمد قدس سرہ نے فرمایا کہ اس رسالہ کا صاحب السیر اخونا الشیخ محمد رفیع
 علیہ السلام نے فرمایا کہ روایتی علی ابن ابی نعیم سے ہے
 لا یجوز انما الفکر۔ لم تنفر و لنصیب من غنا هذه و عسى ان یسر الله
 فی الزمان المستقبل کتب هذه السطور مؤلفها الفقیر ولی اللہ
 المولود سنہ ۱۱۶۰ ھ بمصر مصرہم محمد و ابیہما اولاد انوار

متن اجازت نامہ: «الحمد لله قرأ علي هذه الرسالة كلها صاحب النسخة اخونا الشيخ
 محمد احسن الله تعالى واصلح حاله، فأجزت له روايتها عني على أن فيها
 بعض شيء من الخلل في ضبط الأسماء لاسيما أسماء المغازي - لم نتفرغ
 بتصحيحها ساعتنا هذه و عسى أن يسر الله لنا ذلك في الزمان المستقبل -
 كتب هذه السطور مؤلفها الفقير ولي الله عفى عنه أول محرم سنة ۱۱۶۰
 ساعة من يوم الجمعة الحمد لله تعالى أولاً و آخراً و ظاهراً و باطناً».

تَمَّتْ هذه الرسالة مسمّی بفوز الکبیر من تصنیفات افضل العلماء، شیخنا و مولانا شاه ولی الله سلّمه الله وقت الاشرار يوم الثانی و حادی عشر من شهر شوال فی سنة احد احمد شاه بادشاه غازی.

کاتب و مالک عبدالهادی اللّهم اغفر له و ارحمه. هر که خواند دعا طمع دارد.

الحمد لله الذی بنعمته تتمّ الصالحات باتمام رسید قرائت این رساله از برادر دینی شیخ عبدالهادی بن عبدالله ساکن قصبه سودهره بر این فقیر که مؤلف اوست و در اثنای قرائت به حسب امکان تقریر مطالب کرده شد و عزیز مشارّالیه به حسب امکان تَقیّد آن معنی نمود و الحمد لله اولاً و آخراً و ظاهراً و باطناً.

کتب هذه الأحرف الفقیر ولی الله عَفَى عَنْهُ کان ذلك فی اليوم الثانی عشر من شهر صفر سنة ۱۱۶۲ من الهجرة المقدّسة.

این رساله الفوز الکبیر، یکی از تصنیفات شیخ ما افضل العلماء مولانا شاه ولی الله سلّمه الله است، در وقت اشراق در تاریخ ۱۲ شوال یکم سال جلوس احمد شاه پادشاه غازی اتمام یافت.

صاحب رساله عبدالهادی اللّهم اغفر له و ارحمه آرزو دارد، به هر که این را می خواند، برای موافقت ایشان دعا بفرماید.

الحمد لله از لطف و عنایت برادر دینی شیخ عبدالهادی بن عبدالله ساکن قصبه سودهره به همراه فقیر این رساله را تمام قرائت کرد و در دوران خواندن مطالب را واضح کرده شد و عزیز مذکور تا حدّ امکان آن مطالب را پی بُرد، و الحمد لله اولاً و آخراً و ظاهراً و باطناً. این را فقیر ولی الله عَفَى عَنْهُ در تاریخ ۱۲ صفر ۱۱۶۲ هجری نوشت.

نسخه خطی معروف النهایة فی غریب الحدیث و الآخر تألیف از علامه ابن اثیر در کتابخانه دارالعلوم دیوبند محفوظ است. این نسخه را حضرت شاه ولی الله محدث دهلوی از عبد الله دمشقی در مکه مکرمه به مبلغ سیصد روپیه خرید کرده بود. حضرت شاه صاحب رحمۃ اللہ علیہ قیمت خرید این نسخه در پایانش از دست خود یادداشت کرده اند.

عکس تحریر

اسکینا - اسکینا
 اسکینا اسکینا اسکینا
 اسکینا اسکینا اسکینا
 اسکینا اسکینا اسکینا

(این کتاب در مکه به مبلغ سیصد روپیه از عبدالله دمشقی خریده شد
- محمد ولی الله دهلی)

این نسخه از گنجینه مفتی سعدالله مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ در دیوبند آمده است.

✱

حضرت شاه عبدالعزیز محدث دهلوی رحمۃ اللہ علیہ

از شکم همسر دومین حضرت شاه ولی الله دهلوی رحمۃ اللہ علیہ، پسر بزرگ ایشان فخرالمحدثین حضرت شاه عبدالعزیز دهلوی علیه الرحمه به تاریخ ۲۵ رمضان المبارک ۱۱۵۹ هـ / ۱۲ اکتبر ۱۷۴۶ م، در دهلی متولد شد. نام تاریخی اش «غلام حلیم» (= ۱۱۵۹ هـ) است. در زمان کودکی نام عرفی اش «مسیتا» نیز بود.

تا سیزده سالگی، از پدر خود بسیاری از کتب درسی، درس گرفته بود. تفسیر، حدیث، فقه، اصول، منطق، فلسفه، کلام، عقاید، نحو، هندسه، سیرت، در همه این علوم دستگاہی بدست آورده بود. هنوز هفده سال بوده که پدرش مُرد و در چنین خُردسالی، مسند ارشاد و درس را به عهده خود گرفت. نه فقط در مدرسه رحیمیه تشنگان علوم را بسیراب می کرد بلکه به تعلیم و تربیت برادران خُردش، توجّه خصوصی نمود. در زمان وی، شهرت و بزرگی خانوادہ ولی اللہی تا بام ثریا رسیده بود. فارغان تحصیل از اینجا در سراسر کشور هند مدارس دینی را به هر گوشه و کنار بنا انداخته بودند.

شاه عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ، فقط یک دانشمند بزرگ و بلند پایه و بهترین معلّم نبود، بلکه یک نویسندہ ای عالی مقام هم بود. تصنیفات ایشان راجع به علوم خاص خود او تا امروز به جای خود دلیل اند. گذشته از این، ایشان واعظ و خطیب شیواییان و یک مفتی بی نہایت ذہین، دقیقہ شناس، و نکته رس بودند. مسلک ایشان حنفی بود ولی نواب صدیق حسن خان نوشته است کہ

”خدمت علم حدیث چنان که از این خانواده به وجود آمد، آن طوری در این کشور از کسی به وجود نیامد“.

شاه عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نظر عمیقی به علوم نقلیه داشت و همان طور در علم معقول هم مهارت می داشت. در منزل و مدرسه ایشان همه وقت دانشجویان گرد می آمدند صدای وعظ و درس و ارشاد شنیده می شد. ایشان هر روز تفسیر قرآن کریم هم بیان می کردند. باری به تاریخ ۱۳ رجب ۱۲۱۳ هـ / ۲۰ دسامبر ۱۷۹۸ م درس قرآن را به اتمام رسانیدند خودشان تاریخش جُستند: «آج کلام الله ختم هوا»^(۱) (= ۱۷۵۵ م).

شاه صاحب رحمۃ اللہ علیہ، سخنور هم بود. کلام ایشان در عربی نیز دیده و یافته می شود. وی بهترین انشاء پرداز زبان عربی و فارسی بود. در دادن تعبیر خواب ابن سیرین زمان خود بود، و داشتن قوت حافظه، نظیر امام شعبی دانسته می شد - و در رموز و دقایق این علوم چنان استحضار داشتند که به ظاهر نظیر ایشان تا مدتی دیده نشد. با این همه در علم تصوّف و سلوک، رُشد و هدایت، ورع و تقوی، اتباع سُنّت و در عمل بالحدیث نیز شأن امتیازی می داشت. از احوال سیاسی و اجتماعی زمان خود و از تقاضای وقت هم با خبر بود و همچون والد بزرگوار خود با غایت دردمندی و دلسوزی در این مسایل غور و فکر می کرد.

در هفته دو روز، سه شنبه و جمعه در کوچه چیلان (نزد دریا گنج) وعظ ایشان می شد که برای حصول فیض آن، مردم از دور و دراز می آمدند. در این مجالس وعظ، سخنی اختلاف انگیز را به زبان نمی آوردند.

۱ - امروز تلاوت کلام الله به پایان رسید.

عروسی حضرت شاه عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ با مسمّاء حبیبہ بنت شاه نورالله بدهانوی رحمۃ اللہ علیہ شده بود.

اولاد نرینه شاه صاحب رحمۃ اللہ علیہ زنده نماند. دختران و برادران خُردش در حیات او فوت شدند. در پسماندگانش دو نوه محمد اسحق و مولانا محمد یعقوب بودند که در سال ۱۲۵۸ هـ / ۱۸۴۲ م به مکه معظمه هجرت کرده بودند.

یک پسر شاه صاحب رحمۃ اللہ علیہ به نام قطب الدین به سن دوازده سال فوت شد. دومین هم در خُردسالی فوت کرد. دختری به نام مریم بود که در عقد مولوی عبدالحی بدهانوی بود. دختر دیگر مسمّاء رحمت النساء با محمد عیسی پسر شاه رفیع الدین رحمۃ اللہ علیہ منسوب شده نازا فوت شد. دختر دومین که در وسط بود، دو سال قبل از وفات شاه صاحب رحمۃ اللہ علیہ (۱۲۳۷ هـ / ۲ - ۱۸۲۱ م) فوت شد. دختر بزرگ عائشه نیز در زندگی پدر بزرگوار فوت کرد. عروسی آن دختر با محمد افضل شده بود که یک فرد همین خانواده بود. با پنج پشت بالا، سلسله نسب ایشان هم با شاه ولی الله رحمۃ اللہ علیہ می پیوندد. محمد افضل بن شاه احمد بن شیخ محمد بن اسمعیل بن منصور بن احمد... الخ

حکیم سیّد عبدالحی حسنی رای بریلوی در نزّه الخواطر حلیه ایشان این طور نوشته است: "دراز قد، نحیف بدن و رنگ گندم گون بود. چشمان کشاده و ریش کلفت داشتند". سیّد احمد ولی اللّهی درباره لباس جناب شاه صاحب رحمۃ اللہ علیہ چنین نوشته است: "اکثراً چغه و زیرین او قبا با پایجامه شرعی، دستار کشمشی رنگ، کلاه پنبه دار، دستمال نیلگون که برای پاک کردن آب بینی بود و موزه نری در پا و عصای سبز رنگ در دست داشتند".

جناب شاه صاحب رحمۃ اللہ علیہ به تاریخ ۷ شوال المکرم ۱۲۳۹ هـ / ۶ ژوئن ۱۸۲۴ م، بروز یکشنبه واصل به حق شدند. در گورستان آبایی (مهندیان دهلوی نو) دفن شدند و نماز جنازه در محوطه کوتله فیروز شاه ۵۴ بار ادا شده بود.

تصانیف حضرت شاه عبدالعزیز محدث دهلوی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شاه عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ تصنیفات متعدّد دارد به زبان فارسی زیاد و به زبان عربی کمتر. از این جمله چندین به چاپ رسیده، ولی آن هم حالا در بازار دستیاب نیست. تجدید چاپ نشده و فقط بعض زینت کتابخانه هاست. راجع به چند کتاب ایشان اشتباه است که به شاه صاحب رحمۃ اللہ علیہ اشتباهاً منسوب گردیده است یا بنابر التباس اسمی تألیف عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ دیگری از جمله کتب شاه عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ شمرده شده است.

اینجا فهرست آثار شاه عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ درج می شود، کتابهایی که در این فهرست شامل است، گذشته از آن انتساب مجله های زیر نیز با نام ایشان شده است:

- ۱- رساله خلّت (پتنا و دیوبند).
- ۲- رساله دفع اعتراضات (دیوبند).
- ۳- کرامات الاولیا (علیگره و رامپور).
- ۴- مجموعه تقریر شاه عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ در وحدت وجود و شهود (رامپور).
- ۵- رساله فی ردّ الرساله فی کلمة التوحید (رامپور).
- ۶- رساله فی تفسیر ما اهلّ به لغير الله (ردّش عبدالحکیم پنجابی، نوشت. نیز رک: به «اولاد حسن قنوجی»، نوای ادب، بمبئی، آوریل ۱۹۵۳ م.

- ۷- قصاید عربی^(۱)
- ۸- حاشیه علی شرح هداية الحکمة للصدرای شیرازی.
- ۹- بشارت احمدی (ترجمه)^(۲)، ۱۳۰۳ هـ. یک بشارت احمدی (منظوم) قسمت اول در سال ۱۳۰۹ هجری از لکهنو چاپ شده، آن تألیف عبدالعزیز محدث لکهنوی است.
- ۱۰- هدايت المؤمنین (بر حاشیه: سؤالات عشرة محرم)، اردو، سیدالمطابع، دهلی.
- ۱۱- احسن الحسنات (ترجمه اردو رساله وسیلة النجاة)، مطبع مجتبابی، دهلی، ۱۹۰۵ م^(۳).
- ۱۲- راه نجات^(۴) (نسخه خطی)، نیز مخطوطه مکتوبه ۱۲۰۰ هجری (سالار جنگ)، مطبوعه نظامی پریس، بدایون، ۱۲۸۴ هجری.
- ۱۳- فیصله شاه صاحب دهلوی (در مسئله وحدت الوجود)، چاپ کرده مولانا انوارالله خان فضیلت جنگ، محمود پریس، مدرسه نظامیه، حیدرآباد، نور محمد جوتروی (منکر) و شاه محمد رمضان مهمی شهید^{رحمته} (قایل) تصمیم مناظره بین این هر دو.

فهرست آثار حضرت شاه عبدالعزیز محدث دهلوی^{رحمته}

- ۱- بستان المحدثین^(۵) (فارسی - تذکره محدثین)
پیغام محمدی در بیان حقیقت وحی، اردو ترجمه: عبدالسمیع دیوبندی، مطبع مجتبابی، دهلی، ۱۲۹۵ هجری.

۱- عبدالحی ۵۳. ۲- آصفیه ۳۸۲/۳؛ قاموس ۷۵/۱.

۳- قاموس ۸۶۸/۱. ۴- آصفیه ۱۲۳۴/۲.

۵- فهرست آصفیه ۳۸۲/۳؛ قاموس ۹۶/۱.

- ۲- تحفة اثنا عشریه (فارسی - عقاید)
- در ۱۲۰۴ هجری نوشت، ترجمه عربی مولوی اسلمی مدراسی کرد.
- ۳- تفسیر پاره تبارک الذی^(۱) (فارسی - تفسیر)
تونک، اوراق ۱۸۷.
- ۴- تفسیر عزیز (فارسی - تفسیر)
بینید فتح العزیز.
- ۵- تفسیر پاره عم (فارسی - تفسیر) (۳ نسخه)
تونک، اوراق ۳۵۲، کاتب سراج الدین در اجمیر.
- ۶- حواشی بدیع المیزان (عربی) نسخه خطی.
- ۷- حاشیه علی شرح الشمسیه للرازی^(۲).
- ۸- حواشی بر شرح عقاید (عربی)، نسخه خطی.
- ۹- حواشی بر کتب فلسفه و منطق^(۳) (عربی)، نسخه خطی.
- ۱۰- دیوان عربی^(۴) (عربی - نظم)
- رحیم بخش می گوید که در دہلی بعضی مردم می داشتند.
- ۱۱- رساله فی الانساب (عربی - انساب)، دو نسخه
ندوة العلماء، لکھنؤ، شماره ۲۰۹.

۱- یک نسخه خطی سورة فاتحه دارای اوراق ۱۸ (سطر ۲۴، کاتب سراج الدین اجمیر)، در کتابخانه مؤسسه تحقیقات عربی و فارسی ابوالکلام آزاد راجستان، تونک موجود است.

۲- عبدالحی ۲۵۶.

۳- حاشیه علی شرح الشمسیه للرازی، حاشیه علی شرح التهذیب لجلال الدوانی، حاشیه علی القطیبه وغیره، رجوع کنید: عبدالحی: الثقافة الاسلامیة فی الهند، ۸-۲۵۶؛ نیز حاشیه بر حاشیه میر محمد زاهد علی شرح المواقف. چند نسخه در کتابخانه جامعہ ہمدرد، تغلق آباد، دہلی نو موجود است.

۴- حیات ولی ۳۴۱.

۱۲- رساله در اسئله و اجوبه^(۱) (فارسی - عقاید)^(۲).

۱۳- رساله فی الرؤیا^(۳) (عربی - تعبیر خواب)

مع اردو ترجمه از مطبع احمدی، دهلوی و نیز از مطبع مجتبایی، دهلوی چاپ شده است.

۱۴- السّرّ الجلیل فی مسئله التفصیل^(۴) (فارسی)

در فتاویٰ عزیزیه (ج ۲) شامل است. ترجمه اش به نام اسرار شده است.

۱۵- سرّ الشهادتین^(۵) (عربی - سیرت)

شرحش تحریر الشهادتین از سلامت الله کشفی بدایونی، ترجمه از مرزا حسن علی، نولکشور، لکهنو، ۱۸۷۳ م؛ نیز خرّم علی بلهوری، مکتوبه ۱۲۲۶ هجری (کتابخانه انجمن ترقی اردوی پاکستان) و ترجمه دیگر «رمز الشهادتین» نیز نام داشت^(۶)، این را غالباً غلام امام شهید انجام داده است.

۱۶- شرح میزان المنطق (عربی - منطق)

نسخه خطی.

۱- نعیم الدین ساکن پرولی پرگنه داگا جلال پور نوشته است: "در سال ۱۲۲۹ هجری، این خاکسار از میرزاپور (بنارس) به شاهجهان آباد (دهلی) آمدم و در خدمت حضرت والا رحمته الله علیه حضوری یافته شرف بیعت حاصل کردم و چند سؤال که از عرصه دراز در دل داشتم، به خدمت حضرت رحمته الله علیه پیش کرده پاسخهایی آن گرفتم..." این رسایل در ۱۲۵۸ هجری، الطاف علی کاتب نقل کرده است.

۲- فهرست مخطوطات دارالعلوم دیوبند ۵۹/۲. ۳- قاموس ۱۰۴۵/۱.

۴- مطبع روزنامه اخبار، دهلوی، ۱۸۹۹ م.

۵- یک نسخه خطی از خطّ سیّد محمد ظاهر، دارای شماره نسخ ۵۲۹، در کتابخانه ندوة العلماء

لکهنو موجود است. ۶- قاموس ۹۷۵/۱.

- ۱۷- عجالۃ نافعہ^(۱) (فارسی - حدیث)
ترجمہ بہ زبان اردو از مطبع مجتبایی، دہلی؛ ترجمہ دیگری از مطبع روزنامہ اخبار، ۱۹۰۵ م.
- ۱۸- عزیزالاقباس فی فضائل اخبارالناس (فارسی - عقاید)
در فضایل خلفای راشدین، اردو ترجمہ از حسن علی محدث لکھنوی، مطبع احمدی، دہلی، ۱۳۲۲ ہجری.
- ۱۹- فتاویٰ عزیزہ^(۲) (فارسی - فقہ) دو جلد
مطبع مجتبایی، میروت.
- ۲۰- فتح العزیز (فارسی - تفسیر)
در زمان آخر دیکتہ کردہ نویسندہ، فقط دو جلد باقی است، بقیہ هنوز نایاب، در تونک یک نسخہ خطی دارای اوراق ۴۶۴؛ در مدراس دو نسخہ خطی آن موجود است.
- ۲۱- فی اسئلہ و اجوبہ (عربی و فارسی - تفسیر)
(نامش افادات عزیزہ نیز گفتہ شدہ است)، مرتبہ: نواب رفیع الدین خان فاروقی مرادآبادی. نسخہ‌های خطی آن در کتابخانہ‌های ندوۃ العما لکھنو، مولانا آزاد علیگرہ، مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور، رضا رامپور موجوداند.

۱- دو نسخہ خطی، یکی بہ خط محمد فضل، شمارہ ۹۰۳ کتابت شدہ در سال ۱۲۵۲ھ و دیگری بہ خط علی اکبر بن خلیل الرحمن کیرانوی کتابت شدہ در ماہ صفر ۱۲۹۸ھ (فہرست نسخہ‌های خطی فارسی کتابخانہ جامعہ ہمدرد تغلق آباد - دہلی نو، مرکز تحقیقات فارسی رابزنی فرہنگی جمہوری اسلامی ایران، دہلی نو، ۱۳۷۷ھ/۱۹۹۹م، ص ۱۵ و نیز عبدالحی: الثقافۃ الاسلامیہ، ص ۱۵۹، قاموس الکتب، ص ۱۷۴) ۲- عبدالحی ۱۰۹.

- ۲۲- کرامات عزیزی (اردو)
این کتاب مطبع احمدی، دهلوی در سه قسمت چاپ کرده بود. در این عملیات و تعویذات و غیره هم داده بود.
- ۲۳- ملفوظات عزیزی^(۱) (فارسی)
از ۱۷ رجب تا شوال ۱۲۳۳ هجری ملفوظات فقط سه ماهه، جامع نامعلوم، چاپی.
- ۲۴- مختصر فی المعراج (عربی).
- ۲۵- میزان البلاغة (فارسی - بلاغت)
با حاشیه مفتی عزیزالرحمن از مطبع مجتبایی میروت چاپ شده، سال چاپ ندارد. شرحش قاضی ارتضی علی خان گوپاموی و عبدالقادر بن محمد اکرم رامپوری نوشتند.
- ۲۶- میزان العقائد (عربی - عقاید)
این رساله مختصر درباره عقاید بود. بعداً شاه صاحب رحمۃ اللہ علیہ شرح آن خود نوشتند. مطبع احمدی، دهلوی چاپ کرده.
- ۲۷- میزان الکلام^(۲) (فارسی - کلام).

۱- یک نسخه خطی ملفوظات که نقل آن به تاریخ ۲۹ جمادی الثانی ۱۲۹۴ هـ / ۱۱ ژوئیه ۱۸۷۷ م محمد عطا علی به اتمام رسانید، در ذخیره مخطوطات موزه جواهر، اتاوه موجود است که اکنون در کتابخانه مولانا آزاد دانشگاه اسلامی علیگره نگهداری می شود. شادروان مولانا فریدی از نسخه چاپی ملفوظات، مقاله اش به قدر یک چهار قسمت آن کرد. ایشان تذکر می دهند که در نسخه چاپی اغلاط بسیار یافته شد. قاضی بشیرالدین مرحوم میروتی در مقدمه ملفوظات نیز اعتراف آن کرده است. ترجمه اردو که از کراچی چاپ شد، آنجایی غلط در غلط و در بعضی مواقع مضحکه خیز شده است.

۲- عبدالحی ۲۳۹.

چند تلامذہ ممتاز حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

تعداد شاگردان شاہ عبدالعزیز دہلوی رحمۃ اللہ علیہ تا ہزار ہا می رسد۔ از آن جملہ اسم بعضی ہا بدین قرار است:

ردیف	نام	سال وفات	ملاحظات
۱	آزردہ مفتی صدرالدین	۲۴ ربیع الاول ۱۲۸۵ھ ۱۴ / ژوئیہ ۱۸۶۸ م	
۲	آل حسن قنوجی، سید		پدر نواب صدیق حسن خان
۳	آل رسول قادری مارہروی		
۴	ابوسعید مجددی شاہ	یکم شوال ۱۲۵۰ھ ۳۱ ژانویہ ۱۸۳۵ م	
۵	احمد سعید مجددی شاہ	۲ ربیع الاول ۱۲۷۷ھ ۱۷ ستمبر ۱۸۶۰ م	مدفن: مدینہ منورہ
۶	احمد علی بجنوری		
۷	الہی بخش کاندلوی، مفتی		
۸	ثناء اللہ احمد بدایونی		
۹	جلال الدین برہانپوری		
۱۰	حسن علی صغیر محدث لکھنوی		
۱۱	حسین احمد محدث ملیح آبادی		
۱۲	حیدر علی رام پوری	۶ ذی قعدہ ۱۲۷۲ھ ۹ ژوئیہ ۱۸۵۶ م	مدفن: تونک

۱۳	حیدر علی فیض آبادی	مؤلف منتهی الکلام وإزالة الغین و غیرہ
۱۴	رافت رؤف احمد مجددی	۱۲۴۹ھ / ۴-۱۸۳۳ م
۱۵	رحمن بخش (شاہ) امروہوی	۱۸ محرم ۱۲۸۰ھ / ۴ زوئیہ ۱۸۶۳ م
		ابن حضرت شاہ عبدالباری چشتی و سجادہ نشین دوم حضرت خواجہ شاہ عبدالہادی امروہوی رحمہ اللہ
۱۶	رشید الدین دہلوی	۱۲۴۳ھ / ۸-۱۸۲۷ م
۱۷	رفعت غلام جیلانی رام پوری	۲۷ ذی الحجۃ ۱۲۳۴ھ ۱۶/ اکتبر ۱۸۱۹ م
۱۸	رفیع الدین، شاہ	۵ شوال ۱۲۳۳ھ / ۷ اوت ۱۸۱۸ م
		برادر خرد شاہ عبدالعزیز
۱۹	رمضان علی امروہوی .	
۲۰	ساحر غلام مینا علوی کاکوروی	
۲۱	سلامت اللہ کشفی بدایونی	۱۳ رجب ۱۲۸۱ھ / ۱۲ دسامبر ۱۸۶۴ م
		مدفن: کانپور
۲۲	ظہور الحق قادری پهلوارى	۱۶ ذی قعدہ ۱۲۳۴ھ ۵/ سپتامبر ۱۸۱۹ م
۲۳	عبدالحمی بُدھانوی	
۲۴	عبدالخالق دہلوی	
۲۵	عبدالعزیز آخوند قادری	۱۰ محرم ۱۲۹۶ھ / ۳ ژانویہ ۱۸۷۹ م
		مدفن در درگاہ خواجہ باقی باللہ رحمہ اللہ

۲۶	عبدالغنی، شاه	پدر محمد اسماعیل شهید
۲۷	عبدالقادر، شاه	برادر خرد شاه عبدالعزیز ۱۲۳۰ هجری
۲۸	غلام علی چریا کوتی، حافظ	
۲۹	غلام علی نقشبندی، شاه	۲۲ صفر ۱۲۴۰ هـ / ۱۵ اکتبر ۱۸۲۴ م
۳۰	غلام محی الدین بگویی	
۳۱	فضل حق خیر آبادی	۱۲۷۸ هـ / ۱۸۶۱ م مدفن: اندومان
۳۲	فضل رحمن گنج مراد آبادی	۲۲ ربیع الاول ۱۳۱۳ هـ / ۱۱ سپتامبر ۱۸۹۵ م
۳۳	قطب الهدی رای بریلوی، سید	
۳۴	کرم الله محدث دهلوی	۱۲۵۲ هـ / ۷-۱۸۳۶ م
۳۵	کریم الدین دهلوی	
۳۶	محبوب علی جعفری میر	۱۰ ذی الحجّه ۱۲۸۰ هـ / ۱۶ مه ۱۸۶۴ م
۳۷	محمد اسحق رای بریلوی، سید	
۳۸	محمد اسحق، شاه	۱۲۶۲ هـ / ۶-۱۸۴۵ م نوه شاه عبدالعزیز مدفن: مکه مکرمه
۳۹	محمد اسماعیل شهید	۲۴ ذی قعدہ ۱۲۴۶ هـ / ۶ مه ۱۸۳۱ م برادرزاده شاه عبدالعزیز
۴۰	محمد رمضان مهمی شهید	۲۸ جمادی الاولی ۱۲۴۰ هـ / ۱۸ ژانویه ۱۸۲۵ م شهادت: مندشور مدفن: مهم هریانه
۴۱	محمد شکور مچھلی شهری	

۴۲	محمد یعقوب، شاه	۲۸ ذی قعدہ ۱۲۸۲ هـ ۱۳/ آوریل ۱۸۶۶ م	نوه شاه عبدالعزيز مدفن: مکه مکرمه
۴۳	مخصوص الله	۱۳ ذی الحجه ۱۲۷۱ هـ / ۲۶ اوت ۱۸۵۵ م	برادرزاده شاه عبدالعزيز
۴۴	منت قمرالدین سونی پتی	۱۲۰۸ هـ / ۴-۱۷۹۳ م	
۴۵	نجابت حسین بریلوی		

اولاد حضرت شاه عبدالعزيز محدث دهلوی رحمۃ اللہ علیہ

عقد حضرت شاه عبدالعزيز رحمۃ اللہ علیہ با دختر شاه نورالله بُدهانوی رحمۃ اللہ علیہ خانم حبیبہ شدہ بود. از شکمش سه فرزند به دنیا آمدند. آن همه در زمان کودکی فوت شدند. سه دختر بودند، وفات آنها در زندگی شاه صاحب رحمۃ اللہ علیہ واقع شدہ بود.

۱- دختر (رحمت النساء): با فرزند شاه رفیع الدین موسوم به محمد عیسیٰ منسوب شد.

۲- عائشہ: همسر او محمد افضل فاروقی بود کہ از آن دو پسر تولد یافت.
شاه محمد اسحق: ولادت ۱۱۹۶ هـ / ۱۷۸۲ م - وفات ۱۲۶۲ هـ / ۱۸۴۶ م.
شاه محمد یعقوب: ولادت ۱۲۰۰ هـ / ۱۷۸۷ م - وفات ۱۲۸۲ هـ / ۱۸۶۵-۶ م.

۳- عقد دختر سومی (مریم): با شاه عبدالحی بُدهانوی شد کہ فرزندزاده شاه نورالله بُدهانوی رحمۃ اللہ علیہ و برادرزاده حقیقی همسر شاه صاحب رحمۃ اللہ علیہ بود. او اولادی نداشت.

مولانا عبدالقیوم بُدهانوی (م: ۱۲۹۹ هـ) که داماد شاه محمد اسحق بود،
 از شکم دو مین همسر مولانا عبدالحی بُدهانوی بود.
 هر دو نوۀ شاه عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ (شاه محمد اسحق و شاه محمد یعقوب)
 در سال ۱۲۵۸ هـ / ۱۸۴۲ م به مکہ معظمہ ہجرت کردہ بودند. آنجا حلقہ
 درس آنان آغاز شد و صدها علما از آنان سند حدیث گرفتند. هر دو
 همانجا درگذشتند و در جنت المعلیٰ (مکہ مکرمہ) نزد مزار مبارک
 أم المؤمنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا دفن شدند.

*

حضرت شاه رفیع الدین دهلوی رحمۃ اللہ علیہ

از همسر دوّمین حضرت شاه ولی الله رحمۃ اللہ علیہ، فرزند دوّمین حضرت شاه رفیع الدین رحمۃ اللہ علیہ به تاریخ ۹ ذی الحجه ۱۱۶۳ هـ / ۱۰ نوامبر ۱۷۵۰ م بروز شنبه به دنیا آمد. او ۱۲-۱۳ ساله بود که شاه صاحب رحمۃ اللہ علیہ چشم بر جهانیان بر بست. تعلیم و تربیت او تحت سرپرستی حضرت شاه عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ شد که از او چهار سال بزرگتر بودند. او از خال خودش، شاه محمد عاشق پهلّتی رحمۃ اللہ علیہ نیز درس خواند و در سن شانزده سالگی از تحصیل علوم فراغت یافته بود. چون حضرت شاه عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ به سبب ضعف و ناراحتی، دانشجویان را درس دادن قطع کرده بود، تدریس درس به عهده شاه رفیع الدین رحمۃ اللہ علیہ سپرده شده بود. او در هر دو علم منقول و معقول دست داشت. حضرت شاه رفیع الدین رحمۃ اللہ علیہ در ملفوظات خود کراراً ذکر کرده است که شاه رفیع الدین رحمۃ اللہ علیہ در فن ریاضی مهارت فوق العاده‌ای داشت. مولوی رفیع الدین رحمۃ اللہ علیہ در ریاضیات چندان ترقی کرده که شاید موجد آن علم محمد علی هم بوده باشد^(۱).

شاه رفیع الدین رحمۃ اللہ علیہ بر دست خال خودش شاه محمد عاشق پهلّتی رحمۃ اللہ علیہ بیعت کرده بود. او تصنیفات متعدّدی دارد، از این جمله چند به قرار زیر است:

۱- کلام الله (اردو ترجمه): در حدود سال ۱۲۰۵ هـ / ۹۱-۱۷۹۰ م به اتمام رسید. ولی بعضی ها فکر می کنند که ترجمه را ایشان شروع کرده بودند و

۱- ملفوظات شاه عبدالعزیز (فارسی)، چاپخانه مجتبایی، میروت، ۱۳۱۴ هـ، ص ۴۰.

- بعداً دیگران به تکامل رسانیدند و به نام ایشان شهرت دادند^(۱).
- ۲- راه نجات: این رساله هم به ایشان منسوب است. اولین بار از مطبع مصطفایی، لکهنو در سال ۱۲۶۰ هـ/ ۱۸۴۴ م چاپ شده بود. ولی این اصلاً نوشته مولانا محمد علی پانی پتی است.
- ۳- تفسیر رفیعی: تفسیر سورة بقره به زبان اردو، بیان درس قرآن شاه رفیع الدین رحمته الله را مریدش سید نجف علی معروف به فوجدار خان قلمبند می کرد و پیشنویس را، او به شاه صاحب رحمته الله هم نشان داده بود. پسر سید نجف علی، سید عبدالرزاق در سال ۱۲۷۲ هـ/ ۱۸۵۶ م، آن را از مطبع نقشبندی دهلوی چاپ کرده بود. این تفسیر و ترجمه هر دو را، سید نجف علی نوشته است. مفهوم بیان کرده شاه رفیع الدین رحمته الله است. این حروف لازماً و حتماً از آن او نیست^(۲).
- ۴- رساله اذان و نماز (فارسی): در محرم ۱۲۲۰ هـ/ آوریل ۱۸۰۵ م نوشت.
- ۵- رساله فواید نماز (فارسی)^(۳).
- ۶- حملة العرش (فارسی): عبارتش شاه عبدالعزیز رحمته الله در تفسیر خود فتح العزیز نقل کرده است.
- ۷- شرح رباعیات (فارسی).
- ۸- رساله در بیعت (فارسی).
- ۹- شرح چهل کاف (فارسی): در ماه صفر ۱۲۲۰ هـ/ مه ۱۸۰۵ م نوشت.
- ۱۰- رساله برهان العاشقین و رساله معما: تألیف ۱۳ جمادی الآخره ۱۲۲۰ هـ/ ۷ سپتامبر ۱۸۰۵ م.

۱- برکاتی ۱۵۸.

۲- همان، ۹-۱۵۸.

۳- رساله های از شماره ۵ تا ۱۵ چونکه فقط عنوان دارد، به همین سبب نوشته نمی شود.

- ۱۱- رسالہ نذور بزرگان.
- ۱۲- جوابات سؤالات اثنا عشر.
- این همه نہ رسالہ بہ عنوان مجموعۂ رسائل تسعہ سید ظہیر الدین ولی اللہی از مطبع احمدی، دہلی چاپ کردہ بود. پس از آن در سال ۱۳۸۱ھ / ۱۹۶۱ م مولانا عبدالحمید سواتی از مدرسہ نصرت العلوم گوجرانوالہ (پاکستان) چاپ کردہ است^(۱).
- ۱۳- مجموعۂ فتاویٰ شاہ رفیع الدین رحمۃ اللہ علیہ: مطبع مجتہبایی، دہلی، ۱۳۲۲ھ / ۱۹۰۴ م. مدرسہ نصرت العلوم گوجرانوالہ (پاکستان)، ۱۳۸۱ھ / ۱۹۶۱ م.
- ۱۴- آثار القیامۃ (قیامت نامہ) (چاپی).
- ۱۵- تنبیہ الغافلین: مطبع احمدی، کلکتہ.
- ۱۶- رسالہ سمت قبلہ.
- ۱۷- رسالہ تعدیلات الخمسة المتحيرة (عربی).

عربی:

- ۱- اسرار المحبۃ: نصرة العلوم گوجرانوالہ، ۱۳۸۳ھ / ۱۹۶۳ م.
- ۲- تفسیر آیت نور: نصرة العلوم گوجرانوالہ، ۱۳۸۲ھ / ۱۹۶۲ م.
- ۳- تکمیل الاذهان: تألیف ۱۲۳۰ھ / ۱۸۱۵ م، گوجرانوالہ، ۱۳۸۲ھ / ۱۹۶۲ م.
- ۴- دمع الباطل^(۲): مولوی غلام یحییٰ بہاری (م: ۱۷۶۷ م) در ردّ مکتوب مدنی حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ، رسالہ کلمۃ الحق نوشتہ بود، جوابش شاہ رفیع الدین رحمۃ اللہ علیہ داد و آن را بہ دمع الباطل موسوم ساخت.
- ۵- رسالہ فی اثبات شق القمر و ابطال براہین الحکمة.

۱- برکاتی، حکیم محمود احمد: شاہ ولی اللہ اور اُن کا خاندان لاہور، ۱۹۷۶ م، ص ۱۶۰.

۲- همان، ص ۱۶۱؛ نسخہهای خطی در کتابخانہ‌های: سالار جنگ، حیدرآباد؛ رضا رامپور؛ مولانا آزاد (ذخیرہ حبیب گنج)، علیگرہ.

- ۶- رساله فی تحقیق الالوان.
- ۷- رساله فی الحجاب.
- ۸- رساله فی برهان التمانع.
- ۹- رساله فی عقد الأنامل (ریاضی).
- ۱۰- حاشیه بر میر زاهد.
- ۱۱- الدرر الدّارِی.
- ۱۲- رساله فی المنطق.
- ۱۳- رساله فی الأمور العامّة.
- ۱۴- رساله فی التاریخ.
- ۱۵- تکمیل الصناعة.

حضرت شاه رفیع الدّین رحمته الله شعر هم می سرودند. شیخ الرّئیس بوعلی سینا قصیده‌ای نظم کرده بود که در آن گفته شده است که «نفس» چیست؟ حضرت شاه ولی الله رحمته الله جواب این قصیده عینیه نوشت و شاه رفیع الدّین رحمته الله آن را به شکل مخمّس درآورد. هشت بند این قصیده در حیات ولی نقل شده است^(۱). یک قصیده به زبان عربی در بیان معراج نبوی صلی الله علیه و آله است. ۲۷ بیت

۱- رحیم بخش، حیات ولی، ص ۳۴۶.

در کتابخانه قاضی بدرالدّوله، مدرّاس، رساله‌ای در بیان قیامت (ورق ۴۰، رقم ۱۳۷۳ هـ) به نام شاه رفیع الدّین رحمته الله یافته می‌شود و دوّمین نسخه‌اش (شماره ۱۳۷۶) در ۱۴ ربیع الاول ۱۲۴۷ هـ/۲۳ اوت ۱۸۳۱ م در ۱۱۲ ورق نوشته شده است.

همین طور ترجمه اردویی شرح الصدر فی شرح حال الموتی و القبر للسیوطی، به عنوان قصر الآمال به ذکر حال المآل (ورق ۱۷۹) نوشته در سال ۱۲۱۴ هـ/۱۷۹۹ م که به شاه رفیع الدّین هم منسوب است. یکی از نسخه‌اش در کتابخانه آصفیه، حیدرآباد نیز موجود است (کلام فارسی/۱۷۵). در آصفیه رساله‌ای به عنوان تطبیق التّواریخ به نام رفیع الدّین دهلوی (منطق فارسی/۱۱) و مخطوطه‌ای رسایل شاه رفیع الدّین (تصوف فارسی/۸۸۷) نیز موجود است، لایق ذکر است.

این قصیده در حیات ولی نیز درج است.

وفات حضرت شاه رفیع الدین رحمۃ اللہ علیہ

در سال ۱۲۳۳ هـ / ۱۸۱۸ م در دهلوی بیماری وبایی (متعدی) طاعون عام شده بود. شاه رفیع الدین رحمۃ اللہ علیہ هم نشانه آن بیماری شد و به یکم شوال ۱۲۳۳ هـ / ۷ اوت ۱۸۱۸ م فوت کرد و در گورستان خانواده‌ای خود (مهندیان) پایین قبر حضرت شاه ولی الله رحمۃ اللہ علیہ مدفون است.

اولاد حضرت شاه رفیع الدین رحمۃ اللہ علیہ

شاه رفیع الدین رحمۃ اللہ علیہ سه بار عقد کرد. نخستین با عارفه خانم دختر شاه صدر عالم شد، دومین همسر نامعلوم، سومین همسر کَلُو بود - و در اولاد^(۱) شاه رفیع الدین رحمۃ اللہ علیہ شش پسر و یک دختر بودند. ۱- محمد عیسی، ۲- محمد مصطفی^(۲)، ۳- مولوی مخصوص الله^(۳)، ۴- محمد حسین،

۱- مولانا مناظر احسن گیلانی مرحوم نوشته است: "چهار پسر شاه رفیع الدین رحمۃ اللہ علیہ مولوی موسی، مولوی عیسی، مولوی مخصوص الله، مولوی حسن جان شدند. وی نام محمد مصطفی و محمد حسین نگرفت. مولوی حسن جان غالباً مولوی محمد حسن را نوشته است. (تذکره حضرت شاه ولی الله رحمۃ اللہ علیہ، ص ۳۰۰، کراچی، ۱۹۶۸ م) همین سخن رحیم بخش (حیات ولی، ص ۳۴۸) نوشته است که در خانواده شاه رفیع الدین رحمۃ اللہ علیہ چهار فرزند بلند اقبال و با صلاحیت متولد شدند. مأخذ مولانا گیلانی همین کتاب است ولی درست چیست؟ آن را ما به سلسله تحقیق و بررسی نسب خانواده، در شروع کتاب عیان کرده ایم.

۲- این صاحبزاده سخنور زبان اردو نیز بود، تخلص او «تحریر» بود. در سخنوری از حکیم ثناء الله فراق مشوره می‌کرد (خویشگی: تذکره همیشه بهار، ص ۹۴). قطب الدین باطن نام او غلام مصطفی نوشته است (نغمه عندلیب، ص ۵۳)، به گمان غالب، نام وی عبدالرحمن هم بود. او داماد شاه عبدالقادر و خسر شاه محمد اسمعیل بود.

۵- محمد موسی^(۱)، ۶- محمد حسن، ۷- دختر أمه الله. از محمد عیسی دختر بزرگ شاه عبدالعزیز^{رحمه الله} منسوب شد. عقد محمد مصطفی با دختر شاه عبدالقادر^{رحمه الله} خانم بی بی زینب شد و دختر به نام ام کلثوم تولد شد که به شاه محمد اسمعیل شهید ازدواج یافت و پسرش شاه محمد عمر بود. یک پسر محمد موسی به نام عبدالسلام و یک دختر بودند. یک پسر محمد حسن به نام احمد حسن و چند دختر بودند. از دختر احمد حسن عقد مولوی علاءالدین پهلتنی شده بود. عقد دختر شاه رفیع الدین^{رحمه الله} أمه الله با نجم الدین سوننی پتی شد. از آن دو پسر (۱) سید ناصر الدین و (۲) سید نصیر الدین بودند. پسر اول الذکر سید معزالدین و فرزند او سید ظهیر الدین ولی اللهی بودند که بسیاری از کتب خانواده ولی اللهی را چاپ کرده بودند. با مولوی سید نصیر الدین دختر شاه محمد اسحق دهلوی منسوب بود^(۲). نام دو پسرانش معلوم است: ۱- سید عبدالله، ۲- سید عبدالحکیم.

۳- متوفی: ۱۳ ذی الحجه ۱۲۷۱ هـ / ۲۶ اوت ۱۸۵۵ م.

سید احمد ولی اللهی، در یادگار دهلوی (مطبع احمدی، دهلوی، ۱۹۰۵ م) نوشته است که مولوی مخصوص الله اکثراً در مسجد روشن الدوله (دریا گنج، دهلوی نو) می نشست، روشن الدوله ظفر خان مرید حضرت شاه بهیکا (م: ۱۱۳۱ هـ / ۱۷۱۹ م) بود. گور او در درگاه حضرت خواجه باقی بالله^{رحمه الله} است. ۱- متوفی: ۱۲ رجب ۱۲۵۹ هـ / ۷ اوت ۱۸۴۳ م.

۲- حضرت حاجی امداد الله مهاجر مکی (م: ۱۳۱۷ هـ / ۱۸۹۹ م) در ابتدای حال از آن در طریق نقشبندیه بیعت کرده بود ولی فرصت استفاده زیادی نیافت. او خود خلیفه و مرید شاه محمد آفاق مجددی و نوه شاه رفیع الدین^{رحمه الله} بود. درباره احوال وی کتابی از مولوی نورالحسن راشد کاندلوی چاپ شده است و یک مجموعه مکتوبات در تونک نگهداری می شود.

این هر دو با جدّ مادری خودشان به سال ۱۲۵۶ هـ / ۱۸۴۰ م به مکه معظمه هجرت کرده بودند. فرزند شاه رفیع الدین رحمۃ اللہ علیہ مولوی محمد موسی هم دو رساله به طور یادگار دارد ولی هر دو چاپ نشده. حجة العمل فی الجہل (فارسی) مشتمل بر ۶۰ ورق است. تاریخ خاتمه اش ۱۷ ربیع الاول ۱۲۴۲ هـ / ۱۸ اکتبر ۱۸۲۶ م گفته شده است. این رساله را دکتر محمد ایوب قادری مرحوم دیده بود. رساله دیگر در تحقیق استعانت نیز به زبان فارسی بود و فعلاً پیدا نیست.

*

حضرت شاه عبدالقادر دهلوی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شاه عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ، سومین پسر شاه ولی الله رحمۃ اللہ علیہ و خردتر از شاه عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ و شاه رفیع الدین رحمۃ اللہ علیہ بود. تولدش در سال ۱۱۶۷ هـ / ۴-۱۷۵۳ م شد. از برادر بزرگ خویش، شاه عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ و از شاه محمد عاشق پهلتنی رحمۃ اللہ علیہ تکمیل درسیات نمود و از شاه عبدالعدل دهلوی نسبت باطنی به دست آورد^(۱).

شاه عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ بیشتر قسمت زندگانی خود را در حجره مسجد اکبر آبادی به سربرد. در توکل و استغنا قدم ثابت داشت. کارنامه‌های علمی وی زیاد نیست ولی اردو ترجمه قرآن را منجانب الله قبولیتی میسر آمد که در سرنوشت ترجمه دیگر نیامد. این ترجمه در اردوی خالص است و آن قدر درست است که آن را فقط کرامت شاه صاحب رحمۃ اللہ علیہ می توان گفت. خوبی این ترجمه قرآن این است که حرفی یا واژه‌ای زاید نیست هر قدر کلمات در آیه قرآنی است بالعموم در همان قدر واژه مفهوفش را انجام داده است. به اعتبار اسلوب نیز این ترجمه چنان است که به لغت عربی بر هر آن

۱- شاه عبدالعدل نقشبندی (تولد: ۱۱۲۰ هـ / ۹-۱۷۰۸ م)، از خواجه محمد ناصر و خواجه محمد زبیر مجددی (تولد: ۵ ذی قعدة ۱۰۹۳ هـ / ۵ نوامبر ۱۶۸۲ م - فوت ۴ ذی قعدة ۱۱۵۱ هـ / ۱۲ فوریه ۱۷۳۹ م) فیض یافته بود. خواجه محمد ناصر را از شاه سعدالله، المعروف به شاه کلن قدس سره، بیعت بود. شاه عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ را، از خواجه میر درد دهلوی (م: ۱۱۹۹ هـ / ۱۷۸۴ م) هم فیض رسیده بود. وفات شاه عبدالعدل در سال ۱۲۰۴ هـ / ۹۰-۱۷۸۹ م واقع شد. مزارش در درگاه خواجه باقی بالله رحمۃ اللہ علیہ است. (احمد سعید: تاریخ اولیای دهلوی، دهلوی، ۱۳۵۴ هـ؛ صوفی محمد حسین: انوار العارفین، مطبع نولکشور، لکهنو).

واژه که فشار داده شده است، در ترجمه هم همان آهنگ درآمده است. زبان چندان ساده و دلنشین است که خواص و عوام، هر دو، آن را می توانند بفهمند و لطافت آن را حس می توانند کرد. شاه صاحب رحمۃ اللہ علیہ سعی محاوره بستن نکرد و نه کمال انشاء پردازي خودش را نشان داده است. سعی کرده است که هر مفهوم را کاملاً توضیح بدهد. وی واژه های لغت هندی را نیز بی تکلف بکار می برد. فقط چند مثال برای دانستن خوبی این ترجمه قرآن کفایت خواهد کرد:

آیه	حواله	ترجمه
و کلمۃ اللہ ہی العلیا	التوبة / ۴۰	اور اللہ ہی کا بول بالا ہے (۱).
لست علیہم بمُصِیْطِرٍ	الغاشیة / ۲۲	تو نہیں ہے اُن پر داروغہ (۲).
لترکبن طبقاً عن طبق	الانشقاق / ۱۹	تم کو چرٹھنا ہے کھنڈ پر کھنڈ (۳).
ابصارُہا خاشعة	النازعات / ۹	ان کے تیور نو—ہیں (۴).
ءَاِذَا کُنَّا عِظَامًا نَّخْرَةً	النازعات / ۱۱	کیا جب ہم ہو چکے ہڈیاں کھوکھری (۵).
ألوانُہا و غرایبُ سود	الفاطر / ۲۷	ان کے رنگ اور بھجنگ کا (۶).
و من النخل من طلعہا قنوانٌ دانیة	الانعام / ۹۹	کھجور کے گائے مین سے گچھ لٹکتے ہیں (۷).

- ۱- و کلمۃ خداست بالا.
- ۲- تو بر آنان داروغہ نیستی.
- ۳- شما را رفتن است درجہ بہ درجہ.
- ۴- نگاہ ہایشان پست شدہ.
- ۵- آیا وقتی کہ استخوان ما شوند پارہ پارہ.
- ۶- رنگہایشان و صورشان سیاہ و آبنوس.
- ۷- خوشہ های خرما آویختہ شدہ.

قُلْ كُلٌّ يَعْمَلُ عَلَى شَاكِلَتِهِ ۖ الْاِسْرَاءُ / ۸۴	ہر کوئی کام کرتا ہے اپنے ڈول پر ^(۱) ۔
اللہ الصمد	اللہ نیرادہار ہے ^(۲) ۔
وَلَا نَضِيعُ اجْرًا لِمُحْسِنِينَ یوسف / ۵۶	اور ہم ضائع نہیں کرتے نیگ بھلائی والوں کا ^(۳) ۔
ان الابرار یشربون من کاس کان مزاجُہا کافوراً	البتہ نیک لوگ پیتے ہیں پیالہ جس کی ملونی ہے کافور ^(۴) ۔
فازَ لَہما الشَّیطان البقرة / ۳۶	پس دُگایا اُن کو شیطان نے ^(۵) ۔
وَ اذْ فَرَقْنَا بِکُم الْبَحْرَ البقرة / ۵۰	اور جب ہم نے چیرا تمہارے پٹھن کے واسطے دریا ^(۶) ۔
لَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ الحجرات / ۲	اس سے نہ بولو گھک کر ^(۷) ۔

اولین مثال را توجہ بفرمایید: و کلمۃ اللہ ہی العلیا
و کلمۃ خدا است بالا۔
بہ لغت عربی ضمیر ہی برای تأکید بہ کار بردہ می شود۔ بہ لغت اردو ہمان
خوبی «ہی» بہ وجود آورد۔ اینجا برای کلمہ بہتر از «بول» و برای علیا «بالا»
بالتر واژہ دیگر نمی توان آورد۔

۱- ہر کسی کار می کند بہ طریق خویش۔ ۲- ذات خدا را هیچ وسیلہ نیست۔

۳- پاداش نیکوکاران را ضایع نمی کنیم۔

۴- حتماً نیکان می خورند پیالہ ای کہ در آن کافور آمیختہ است۔

۵- پس فریب داد آنان را شیطان۔

۶- و چون ما شگافتیم دریا را برای عبور کردن شما۔

۷- حرف نرنید با او، بزور و شدت۔

همین طور می فرمایند: الله الصمد، خدا بر هیچ چیز تکیه ندارد. همه مفسرین ترجمه واژه «صمد» را «بگونان گون» کرده اند و بالعموم «بی نیاز» می نویسند ولی مفهوم «صمد» از «بی نیاز» قطعاً جداگانه است. شاه صاحب رحمته برای تذکر دادن این کلمه، واژه لغت هندی بی نهایت مترادف و متناسب را بکار برده است.

زبان بیان شاه صاحب رحمته بی نهایت مستند و مستقیم است و این آن زبان و آن گویش است که امروز هم در قسمت غربی اترپرادش مروج است. سهار، چوکس، سنوار، چنگا، نیگ، ڈول، ڈهور، نار ڈهیت، جُونَسَا، رجھانا، نبرٹا، رلنا، جھونجھل، گھکنا، جھینکنا، بکسنا، ریجھنا، گھدیرٹا.

این چند مثال از آن هزارها کلمه است که نگارنده از مادر مرحومه خویش کراراً شنیده است. راجع به خوبی های از ترجمه قرآن، در جایزه خویش حضرت مولانا ابوالحسن علی می نویسد:

"از مثالهایی مختلف این را می توان ثابت کرد که شاه صاحب رحمته را چنان ذوق صحیح زبان و ادب عربی و روح و طاقت واژه های قرآنی و طبق منشاء در انتخاب کلمات اردو، موفقیتی که میسر آمده است، نظیرش حدّاقل در هند، نیست و در بعضی جاها ایشان از علمای بلاغت و ائمه لغت چون علامه زمخشری و راغب اصفهانی و غیرهم پیشتر قدم می زنند. به جز تأیید الهی و اخلاص بی نهایت و ذوق وهبی، ادبی و لسانی، از چیز دیگر توجیهش نمی توان آورد" (۱).

نام این ترجمه قرآن بالعموم موضح القرآن نوشته می شود ولی نام درست موضح قرآن است. برای این که این نام تاریخی است که از این «۱۲۰۵ هـ» بر می آید که سال تکمیل ترجمه است^(۱).

این اولین بار در ۱۲۵۴ هـ / ۱۸۳۸ م از مطبع احمدی، هگلی چاپ شده بود، تا حالا طبع بی شمار موضح قرآن به بازار آمده و عموماً دستیاب است. یک کتاب حضرت شاه عبدالقادر رحمته الله تقریر الصلوة (اردو) را حواله اش حکیم سید عبدالحی رای بریلوی در کتاب خود به عنوان الثقافة الاسلامیة فی الہند (طبع دمشق) داده است.

در شاگردان امتیازی شاه صاحب رحمته الله علمای جید مثل شیخ عبدالحی بدهانوی، شاه محمد اسمعیل شهید، شاه محمد رمضان مهمی شهید، مولانا فضل حق خیرآبادی، شاه محمد اسحق دهلوی و مفتی صدرالدین آزرده بوده اند.

شاه صاحب رحمته الله در مسجد اکبرآبادی، در عبادت و ریاضت و ارشاد و هدایت مشغول می بود. کفالت لباس و طعام و غذای وی حضرت شاه عبدالعزیز رحمته الله می کرد. وی با برادر خُرد شاه عبدالقادر تعلق قلبی عمیقی داشت. بعد از وفات وی برای ایصال ثوابش اهتمام خاصی می کرد. در ملفوظات عزیزی نوشته است:

۱- حکیم محمود احمد برکاتی تذکر می دهد: "مولوی سید شاهجهان داماد میان نذیر حسین در سال ۱۳۰۷ هـ، در این اضافه نموده چاپ کرد. چنانچه مولوی سید ظہیرالدین احمد ولی اللہی، در آخر کتاب أنفاس العارفين کتابهایی را که موضوعی قرار داده است و نشان داده است، در آن تحفة المؤحدین و البلاغ المبین و تفسیر مولانا شاه عبدالقادر المعروف به موضح القرآن، نیز است" (شاه ولی الله و خانواده اش، ص ۵-۱۶۴، نیز ملاحظه شود، مقدمه القول الجلی از شاه ابوالحسن زید فاروقی، ص ۹).

"در روزی شاه صاحب رحمته در تقریب عرس برادر مرحوم مولوی عبدالقادر رحمته، به مقابر پدر بزرگوارش و جد امجدش، تشریف برده بود و با وجود مسافت بعیده پا پیاده رفت و در بازگشت سواری کرده باز آمد و آرامگاههای پیران را از دست بوسه داد که در آن مقابر پدر بزرگوار و جد امجدش هم شامل بود و از تلاوت قرآن شریف و فاتحه خوانی فراغت یافته از خوش الحانی فرموده که چیزی از مثنوی مولانا روم بخواند. وی حکایت صدر جهان قرائت کرد. مریدی به وجد آمد و دیگر مریدین و خلفا نیز تحت اثر بیت مثنوی آمدند. مرید نعره ای زد و امکان بود که بر زمین بیافتد حضرت او را نزد خود طلبیده توجه فرمودند. آن مرید، سر خود را بر زانوی مبارک گذاشته گریه اش را ادامه داد. روی سرش و کلاه وی، قطره های اشک و لعاب این جناب چکید. آن مرید، آن کلاه را تبرکاً نگهداری کرد. پس از آن مرید گفت حضرت این وقت برای خادم دعا بفرمایید که خدای بزرگ مرا محبت پیر به درجه احسن دهد و هر قدر که هست در آن افزونی باد. ایشان دعا کردند که مرا و تو را محبت خداوندی بیشتر نصیب باد" (۱).

اولاد حضرت شاه عبدالقادر دهلوی رحمته

شاه عبدالقادر رحمته پسری نداشت. دختری بی بی زینب بود که عقدش با برادرزاده خود شاه محمد مصطفی پسر شاه رفیع الدین شده بود. از شکمش فقط دختری به نام ام کلثوم زایید که همسر مولانا محمد اسمعیل شهید بود.

پسر او شاه محمد عمر (م: ۱۲۶۸ هـ) بود.

ایشان برای دیدن دختر خود و برادر بزرگ شاه عبدالعزیز رحمته الله در هفته فقط یکبار بروز چهارشنبه از مسجد اکبر آبادی به منزل خویش می رفتند. فوت شاه عبدالقادر رحمته الله به عمر ۶۳ سال روز چهارشنبه به تاریخ ۱۹ رجب ۱۲۳۰ هـ / ۲۸ ژوئن ۱۸۱۵ م واقع شد. در گورستان خانواده (واقع مهندیان)، دهلی نو دفن شدند.

*

حضرت شاہ عبدالغنی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

چہارمین و کھترین پسر شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (از زوجہ دومین) شاہ عبدالغنی رحمۃ اللہ علیہ بود. وی در سال ۱۱۷۱ ھ / ۸-۱۷۵۷ م، متولد شد. از برادر بزرگ خود شاہ عبدالعزیز دہلوی رحمۃ اللہ علیہ و شاہ رفیع الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ تحصیل کرد. بعداً در مدرسہ رحیمیہ در درس و تدریس مشغول بودند. سادہ مزاج، قانع و متوکل بود. در شکل و لباس، از پدر بزرگوارش خیلی مشابہت داشت. نظرش در زمینہ فتمہ و حدیث خوب بود. ہمہ برادران بہ ترتیب عکس العمل فوت شدند. بہ این معنی کہ خردترین شاہ عبدالغنی رحمۃ اللہ علیہ زود فوت کرد و بزرگترین شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ در آخر وفات یافت.

عقد شاہ عبدالغنی رحمۃ اللہ علیہ بہ خانم فاطمہ، دختر شیخ علاء الدین پُہلتی بستہ شدہ بود. حضرت شاہ محمد اسمعیل شہید بالاکوت^(۱) پسرش بود. دختری بہ نام رقیہ بزرگتر از شاہ اسمعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ بود. دختر دیگر بی بی کلثوم خردتر از شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بود. عقد بی بی رقیہ با فرزندزادہ شیخ علاء الدین پُہلتی، شیخ کمال الدین پُہلتی شدہ بود. وی فوت کرد، شاہ محمد اسمعیل، در دورانِ نہضت نکاح بیوگان عقد دومین آن دختر با مولوی عبدالحی بُدھانوی بستہ بود^(۲).

۱- تولد: ۱۱۹۳ ھ / ۱۷۷۹ م - شہادت ۲۴ ذی القعدہ ۱۲۴۶ ھ / ۶ مہ ۱۸۳۱ م.

۲- برکاتی، محمود احمد: شاہ ولی اللہ اور اُن کا خاندان، ص ۱۶۶.

دختر دوّمین اُمّ کلثوم صاحب اولاد بود و تا ۱۳۱۱ هـ / ۱۸۹۳ م، آثار به قید حیات بودن آن دختران یافته می شود^(۱). همسر شاه محمد اسمعیل شهید هم اُمّ کلثوم بود. وی حفیده شاه رفیع الدّین و نوه شاه عبدالقادر بود. مادر حضرت شاه محمد اسمعیل در سال ۱۸۲۲ م در دوران سفر حج وفات یافت. شاه عبدالغنی دُرست در عالم جوانی به تاریخ ۱۶ رجب ۱۲۰۳ هـ / ۱۲ آوریل ۱۷۸۹ م به مقام دهلوی فوت کرد^(۲) و در حظیرۀ خانوادگی خود تدفین یافت.

*

۱- برکاتی، محمود احمد: شاه ولی الله اور اُن کا خاندان، ص ۱۶۶.

۲- مولانا نسیم احمد فریدی رحمۃ اللہ علیہ، تاریخ وفات شاه عبدالغنی رحمۃ اللہ علیہ، از یک بیاض خطی دریافت کرده بود. این بیاض در ذخیرۀ شخصی شادروان حضرت مولانا سیّد ابوالحسن علی ندوی است.

تجزیه افکار حضرت شاه ولی الله دهلوی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شاه ولی الله دهلوی رحمۃ اللہ علیہ فقط درویش خانقاه نشین و نگارنده کتابی نیست بلکه از مطالعه تصانیف ایشان می توان بگوییم که ایشان حالات زماة خودش، رسومات دین و عقاید، نشیب و فراز سیاسی و اسباب زوال و انحطاط را دقیق نظر داشته بودند و تجزیة خوبی ایشان می شود. ایشان بهتر از ماضی به حال و مستقبل نظر خوبی داشته بودند. حضرت عبدالعزیز دهلوی رحمۃ اللہ علیہ فرمودند:

"حضرت والد ماجد از هر یک فن شخصی طیار کرده بودند طالب هر فن با وی می سپردند خود مشغول معارف گویی و نویسی بودند و حدیث می خواندند بعد مراقبه هر چه به کشف می رسید می نگاشتند. مریض هم کم می شدند."

از کشف و مشاهدات خویش هر چه پیش بینی کرده بودند، به حد کمال شاهد عینی ثابت شده اند، از مثال آنها می توان ببینیم:

۱- خواب حضرت شاه صاحب رحمۃ اللہ علیہ، رفیق خاص ایشان شاه محمد عاشق پهلوی رحمۃ اللہ علیہ از حواله خواجه محمد امین در کتاب القول الجلی نقل کرد. حضرت شاه ولی الله دهلوی رحمۃ اللہ علیہ فرمودند:

"شانزدهم جماد الثانی شب پنجشنبه در رویا مشاهده نمودم که گویا در مسجدی هستیم، مسجد جامع باشد یا مسجد اکبر آبادی ناگاه می گویند که اینجا صورت کریمه حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم

ظاهر می شود جمع مشتاقِ ظهورِ جلوئه آن صورت ایستاده اند و ما نیز به آرزوی مشاهده جمالِ باکمال به طرفی که نمودند متوجه شدیم. می بینیم که در یک آئینه صورتِ شریفه آنحضرت صلی الله علیه و سلم به تدریج ظاهر شدن گرفت تا آنکه تمام نمودار گردید، در این اثنا از میان آن آئینه برآمده در خارج جلوه گر گشت و ما به التجا و استمداد از آن جناب درخواستیم که برای ترویج علم حدیث همّتِ قویه عالیّه درکار است، فرمودند «خواهد شد». باز عرض داشتیم که ترویج این علم شریف بر دست ما و اولادِ ما و اخوانِ ما باشد، در این باب نیز مددی درکار است قبول فرمایند. فرمودند که «همچنین می شود»، بعد از آن، آن صورتِ کریمه روی باسِتّار آورد، ما با جانبِ مسجد روان شدیم، فی الحال آواز آمد که صورتِ مطهره آنحضرت صلی الله علیه و سلم باز جلوه می فرمایند. باز متوجه آن طرف شدیم، دیدیم که این مرتبه همان صورت درونِ آئینه متجلی شدن گرفت، تا آنکه تمام صورت در همان آئینه مشهود گشت.

در این اثناء جوانی را به عمر شانزده سال حاضر ساختند و از آن جناب اشاره می شده به جانبِ ما که این جوان را لباس خرقه می باید نمود. به حسب ارشادِ ردای خود را بالای آن جوان پوشانیدیم از آن جناب نیز لباس خرقه بر وی ظاهر می گردید و آن جوان معلوم نشد که کیست.

تا دوست کرا خواهد و میلش به که باشد

تجزیه این خواب مولوی نورالحسن راشد کاندلوی در تحریر خود تحت عنوان «تعبیری خواب حضرت شاه ولی الله دهلوی رحمۃ اللہ علیہ: سید احمد شهید» نوشته که در ماهنامه الفرقان از لکهنو، شماره فوریه ۱۹۹۰ میلادی چاپ شده است، نتایجی ایشان برآمده کردند از اختلاف آنها به ظاهر گنجایش نیست.

حضرت سید احمد شهید رای بریلوی رحمۃ اللہ علیہ در تاریخ ۶ صفر ۱۲۰۱ هجری مطابق ۲۹ نوامبر ۱۷۸۶ م تولد یافت و در عمر شانزده یا هفده سالگی در خدمت حضرت شاه عبدالعزیز محدث دهلوی رحمۃ اللہ علیہ (۱۲۱۷ یا ۱۲۱۸ هـ) رسید. ایشان شرف بیعت حضرت محدث دهلوی رحمۃ اللہ علیہ یافت و بعداً بعضی شاگردان فضلاء حضرت محدث دهلوی رحمۃ اللہ علیہ از دست سید احمد رحمۃ اللہ علیہ بیعت جهاد یافتند، حضرت شاه ولی الله دهلوی رحمۃ اللہ علیہ چادر خود را پهنانیدند و بعد از آن خرقة رسول الله صلی الله علیه و سلم به او هدیه کردند - هر دو اشاره پرمعنی است. حضرت شاه ولی الله دهلوی رحمۃ اللہ علیہ خود فرموده اند که آن جوانمرد کی بود؟ ولادت ایشان بعد از ۲۵ سال پس از رحلت حضرت شاه صاحب رحمۃ اللہ علیہ خواهد آمد. در این خواب ذکر مسجد جامع دهلی و مسجد اکبرآبادی شده است که هر دو مسجد تحریک حضرت سید رحمۃ اللہ علیہ تعلق وسیعی دارند^(۱).

۱- القول الجلی، عکس فارسی نسخه خانقاہ کاظمیہ مکتوبہ ۱۲۲۹ هـ، ص ۳-۲۲۲، طبع دهلی، ۱۹۸۹ م؛ ترجمہ اردو از مولوی تقی انور علی کاکوروی، ص ۲۲۸، طبع کاکوری، ۱۹۸۸ م.

این مسجد فیش انتما و سرای راحت جا(ن) و حمام نظافت آما و چوک دلکشا که عبادتگاه حق پرستان به روزگار و روح افزای مترددان اقطار و نزهتکده آسمانیان و دارالنفع زمینیان است، در عهد سعادت مهد پادشاه اسلام، کھف انام، سایه والا پایه پروردگار، خلیفه برگزیده کردگار، رحمت اعم ذی الجلال، مظهر اتم و دار بی همال ابوالمظفر شهاب الدین محمد صاحبقران ثانی شاهجهان پادشاه غازی، پرستار خاص پادشاهی پرستنده با اخلاص ظلّ اللّٰهی موفقه خیرات و مبرّات، محرّره سعادات و حسنات اعزّالنساء مشهوره به اکبرآبادی محل، به فرمان معلی بناکرد به جهت ابتغای رضای الّٰهی و اقتنای ثواب اخروی. حاصل سرای محتوی بر مسجد با حقوق و مرافق داخله و خارجه وقف لازم شرعی نمودند و مقرر ساخت که اگر به مرمت این امکنه احتیاج افتد آنچه از حاصل موقوف بعد الترمیم باقی ماند به خدمت مسجد و حمام و طلبه علم رسانند والایتمام را به جماعه مسطور بدهند. این منازل منیعه در عرض دو سال به صرف صد و پنجاه هزار روپیه آخر شهر رمضان المبارک سال هزار و ششم هجری و مطابق بیست و چهارم سال جلوس عالم آرا صورت انجام پذیرفت.

ایزد تعالی اجر این خیر جاری و نفع باقی به روزگار فرخنده آثار پادشاه دین پرور حق گزین حقیقت گستر و بانیه این مبانی عامره این معانی عاید گرداند. آمین یا ربّ الغلّٰمین.

۲- در فیوض الحرمین شاه صاحب اللّٰه مشاهده چهل و چهارم نوشته

است:

«من در خواب دیدم که من «قایم الزمان» هستم. از قایم الزمان مراد این است که وقتی الله تعالی در این دنیا نظام خیر را می خواست آغاز کند، برای تکمیل این اراده مرا ذریعه کار مأمور ساخته، چرا که من دیدم پادشاه کافر به شهر مسلمانان قابض شد، ایشان مال و دولت آنها در اختیار خودش گذاشت و فرزندان آنها را غلام ساخت. در شهر اجمیر شعایر و رسومات کفر را سربلند کرد و پناه خدا، او شعایر و رسومات اسلام را نابود کرد. به این الله تعالی به زمینداران غضب کرد و من این غضب را به فرشتگان را به صورت مثالی متمثل دیدم. صورت مثالی این غضب الهی درون من را مترشح ساخت. چنانچه من خودم را دیدم که من خشمناک شده‌ام. واقعاً آنوقت غضبناک شدن بنده به سبب بود که تأثیر صورت فرشتگان مرا متأثر کرده بود، نه از غضب بنده در اسباب دنیا کمی واقع شد. در همین دوران دیدم که من درون مردمان زیادی هستم که در میان آنها رومی، ازبیک و عرب و بعضی شترسوار و بعضی اسب سوار و بعضی پیاده هستند. آن جمع مردمان را اگر به طور مناسبترین مثال می‌گوییم که به موقع حج در میدان عرفات جمع حاجیان می‌شود. من دیدم از غضب بنده، آنها خشمناک شدند و می‌پرسند که الآن حکم الهی چیست؟ من گفتم که «فَكَ كُلَّ نَظَامٍ»^(۱). آنها گفتند تا کی؟ من پاسخ دادم که تا وقتی غضب بنده رفع شده باشد. از این گفتن بنده، آنها همراه خود می‌جنگیدند. آنها وار به شتر شروع کردند، چنانچه بعضی از آنها همانجا تمام شدند، سران شتر

۱- «شکستن هر نظام» یعنی «مکمل انقلاب».

کشته شد و لب آنها قاش شدند. بعد از آن طرف آن شهر رفتم که ویران شده بود شهریان آن کشته شدند، این مردمان همراه من آمدند. ما هم همین طور شهر به شهر ویران کردیم که کفار کرده بودند حتی ما به اجمیر رسیدیم و آنجا کفار را کشته بودیم و از دست آنها شهر را آزاد نهادیم و پادشاه کفار را قید کردیم. بعد از آن من دیدم در جمعیت مسلمانان، پادشاه کفار همراه پادشاه اسلام می رود. در این اثنا پادشاه اسلام برای کشتن پادشاه کفار را حکم صادر کرد. وقتی که من دیدم خون از رگهایشان شناور کرد، من صدایی بلند کردم که حالا رحمت ناز می شود. من آنوقت دیدم که رحمت و سکینت آن تمام مسلمانان که در این جنگ شریک بودند را دامنگیر کرد و فیضان رحمت بر آنها شد. بعد از آن، من دیدم که از آنها شخصی بلند شد و از من راجع به مسلمانان که خودشان جنگیدند، پرسید. من از پاسخ آن توقف کردم و درباره آن چیزی واضح نگفتم^(۱).

شاه صاحب رحمۃ اللہ علیہ تاریخ این خواب هم نوشته اند پنجشنبه ۲۱ ذی قعدة ۱۱۴۴ هجری مطابق ۱۵ مه ۱۷۳۲ م است. تشریح و تفسیر این، مولانا مناظر احسن گیلانی به خوبی بیان کرده اند^(۲). ایشان می گویند:

"عیناً این تاریخ پس از ۲۹ سال یعنی در ۱۱۷۳ هجری، سه سال قبل از رحلت خود، هر چه در خواب دیده بودند، باهوش و حواس آن را معاینه نمودند."

۱- مشاهدات و معارف، ترجمه فیوض الحرمین از محمد سرور، آکادمی سنده ساگر، لاهور، ۱۹۶۷ م، ص ۷-۳۱۵.

۲- تذکره حضرت شاه ولی الله رحمۃ اللہ علیہ، بساط ادب، لاهور، طبع پنجم ژوئن ۱۹۶۸ م، ص ۶۵ و به بعد.

ایشان از حواله سیر المتأخرین نوشته است که در ۹ ذی الحجه ۱۱۷۳ هـ/ ۲۲ ژوئیه ۱۷۶۰ م قلعه سرخ در دست بهاؤ سردار مرهته آمد و همراه شاهی حرم سرا، تمام کارجات سلطنت در تسلط مرهته شده. شاه صاحب رحمه الله در مشاهده این تحریر فرموده بودند: "جَعَلَنِي كَالْبَارِحَةِ لِإِتْمَامِ مَوَادِّهِ"^(۱). برای تشریح این، مکتوب شاه صاحب رحمه الله را ملاحظه شود که تحت «به بعضی سلاطین» مخاطب به شاه ابدالی نوشته شده است. این مکتوب احوال آن دوره را جامع بیان است، تک تک واژه‌ای بصیرت سیاسی شاه صاحب رحمه الله را مشاهده است، ملاحظه می شود:

"بر انداختن قوم مرهته آسان کاریست اگر غازیان اسلام کمر همّت بر بندند، دو سه صف آنها بشکنند. در اصل قوم مرهته قلیل اند و ملحق به این طایفه کثیر... چون اقویا نیستند سلیقه آنها فراهم آوردن کثرت افواج است که از مور و ملخ بیشتر توان گفت نه دلاوری و گونه یراقی. غرض که که فتنه قوم مرهته در هندوستان اعظم فتنه هاست حق تعالی خیر دهد کسی را که این فتنه را فرو نشاند... در این وقت هر عملی و دخلی که در سرکار پادشاهی جاریست به دست هنود است که متصدیان و کارکنان غیر این طایفه نیست هر دولتی و ثروتی که هست در خانه‌های اینها جمع شد و هر افلاسی و مخمصه که هست بر مسلمانان... در این زمانه پادشاهی که صاحب اقتدار و شوکت باشد و قادر بر شکست لشکر کفار و دوراندیش جنگ آزما، غیر از ملازمان سرکار موجود نیست لاجرم بر آن حضرت فرض عین است قصد هندوستان کردن..."

۱- برای تکمیل این کار مرا ذریعه ساخته شده است.

۷-۵۱۶ ۷۹۶۱

۲- برای تکمیل این کار مرا ذریعه ساخته شده است.

شاه صاحب رحمۃ اللہ علیہ در اتاق خود چشم دوخت بود، به وجه جام جهان نمای قلب اندازه‌ای کرده بودند که حقوق موروثی مردمان تمام شده‌اند و دیگران جایی اینها گرفته‌اند. همین وضع زمان مورخان همعصر هم می‌نویسند، غلام علی آزاد بلگرامی قول شجاع الدوله نقل کرده‌اند:

"از مدتی براهمه دکن بر هندوستان مسلط شده‌اند، روادار آبرو و رفاه و آسایش احدی از خلق خدا نیستند همه را برای خود و اقوام خود می‌خواهند مردم از دست ایشان به جان آمده‌اند."

شاه صاحب رحمۃ اللہ علیہ در این مشاهده مسلمانان خودشان می‌جنگیدند را دید. می‌داند که مسلمانان در افواج مرهته هم هستند، ابراهیم گاردی همراه دوازده هزار سپاه صاحب توپخانه آنها بود. بعضی حضرمی عرب «چاوش» هم کارمند افواج مرهته بودند. بهاؤ با این منصوبه آمده بود که بعد فتح دهلی، بسواس راؤ را تخت نشینی می‌خواهد داد. «مگر ای بسا آرزو که خاک شده»، پس از انجام جنگ پانی پت بعد از پنج ماه و سیزده روز بالاجی هم فوت کرد. مولانا گیلانی می‌نویسد:

"حضرت شاه صاحب رحمۃ اللہ علیہ این خواب در ماه ذی قعدة دیده بودند و بالاجی راؤ هم در ماه ذی قعدة مرد"^(۱).

من عرض می‌کنم تاریخهای قمری در حجاز و تقویم هند حد اکثر دو روز فرق دارد، شاه صاحب رحمۃ اللہ علیہ در تاریخ ۲۱ ذی قعدة خواب را دیده بودند، ممکن است که در هند ۱۹ ذی قعدة باشد و همین طور روز مرگ بالاجی همین روزی باشد که شاه صاحب رحمۃ اللہ علیہ مشاهده کرده بودند.

۳- در زمان شاه صاحب رحمته الله علیه، سه دسته از ناتوانی مرکز را استفاده کردند - مرهته، جات و سیکها. شاه صاحب رحمته الله علیه برای کمزور کردن مرهته، سرداران روهیله را برانگیخت و همین طور محاذ پانی پت معروف به جنگ سوومی آماده شد. این جنگ به سبب کشتن بسیار سرداران مرهته را ناتوان ساخت. نیروی دوّم جات است که آنها از دهلی تا اکبرآباد (آگره) و بعضی جاهای راجستان را تسلط کرده بودند. برپایی انتشار در مرکز، به آنها موقعه‌ای فراهم آورد که از نوّاب صفدر جنگ و گروه امرای ایرانی سازش داشته بودند. شاه صاحب رحمته الله علیه به نجیب‌الدوله نوشته بودند که نیروی جات را لازمی شکسته می‌شود، برای این دو مکتوب مهمّی شامل همین مجموعه و در «مکاتیب سیاسی شاه ولی الله رحمته الله علیه» چاپ شده است، عبارت زیر داشتند:

«فقیر در واقعه استیصال قوم جَتّ به همان صفت که قوم مرهته مستاصل شده‌اند، دیده است، و نیز در واقعه دید که مسلمین بر دیهات و قلاع جَتّ مسلط شده‌اند و مسکن و ماوای مسلمین شده است، اغلب رایی آن است که روهیله‌ها در قلعه‌های جَتّ اقامت کنند، این قدر در غیب الغیب مصمّم و مقرر است...»

امیدواری از فضل حضرت کریم آن است که فتح عجیب دست دهد و افواج آن ملاعین برهم خورد. این قدر خود هموار باید ساخت که جنگ اعدای نشیب و فراز دارد. به اندک خبر بد دل نباید شد، از ابتدا آفرینش حضرت آدم علیه السلام تا الیوم کدام فتح بوده است که نشیب و فراز نداشت، زیاده مبالغه در این مقدّمه عادت فقیر نیست. امّا یک نکته را خاطر نشان خود بکنند که بعض مردم هنود که به ظاهر نوکر شما و دولت خواه شماوند و به باطن میل به جانب آن ملاعین دارند،

نمی خواهند که قوم کفره مستاصل شوند، هزار حيله در این مقدمه خواهند انگیخت و به هر نوع صلح را در نظر آن عزیزالقدر خواهند آراست در دل می باید نیت مصمم ساخت که سخن آن جماعت نشنوند و هرگز به سخن ایشان میل ننمایند. اگر میل به سخن آن جماعت نمودند نصرت متأخر می شود، فقیر این مقدمه همچنان می داند که گویا کسی به چشم خود می بیند."

*

مطالعه تحلیلی افکار حضرت شاه ولی الله دهلوی رحمۃ اللہ علیہ

مکتوبات حضرت شاه ولی الله دهلوی رحمۃ اللہ علیہ که در این مجموعه شامل است، به اعتبار مختلف بسیار مهم است. در این مکتوبات گذشته از تفسیر، حدیث، فقه، فلسفه، کلام، تصوف و سلوک راجع به علم اسرارالشریعه نیز نکته‌هایی سودمند یافته می‌شود که عنوان خاص شاه صاحب رحمۃ اللہ علیہ است. گذشته از این درباره زندگی‌نامه و آثار علمی ایشان اشارات راهنما یافته می‌شود. اینجا فقط به مشمولات چند مکتوب اشاره می‌کنم. در عبارت، اقتباسات که در میان قوسین آمده است، نمره‌ای شمار مکتوب را نشان می‌دهد.

(۱) شاه صاحب رحمۃ اللہ علیہ گمان می‌کردند که علوم و معارف ایشان در میان یک گروه مخصوص اشاعت خواهد یافت ولی اثرش پایدار خواهد بود. می‌فرمایند: "من این نمی‌گویم که سراسر دنیا، این طریق مرا خواهد پذیرفت، بلکه پذیرفتگان سه یا چهار تن خواهند بود، تا اینجا که وقتی خواهد آمد که کارم روشن‌تر و واضح‌تر خواهد بود. نه از دست من بلکه از دست کسی دیگر. به طور نیابت من" (۵/۱).

جایی نوشته‌اند که "مروج علمی یا معرفتی غیر آن باشد که مظهر آن علوم و معارف است از حضرت حق تعالی و لَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللَّهِ تَبْدِيلًا" (۱) باید دید که حق تعالی مروج این علوم و معارف کرا خواهد گردانید و این سعادت نصیب فرموده" (۱۷/۱).

در یک مکتوب (۳۷/۱) این طور می فرمایند: "كُشِفَتْ أَنْفِي وَفِي كُتَيْبِي وَفِي ذُرِّيَّتِي سِرّاً أَمْضَاهُ اللَّهُ تَعَالَى فَهُوَ مَاضٍ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى".

(۲) در این مکتوبات عموماً تاریخ کتابت نوشته نشده است. فقط زمان بعضی از مکتوبات را از آثار و قراین متعین می توان کرد. از یک مکتوب (۶۶/۲) برمی آید که تولد شاه رفیع الدین رحمته الله به تاریخ ۹ ذی الحجه به وقت ضحوة الکبریٰ شد و نام وی عبدالوهاب خوانده شد. از این برآمد که ۹ ذی الحجه ۱۱۶۳ هـ / ۱۰ نوامبر ۱۷۵۰ م تاریخ تولد درست است.

(۳) در یک مکتوب راجع به وفات همسر خود خبر داده اند که وی از ۲۱ سال رفیق حیات بود. وی سه فرزند گذاشت. دختری به سن شش سال کودک دیگر عمرش ۳ سال و سومین دختر شش ماهه. این احوال همسر اولین (فاطمه) آن حضرت است که فرزندش شیخ محمد بود. از یک مکتوب حضرت شاه صاحب رحمته الله (به نام مخدوم محمد معین تتوی) تاریخ تولد شیخ محمد ۱۱۴۶ هـ / ۱۷۳۳ م برمی آید. به وقت رحلت مادر، وی سه ساله بود و فوت مادر محترم به سال ۱۱۴۹ هـ / ۷-۱۷۳۶ م، واقع شد. شاه صاحب رحمته الله، عقد ثانی در سال ۱۱۵۷ هـ / ۵-۱۷۴۴ م کرده بود. از این ظاهر شد که عقد اولین ایشان در ۱۱۲۸ هـ / ۱۷۱۵ م شده بود. از این همسر سنه ولادت هر دو دختر نیز، در پرتو همین مکتوب تعیین می شود.

(۴) از مکتوب (۶۶/۲) معلوم می شود که کتاب *المُسَوِّی شرح المؤطأ* به زبان عربی درمی آید. در مکتوب (۱۲۷/۲) تألیف *هوامع شرح حزب البحر*

به تذکر آمده است. از مکتوب (۱۳۴/۲) معلوم می شود که مُسَوِّدَةُ آن کتاب در حال پاک شدنی بود.

در مکتوب (۱۱۵/۲)، اراده تکمیل حُجَّة الله البالغة و الانتباه فی سلاسل اولیاء الله را ظاهر کرده اند. تا آن وقت این هر دو کتاب نامکمل بود. در مکتوبات (۴۱/۲ و ۴۲/۲) نیز ذکر تصنیفات است. از مکتوب (۴۴/۲) احوال مُسَوِّدَةُ الانتباه فی سلاسل اولیاء الله و از مکتوب (۴۶/۲) کیفیت مآثر رحیمیه معلوم می شود. در مکتوب (۶۶/۲ و ۷۱/۲) حواله از القول الجلی است.

در یک مکتوب (۱۲/۱): ذکر مُسَوِّدَةُ الخیر الکثیر است، در مکتوب بعدی آن، ذکر چندین جزوه حُجَّة الله البالغة آمده است. فصل چهارم إزالة الخفا در مرحله تسوید است (۱۳۰/۱). "بزرگترین مقصد آن زمان التجایی به درگاه الهی برای تکمیل إزالة الخفا است. در آن رساله تدوین مذهب فاروق اعظم رحمته، را هم به ایجاز و اختصار نوشته اند" (۱۱۵/۱). در إزالة الخفا تألیف مآثر و فضایل ذی النورین رحمته شروع شده است (۱۲۶/۱).

(۵) در یک نامه (ج ۱، مکتوب ۹) تذکره سفر حج است: "روز دوشنبه دوازدهم جمادی الآخره به اجمیر رسیده شد. به تاریخ چهاردهم به سمت گجرات توجّه نموده خواهد شد." به معنی این که به تاریخ ۱۲ جمادی الآخر ۱۱۴۳ هـ / ۱۲ دسامبر ۱۷۳۰ م شاه صاحب رحمته اجمیر رسیدند. بعد از دو روز از آنجا اراده سفر گجرات داشتند. ۱۲ جمادی الآخره را، روز دوشنبه گفته اند ولی به حساب تقویم به این تاریخ روز شنبه می آید.

(۶) در همین مکتوب (۹/۱) این هم نوشته اند که "والده صاحب و اهل بیت این فقیر همه را تسکین دهند". از این ظاهر است که در ۱۱۴۳ هـ / ۱۷۳۰ م، مادر محترم شاه صاحب رحمته الله حیات بود و همسر - نیز در نامه دیگری (۱۰/۱) ذکر وفات جدّه مادری که همسر شاه عبیدالله رحمته الله و مادر شاه محمد عاشق پهلوی رحمته الله است یافته می شود که ۱۱۴۳ هـ / ۱۷۳۰ م نیز واقع شد. از مکتوب دیگر (۱۱/۱) معلوم شد که یک دختر شاه صاحب رحمته الله «عائشه» که به تاریخ ۲۱ ذی الحجه ۱۱۴۳ هـ / ۱۶ ژوئن ۱۷۳۱ م متولد شده بود، فوت کرد.

(۷) از بعض مکتوبات احوال شخصی شاه صاحب رحمته الله را استنباط می توان کرد. در مکتوبی (۱۵/۱) است که "با من یک فلس بی مبالغه نیست". از مکتوبی (۱۵۵/۲) معلوم می شود که در آن زمان منزل مسکونی را ترک کرده و در مسجد اکبر آبادی اقامت گرفته بودند. چهل روز در آن اقامت داشته بودند. تخت خوابها و حصیرهایی منزل هر سال عوض می شد (۱۵۵/۲ و ۱۶۳/۲).

دختری تولد شده که نامش «فاطمه» است (۱۱۲/۱): "چون خانه ما از اسم فاطمه خالی شده بود و این امر همواره در دل می خلید به همین سبب نام این دختر فاطمه گذاشته شد".

بر فوت پسر به نام سعدالدین پاسخ تسلیت نامه داده اند (۱۴۷/۲).

(۸) حضرت شاه ثورالله بدهانوی رحمته الله را راجع به ولادت فرزند، مبارکباد داده اند. نام نوزایده عطاءالله خواندند (۲۱/۱). راجع به فوت فرزند شاه اهل الله رحمته الله تعزیت و تسلیت (۱۲۹/۲).

(۹) درباره شاه عبدالعزیز دهلوی رحمۃ اللہ علیہ: "عبدالعزیز در نماز تراویح قرآن خواند، بهتر از گذشته" (۱۲۹/۱). نسبت پسر کلان شاه محمد که در خانواده شاه نورالله بدهانوی، قرار شده است (۱۱۶/۱). فکر قرار دادن نسبت شاه عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نیز است.

(۱۰) مرا خلعت مجددیت داده شده است. حدیث پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم بالخاصه پیروی خواهد شد. سماع مزامیر را عادت نکنند (۵/۱).

(۱۱) برای شاهان مسلمان و لشکرهای اسلامی باید که دعای ختم خواجگان بخوانند (۱۹/۱).

(۱۲) بعضی اشتباهات صوفیه را در الطاف القدس رفع کرده ایم. مکتوب دارای لطایف از حد نامه ای گذشته و یک رساله مستقل شد. هر عنوانی که شما می نامید، همان اختیار خواهد شد. حسب دستور قدیم که در نامیدن عنوان هر تصنیف این فقیر و در تبیض یا درستگی در امور دیگر شما دخل داشته اید (۲۹/۱، ۳۰/۱ و ۳۱/۱).

(۱۳) در ترجمه المؤطا مشغولیت است (۳۷/۱).

(۱۴) درباره مسئله وحدت الوجود (۴۸/۱).

(۱۵) رسم مکتب نشینی محمد فائق پسر شاه محمد عاشق رحمۃ اللہ علیہ (۲۲/۱).

(۱۶) در خانقاه شما که دو صد ساله یا قدیم تر از این است ایتلافی که خواهد شد نبود (۵۴/۱).

(۱۷) حضرت ما شاه عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ که گاهی این بیت هندی را می سراییدند و ایشان را بسیار رقت می آورد (۵۷/۱): به وقت ریختن برگها این طور می گویند: ای مالک جنگل بشنو! برگهایی اکنون که از یکدیگر جدا شده اند، گاهی یکدیگر را نخواهند دید و جایی دیگر خواهند افتاد.

(۱۸) هر شخص آن می یابد که منظور دل او باشد. میان نورالله و میان محمد عاشق هر دو طالب «فنا» بودند، آنها آن را یافتند و بیش از آن امیدوار عروج هستند (۶۴/۱).

(۱۹) از ذکر جهر، سماع غنا و شنیدن سخنان محبت انگیز قلب بیدار می شود (۸۲/۱).

(۲۰) یک بیت هندوی در قلب من القاء کرده شده است (۸۶/۱): «در سینه من معشوق است که از دیدن او مرا عیش میسر است. پس چرا مرا اکنون در کوچه ها باید گشت و چرا شب و روز فریاد باید کرد».

(۲۱) ولادت پسر شاه عبدالرحمن. نامش محمد نعمان خوانده شد. سلام اهلیه خود ایشان نوشته اند (۱۳۳/۲).

(۲۲) سفارش امام مسجد اکبرآبادی که مشاهره ایشان بر وقت باید داد (۱۶۳/۲).

*

مصادر و مراجع

فہرست تصانیف حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ در ہمین مجموعہ جداگانہ ای دادہ شدہ است و کتابہای زیر برای مطالعہ احوال و افکار مفصلی ایشان رہنمایی می کند:

- ۱- آثارالصنادید، سرسید احمد خان، دہلی، ۱۸۴۷ م.
- ۲- ابجدالعلوم، نواب صدیق حسن خان، تألیف ۱۸۸۰ م.
- ۳- ابوسعید حسنی (حضرت شاہ)، مولانا نسیم احمد رحمۃ اللہ علیہ، لکھنوی، ۱۹۸۹ م.
- ۴- اتحاف النبلاء، نواب صدیق حسن خان، تألیف ۱۲۸۸ ہجری.
- ۵- ارشاد رحیمیہ، شاہ عبدالرحیم دہلوی رحمۃ اللہ علیہ، مرتبہ دکترا غلام مصطفیٰ خان، حیدرآباد (پاکستان)، ۱۹۵۹ م.
- ۶- ارواح ثلاثہ، مولانا سید ظہورالحسن کسولوی.
- ۷- أصول فقہ و شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ، دکترا مظہر بقا، اسلام آباد (پاکستان).
- ۸- التمهيد لتعريف ائمة التجديد، عبیداللہ سندھی، جام شورو، ۱۳۹۶ هـ.
- ۹- الروضة القيومية، کمال الدین محمد احسان.
- ۱۰- القول الجلی (فارسی متن)، مرتبہ زید ابوالحسن فاروقی، دہلی، ۱۹۸۶ م.
- ۱۱- الیافع الجنی فی اسانید عبدالغنی، محسن بہاری، تألیف ۱۸۶۳ م.
- ۱۲- أنفاس رحیمیہ، مرتبہ شاہ اہل اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ، دہلی، ۱۳۳۵ ہجری.

- ۱۳- انوارالقلوب (نسخہ خطی)، شاہزادہ منعم بخت بن شاہ عالم، مؤلفہ ۱۲۵۵ ہجری۔
- ۱۴- باغی ہندوستان (اردو ترجمہ الثورة ہندیہ، للعلامہ فضل حق خیرآبادی رحمہ اللہ، عبدالشاہد خان شیروانی، ۱۹۷۸ م۔
- ۱۵- تاریخ الائمۃ فی ذکر خلفاء الأئمۃ (نسخہ خطی)، میر محبوب علی دہلوی، کتابخانہ جامعہ ہمدرد، تغلق آباد، دہلی نو۔
- ۱۶- تاریخ دعوت و عزیمت، مولانا سید ابوالحسن علی ندوی، لکھنؤ۔
- ۱۷- تذکرۃ الرشید، عاشق الہی میروتی، مطبع بلالی، سادھورہ، ۱۹۰۸ م۔
- ۱۸- تذکرۃ حضرت شاہ عبدالرحیم رحمہ اللہ و شاہ ابوالرضا دہلوی رحمہ اللہ، مولانا نسیم احمد فریدی رحمہ اللہ، لکھنؤ، ۱۹۸۹ م۔
- ۱۹- تذکرۃ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمہ اللہ، مولانا نسیم احمد فریدی رحمہ اللہ، الفرقان بکدپیو، لکھنؤ، ۱۹۹۲ م۔
- ۲۰- تذکرۃ حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی رحمہ اللہ، مولانا مناظر احسن گیلانی رحمہ اللہ، کراچی، ۱۹۶۸ م۔
- ۲۱- تذکرۃ سلیمان، مولانا غلام محمد رحمہ اللہ، کراچی۔
- ۲۲- تذکرۃ شاہ محمد اسمعیل شہید، مولانا نسیم احمد فریدی رحمہ اللہ، لکھنؤ۔
- ۲۳- تذکرۃ شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ، مرتبہ مولانا محمد منظور نعمانی رحمہ اللہ۔
- ۲۴- تذکرۃ علمای ہند، رحمٰن علی، ۱۸۹۰ و مرتبہ محمد ایوب قادری، کراچی، ۱۹۶۱ م۔
- ۲۵- تذکرۃ گلشن ہند، مرزا علی لطف۔
- ۲۶- جماعت مجاہدین، غلام رسول مہر۔
- ۲۷- حالات عزیز، رحیم بخش دہلوی، ۱۸۹۹ م۔

- ۲۸- حالاتِ عزیز، سید احمد ولی اللہی دہلوی، ۱۸۹۲ م.
- ۲۹- حقائق الحنفیہ، فقیر محمد جہلمی، ۱۲۸۸ ہجری و ۱۹۰۶ م.
- ۳۰- حکمتِ ولی اللہی مین تاریخ کا مرتبہ، صبیح احمد کمالی، فصلنامہ فکر و نظر، علیگرہ، ژوئن-دسامبر ۱۹۶۶ م.
- ۳۱- حیاتِ طیہ، مرزا حیرت دہلوی.
- ۳۲- حیاتِ ولی، رحیم بخش دہلوی، ۱۹۰۱ م.
- ۳۳- خزینۃ الاصفیاء، غلام سرور لاہوری، ثمر ہند پریس، لکھنؤ، ۱۲۹۰ھ.
- ۳۴- دہلی اور اُس کے اطراف، مولانا سید عبدالحی رای بریلوی رحمۃ اللہ علیہ، ۱۹۵۸ م.
- ۳۵- دہلی گاید، رحیم بخش.
- ۳۶- سرگذشتِ مجاہدین رحمۃ اللہ علیہ، غلام رسول مہر.
- ۳۷- سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ، غلام رسول مہر.
- ۳۸- سیر المتأخرین، غلام حسین طباطبائی.
- ۳۹- سیرت سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ، مولانا سید ابوالحسن علی ندوی.
- ۴۰- سیر دہلی، محمد اکبر ابوالعلائی داناپوری، آگرہ، ۱۳۱۱ ہجری.
- ۴۱- شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اور اُن کا خاندان، محمود احمد برکاتی، لاہور، ۱۹۷۶ م.
- ۴۲- شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے سیاسی مکتوبات، خلیق احمد نظامی، ۱۹۶۹ م.
- ۴۳- شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے عمرانی نظریے، شمس الرحمن محسنی، لاہور، ۱۹۶۸ م.

- ۴۴- شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ و ردّ شیعیت، محمد میان۔
- ۴۵- شاہ ولی اللہ نمبر، مجلہ الفرقان (بریلی)، مرتبہ محمد منظور نعمانی، ۱۳۹۰ ہجری۔
- ۴۶- عبقات، شاہ محمد اسمعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ۔
- ۴۷- عجالہ نافعہ، شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ۔
- ۴۸- عزیزالاقباس، ترجمہ نظام الدین کیرانوی۔
- ۴۹- علمای ہند کا شاندار ماضی، مولانا سید محمد میان۔
- ۵۰- علم و عمل (وقایع عبدالقادر خانی)، مرتبہ دکتر محمد ایوب قادری، تالیف ۱۸۳۱ م۔
- ۵۱- فخر الطالبین، نورالدین حسین فخری، ۱۸۹۷ م۔
- ۵۲- قصر عارفان، احمد علی خیر آبادی، مرتبہ دکتر محمد باقر۔
- ۵۳- کلمات طیبات، حافظ محمد علی خیر آبادی۔
- ۵۴- کمالاتِ عزیزی، نواب مبارک علی خان، تالیف ۱۸۷۳ م۔
- ۵۵- آثار الکلام، غلام علی آزاد بلگرامی۔
- ۵۶- مجرباتِ خاندانِ عزیزیہ، ظہیر الدین احمد ولی اللہی۔
- ۵۷- مقالاتِ طریقت، عبدالرحیم ضیا حیدر آبادی۔
- ۵۸- مقاماتِ مظہری، شاہ غلام علی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ، مرتبہ محمد اقبال مجددی، لاہور، ژوئیہ ۱۹۸۳ م۔
- ۵۹- مقدمہ فتاویٰ شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ، مرزا محمد بیگ دہلوی، ۱۸۹۲ م۔
- ۶۰- مکتوبات المعارف، ابوالقاسم ہسوی۔
- ۶۱- ملفوظات شاہ عبدالرحیم دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (ترجمہ اردو)، محمد علی لطفی و انتظام اللہ شہابی، کراچی، ۱۹۶۰ م۔

- ۶۲- ملفوظات شاہ عبدالرحیم دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (فارسی متن)، مرتبہ قاضی بشیرالدین میروتی، مطبع مجتہابی، میروت، ۱۳۱۴ ہجری۔
- ۶۳- مناقب فخریہ، نواب غازی الدین فیروز جنگ، دہلی، ۱۸۹۷ م۔
- ۶۴- میخانہ درد، ناصر نذیر فراق دہلوی، ۱۳۴۴ ہجری۔
- ۶۵- نزہۃ الخواطر و بہجۃ السامع و النواظر (عربی)، مولانا سید عبدالحی رای بریلوی، دائرۃ المعارف العثمانیہ، حیدرآباد، ۱۹۶۲-۱۹۷۰ م۔
- ۶۶- نقیش حیات، مولانا حسین احمد مدنی۔
- ۶۷- نورالقلوب (نسخہ خطی)، ملفوظات شاہ آبادانی سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ، مؤلفہ امجد علی رضوی (ذخیرہ شخصی نثار احمد فاروقی)۔
- ۶۸- واقعات دارالحکومت دہلی، بشیرالدین احمد، آگرہ، ۱۳۳۷ ہجری۔
- ۶۹- یادگار دہلی، سید احمد ولی اللہی، مطبع احمدی، دہلی، ۱۸۹۲ م۔

فہرست

- ۵۳۹ ابراہیم بن ابوطاھر محمد بن شیخ ابراہیم گردی مدنی، شیخ
- ۵۳۹ ابوسعید رای بریلوی، میر شاہ
- ۵۴۱ ابوطاھر محمد بن ابراہیم گردی مدنی، شیخ
- ۵۴۲ ابوالوفا کشمیری، مفتی حکیم
- ۵۴۳ اہل اللہ پُہلتی، شاہ
- ۵۴۴ جارا اللہ پنجابی، شیخ
- ۵۴۴ جانجانان، حضرت میرزا مظہر
- ۵۴۶ شاہ عالم، شہزادہ عالی گھر
- ۵۴۷ شرف الدین محمد حسینی مودودی دہلوی عرف سیدی بُدھن
- ۵۴۸ شیخ محمد دہلوی فرزند حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی
- ۵۴۸ عبدالقادر جونپوری، مولانا
- ۵۴۹ عبدالمجید خان مجدالدولہ، نواب
- ۵۵۰ عبید اللہ پُہلتی، شاہ
- ۵۵۲ محمد امین ولی اللہی کشمیری، خواجہ
- ۵۵۴ محمد عاشق پُہلتی، شاہ
- ۵۵۷ محمد عثمان کشمیری، بابا
- ۵۵۷ محمد عمر پیشاوری، مولانا شیخ
- ۵۵۹ محمد غوث پیشاوری، سید شاہ
- ۵۶۱ محمد معین الدین تتوی (سندھی) رحمہ اللہ، مخدوم
- ۵۶۴ محمد معین رای بریلوی، میر
- ۵۶۵ محمد واضح حسینی رای بریلوی نبیرہ علم اللہ رای بریلوی، سید
- ۵۶۶ محمد وفدا اللہ مالکی مکی، شیخ
- ۵۶۷ نور اللہ بُدھانوی، شاہ
- ۵۶۸ نور اللہ کشمیری، خواجہ

شیخ ابراهیم بن ابوطاهر محمد بن شیخ ابراهیم گردی مدنی

شیخ ابراهیم فرزند شیخ ابوطاهر محمد مدنی بود. حضرت شاه صاحب به مناسبت درگذشت شیخ ابوطاهر محمد مدنی در سال ۱۱۴۵ هـ / ۱۷۳۳ م به فرزندش نامه تسلیت نوشت.

میر شاه ابوسعید رای بریلوی

میر شاه ابوسعید بن سید محمد ضیاء بن سید محمد آیه الله بن سید شاه علم الله رای بریلوی در دایره شاه علم الله رای بریلوی متولد شد. پیش مولانا عبد الله امیتوی تحصیل علم نمود و به دست عموی خود سید محمد صابر بن سید محمد آیه الله بیعت کرد. سید محمد صابر از خواجه محمد صدیق فرزند خواجه محمد معصوم خلافت گرفته بود. تا مدتی چنان که ایشان توصیه کرده بودند، به عبادت پرداخت. میر شاه ابوسعید هم از میر محمد یونس خلیفه پدر خود نسبت روحانی آبای کرام خود را تحصیل نمود. سپس به دهلی آمد و با حضرت شاه ولی الله محدث دهلوی علاقه روحانی پیدا کرد و اخذ فیض نمود. بعد از رحلت حضرت شاه ولی الله دهلوی به عموزاده و خلیفه اش شاه محمد عاشق پهلوی رجوع کرد و مابقی سلوک را در پیش او طی نمود. شاه محمد عاشق پهلوی خلافت نامه به او داد که در نوشته شده است: "بنابر فیض توجه حضرت شاه ولی الله دهلوی احوال و آثاری بر میر شاه ابوسعید آشکار شده بود که در نظر صوفیه به مقام والای به ظهور می رسند. چون حضرت شاه ولی الله فوت کرد او خواهان تحصیل مابقی اشغال نقشبندیه، قادریه، چشتیه، و غیره از این فقیر گردید. من او را

علاقه‌مند یافتم و در نتیجه او را به منظور رسانیدم. چون کمال او را در این راه مشاهده کردم، اجازه دادم که بعد مطالعه شروح، درس تفسیر و حدیث و فقه و تصوّف را بدهد.^۱

میر ابوسعید نه تنها در علوم ظاهری و باطنی دستگاه کامل داشته بلکه شخصی جلیل‌الوقار، کریم‌النفس و میهمان‌نواز بود. در ۲۸ ربیع‌الاول ۱۱۸۷ هـ / ۱۸ ژوئن ۱۷۷۳ م به مکه معظمه رسید و بعد از ادای مناسک حج به مدینه منوره آمد و تا شش ماه آنجا اقامت کرد، در مجلس درس شیخ ابوالحسن سندهی الصغیر المصباح را سماعت کرد. باری در مواجهه شریف نشسته بود که شرف دیدار آنحضرت صلی الله علیه و سلم نصیبش شد. خلیفه‌اش شیخ امین‌الدین کاکوروی در رساله خود نوشته است که خود حضرت شاه ابوسعید می‌فرمودند که من سرور کاینات صلی الله علیه و سلم را با چشم‌های ظاهر خودم زیارت کردم. بعد از آن وی به مکه معظمه مراجعت کرد و در آنجا جزیره را در محضر قاری میرداد انصاری مکی^(۱) خواند. همین استاد تجوید او در معرفت و سلوک خلیفه او شد. در سال ۱۱۸۸ هـ / ۱۷۷۴ م به هند برگشت و به مدراس رسید، تا مدتی در آنجا سکونت داشت و در عوام و خواص مقبولیت پیدا کرد. اشخاص فقیر و غنی این ناحیه از ایشان منافع آخرت را به دست آوردند. میر عبدالسلام بدخشانی، قاری شیخ میرداد انصاری مکی، مولانا جمال‌الدین بن محمد صدیق قطب، مولانا عبدالله آفندی، شیخ عبداللطیف حسینی مصری، حاجی امین‌الدین کاکوروی و شاه عبدالقادر خالص‌پوری از جمله خلفای جلیل‌القدر و معروف ایشان می‌باشند.

۱- در فقه‌های هند، ج ۵، ص ۹۰، اسم او «محمد مراد انصاری» داده شده است.

میر شاه ابوسعید رای بریلوی در روز نهم رمضان المبارک سال ۱۱۹۳ هـ/ ۲۰ سپتامبر ۱۷۷۹ م واصل به حق شد و در تکیه شاه علم الله رای بریلوی به خاک سپرده شد^(۱). او دو پسر و چهار دختر یادگار گذاشت. یکی از دخترهای او مادر سید احمد شهید است. سید ابواللیث یکی از پسرانش در بازگشت از حج، در بندر کوریال مریض شد و همانجا فوت شد و مدفون گردید.

شیخ ابوطاهر محمد بن ابراهیم گردی مدنی

شیخ ابوطاهر محمد از آغاز به علم و علما مایل بود. او از پدرش شیخ ابراهیم خرقه گرفت. پیش سید احمد ادریس مغربی کتب عربی را تحصیل کرد. فقه شافعی را از شیخ علی طربولی مصری، علم معقول را از منجم باشی رومی و علم حدیث را از پدرش فراگرفت. سپس از خدمت شیخ حسن عجمی استفاده کرد. بعضی کتب را از شیخ احمد نخلی و شیخ عبدالله بصری یادگرفت و نیز از محضر علمایی که در حرمین شریفین حضور داشتند، استفاده کرد. کتب ملا عبدالحکیم سیالکوتی را از شیخ عبدالله لاهوری و کتب شیخ محمد عبدالحق محدث دهلوی را از شیخ عبدالله لاهوری و ملا عبدالحکیم سیالکوتی یادگرفت. بعضی از کتب عربی و یک چهارم فتح الباری را از شیخ سعید کوکنی فراگرفت.

شیخ ابوطاهر محمد بهترین نمونه سلف صالحین بود و متصف به زهد و ورع، طاعت و عبادت و اشتغال علم و مناظره و مذاکره بود. وقتی کسی از او درباره مسئله‌ای سوال می‌کرد، بعد از مطالعه کتب متعدد پاسخ می‌داد.

۱- ماخوذ از نزہة الخواطر، جلد ششم؛ سيرة سید احمد شهید، طبع چهارم، جلد اول؛ مجموعه نوادر خطی مملوکه مولانا سید محمد میان حسنی مرحوم مدیر البعث لکهنو.

بسیار رقیق القلب بود و احادیث رقاق را می خواند و به گریه می افتاد. لباس بسیار ساده می پوشید. با خدام و شاگردان تواضع داشت. وقتی حضرت شاه ولی الله برای خدا حافظی پیش او رفت، این بیت خواند:

نُسِيتُ كُلَّ طَرِيقٍ كُنْتُ اَعْرِفُهُ إِلَّا طَرِيقاً يُوَدِّينِي لِرَبْعِكُمْ

(تمام راه ها که قبلاً می دانستم فراموش کردم، اما راهی را که به سوی خانه شما راهنمایی می کند، فراموش نکرده ام).

همین که شیخ ابوطاهر این بیت را شنید به گریه افتاد و بسیار تحت تأثیر قرار گرفت.

حضرت شیخ ابوطاهر محمد در ماه رمضان ۱۱۴۵ هـ / فوریه ۱۷۳۳ م در مدینه منوره وفات یافت^(۱).

مفتی حکیم ابوالوفا کشمیری

شیخ ابوالوفا حنفی کشمیری از اکابر مشایخ حنفیه بود. در کشمیر متولد شد و در همانجا نشو و نما یافت. از مولانا محمد اشرف چرخ و شیخ امان الله بن شیخ خیرالدین کشمیری تحصیل علم کرد. در استخراج مسایل فقهیه شهرت بسزایی داشت. حکومت معاصرش او را به فتوی دادن منصوب کرد و هم املاکی به عنوان جاگیر به او داد. کتابی در فقه نوشته که دارای چهار جلد می باشد، علاوه بر این رساله انوار النبوة درباره مزایا و خصایص حضرت پیغمبر صلی الله علیه و سلم را به رشته نگارش آورده است. وی در سال ۱۱۷۹ هـ / ۱۷۶۵ م فوت شد^(۲).

۱- مأخوذ از انسان العین فی مشایخ الحرمین مؤلفه حضرت شاه ولی الله محدث دهلوی.

۲- نزہة الخواطر، جلد ششم؛ به حواله حقایق الحنفیه.

شاه اهل الله پهلّتی

شیخ الکبیر اهل الله بن عبدالرحیم بن وجیه الدین العمری الحنفی الپهلّتی از بطن زن دوم حضرت شاه عبدالرحیم دهلوی در سال ۱۱۱۹ هـ / ۱۷۰۷ م در پهلّت متولد شد، علوم دینی از پدرش و برادر بزرگ حضرت شاه ولی الله فراگرفت و در رشته طب هم مهارت پیدا کرد. در بیست و دو (۲۲) سالگی به دست پدرش بیعت شد^(۱) و در همان زمان مجموعه مکاتیب حضرت شاه عبدالرحیم دهلوی را به نام أنفاس رحیمیه ترتیب داد. حضرت شاه ولی الله رحمه الله وقتی عازم حرمین شریفین شد، به وی دستار خلافت و اجازه بیعت اعطا کرد و جانشین پدر گردانید.

بعد از تحصیلات شاه اهل الله به طبابت پرداخت و برای همیشه در پهلّت اقامت گزید. از آثارش أنفاس رحیمیه، هدایة الفقه، تفسیر مختصر قرآن^(۲)، چهار باب (در فقه و عقاید) و تکملة هندیّه (در فنّ طبّ) معروفند. ایشان در موجز القانون بعضی مسایل را که از توجه مصنف افتاده بود، اضافه کرد و آن را به تکمیل رساند، در شعر دست داشت و نثر هم خوب می نوشت. قصیده ای به فارسی مشتمل بر بیان معجزات به نظم آورد و رساله ای به نام «رسالة عقاید» را به نظم کشید^(۳).

شاه اهل الله پهلّتی رحمه الله چنانکه از نامه شاه عبدالعزیز دهلوی رحمه الله مورخ ۱۱۸۸ هـ / ۱۷۷۴ م استنباط می شود، در سال ۱۱۸۷ هـ / ۱۷۷۳ م درگذشت^(۴) و

۱- در کتاب القول الجلی، ص ۵۴۲ به دست می آید که در سن دوازده سالگی بیعت کرد.

۲- رساله ای لغات القرآن مشتمل بر شرح غریب قرآنی و بعضی از توجیهات لازمی و آیات مختصر و کافی هم تألیف نمود. رک: القول الجلی، ترجمه اردو، ص ۵۴۱.

۳- القول الجلی، ص ۵۴۱.

۴- از نامه شاه عبدالعزیز دهلوی که در سال ۱۱۸۸ هـ / ۱۷۷۴ م نوشته شده، برمی آید.

آرامگاهش در بیرون محوطه درگاه در پُهلّت موجود است^(۱).

شیخ جارالله پنجابی

حضرت شاه ولی الله محدث دهلوی به شیخ جارالله بن عبدالرحیم لاهوری ثمّ المدنی را در سال ۱۱۷۳ هـ / ۱۷۵۹ م سند اجازه داده بود.

حضرت میرزا مظهر جانجانان

الشیخ الامام العالم المحدث الفقیه الزاهد شمس الدین حبیب الله میرزا جانجانان مظهر پسر میرزا جان بن عبدالسبحان بن محمد امان العلوی الدهلوی هم شاعر معروف اردو و فارسی زبان می باشد. نسب ایشان از محمد بن الحنفیه به حضرت علی کرم الله وجهه منتهی می شود. جمعه روز یازدهم رمضان المبارک سال ۱۱۱۱ هـ / ۱۷۰۰ م یا ۱۱۱۳ هـ / ۱۷۰۲ م در دوره اورنگ زیب (۱۰۶۸-۱۱۱۸ هـ) به دنیا آمد. تحصیلات ابتدایی فارسی را از پدر خود فراگرفت. تجوید از قاری عبدالرسول شاگرد رشید شیخ القراء عبدالخالق مصری یادگرفت. بعد از جمع کردن کمالات علمی پیش شیخ محمد افضل سیالکوتی رفت و کتب مطوّلات و حدیث از وی خواند. چون هجده ساله بود، پدرش درگذشت. میرزا مظهر جانجانان نخست در سلسله نقشبندیّه مجدّدیه به دست شیخ نور محمد بدایونی بیعت شد، تا مدت طولانی از محضر پیر و مرشد خود کسب فیض نمود و اجازه و خلافت یافت. سپس به خدمت شیخ سعدالله دهلوی رسید. تا مدّتی هم از محضر

۱- نزهة الخواطر، ج ششم؛ نیز خانواده شاه ولی الله دهلوی تألیف محمود احمد برکاتی.

شیخ محمد عابد سنّامی کسب فیض نمود. چون شیخ محمد عابد سنّامی رحلت کرد، او به منصب ارشاد نشست. تا سی سال در خدمت مشایخ مختلف بسر کرد و فیض بُرد و تا سی و پنج سال به منصب مشیخت متمکن بود و تشنگان معرفت از او استفاده می کردند.

ایشان نهایت لطیف الطبع، متّبع سنّت و صاحب زهد و ورع بود. هیچ وقت خانه‌ای برای خود درست نکرد. همیشه در خانه دیگران و یا اجاره‌ای بسر بُرد. بدون شرایطی چند نذر نمی پذیرفت. می فرمود که من نذر از آنها قبول می کنم که با صمیمیت و احتیاط می آرند. از صاحبان ثروت هم نذر نمی گرفت و می گفت که هدایا و تحایف آنها از شبه و تردّد مبرا نیست و بیشتر نذرهای آنها مملو از حقوق العباد می باشد.

حضرت شاه غلام علی دهلوی در مقامات مظهریه می نویسد که محمد شاه پادشاه دهلی وزیر خود نوّاب قمرالدین خان را پیش میرزا جانجانان فرستاد و معروض گردانید که خدا به من کشور بزرگ اعطا کرده، هر آنچه می خواهی از من بگیر. در پاسخ فرمودند که خدا می فرماید قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيلٌ^(۱) (ای پیغمبر بگویند که متاع دنیا اندک است) و چون مال و متاع همه جهان را اندک گفته، تو که تنها صاحب یک کشوری، هیچ نداری، فقرا با قبول کردن متاع دنیوی در پیش امرا، خود را کوچک و خوار نمی کنند.

در مقامات مظهریه باز آمده که نظام الملک سی هزار روپیه به میرزا جانجانان نذر کرد ولی ایشان قبول نکردند. نظام الملک گفت که اگر شما نیاز به این پول ندارید، بگیرید و در فقرا و مساکین توزیع کنید. در پاسخ نظام الملک گفتند که من امین شما نیستم، اگر شما می خواهید این پول را

در مساکین و حاجتمندان توزیع کنید، در خارج از خانه من این کار را خودشان انجام بدهید.

مولانا محسن بن یحیی ترهتی در البیان الجنی اظهار نظر می کند که میرزا جانجانان حامل فضایل کثیره بود و در اتباع سنت و قوت کشفیه شان عظیمی داشت. حضرت شاه ولی الله دهلوی در مکتوب خود او را ملقب به «قیم طریقه احمدیه مجددیه» ساخته است.

میرزا مظهر جانجانان شاعر هر دو زبان فارسی و اردو بود. مکاتیب ایشان هم مضبوط اند. دیوان شعر فارسی او به چاپ رسیده است. رساله ای به نام خریطه جواهر را به حیطة نگارش آورده که در آن انتخاب کلام شعرای متقدمین را گرد آورده بود، این اثر او هم همراه دیوان فارسی چاپ سنگی خورده است.

در روز دهم محرم الحرام سال ۱۱۹۵ هـ / ۶ ژانویه ۱۷۸۲ م به شهادت رسید و در گوشه ای از خانقاه خود دفن شد. تاریخ وفات جانجانان از «عاش حمیداً مات شهیداً» (۱۱۹۵ هـ) برمی آید.

شهرزاده عالی گهر شاه عالم

شاه عالم پسر ارشد عزیزالدین عالمگیر ثانی شهید (۱۱۷۳ هـ / ۶۰-۱۷۵۹ م) پادشاه تیموری هندی است. اسم وی عبدالله بود ولی ملقب به «عالی گهر»^(۱) و «شاه عالم» گردید و به همین لقب خود معروف بود. در حیات پدر خود دچار اشکالاتی گردید و در جاهای مختلف هند پناه گزید.

۱- لقب «عالی گهر» در روز شانزدهم اوت سال ۱۷۵۴ م و لقب «شاه عالم» در روز ۲۴ آوریل سال ۱۷۵۶ م به او داده شده اند.

احمد شاه ابدالی بعد از حمله پنجم خود (۱۱۷۱/هـ / ۱۷۵۷ م) او را نایب السلطنت ساخت. اول در ناحیه بنارس به تخت نشست و سپس به شاهجهان آباد به تخت گاه اجداد خود روی نهاد. وی در روز ۴ جمادی الاولی ۱۱۷۳/هـ / ۲۴ دسامبر ۱۷۵۹ م به تخت شاهی جلوس کرد و در روز ۲۷ رمضان المبارک ۱۲۲۱/هـ / ۸ دسامبر ۱۸۰۶ م به سن بیشتر از نود رحلت نمود^(۱).

شرف الدین محمد عرف سیدی بُدْهَن

علامه شرف الدین محمد حسینی مودودی دهلوی معروف به سیدی بُدْهَن از علمای محققین است. در دهلی دیده به جهان گشود و در همینجا بزرگ شد. تا مدتی در محضر حضرت شاه ولی الله دهلوی تحصیل علم نمود و اخذ فیض کرد و به دست حضرت شاه کلیم الله جهان آبادی بیعت نمود. آثار متعددی در زمینه حقایق و معارف دارد که القول الفصل فی ارجاع الفرع الی الاصل یکی از آنها است. علامه شرف الدین در این اثر خود مکشوفات مربوط به توحید شیخ محی الدین ابن عربی و شیخ احمد مجدد الف ثانی را تطبیق داده است. خود حضرت شاه ولی الله دهلوی هم بین این دو نظر متفاوت در مکتوب مدنی خود تعدیل نموده است. این تصنیف علامه شرف الدین در سال ۱۱۶۳/هـ / ۱۷۵۰ م به تکمیل رسید. علاوه بر این ایشان هم بر هوامع مؤلفه شاه ولی الله محدث دهلوی تعلیقات نوشته است. الوسيلة الی الله هم یکی از تصانیف ایشان می باشد^(۲). این اثرش در سال ۱۱۶۳/هـ / ۱۷۵۰ م

۱- جدول اسامی سلاطین تیموریه، کجکول، نسخه خطی محرره محمد علی بن سید برخوردار علی حسینی امروہوی، ۱۲۷۲/هـ / ۱۸۵۵-۶ م. ۲- ترهه الخواطر، جلد ششم.

تألیف گردید. علاوه بر این مولانا شرف الدین محمد تعلیقات بر هوامع تألیف شاه ولی الله محدث دهلوی هم بنگارش آورده است. گزیده‌ای از الوسيلة الى الله که یکی از آثارش است، در القول الجلی نقل شده است. همچنین ایشان رساله نقاوة التصوف را تألیف نموده است که شاه ولی الله دهلوی تقریظی بر آن نوشته که در القول الجلی نقل شده است.

شیخ محمد دهلوی فرزند حضرت شاه ولی الله محدث دهلوی

الشیخ العالم المحدث محمد بن ولی الله بن عبدالرحیم العمری الدهلوی از بطن زن اول شاه ولی الله دهلوی رحمته الله به دنیا آمد. وی در پیشگاه پدر محترم خود تحصیلات را به تکمیل رسانیده پس از رحلت پدر خود به قصبه بدهانه بخش مظفرنگر (ایالت اترپرادش) منتقل گردید و همانجا سکنه گزید. ایشان در سال ۱۲۰۸ هـ / ۱۷۹۳ م در همان بدهانه درود به حیات گفت و متصل به مسجد جامع مدفون است^(۱).

مولانا عبدالقادر جونپوری

مولانا عبدالقادر فرزند خیرالدین عمادی جونپوری از علمای معروف جونپور است که در سال ۱۱۴۰ هـ / ۱۷۲۷-۸ م متولد شد. تحصیلات مقدماتی را از سید محمد عسکری جونپوری فراگرفت. سپس به پهلواری (بهار) رفت و در آنجا تا مدتی از شیخ وحیدالحق بن شیخ وجیه‌الحق پهلواری کسب علم نمود. چون از پهلواری مراجعت کرد به خدمت

مولانا شیخ حقانی امیتوی رسید و کتب درسیه را پیش او خواند. بعد از تکمیل تحصیلات عازم کلکته شد و در آنجا هم علوم عربی را فراگرفت. چند سال در کلکته اقامت داشت و سپس به زادگاه خود برگشت و از پیشگاه شیخ باسط علی حسینی اله آبادی طریقت را فراگرفت. ایشان آثار متعددی دارند که نشانگر تبخرویی در نظم و نثر می باشد. مولانا عبدالقادر جونپوری و شاه ولی الله دهلوی یکدیگر را به عربی نامه می نوشتند. مولوی خیرالدین محمد اله آبادی در جونپور نامه ده اثر او را ذکر کرده است. سید نورالدین زیدی ظفرآبادی جونپوری در تذکره مشاهیر جونپور می نویسد که مولانا عبدالقادر جونپوری بوستان سعدی را به عربی برگرداند. ایشان در سال ۱۲۰۲ هـ / ۸-۱۷۸۷ م در سوگهرپور فوت شد و همانجا مدفون گردید^(۱).

نواب عبدالمجید خان مجدالدوله

نواب عبدالمجید خان مجدالدوله از اهل کشمیر بود. وطن خود را ترک گفته به دهلی آمد و مدتی با عنایت الله خان^(۲) (م: ۱۱۳۹ هـ / ۷-۱۷۲۶ م) بسربرد. بعد از درگذشت او با اعتمادالدوله قمرالدین خان (م: ۱۱۶۱ هـ / ۱۷۴۸ م) زندگی کرد و به ملازمت شاهی پرداخت. بعد از فاجعه نادر شاه (۱۷۳۹ م) در عهد محمد شاه با علم و نوبت و فیل و پالکی به منصب شش هزاری فایز گردید و خطاب مجدالدوله بهادر بهرام جنگ دریافت نمود.

۱- ماخوذ از جونپورنامه، تذکره مشاهیر جونپور و نزهة الخواطر، جلد هفتم.

۲- متوفی: ۱۱۵۴ هـ / ۱۷۴۱ م. این همان عنایت الله خان است که یک مجموعه ای از نامه های اورنگ زیب عالمگیر به نام کلمات طیبات را گردآورده است.

در عهد احمد شاه فرزند محمد شاه به مقام بخشی عروج کرد. نواب مجدالدوله داماد میر محمد سلطان رضوی بود چهار پسر و سه دختر داشت. محمد پرست خان، امجدالدوله میر احمد خان مجدالدوله عبدالاحد خان فتح جنگ و امیرالدوله محمد اکبر خان پسران وی بودند. در مفتاح التواریخ سال گذشت وی ۱۱۶۵ هـ / ۲ - ۱۷۵۱ م آمده است که درست نیست. در کتابخانه آزاد دانشگاه اسلامی علیگره نسخه‌ای از اخبارالاکابر موجود است که به فرمایش نواب عبدالمجید خان مجدالدوله در سال ۱۱۷۹ هـ / ۶ - ۱۷۶۵ م رونویسی شد. بنابراین تاریخ وفات درست ایشان مورد تحقیق می‌باشد.

ترجمه نواب مجدالدوله و اخلافشان در خاتمه نورالقلوب^(۱) مفصلاً یافته می‌شود. نسخه خطی نورالقلوب در کتابخانه ندوة العلماء لکهنو موجود است و نسخه دیگر در کتابخانه شخصی نثار احمد فاروقی نیز حفظ می‌شود.

شاه عبیدالله پُهلّتی

الشیخ الصالح عبیدالله بن محمد بن محمد عاقل بن ابوالفضل پُهلّتی در پُهلّت واقع در بخش مظفرنگر متولد شد. تحصیلات خود را از پدرش فراگرفت. همراه پسرش شاه محمد عاشق و پسر خواهرش شاه ولی الله محدث دهلوی در سال ۱۱۴۳ هـ / ۱۷۳۱ م برای حج و زیارت رفت. دو مرتبه مناسک حج را ادا کرد و نه ماه در مکه معظمه و چهار ماه در مدینه منوره

۱ - ملفوظات و حالات شاه آبادانی سیالکوتی گردآورده امجد علی خان که در ۱۲۲۶ هـ تألیف شده.

اقامت داشت. دوران اقامت چون ماه رمضان المبارک فرارسید، در بیت الله معتکف شد و در طی اقامت در مکه کتب حدیث مثل صحاح سته و المؤطا و دارمی و شفای قاضی عیاض را مطالعه کرد. درسهای حدیث را از شیخ ابوطاهر محمد بن ابراهیم گردی مدنی و از علمای دیگر که اساتید حضرت شاه ولی الله بودند، یادگرفت. در سال ۱۱۴۵ هـ / ۱۷۳۲ م به هند آمد. بعد از تحصیل علوم به اشتغال طریقت پرداخت و درس و تدریس را هم ادامه داد. چون پدرش درگذشت، او بر سجاده اش نشست. به دهلوی آمده خدمت شاه عبدالرحیم تجدید بیعت کرد و تا یک سال در خانقاهش منزوی بود و فیوض باطنی کسب کرد. شاه عبدالرحیم به وی خلافت نامه داد که در القول الجلی نقل شده است. در این خلافت نامه، اجازه بیعت گرفتن در سلسله قادریه، چشتیه و نقشبندیه همراه با درس حدیث و تفسیر هم آمده است. شاه محمد عاشق نوشته است که: خدا تعالی او را لباس جبروت بخشیده که هیشک کسی را اجازه نمی دهد که به جز اظهار ادب و تعظیم، مجال سخن داشته باشد (ص ۴۷۳). چون القول الجلی تألیف می شد، او در قید حیات بود. شاه محمد عاشق باز می نویسد که: در این دوره، ایشان در عبادت و ریاضت یادگار مشایخ متقدمین هستند. با وجود ضعف و نقاهت، از چهل سال بجز در ایام ممنوعه، افطار نمی کنند و آن هم با قطره ای از آب در سفر باشند و یا در حضر، خوب باشند یا ناخوش، قیام لیل هیچ وقت فوت نمی شود. بیشتر اوقات ایشان یا در تدریس کتاب الله و حدیث رسول الله ﷺ یا در اوراد و وظایف به سر می شود و این هم در اوقات مراقبه مزاحم نیستند. در مجالس عمومی خلوت در انجمن را ملحوظ می دارند و با وجود رفت و آمد افراد زیادی، پابند این امور هستند بیشتر اوقات ساکت و صامت

می مانند، بسیار کم حرف می باشند، بعضی اوقات فصوص الحکم شیخ اکبر و مثنوی مولانا روم را درس می گویند. در بیان حقایق و معارف و توضیح وحدت الوجود، سلیقه و ذوق محققانه ای دارند که در توحید و جودی و توحید شهودی تفاوتی نمی ماند از صوفیهای غیر مشروع منافرت عظیمی دارند (ص ۴۷۶). پسرش شاه محمد عاشق پهلتنی از وی کسب فیض کرد. شیخ عبیدالله پهلتنی در شب جمعه ۱۲ شوال ۱۱۶۲ هـ / ۱۴ سپتامبر ۱۷۴۹ م درگذشت. ایشان در پهلوی قبر پدر خود شیخ محمد پهلتنی رحمته الله مدفون اند. بعد از رحلت ایشان، شاه ولی الله رحمته الله برای اظهار تعزیت از دهلی به پهلتن آمدند^(۱).

خواجه محمد امین ولی اللهی کشمیری

الشیخ العالم الکبیر الخواجه محمد امین الولی اللهی کشمیری، اصلاً کشمیری بود و در دهلی سکن گزیده بود و بنابراین دهلوی خوانده می شود. برای تجارت از زادگاه خود بیرون آمد. چندی در لاهور اقامت داشت و از آنجا به دهلی منتقل شد و به تجارت پرداخت. در دهلی همراه با خواجه محمد ناصر نقشبندی خلیفه شیخ محمد زبیر سرهندی به خدمت شاه ولی الله رسید. شاه ولی الله او را با فیوض باطنی چنان مفتخر ساخت که او تجارت را ترک گفت و بر آستانه مرشد خود منزوی گردید. شاه ولی الله او را کتب حدیث و تفسیر را درس داد. خواجه محمد امین پیشنهاد نویس های بعضی کتب را با توجه آماده کرد که *المسوّی*، *شرح المؤطّا*،

۱- مأخوذ: نزّه الخواطر، جلد ششم؛ القول الجلی (ترجمه اردو)، ص ۵۰۶-۴۶۹.

قرّة العینین، الفوز الکبیر فی اصول التفسیر، فتح الخیر، رساله الانصاف فی باب الاختلاف، عقد الجید فی مسائل الاجتهاد و التقلید از جمله از آنها هستند و در حقیقت این آثار به تلاش و کوشش خواجه محمد امین صورت نهایی یافتند. حضرت شاه ولی الله در اثر تلاشهای او چنان اظهار خوشوقتی نمود که گفت: "شما را مثل اعضای خود تلقی می کنم".

شاه ولی الله او را دعایی مشتمل بر اسرار خاصه هم داده بود که عنوان آن: «اعتصام الامین بحبل الله بذریعة توصل الی الله» گذاشته شد. شاه ولی الله برای روایت تصانیف خود هم به او اجازه داده بود. بیشتر مطالب رساله شفاء القلوب تألیف شاه ولی الله منسوب به خواجه امین است و این کتاب تنها برای وی تألیف گردیده است.

خواجه محمد امین انشاپردازی چیره دست بوه و رساله‌ای در فضایل و مناقب حضرت شاه ولی الله را تألیف کرده بود. همچنین مثنوی در مناجات به نظم کشیده و بعد از بیان مناقب شاه ولی الله، او را وسیله‌ای در بارگاه خداوندی ساخته است. بعضی ابیاتی از این مثنوی در القول الجلی نقل گردیده بود.

خواجه محمد امین از جمله ارشد تلامذه و اجله خلفای شاه ولی الله است و ایشان اولین نفر هستند که بنابر نسبت به شاه ولی الله، ولی اللهی خوانا می شود.

الشیخ العالم الکبیر الخواجه محمد امین الولی اللهی کشمیری در دهلی اقامت ورزیده ایشان یکی از تلامذه و اجله خلفای شاه ولی الله محدث دهلوی است. چنانکه از عجاله نفعه استنباط می شود که خواجه محمد امین اولین عالم و عارفی است که نسبت ولی اللهی به او داده شد.

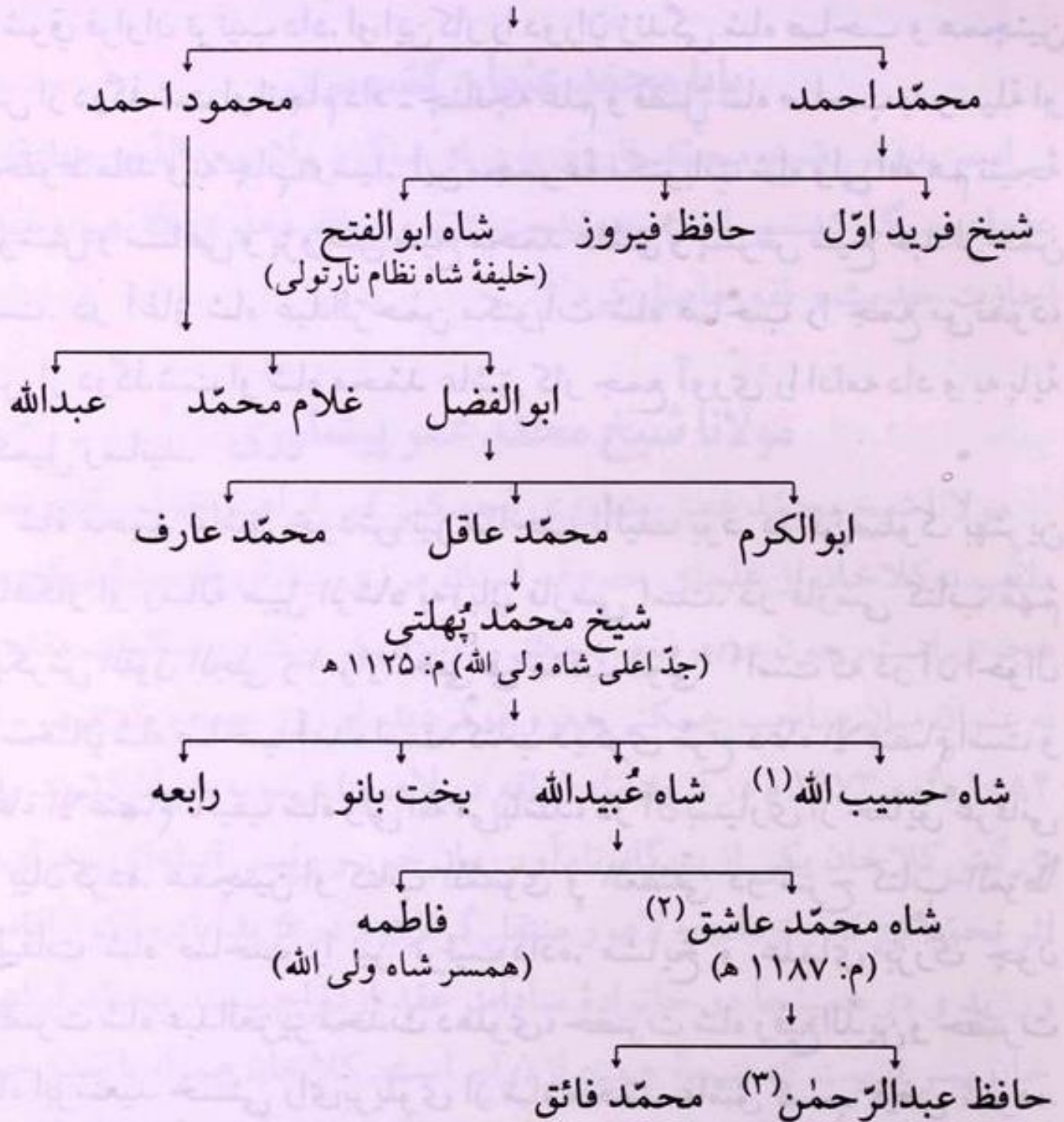
شاه عبدالعزیز دهلوی بعد از رحلت پدر خود از ایشان هم کسب فیض نمود. در یکی از مکتوبات گرامی شاه عبدالعزیز محدث دهلوی اطلاع داده شده که خواجه محمد امین در سال ۱۱۸۷ هـ / ۱۷۷۳ م واصل به حق شد^(۱).

شاه محمد عاشق پُهلّی

الشیخ العالم الکبیر المحدث محمد عاشق بن عبیدالله بن محمد الصّدّیقی الپهلّی در پُهلّت واقع در بخش مظفرنگر (اتراپرادش) روز پنجشنبه ۱۰ رمضان المبارک ۱۱۱۰ هـ (۱۲ مارس ۱۶۹۹ م) به دنیا آمد. از «محمد غازی» سال تولّد او بر می آید. تحصیلات مقدّماتی را در زادگاهش فراگرفت. در کودکی به تحصیل علم مشغول شد و پیش حضرت شاه ولی الله دهلوی آن را به پایه تکمیل رسانید. پسر عمّه و برادر زن و شاگرد و مرید و خلیفه حضرت شاه صاحب... بود و از وی بسیاری از علوم و معارف را کسب نمود. در سفر حرمین شریفین (۵-۱۱۴۳ هـ / ۲-۱۷۳۰ م) همراهِ حضرت شاه رحمته الله بود و شریکِ درسِ حدیث می شد. در حرمین استادان او و حضرت شاه نیز یکی بودند. حضرت شیخ ابوطاهر محمد بن ابراهیم کُردی مدنی هر دو شاه صاحب و شاه محمد عاشق را اجازتِ حدیث داده بود. از جمله شاگردان و خلفای شاه صاحب، شاه محمد عاشق مقام ویژه‌ای داشت. همراز شاه صاحب نیز بود. حضرت شیخ ابوطاهر کُردی در اجازت‌نامه خود به این امر اشاره کرده است و وی را آینه کمالِ شاه صاحب قرار داده است. شاه صاحب خودش نیز در ابیات عربی راجع به این مطلب اشاره دارد.

شجره خاندان شاه محمد عاشق پهلتي

قاضي محمد يوسف ناصحي



- ۱- تاريخ وفات شاه حسين الله پهلتي ۲۸ جمادى الاخرى ۱۱۶۰ هجرى روز دوشنبه نوشته است
ولى از لحاظ تقويم حجازى «۲۸» به روز پنجشنبه بود، اگر در هند رؤيت هلال دو روز بعد شده
بود پس اين روز «شنبه» باشد يعنى ۸ ژوئيه ۱۷۴۷ م. دوشنبه درست معلوم نمى شود.
- ۲- جامع مکتوبات.
- ۳- همان.

یکی از مزایای شاه محمد عاشق این است که بیشتر تألیفات شاه صاحب نتیجه تشویق او بود. او مسوده‌های کتب شاه ولی الله را جمع کرد و آنها را با شوق فراوان ترتیب داد. او این کار را دوران زندگی شاه صاحب و همچنین پس از درگذشت او انجام داد - چنانچه علم و فضل شاه صاحب به وسیله او محفوظ ماند و به چاپ رسید. این مجموعه مکتوبات شاه ولی الله هم نتیجه کوشش و مساعی و پژوهش شیخ محمد عاشق و پسرش شیخ عبدالرحمن است. در آغاز شاه عبدالرحمن مکتوبات شاه صاحب را جمع می نمود، پس از درگذشت او شاه محمد عاشق کار جمع آوری را ادامه داد و به پایه تکمیل رسانید.

شاه محمد عاشق خودش نیز صاحب تألیف بود. در فن سلوک بهترین شاهکار او رساله سبیل الرشاد به زبان فارسی است. در فارسی کتاب مهم دیگرش القول الجلی و اسرار الخفی فی مناقب الولی^(۱) است که در آن احوال و سخنان شاه صاحب آمده است. کتاب دیگری شرح دعاء الاعتصام است و دعاء الاعتصام تألیف شاه ولی الله می باشد، در آن بسیاری از حقایق عرفانی را بیان کرده. همچنین او کتاب المصوّی و المصّفی در شرح کتاب المؤطّا تألیفات شاه صاحب را نیز ترتیب داده. مشایخ و علمای بزرگ چون حضرت شاه عبدالعزیز محدث دهلوی، حضرت شاه رفیع الدین و حضرت شاه ابوسعید حسنی رای بریلوی از شاه محمد عاشق کسب فیض نموده.

۱- نسخه خطی این اثر که در ۱۲۲۹ هجری استنساخ شده، در خانقاه انوریه کاکوری حفظ می گردد. نسخه خطی دیگر ناقص در کتابخانه خدا بخش، پتنا هم وجود دارد. ترجمه آن به اردو از حافظ تقی انور علوی در سال ۱۹۸۸ م به چاپ رسیده است. علاوه بر این مولانا ابوالحسن زید فاروقی عکس متن فارسی آن را در ۱۹۸۹ م به چاپ رسانده است.

اغلباً شاه محمد عاشق در سال ۱۱۸۷ هـ / ۱۷۷۳ م درگذشت و آرامگاهش در پُهلست است^(۱).

بابا محمد عثمان کشمیری

اسم پدرش شیخ محمد فاروق بود. او شاگرد ملا سعدالدین صادق و علمای دیگر کشمیر است. به خدمت شاه ولی الله دهلوی رحمۃ اللہ علیہ هم رسیده اجازت حدیث و فقه حاصل کرد^(۲).

مولانا شیخ محمد عمر پیشاوری

مولانا شیخ محمد عمر پیشاوری (چمکنی) بن ابراهیم خان بن قادر خان ملقب به کلاخان از علمای معروف استان مرزی پیشاور از سده دوازدهم هجری است. چون در موضع چمکنی در نزدیکی پیشاور سکونت داشت، به عنوان میان صاحب چمکنی معروف گردید. او روز جمعه ماه صفر سال ۱۰۸۴ هـ / ۱۶۷۳ م در فریدآباد (واقع در لاهور) دیده به جهان گشود. پدر بزرگش کلاخان یکی از بزرگان نام آور زمان خود و رئیس قبیله‌ای بود. او در اثر تحولاتی که رخ داد، به لاهور منتقل گردید و در فریدآباد مذکور اقامت ورزید و در همینجا در خانواده سادات عقد ازدواج بست. محمد ابراهیم خان پسر اوست که نتیجه همین ازدواج است. کلاخان همراه با پسر خود ابراهیم خان برای تجدید ملاقات با اهل قبیله خود به باجور که وطن او بود، می‌رفت که در راه شهید شد. پس از این فاجعه ابراهیم خان مدتی در باجور

۱- نزہۃ الخواطر، جلد ششم و القول الجلی (ترجمه اردو).

۲- تذکره اولیای کشمیر، ص ۱۲۱.

اقامت کرد و سپس به فریدآباد مراجعت کرد. در همین زمان سعید خان چغه خیل هم از چمکنی به فریدآباد مهاجرت کرد. ابراهیم خان با دختر ایشان ازدواج کرد و مولانا محمد عمر، محمد موسی و محمد عیسی متولد شدند. سعید خان چغه خیل بعد از اقامت کوتاهی در فریدآباد به چمکنی برگشته بود، ولی بعد از درگذشت ابراهیم خان به فریدآباد آمد و دختر و پسران او را گرفته به چمکنی برگشت. سپس مولانا محمد عمر تنها چند پاره قرآن حکیم را فراخواند و بعده در چمکنی به سرپرستی مادر و پدر بزرگ خود زندگی کرد. مولانا محمد فاضل پایینی، شیخ فرید اکبرپوری، مولانا حاجی محمد امین پیشاوری، مولانا حافظ سید عبدالغفور نقشبندی، مولانا محمد یونس و دریا خان او را علوم دینی یاد دادند. او بیشتر اوقات خود را در خدمت علما و صلحا بسر می برد و از آغاز تمایل به سلوک و طریقت بود. او در اثر این تمایل طبیعی، از حضرت شیخ سعدی لاهوری کسب فیض روحانی کرد و از خلیفه او حضرت شیخ محمد یحیی معروف به اتک جی بیعت کرد و در سلسله نقشبندیّه خلافت یافت و بعد از رحلت پیر و مرشد خود، در چمکنی جانشین او قرار یافت و تا دم واپسین در تبلیغ و ارشاد طالبان حقیقت اشتغال ورزید. خانقاه او در سده دوازدهم هجری دارای مقام مرکزی و کلیدی می بوده است. سلاطین و امرای معروف به خدمت او می رسیدند. خود احمد شاه درّانی هم به او عقیدت داشت، قبل از لشکرکشی به هند او از خانقاه ایشان طالب استمداد شد و اکثر مریدان و پیروان ایشان شامل ارتش او بودند. در آخرین جنگ پانی پت هفده هزار و پانصد نفر مرید مولانا شیخ عمر چمکنی مجاهدانه شرکت کردند.

این خانقاه چمکنی دارای املاکی محقر بود که درآمدهایی از آن برای فقرا، مدارس اسلامی، طالبان راه حقیقت، مجاهدین، طلبه و علما خرج می شد. مولانا محمد عمر چمکنی در علوم تفسیر، حدیث، فقه، منطق و تاریخ دستگاہی کامل داشت. علاوه بر این ایشان یک مناظر ممتاز دوره خود هم به شمار می آمد، المعالی، شمس الهدی، ظواهر السرائر اثر توضیح المعانی، الآلی علی نهج قوافی الامالی، شمائل نبوی صلی الله علیه و سلم، دپنتو نسب نامه و غیره از جمله آثار منظوم و منثور ایشان به زبان های عربی، فارسی و پشتو می باشد. این آثار مولانا محمد عمر چمکنی تاکنون وجود دارند. مولانای مذکور شاعر هم بود و به عربی، فارسی و پشتو شعر می گفت.

مولانا شیخ محمد عمر پیشاوری در سن یکصد سال در روز پنجشنبه ماه رجب المرجب سال ۱۱۹۰ هـ / اوت ۱۷۷۶ م درگذشت. منشی دربار تیمور شاه درانی قطعه تاریخ وفات او سرود که اولین بیت آن بر این قرار است:

شیخ آفاق محمد عمر آن عارف حق بود چون مردمک دیده عزیز مردم
مزار مبارک آن جناب در چمکنی تا هنوز مرجع خلائق است^(۱).

سید شاه محمد غوث پیشاوری

سید شاه محمد غوث چهره ممتاز و برجسته ای از عرفای سلسله قادریه در قرن دوازدهم هجری بود. پدرش سید عبدالله از گیلان به پیشاور (پاکستان)

۱- ماخوذ از تذکره صوفیای سرحد تألیف اعجاز الحق قدوسی و حیات و آثار میان محمد عمر چمکنی، مقاله ای از دکتر مولانا محمد حنیف استاد بخش دینیات دانشکده اسلامیة پیشاور که در مجله الحق اکوره چاپ گردیده، شماره ۸، رجب المرجب ۱۴۰۱ هـ و شماره ۹، شعبان المعظم ۱۴۰۱ هـ مطابق با مه و ژوین ۱۹۸۱ م.

آمد و همانجا سکونت اختیار کرد. نخستین قرآن حفظ کرد و سپس در نوزده سالگی علوم متداوله را فرا گرفت. دوران تحصیلات عشق الهی بر وی غلبه یافت و به پدرش کیفیت عشق و ذوق را بیان کرد. پدرش گفت که بعد از تکمیل تحصیلات این مسئله را مورد توجه قرار خواهد داد. از هر درویشی و سالکی که خبر می گرفت، به خدمتش می رسید. در خدمت حافظ سید عبدالغفور نقشبندی شرفیاب شد و همچنین از حضرت شیخ یحیی (اتک جی) و سید شاه بهیک چشتی صابری فیوض باطنی دریافت نمود. در پایان، شاه محمد غوث به دست پدرش بیعت کرد و بعد از عبادات و ریاضت شش سال به خلافت و اجازت سرفراز شد. او هنگام اعطای خرقه خلافت وصیت کرد که حاجتمندان و فقرا و مسافران را خدمت کند و از مردم هیچگونه انتظاری ندارد، از ثروتمندان چیزی نخواهد و آنچه گفته شده به آن مشغول باشد و آنچه خدای تعالی عطا کند، بر آن قناعت نماید.

در روز جمعه ۲۱ ذیقعد ۱۱۱۵ هـ / ۱۷ مارس ۱۷۰۴ م پدرش درگذشت. بعد از وفاتش، شاه محمد غوث در طلب حق از شهر و شهرکده های مختلف هند دیدن کرد. دوران سیاحت در جاهای متعدد از بزرگان روحانی بهره بُرد. در کتابی موسوم به اولیای لاهور تألیف لطیف ملک آمده است که غیر از سلسله قادریه در سلسله چشتیه و نقشبندیه نیز اجازه تلقین داشت. رساله غوثیه تألیف معروفش می باشد که ترجمه اش به نام اسرار الطریقت انتشار یافت. مولانا الحاج رفیع الدین خان فاروقی مرادآبادی تلمیذ حضرت شاه ولی الله دهلوی در سفرنامه حرمین خود وی را پیر و مرشد خود نوشته است.

سید شاه محمد غوث پیشاوری در سال ۱۱۵۲ هـ / ۱۷۳۹ م در شهر لاهور درگذشت. مرقد پُرانوارش بیرون دروازه دهلوی، لاهور قرار دارد. بر مزارش این قطعه تاریخ نوشته شده است:

چو شد سید محمد غوث عارف غریقِ رحمتِ غفارِ معبود
سروشم گفت تاریخ وفاتش هزار و یک صد و پنجاه و دو بود
۱۱۵۲ هجری

در تاریخ مخزنِ پنجاب تألیفِ مفتی غلام سرور قریشی لاهوری تاریخ وفاتش از ماده «تاجِ حشمت» به دست آمده است. در خزینه الاصفیاء (تألیفِ مفتی غلام سرور) این قطعه تاریخ وفات درج است:

چون محمد غوث رفت از دارِ دون سالِ وصلِ آن ولیِ متقی
عارفِ مخدومِ سالک کن رقم هم بفرما راهبر سید سخی (۱)
۱۱۵۲ هـ ۱۱۵۲ هـ

مخدوم محمد معین الدین تتوی (سیندهی) رحمه الله

مخدوم محمد معین بن محمد امین بن شیخ طالب الله از طبقه معروف لاکاول^(۲) سینده تعلق داشت. اجدادش از بخش والی سینده بودند اما در تبه سکونت گزیدند. مخدوم محمد امین همینجا با دختر فاضل خان میر منشی ازدواج کرد و مخدوم محمد معین همینجا متولد شد. در آن هنگام تبه مرکز علوم و فنون بوده و علمای ممتاز اینجا حضور داشتند. مخدوم محمد معین

۱- مأخوذ از تذکره صوفیای سرحد تألیف شادروان اعجاز الحق قدوسی.

۲- محمد اسحاق بهتی در تألیف خود به نام فقهای هند (ج ۵، ص ۲۳۴) می نویسد که مخدوم محمد امین پدر شیخ محمد معین از اهالیان بخش روپاره و روستای دایی (یا والی) از میدان باران و فرزند مخدوم طالب الله از طبقه «دل لاکه» بود.

تحصیلات مقدماتی را پیش پدرش مولانا محمد امین که از جمله علمای بزرگ عصرش به شمار می‌رفت، فراگرفت. سپس علوم متداوله را پیش شاه عنایت الله (م: ۱۱۱۴ هـ) یاد کرد. وقتی علی رضا درویش به تته آمد، پیش او فصوص الحکم تألیف شیخ محی الدین ابن عربی را تحصیل کرد. درس حدیث معین در تألیفش دراسات اللیب، حضرت شاه ولی الله محدث دهلوی و مفتی حرم حضرت شاه عبدالقادر صدیقی را از جمله اساتید خود گفته است و نیز از محضر شیخ جلال محمد و میر سعدالله پوری استفاده نمود. مخدوم محمد معین به دست مخدوم ابوالقاسم نقشبندی که از خلفای شیخ سیف الدین سرهندی بوده، بیعت کرده بود و برای مدت دراز به خدمت پیر و مرشد، علوم باطنی را فراگرفته بود.

در آخر مخدوم محمد معین تحت تأثیر نظریه وحدت الوجود قرار گرفت و به صوفی شاه عنایت الله پیوست. وقتی شیخ ابوالقاسم در این باب اطلاع یافت از او ناراحت شد ولی پس از چند روز مخدوم محمد معین پیش مرشد خود رفت و پوزش خواست.

بعد از وفات مخدوم ابوالقاسم، مخدوم محمد معین با شاه عبداللطیف بتائی ارادت پیدا کرد. شاه عبداللطیف برای ملاقات با مخدوم محمد معین به تته تشریف آورد و محافل حال و قال برگزار شدند و هنگام وفات مخدوم محمد معین، شاه عبداللطیف در تته موجود بود.

شخصیت مخدوم محمد معین سرچشمه علوم و فنون بود. او در تته مدرسه‌ای تأسیس کرد و در آنجا تدریس می‌نمود و مخارج محصلین را از جیب خودش می‌پرداخت. بنابه مدرسه مذکور، علم و فضل بسیار پیشرفت

نمود و فارغ التحصیلان این مدرسه در نقاط مختلف کشور راه یافتند. آنها نیز مدارس را تأسیس کردند و در ترویج و گسترش علوم سهم بزرگی داشتند. در میان شاگردان مخدوم محمد معین، میر نجم الدین عزلت، مولوی محمد صادق، علامه محمد حیات محدث سندهی، جعفر شیرازی، شرف الدین علی و میر مرتضی سیوستانی شهرت بسزائی دارند.

مخدوم محمد معین را همه دوست داشتند و ثروتمندان و ناداران پیش او می آمدند. نواب مهابت خان والی سنده به او عقیدت خاصی داشت و مرتب به خدمتش می رسید. وقتی نواب سیف الله خان والی تته شد، او نیز نسبت به او عقیدت داشت.

آثار مخدوم محمد معین آثار زیادی را بجای گذاشته است که تبحر علمی و فضل و کمال فوق العاده او را نشان می دهند. مولانا عبدالرشید نعمانی، در مقدمه دراسات اللیب^(۱)، نوزده اثر مخدوم محمد معین را ذکر کرده است. او شعر هم می گفت. در ابیات فارسی تسلیم و در هندی بیراگی تخلص داشت. مخدوم محمد معین در بعضی موارد منفرد بود. بنابراین بعضی از علما از او اختلاف شدید دارند. با وجود این تذکره نگاران و علمای معاصر معترف تبحر علمی او بودند. حضرت شاه ولی الله از او راضی بود و در نامه هایش اسم او را آورده است.

۱- از لاهور در سال ۱۲۸۴/۸-۱۸۶۷ به چاپ رسیده است و سندهی ادبی بورد آن را در ۱۹۵۷ م تجدید چاپ کرده است. مأخذ: مقالات الشعراء، امیر علی شیر قانع تتوی، ص ۱۲۱؛ تخفة الکرام، امیر علی شیر قانع تتوی؛ تذکره علمای هند، ص ۲۱۶؛ نزهة الخواطر، ج ۶، ص ۳۵۱؛ اتحاف النبلا، ص ۷۸؛ فقهای هند، ج ۲/۵، ص ۴۱-۲۳۳.

مخدوم محمد معین در سال ۱۱۶۱ هجری درگذشت و در تته مدفون شد. از «قطره در ببحر واصل شد»^(۱) سال وفات او برمی آید^(۲).

میر محمد معین رای بریلوی

میر محمد معین پسر سید محمد ضیاء بن سید محمد آیه الله بن سید علم الله رای بریلوی در دایره شاه علم الله واقع در رای بریلی متولد شد. تحصیلات مقدماتی را از اهل خانواده فراگرفت. سپس در لکهنو و امیتی از مولانا عبدالله امیتوی کتابهای درسی را خواند و به دهلوی منتقل شد و تا مدتی در خدمت شاه ولی الله دهلوی علم حدیث را فراگرفت. ایشان بعد از تربیت باطنی به بریلی مراجعت کرد.

میر محمد معین مراقبه زیاد می کرد و در انقطاع عن الخلق و رجوع الی الله دستگاهی والا داشت. محمد نعمان در اعلام الهدی نوشته است که بارها به خدمت ایشان رسید و چون مراقبه می کرد و ذکر غالب می آمد، تحرکی از سوی قلب به تنش به وجود می آمد و تمام تنش بی اختیار حرکت می کرد. ایشان در سال ۱۱۷۵ هـ/ ۲-۱۷۶۱ م فوت کردند. حضرت شاه ولی الله دهلوی علاقه خاصی به ایشان داشتند. میر محمد نعمان بعد از وفات ایشان به خدمت شاه ولی الله رسیدند و درباره درگذشتن میر محمد معین اطلاع دادند. خبر رحلت میر محمد معین را شنیده شاه ولی الله اظهار تأسف کردند و به بارگاه خداوندی برای مغفرت ایشان دعا فرمودند^(۳).

۱- فقهای هند، ج ۲/۵، ص ۲۴۱؛ و غیره سال وفات او را ۱۷۴۸/۱۱۶۱ نوشته اند، ولی اگر این

ماده تاریخ درست است، از آن همین ۱۷۴۶/۱۱۵۹ برمی آید.

۲- مأخوذ از تذکره صوفیای سنده مؤلفه اعجاز الحق قدوسی.

۳- مأخوذ از خانواده علم اللهی (نسخه خطی) ترتیب مولانا سید محمد ثانی حسنی.

سید محمد واضح حسنی رای بریلوی نبیره علم الله رای بریلوی

مولانا سید محمد واضح حسنی تنها فرزند حضرت شاه محمد صابر حسنی بود. تحصیلات مقدماتی را پیش پدر فراگرفت، سپس به امیتی (اثرپرادش) رفت و پیش ملا عبدالله امیتوی نوۀ ملا جیون و شاگرد ملا نظام الدین همه کتب درسی را فراخواند، سپس مولانا محمد واضح به دهلوی رفت و شامل درس حضرت شاه ولی الله محدث دهلوی گردید. حضرت شاه ولی الله به وی توجّه خاص مبذول داشت و به حلقه ارادت خود آورد و با اجازت و خلافت سرافرازش کرد. بنا به بیماری پدرش به زادگاهش بازگردید و نیز از پدرش در سلسله احسنیه که سلسله ای اجدادش بوده کمال پیدا کرد و مشرف به اجازت و خلافت گردید و جانشین پدر شد. با شغل درس و تدریس در رشته حدیث و فقه، تعلیم سلوک و تربیت سالکین را هم به عهده گرفت. در محافل درس حدیث مولانا سید محمد واضح علما و فضلاء نامدار شرکت می کردند و طلاب برای تحصیل سلوک و معرفت از مقامات دورافتاده می آمدند و تحصیلات خود را به درجه کمال رسانیده مشرف به اجازت و خلافت می شدند. ذات شریف آن مولانا مرجع خاص و عام بود و عدۀ بزرگ از علما و مشایخ از محضرشان کسب فیض نمودند. سال درگذشت مولانا معلوم نیست اما غالب به یقین تا سال ۱۲۰۰ هجری زنده بود. چهار فرزند به نام مولانا محمد جامع، مولانا معصوم احمد، مولانا غلام جیلانی و مولانا قطب الدین یادگار آن مرحوم بودند.

مولانا قطب الدین شاگرد حضرت شاه عبدالعزیز محدث دهلوی و مجاز حضرت شاه غلام علی نقشبندی دهلوی بود. آثار متعدّد از او

باقی مانده است. حضرت شاه ولی الله دهلوی رحمۃ اللہ علیہ به درگذشت پدرش به شاه محمد واضح رای بریلوی نامه تسلیت فرستاده که شامل این مجموعه مکاتیب است.

شرح حال مختصر حضرت سید شاه محمد صابر حسنی رحمۃ اللہ علیہ به این قرار است: او فرزند شاه محمد آیه الله رای بریلوی و نوه شاه علم الله رای بریلوی و مرید و خلیفه خواجه محمد صدیق مجددی سرهندی بود. قاری خوش الحان بود. بعد از برادر بزرگ شاه محمد ضیاء حسنی جای او را گرفت و در سال ۱۱۶۳ هـ / ۱۷۵۰ م درگذشت. در نزهة الخواطر تاریخ وفاتش ۱۱۹۳ هجری نوشته شده که درست نیست.

شیخ محمد وفداالله مالکی مکی

شیخ محمد وفداالله بن محمد بن محمد بن سلیمان مغربی از جمله علمای نامدار بوده و حضرت شاه ولی الله از شیخ محمد وفداالله اجازه روایات پدرش محمد بن محمد را حاصل کرده. محمد وفداالله از پدرش مرویات خوانده و شنیده اجازه گرفته بود. حضرت شاه ولی الله تمام المؤطاً به روایت یحیی بن یحیی را پیش او خوانده بود. شیخ محمد وفداالله از مشایخ مختلف مثل شیخ حسن عجمی درس خوانده بود^(۱).

۱- رک: ارمغان شاه ولی الله تألیف محمد سرور لاهوری به حواله رساله انسان العین فی مشائخ الحرمین.

شاه نورالله بُدهانوی

الشیخ العالم الکبیر المحدث نورالله الصدیقی البدهانوی از اهلِ بخش پُهلِت بود و بُدهانه را وطنِ ثانی خود قرار داده و همانجا پرورش یافت. در کودکی تحصیلات را آغاز کرد، تحصیلات ابتدایی را از شیخ بدرالحق عموی مادرِ شاه ولی الله رحمته فراگرفت. بعضی کتب متوسط را از شیخ عبیدالله پُهلِتی رحمته خواند و سپس برای ادامه تحصیلات، عازم دهلوی شد و پیش حضرت شاه ولی الله محدث دهلوی تحصیلات را فراگرفت و برای مدّت دراز در صحبتِ آن بزرگوار کسبِ فیض نمود. دورانِ تحصیلات در مدرسهٔ روشن الدوله ظفر خان بورس می گرفت. بعد از بیعت به دست شاه ولی الله به اشارهٔ پیر خود، بورس را ترک گفت و به فقر و توکل پرداخت. چون در ۱۱۳۴ هجری شاه ولی الله رحمته برای حج، عازم عربستان شد، و از سُورت در گجرات برگشت، نورالله بُدهانوی در این مسافرت پرزجر همراهش بود. بعد از مراجعت از این مسافرت، شاه ولی الله او را در بُدهانه خرّقه اعطا کرد و اجازه داد که علوم ظاهری را درس دهد. او از ۱۱۳۸ هـ / ۱۷۲۵ م به بعد در بُدهانه اقامت گزید. وی در خود زندگانی شاه ولی الله محدث دهلوی از جمله علمای بزرگ شمرده می شد. حضرت شاه عبدالعزیز محدث دهلوی رحمته کتب علم فقه را پیش او خواند. حضرت شاه عبدالعزیز دامادش هم بود. حضرت مولانا عبدالحی بن هبة الله بُدهانوی^(۱) نوّه شاه نورالله بُدهانوی بود و مفتی عبدالقیوم بُدهانوی فرزند مفتی بهوپال مولانا عبدالحی بود. چنانکه از نامهٔ حضرت شاه عبدالعزیز محدث دهلوی

۱- رفیق حضرت سید احمد شهید رای بریلوی.

برمی آید غالب به یقین شاه نورالله بُدهانوی در سال ۱۱۸۷/۱۷۷۳ م درگذشت^(۱).

خواجه نورالله کشمیری

الشیخ الفاضل نورالله الحنفی الکشمیری از علمای بزرگ و نامدار عصرش بود. بعضی از کتب را پیش مولانا عبدالستار کشمیری خواند. سپس عازم دهلوی شد و آنجا پیش شیخ حسام الدین محمد، قاضی مستعد خان و قاضی مبارک تحصیل علم نمود. مدتی پیش آنها ماند و در علوم و افتا و تدریس مهارت پیدا کرد. سپس خدمت میرزا مظهر جانجانان رفت و از وی اطلاعات طریقه نقشبندیه اخذ نمود. بعداً به کشمیر برگشت و حاشیه‌ای به خیالی و مطول نگاشت. در روز چهارشنبه ۴ ربیع الاول ۱۱۹۵/ ۲۸ فوریه ۱۷۸۲ م درگذشت^(۲).

*

- ۱- نزہة الخواطر، جلد ششم و یادداشت خطی از فرحت الله بن سلیم الله پهلوی.
- ۲- نزہة الخواطر، جلد ششم؛ تذکره علمای هند، ص ۲۴۸ که در آن اشتبهاً اسمش نور محمد نوشته شده است، حدایق الحنفیه، ص ۴۵۳؛ فقهای هند، ج ۲/۵، ص ۳۰۸-۹.

فهرست

- ۱- فهرست آیات قرآنی ۵۷۱
- ۲- فهرست احادیث ۵۷۷
- ۳- فهرست مقولات عربی ۵۸۱
- ۴- فهرست سوره‌های قرآنی ۵۸۳
- ۵- فهرست ابیات عربی ۵۸۵
- ۶- فهرست مصرع‌های عربی ۵۹۰
- ۷- فهرست ابیات فارسی ۵۹۱
- ۸- فهرست مصرع‌های فارسی ۶۰۱
- ۹- فهرست ابیات هندی ۶۰۲
- ۱۰- فهرست اشخاص ۶۰۳
- ۱۱- فهرست اماکن ۶۴۳
- ۱۲- فهرست کتب ۶۵۱

فہرست آیات قرآنی

۵۰۴	ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا نَّخْرَةً.....
۵۰۴	اَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ.....
۱۰۵	اَعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ.....
۳۶۳	اَفَمَنْ هُوَ قَائِمٌ عَلَى كُلِّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ.....
۲۷۹، ۷۷	اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ.....
۳۵۶	الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ.....
۲۰۵، ۶۸	الرَّحْمٰنُ عَلٰی الْعَرْشِ اسْتَوٰی.....
۲۷۸	الطَّیِّبٰتُ لِلطَّیِّبِیْنَ.....
۴۰۸، ۲۰۷	الطَّیِّبٰتُ لِلطَّیِّبِیْنَ وَ الطَّیِّبُوْنَ لِلطَّیِّبٰتِ.....
۳۰۳، ۲۶۱	الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ.....
۴۰۰، ۲۳۰، ۲۲۹	اللّٰهُ اَكْبَرُ.....
۵۰۶، ۵۰۵	اللّٰهُ الصَّمَدُ.....
۵۰۴	اَلْوَاثِقَا وَ غَرَابِیْبُ سَوْدٌ.....
۲۳۰	اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ عَلِمْ الْغِیْبِ وَ الشَّهَادَةِ.....
۳۷۸	اللّٰهُ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ مِثْلُ نُوْرِهِ.....
۳۷۱	اَلْمَلِکُ الْقُدُّوسُ.....
۲۱۵	اِمَّا یُعَذِّبُهُمْ وَ اِمَّا یَتُوبُ عَلَیْهِمْ.....
۵۹	اِنْ اَحْسَنْتُمْ اَحْسَنْتُمْ لَافْسٰکُمْ وَ اِنْ اَسَآءْتُمْ فَلَهَا.....
۵۰۵	اِنَّ الْاَبْرَارَ یَشْرَبُوْنَ مِنْ کَاسٍ کَانَ مِزَاجُهَا کَافُوْرًا.....
۱۰۴	اِنَّ الَّذِیْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِنَّا الْحُسْنٰی اُولٰٓئِکَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ.....

- إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللَّهَ يَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ فَمَنْ نَكَثَ فَإِنَّمَا يَنْكُثُ عَلَى نَفْسِهِ ۱۸۹
- إِنَّ الصِّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ ۸۹
- إِنَّ اللَّهَ لَا يَغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّى يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ ۶۱
- إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ... ۲۵، ۶۶، ۱۷۲، ۲۱۶، ۲۸۲، ۲۸۶، ۳۴۲، ۳۵۳، ۴۱۴، ۴۵۷
- إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ۳۹۳
- إِنَّ الْمُلُوكَ إِذَا دَخَلُوا قَرْيَةً أَفْسَدُوهَا وَجَعَلُوا أَعِزَّةَ أَهْلِهَا أَذِلَّةً ۳۹۵
- إِنَّ رَبِّي قَرِيبٌ مُجِيبٌ ۲۸۳
- انْشَانَاهُ خَلْقًا آخَرَ ۳۳۷
- إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۱۲۵، ۱۲۸
- إِنَّ وَلِيََّ اللَّهِ الَّذِي نَزَّلَ الْكِتَابَ؛ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِينَ ۴۰۲
- إِنَّهُ كَانَ صِدِّيقًا نَبِيًّا ۲۷۹
- إِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَامًا ۲۷۹
- إِنْ يَكُنْ غَنِيًّا أَوْ فَقِيرًا فَاللَّهُ أَوْلَىٰ بِهِمَا ۶۲
- أَتَنِي يُحْيِي هَذِهِ اللَّهُ بَعْدَ مَوْتِهَا ۳۸۹
- بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۵۷، ۹۷، ۱۰۳، ۱۰۶، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۲۸، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۸۵، ۱۸۷، ۲۲۷، ۲۳۸، ۲۴۱، ۲۷۰، ۲۸۰، ۳۱۶، ۳۷۳
- بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ ۳۳۸
- تِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ وَمَا يَعْقِلُهَا إِلَّا الْعَالِمُونَ ۳۵۲
- جَزَاءً وَفَاقًا ۲۷۰
- حَاقِقِينَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ ۴۰۷
- حَسْبُنَا اللَّهُ ۷۹
- ذَلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ۷۸، ۸۲، ۱۵۶، ۱۶۶، ۱۷۲، ۱۹۸، ۲۰۵، ۲۹۷

- ذٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۳۲۹
- رَبِّ الْعَالَمِينَ ۵۱۷، ۳۵۶، ۳۱۶، ۳۰۲، ۲۵۰، ۱۳۱، ۱۱۰
- رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْ هَذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا ۳۳۹
- رَفِيعُ الدَّرَجَاتِ ذُو الْعَرْشِ؛ يُلْقِي الرُّوحَ مِنْ أَمْرِهِ عَلَى مَنْ يَّشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ لِيُنْذِرَ
يَوْمَ التَّلَاقِ ○ يَوْمَ هُمْ بَارِزُونَ لَا يَخْفَىٰ عَلَى اللَّهِ مِنْهُمْ شَيْءٌ؛ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ؛
اللَّهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ○ ۳۴۸
- سُورَةٌ أَنْزَلْنَاهَا وَفَرَضْنَاهَا وَأَنْزَلْنَا فِيهَا آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ ۳۷۸
- سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ ۳۸۸
- صَفَرَاءُ فَاقِعَ لَوْنُهَا تَسُرُّ النَّاظِرِينَ ۲۸۷
- فَازِلَهُمَا الشَّيْطَانُ ۵۰۵
- فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ۱۰۹
- فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ۴۱۷
- فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ
خَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ۳۱۹
- فَبَدَمَعُهُ فَإِذَا هُوَ زَاهِقٌ ۲۹۲
- فِي كُلِّ وَادٍ يَهِيْمُونَ ۳۱۳
- فِي مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيكٍ مُّقْتَدِرٍ . ۴۹، ۱۵۳، ۲۳۹، ۲۴۲، ۲۴۹، ۲۷۷، ۲۸۵، ۳۱۰، ۴۰۸
قَالَ أَمَّا مَنْ ظَلَمَ فَسَوْفَ نَعَذِّبُهُ ثُمَّ يُرَدُّ إِلَىٰ رَبِّهِ فَيُعَذِّبُهُ عَذَابًا نُّكَرًا ○ وَأَمَّا مَنْ
أَمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُ جَزَاءٌ الْحُسْنَىٰ ۳۹۳
- قُلْ إِنْ كَانَ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ وَإِخْوَانُكُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيرَتُكُمْ وَأَمْوَالٌ
اقتَرَفْتُمُوهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسْكِنٌ تَرْضَوْنَهَا أَحَبَّ إِلَيْكُمْ مِنَ اللَّهِ
وَرُسُولِهِ وَجِهَادٍ فِي سَبِيلِهِ فَتَرَبَّصُوا حَتَّىٰ يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرِهِ ۶۲
- قُلْ كُلٌّ يَعْمَلُ عَلَىٰ شَاكِلَتِهِ ۵۰۵، ۳۷۸

- ۵۴۵ قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيلٌ
- کَلَّا إِنَّ كِتَابَ الْأَبْرَارِ لَفِي عَلَيِّنَ ۝ وَمَا أَدْرَاكَ مَا عَلَيُّونَ ۝ كِتَابٌ مَرْقُومٌ ۝
- ۲۵۷ يَشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُونَ ۝
- کَلَّا إِنَّ كِتَابَ الْفُجَّارِ لَفِي سَجِّينَ ۝ وَمَا أَدْرَاكَ مَا سَجِّينٌ ۝ كِتَابٌ مَرْقُومٌ ۝
- ۲۵۸ وَيَلُوكَ يَوْمَئِذٍ الْمُكْدِبِينَ ۝
- ۳۷۸ كَمْشَكْوَةٍ فِيهَا مِصْبَاحٌ
- ۳۷۵ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ
- ۲۱۹ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَنَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ
- ۵۰۵ لَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ
- ۲۸۰ لَا يَسْمِنُ وَلَا يُغْنِي مِنْ جُوعٍ
- ۱۸۸ لَا يَغَادِرُ صَغِيرَةً وَلَا كَبِيرَةً إِلَّا أَحْضَاهَا
- ۵۰۴ لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ
- ۵۰۴ لَسْتُ عَلَيْهِمْ بِمُصِيطِرٍ
- ۱۷۵ لَكِبَلًا تَأْسُوا عَلَى مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوا بِمَا آتَاكُمْ
- ۴۰۰، ۲۲۸ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ
- ۶۹ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ
- ۳۵۳ مَا أَنْزَلَ الرَّحْمَنُ مِنْ شَيْءٍ
- ۴۰۰، ۲۲۹ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ
- ۳۵۶، ۳۴۹ مُلْكِ يَوْمِ الدِّينِ
- ۸۹ نَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ
- ۴۹ نُورٌ عَلَى نُورٍ يَهْدِي اللَّهُ لِنُورِهِ مَنْ يَشَاءُ
- ۲۷۷ وَآخِرُ دَعْوَاهُمْ أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ
- ۳۱۳ وَإِذِ ابْتَلَى إِبْرَاهِيمَ رَبُّهُ بِكَلِمَاتٍ فَأَتَمَّهُنَّ؛ قَالَ إِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَامًا

- و اذ فرّقنا بکم البحر ۵۰۵
- وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۱۲۳، ۲۳۶، ۲۹۳، ۳۰۴، ۳۱۴
- وَ اللّٰهُ اَعْلَمُ ۷۰، ۱۰۰، ۱۱۴، ۱۴۰، ۱۴۲، ۳۳۸
- وَ اللّٰهُ عَلٰی مَا نَقُولُ وَكِيلٌ ۵۶، ۱۱۲
- وَ اللّٰهُ يَقُولُ الْحَقُّ وَ هُوَ يَهْدِي السَّبِيلَ ۴۱۶
- وَ اِنَّا لَنَحْنُ الصّٰفُّونَ ۲۹۳
- وَ اِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُونَ ۲۹۳
- وَ اَرَادُوا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمْ الْاٰخِسِرِينَ ۷۴
- وَ بَشِّرِ الصّٰبِرِينَ ۳۱۳
- وَ تِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنّٰسِ وَ مَا يَعْقِلُهَا اِلَّا الْعُلَمٰوْنَ ۳۱۱
- وَ جَعَلَهَا كَلِمَةً مَّ بَاقِيَةً فِي عَقِبِهٖ ۱۱۲
- وَ كَلِمَةً اللّٰهُ هِيَ الْعُلْيَا ۵۰۴
- وَ لَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰی بَعْضٍ ۲۹۷
- وَ لَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحْوِيْلًا ۳۰۶
- وَ لَا نَضِيعُ اِجْرَ الْمُحْسِنِينَ ۵۰۵
- وَ لِكُلِّ وِجْهَةٍ هُوَ مُوَلِّئُهَا ۱۵۹
- وَ لَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ۵۲۵
- وَ لَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَحْوِيْلًا ۷۱
- وَ لَوْ اَنَّ مَا فِی الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامًا وَ الْبَحْرُ يَمُدُّهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ سَبْعَةَ اَبْحُرٍ مَا نَفِدَتْ
كَلِمَتُ اللّٰهِ ۸۲
- وَ لَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا ۳۱۴
- وَ مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْا ۳۲۹، ۳۳۱
- وَ مَا ذٰلِكَ عَلٰی اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ۱۲۸، ۱۵۴، ۱۵۹، ۲۳۸، ۲۷۶، ۲۸۴

- وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ رَمَى ۳۶۶
- وَمَا مِنَّا إِلَّا لَهُ مَقَامٌ مَعْلُومٌ ۲۹۲
- وَمِنَ النَّخْلِ مِنْ طَلْعِهَا قَنَاطٌ دَانِيَةٌ ۵۰۴
- وَهُوَ الْحَكِيمُ الْحَبِيرُ ۲۸۹
- وَهُوَ الَّذِي ۱۳۳
- وَهُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِينَ ۳۲۷
- وَيُعَلِّمُكَ مِنْ تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ ۲۴۵
- هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلَّهِ الْحَقِّ ۱۰۲
- هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ ۳۶۳
- يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ وَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِهِ لَعَلَّكُمْ
تُفْلِحُونَ ۱۹۰
- يَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ ۱۸۹
- يُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ وَيَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ ۱۰۳
- يَمْحُوا اللَّهُ مَا يَشَاءُ وَيُثَبِّتُ وَعِنْدَهُ أُمُّ الْكِتَابِ ۲۵۰

فہرست احادیث

- إِذَا أَحَبَّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُعَلِّمْهُ إِيَّاهُ (ترمذی) ۳۹۴
- استعينوا بالغدوة والروحة وشيء من الدلجة (بخاری) ۵۴
- استقيموا ولن تحصوا (ابن ماجه) ۲۹۶
- إِعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ (بخاری) ۱۰۵
- إِقْتَدُوا بِالَّذِينَ مِنْ بَعْدِي (ترمذی) ۳۲۰
- الْأَزْوَاحُ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا إِيْتَلَفَ وَمَا تَنَافَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ (بخاری) ۳۹۴
- التَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ (ابن ماجه) ۱۰۵
- السعيد من سعد في بطن أمه (مسلم) ۳۱۸
- الغريق شهيد الخ (مسلم) ۴۱۲
- الله في عون العبد ما كان العبد في عون أخيه (مسلم) ۹۷
- اللَّهُمَّ اعْطِ مَنْفِقَ مَالٍ خَلْفًا وَاعْطِ مُمْسِكًا تَلْفًا (بخاری) ۳۶۹
- اللَّهُمَّ الرفيق الاعلى (بخاری) ۴۰۷
- اللَّهُمَّ ابْغِنِي حَبِيبًا هُوَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي (مسلم) ۳۵۵، ۳۰۸
- اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ (بخاری) ۱۴۸، ۱۴۵
- اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ (بخاری) ۴۰۰، ۲۲۹
- المرء مع من أحب (صحيح البخاری) ۱۸۷
- إِنَّ الدِّينَ يُسْرٌ وَلَنْ يَشَادَ الدِّينَ أَحَدٌ إِلَّا غَلَبَهُ فَسَدِّدُوا وَقَارِبُوا وَأَبْشِرُوا
- وَأَسْتَعِينُوا بِالْغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ وَشَيْءٍ مِنَ الدَّلْجَةِ (بخاری) ۱۱۸
- إِنَّ اللَّهَ اتَّخَذَنِي خَلِيلًا كَمَا اتَّخَذَ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا (ابن ماجه) ۱۴۶

- إِنَّ اللَّهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى صُورِكُمْ وَأَعْمَالِكُمْ وَلَكِنْ يَنْظُرُ إِلَى قُلُوبِكُمْ (مسلم) ٦١
- إِنَّ اللَّهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى صُورِكُمْ وَأَعْمَالِكُمْ وَلَكِنْ يَنْظُرُ إِلَى قُلُوبِكُمْ وَنِيَّاتِكُمْ ٩٤
- إِنَّكَ إِمْرَأٌ فَبِكْ جَاهِلِيَّةٌ (بخاری) ٢٩٢
- إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ (بخاری) ٣٣٢
- إِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولَى (بخاری و ترمذی) ٣٩٢، ٤٠٤
- إِنِّي تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا أَنْ أَخَذْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا الْخَبْرَ... (ترمذی) ٢٤٠
- أَلَا أَسْتَحْيِي مِنْ رَجُلٍ مِمَّنْ تَسْتَحْيِي مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ (مسلم) ٢٦٩
- اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ وَحُبَّ عَمَلٍ يُقَرِّبُنِي إِلَيْكَ حُبُّكَ (ترمذی) ٢٤٦
- أَنَّ اللَّهَ خَلَقَ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ (بخاری) ٣٨٦، ٤٠٩، ٤١٠، ٤١٦
- أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ الْعَقْلَ ١٥٦
- أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ الْعَقْلَ فَقَالَ لَهُ أَقْبِلْ فَأَقْبَلَ ثُمَّ قَالَ لَهُ أَذْبِرْ فَأَذْبَرَ ١٥٧
- بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى خَمْسٍ... وَبَايَعْتُ أَنْ لَا أُشْرِكَ... (مسند احمد بن حنبل) ٤٠٣
- بَأَبِي وَأُمِّي أَنْتَ أَحَقُّ بِهَا (قول صحابي) ٢٩١
- بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ (ترمذی، أبوداؤد) ٢٢٩، ٤٠٣
- تَوْفِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ نَسْأَلَهُ عَنْ نَجَاةِ هَذَا الْأَمْرِ (مسند احمد بن حنبل) ٢٩١
- حَافِظُ عَلَى الصَّلَاةِ الْخَمْسِ، حَافِظُ عَلَى الْعَصْرِينِ (أبوداؤد) ٤٠٥
- رُوحُ الْقُدُسِ فِي... إِنَّ نَفْسًا لَا يَمُوتُ حَتَّى يَسْتَكْمِلَ رِزْقَهَا (ابن ماجه) ٩٧
- سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ (دارمی) ٥٤، ١٠٨، ١١٩، ٢٩٦
- سَلُوا اللَّهَ الْعَافِيَةَ (بخاری) ٣٨٦
- سَيِّدَا كَهُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ (ترمذی) ٣٢٠

- عَلِمَهُ مِنْ عِلْمِهِ جَهْلَهُ مِنْ جَهْلٍ (بخاری) ۳۴۶
- فالحمد لله حمداً كثيراً طيباً مباركاً فيه (نسائی) ۳۸۷
- فما من مولودٍ إلا يُولد على فطرة (بخاری) ۳۳۲
- فَيُخْرِجُ أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ مِنْ آخِرِ مَا يُخْرِجُ مِنَ النَّارِ قَوْماً لَمْ يَعْمَلُوا خَيْراً قَطُّ
قَدْ عَادُوا هَمَّاماً فَيُلْقِيهِمْ فِي بَثْرِ الْحَبْوَةِ فَيَصْبِرُونَ كَاللُّؤْلُوءِ فَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ (مسلم) ... ۱۳۱
- كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآنَ (مسلم) ۲۹۷، ۲۹۵
- كُنَّا نَخِيرُ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ (قول صحابی) ۳۲۰
- كُنْتُ كَنْزاً مَخْفِياً فَأَحْبَبْتُ أَنْ أُعْرَفَ ۴۲۱
- لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ (أبو داؤد) . ۲۲۸، ۴۰۰
- لَا رَادَّ لِمَا قَضَيْتَ وَلَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ (مسلم) ۳۱۹
- لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ عِنْدَ إِفْطَارِهِ وَفَرْحَةٌ يَوْمَ الْقِيَمَةِ (نسائی، بخاری) ۱۶۱
- لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لِأَبْرَهُ (بخاری) ۱۳۱
- لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا يَوْمٌ يُطِيلُ اللَّهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ حَتَّى يَخْرِجَ الْمَهْدَى (ترمذی) ۳۸۰
- لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِي إِنْما الْوَاصِلُ هُوَ الَّذِي إِذَا قُطِعَ رَحْمَهُ وَصَلَهَا ۲۰۸
- مَا أَعْطَى أَحَدٌ عَطَاءً أَفْضَلَ وَأَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ (بخاری) ۳۱۳
- مَا تَعَارَفَ مِنْهَا اثْتَلَفَ (بخاری) ۳۴۴
- مَا فَوْقَ الْقُبْضَةِ مِنَ اللَّحْيَةِ (ترمذی) ۳۳۰
- مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبٍ بَشَرٍ (دارمی) . ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۸۹، ۳۵۵
- مَا يَنْبَغِي لَصَدِّيقَيْنِ أَنْ يَكُونَا لِعَانَيْنِ (مسلم) ۳۰۷
- مَنْ اسْتَحْيَى مِنَ اللَّهِ حَقَّ الْحَيَاءِ فَلْيَحْفَظِ الرَّأْسَ وَمَا وَغَى وَلْيَحْفَظِ الْبَطْنَ وَمَا حَوَى
(ترمذی) ۲۶۹
- مَنْ تَصَبَّرَ يُصَبِّرْهُ اللَّهُ وَمَنْ اسْتَعْفَى يَعْفُ اللَّهُ (مسلم) ۳۱۷
- مَنْ عَادَى لِي وَلِيّاً (بخاری) ۳۸۷، ۳۸۸

مَنْ فُتِحَ لَهُ مِنْكُمْ بَابٌ مِنَ الدُّعَاءِ فَتَحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْإِجَابَةِ وَأَبْوَابُ الرَّحْمَةِ (ترمذی) .. ۳۲۶
 مَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً مِنْ كُرْبِ الدُّنْيَا فَرَّجَ اللَّهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنَ الْآخِرَةِ (بخاری) ... ۳۹۳
 مَنْ قَبَلَ مِنِّي الْكَلِمَةَ الَّتِي عَرَضْتُ عَلَى عَمِّي فَرَدَّهَا فَهِيَ لَهُ نَجَاةٌ

(احمد بن حنبل) ۲۹۱

مَنْ كَانَ يَعْْبُدُ مُحَمَّدًا فَإِنَّ مُحَمَّدًا قَدَمَاتٌ وَمَنْ كَانَ يَعْْبُدُ رَبَّ مُحَمَّدٍ فَإِنَّ رَبَّ

مُحَمَّدٍ لَا يَمُوتُ (قول صحابی) ۳۰۶

نَعَمْ الْعَدْلَانِ وَنَعَمْ (بخاری) ۳۱۳

نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الْخَوَرِ بَعْدَ الْكُورِ (مسلم) ۲۹۸

نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا (أبوداؤد) ۱۸۹، ۱۲۲

وَإِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ (بخاری) ۳۱۵

وَلَكِنْ لَا غِنَى لِي عَنْ بَرَكَتِكَ (بخاری) ۱۶۰

وَلَنْ يَتَفَرَّقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَى الْخَوْضِ (مسند احمد بن حنبل) ۲۴۰

وَلَوْلَاكَ مَا كُنَّا وَلَا كَانَتِ الدُّنْيَا ۶۵

يَبْعَثُ اللَّهُ لِهَذِهِ الْأُمَّةِ عَلَى رَأْسِ كُلِّ مِائَةٍ مِنْ يُجَدِّدُ لَهَا دِينَهَا (أبوداؤد) ۳۶۵

فہرست مقولات عربی

اخذتمونی مِنی فی مُلاطفۃِ فلستُ أعرف غیرَ ما قد عرفتکم

۲۶۲

العَاقِلُ تَکفِیہِ الاشارة..... ۱۱۷

المکاتبة نِصْف المُلَاقَات ۳۹۴، ۲۷۴

المکاتبة نَوْعٌ مِنَ الْمُخَاطَبَةِ..... ۳۲۸

المَکَانُ إِذَا لَمْ یَکُن مَکَانَهُ لَا یَعُولُ عَلَیْهِ..... ۲۶۱

النَّعْمَةُ تُعَرَّفُ بِزَوَالِهَا..... ۱۱۲

بَلْ ذِکْرُ الشَّیْءِ لِنَفْسِهِ وَلِجَرِینِهِ..... ۸۵

حُبُّ الْوَطَنِ مِنَ الْإِیْمَانِ..... ۸۳

حَسْبُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ..... ۳۸۸

رِیَاءُ الصِّدِّیقِینَ خَیْرٌ مِنَ إِخْلَاصِ الْمُریدِینَ..... ۳۹۷

شَتَّانَ بَیْنَهُمَا..... ۴۱۸، ۲۷۹

عَرَفْتُ رَبِّي بِفَسْخِ الْعِزَائِمِ..... ۲۷۴

فَإِنَّ الْحَدِيثَ لَهُ بَطُونٌ كَبُطُونِ الْقُرْآنِ..... ۴۱۰

قَدَمِي هَذَا عَلَى رَقَبَةِ كُلِّ وَلِيٍّ..... ۱۰۷

كُلَّ اعْتِبَارٍ لَا يَرُدُّكَ مِنَ الْحَقِّ إِلَيْكَ لَا يَعُولُ عَلَيْهِ وَكُلَّ اعْتِبَارٍ يُخْرِجُكَ مِنْكَ

إِلَى الْحَقِّ لَا يَعُولُ عَلَيْهِ..... ۲۵۵، ۲۵۴

كُلُّ حَسَدٍ لَا يَنْتِجُ هَمَّةً فَعَالَةً لَا يَعُولُ عَلَيْهِ..... ۲۶۰

كُلُّ خُطَابٍ إِلَهِيٍّ يَكُونُ مَعَهُ مَشَاهِدَةٌ لَا يَعُولُ عَلَيْهِ وَلَا عَلَى الْمَشَاهِدَةِ..... ۲۵۳

لَا مَوْجُودَ إِلَّا اللَّهُ..... ۳۴۳، ۱۴۳

- لا یفهمه إلا من خلق له ۳۶۹
- لیس الأمر إلا الرضا ۴۰۹
- لیوحّدون أو لیعرفون ۳۲۹
- ما لا یدرك کله لا یترك کله ۴۱۵، ۲۵۳، ۱۲۶، ۱۰۸، ۸۳
- ماء للمحبوبین و بلاء للمحجوبین ۵۳
- محو لا صحو منه و عذماً لا وجود بعده ۴۰۲
- موتوا قبل أن تموتوا ۲۴۷
- والأمر بید الله ۴۱۱
- و كانوا حیثما کنا و کنا حیثما كانوا ۳۷۷
- و کلام المغلوبین یطوی و لا یروی ۳۴۶
- یمكن ولو أقل من الغراب الأحمر ۹۹

*

فهرست سوره‌های قرآنی

۱۹۲	اخلاص (۱۱۲)
۲۵۶	انسان/دهر/هل اُتی (۷۶)
۱۱۹	تغابن (۶۴)
۱۱۹	جمعه (۶۲)
۱۱۹	حدید (۵۷)
۱۱۹	حشر (۵۹)
۱۱۹	صَفَّت (۳۷)
۳۵۵	فاتحة (۱)
۷۴	لایلف/قریش (۱۰۶)
۲۵۶	مُطَفِّفین (۸۳)
۵۵، ۵۴	مُلک (۶۷)
۱۹۷	النُّور (۲۴)
۵۴	واقعه (۵۶)
۴۰۰، ۲۲۸، ۱۱۹، ۵۴	یُس (۳۶)
۵۴	یوسف (۱۲)

فہرست ابیات عربی

- ۱۷۲ اخذتمونی منی فی مَلاطفہ
۲۶۲ فلستُ أعرف غیرَ ما قد عرفتکم
- ۱۶۶ أعد ذکرُ نَعمانِ لَنَا اِنْ ذکره
۳۲۶ هو المِسکُ ما کَرَّرتہ يتَضَوّع
- ۲۶۶ اَکْ یا علی عَلٰی عَهْدِ محبَةٍ
۷۵ تُتِمُّ وَلَا تُفْنِی وَلَا تَغیِّرُ
- ۵۷۱ اَلَا اِنَّمَا الْاِنْسَانُ ضَبْفٌ لاهله
۶۵ یَقِیْمُ قَلِیلاً بَیْنَهُمْ ثُمَّ یَرَحِلُ
- القَوْمُ اخوانُ صدقِ بَیْنَهُمْ نَسَبُ
۲۱۶ منَ المؤدَّةِ لم یعدلْ به سَبَبُ
- ۸۶ اَهلاً بالملفوفة اضحت معاملها
تهدی الی سنی من نور ثانیها (کذا)
جرُّ له همةٌ علویةٌ فقَضَّتْ
کل المقاصد دانیها و قاصیها
فلا یُغادر علماً غیر مکتسبٍ
ولا فضایل إلا و هو حاویها
من جونفور إذا هبَّ رِیاح رَضی
منها تعطَّرت الدنیا و ما فیها
- ۱۸۵ بقیت بقاء الدهر یا کھف اهلہ
و هذا دعاءٌ للبریة شاملٌ
- ۲۶۳، ۳۰۰ تحدَّثنی نفسی بأنَّک واصل
الی نُقْطَةِ قُضَواءِ وَسْطِ المَراکزِ
و اَنَّک فی [...] البلاد مُفخَّم
- ۱۰۷

- تداویٹ من لیلی بلیلی فی الهویٰ کما تداوی صاحب الخمر بالخمر
۳۱۷
- تَنْتَقِلُ الْهَضَابُ مِنْ جَرِّ عَامِلِهَا وَ صَبَابَتِي بَعْلُوْهَا لَا تَنْتَقِلُ
۲۷۱، ۱۳۷، ۷۸
- دَنُوْتُ فَلَمْ أَهْدِ التَّحِيَّةَ فِي الصَّبَاءِ وَ هَلْ لِي إِلَى قَلْبِي يَكُونُ رَسُولُ
۳۲۱، ۹۴
- عِبَارَاتُنَا شَتَّى وَ حُسْنُكَ وَاحِدٌ وَ كُلُّ إِلَى ذَاكَ الْجَمَالِ يُشِيرُ
۳۹۹، ۱۸۶، ۱۳۴
- فَانْ قُلْتَ بِالْأَمْرَيْنِ كُنْتَ مُسَدِّدًا وَ كُنْتَ إِمَامًا فِي الْمَعَارِفِ سَيِّدًا
۲۷۵
- فَانَّ يَكُ حَقًّا مَا عَلِمْتُ فَانَّهُ سَبُلُقِي إِلَيْكَ الْأَمْرَ لَا بُدَّ سَامِعِ
صَبَابَتِكَ أَمْرٌ لَا يُطَاقُ بَهَاءُهُ إِلَى كُلِّ سِرٍّ لَا مُحَالَةَ بَالِعِ
وَ ثُلُجٌ وَ بَرْدٌ يَجْمَعَانِ صَبَابَتَكُمْ يُزِيحَانَهَا فِي فُؤَادِكَ لَاذِعِ
۹۸
- فریدی شدہ عازم ملک باقی أَعَدَّ لَهُ اللَّهُ أَجْرًا كَرِيمًا
کلام الہی چہ تاریخ گفتہ لَقَدْ فَازَ (وَاللَّهُ) فَوْزًا عَظِيمًا
۴۹
- فساغ لی الشراب وکنث قبلہ اکاذُ اغصّ بالماء الفراتِ
۲۶۴
- فلما تجلّی الشمس ادرج ضوءها بأ جناحہ اضواء نور الکواکب
۳۴۹
- فلو شئت أن ابکی دماً لبکیتہ علیہ ولكن ساحة الصبر اوسع
۳۰۰

- فلو قدرْتُ علی الاِثْبَانِ لَزُرْتُکُمْ
سَبْرًا عَلَی الْوَجْهِ أَوْ مَشْبَاً عَلَی الرَّأْسِ
۳۴۴
- لا أَرَى فِی الْوُجُودِ إِلَّا هُوَ
مَحُو شَد نَقِشٍ غَیْرِ وَ نَامِ سِوَى
هَسَنِی مَطْلُوقٌ اسْتَوْحَدَتْ صَرْفِ
أَیْنٌ هُوَ أَیْنٌ أَتَتْ أَیْنٌ اَنَا
۳۶۱
- لا تَنْکِرِ الْبَاطِلَ فِی طَوْرِهِ
إِنَّهُ بَعْضُ ظَهْوَراتِهِ
۲۰۶
- لا یَدْرُکُ الْوَاصِفُ الْمَطْرَى خِصَائِصَهُ
وَإِنْ یَکُنْ سَابِقًا فِی کُلِّ مَا وَصَفَا
۲۶۴
- لَقَدْ صِرْتُ مَقْنَطِیسَنَا فَقَلُوبُنَا
بِجَذْبِكَ إِيَّاهَا إِلَیْكَ تَمِیلُ
۳۲۴
- لَکَ یَا حَبِیبُ عَلَیَّ عَهْدٌ مَحَبَّةٍ
أَبَدًا یَدُومُ وَلَا یَتَغَیَّرُ
۸۹
- لِیَهْنَتْکَ مَا أَوْفِیتْ ذُرْوَةَ حَقِّهِ
وَبَحْثُکَ مِنْ طَیِّ الْعُلُومِ وَ نَشْرُهَا
وَخَطْفُکَ الرَّمْزَ الْخَفِیَّ مَکَانَهُ
فَلِلَّهِ مَا أُوتِیتَ مِنْ جُلَلِ الْمُنَى
۲۴۲
- نُسِبتُ کُلَّ طَرِیقٍ کُنْتُ اعْرِفُهُ
إِلَّا طَرِیقًا یُؤَدِّینِی لِرَبْعَکُمْ
۵۴۲، ۳۰۰
- وَإِذَا السَّعَادَةُ لَأَحْظَنُکَ عُیُونُهَا
نَمْ فَأَلْمَخَاوِفُ کُلُّهُنَّ أَمَانُ
۳۹۵

- وَإِذَا السَّعَادَةُ لَأَحْظَنَكَ عُيُونُهَا
فَاصْطَدَّ بِهَا الْعَنْقَاءُ فَهِيَ حَبَالَةٌ
وَاللَّهُ لَوَحَلَفَ الْعُشَّاقُ أَنَّهُمْ
وَإِنْ كَانَ جِسْمِي عَيْنَكُمْ فِي سَبْرِهِ
فَقَلْبِي مَسْرُورٌ كُلُّهُ حَيْثُ حَاضِرٌ
وَإِنِّي وَإِنْ خَاطَبْتُ أَلْفَ مُخَاطَبٍ
وَتَزَعَمُ أَنَّكَ جِرْمٌ صَغِيرٌ
وَسَوْفَ تَرَى إِذَا انْكَشَفَ الْغُبَارُ
وَعَلَى تَفَنُّنٍ وَاصْفِيهِ بِوصْفِهِ
وَعَنِي بِي مَنَى قَلْبِي فَغَنِيْتُ كَمَا غَنَى
وَكَانَتْ بِالْعِرَاقِ لَنَا لِيَالٍ
وَكَمْ لِلَّهِ مِنْ لُطْفٍ خَفِيٍّ
نَمْ قَالُمَخَاوِفُ كُلُّهُنَّ أَمَانٌ
وَاقْتَدَّ بِهَا الْجُوزَاءُ فَهِيَ عَنَانٌ
فَتَلَى مِنَ الْحُبِّ يَوْمَ الْبَيْنِ مَا حَنُّوا
فَلَا خَيْرَ قَلْبِي عِنْدَكُمْ فِي (؟)
وَعَيْنِي غَيُوثٌ كُلُّهَا حِينَ طَلَبٍ
فَأَنْتَ الَّذِي أَعْنِي وَأَنْتَ الْمُخَاطَبُ
وَفِيكَ إِنطَوَى عَالَمُ الْكَبِيرِ
أَفَرَسَ تَحْتَ رِجْلِكَ أُمُّ حِمَارٍ
بَفَنَى الزَّمَانِ وَفِيهِ مَالٌ يُوصَفُ
وَكُنَّا حَيْثُمَا كَانُوا وَكَانُوا حَيْثُمَا كُنَّا
سَرَقْنَا هُنَّ مِنْ أَيْدِي الزَّمَانِ
يَدُوقُ خَفَاهُ عَنِ فَهْمِ الزَّكِيِّ
٣٨١، ٣٦٥، ٣٥٠، ٣٠٣
٢٦٣
١١٨
٩٩، ٩٦
٣١٠، ١٠٧
٢٠٤، ١١٦
٢٦٢
٣٧٩
١٨٠
٣٦٥، ٣٣٩

- وكم من فراقٍ كان قُرباً حقیقةً وكم من فراقٍ كان لِلوَصْلِ جالِباً
فَلَا تُكْ في تلك الوقائع ناظراً إلى الشَّبح لَكِنْ لِلْحَقِيقَةِ طالِباً
ففي القُربِ للنَّاسوتِ شوبٌ وائماً فِراقٌ لأهلِ السِّرِّ يَنْفِي السَّوائِباً
۷۳
- وَلَوْ أَنَّ لِي فِي كُلِّ مَنبِتٍ شَعْرَةٌ لِسَاناً لَمَا اسْتَوْفَيْتُ وَاجِبَ حَمْدِهِ
۱۹۷
- وَمَا أَنَا بِالشَّافِي الْوَفَاءَ عَلَى الْهَوَى وَ شَأْنِي الْوَفَاءَ أَمَا السَّوَاهِ
۸۷، ۱۵۱
- وَمَا كُلُّ مَا يَتَمَنَّى الْمَرْءُ يُدْرِكُهُ تَجْرِي الرِّيحُ بِمَا لَا تَشْتَهِي السُّفْنُ
۹۷
- وَمِنْ الْعَجَائِبِ أَنَّ أَقْوَةَ بَذْكِرِهِ وَلَقَدْ أَغَارُ بِأَنْ يَمُرَّ بِخَاطِرِي
۳۹
- و وراءَ ذاكَ فَلَا أَقُولُ لِأَنَّهُ سِرَّ لِسَانٍ النُّطْقِ عَنْهُ اخْرَسَ
۲۶۳
- وَهُنَّ وَهُمْ لَا وَهْنٌ وَهُمْ مَظَاهِرُ أَنَا بَتَجَلَّيْنَا بِحُبٍّ وَ نَصْرَةٍ
۴۰۹، ۴۰۷
- يُهْنَتُكَ يَا عَثْمَانَ شَامِخَ سُودٍ أَتَى بَعْدَ فَارُوقٍ وَ بَعْدَ مُحَمَّدٍ
اِذَا كَانَ طَبْعُ الْمَرْءِ فِي الْأَصْلِ صَالِحاً تَدَانَتْ لَهُ الْأَوْصَافُ مِنْ كُلِّ مُحْتَدٍ
۳۲۵
- ۲۹۸

فهرست مصرع‌های عربی

- أَعَدَّ لَهُ اللهُ أَجْرًا كَرِيمًا ۴۹
- أَيْنَ هُوَ أَيْنَ أَنْتَ أَيْنَ أَنَا ۳۶۱
- تَجْرِي الرِّيحُ بِمَا لَا تَشْتَهِي السُّفُنُ ۴۱۰، ۲۷۴، ۷۸
- لَا أَرَى فِي الْوُجُودِ إِلَّا هُوَ ۳۶۱
- لَقَدْ فَازَ (وَاللهُ) فَوْزًا عَظِيمًا ۴۹
- وَالْأُذُنُ تَعْشِقُ قَبْلَ الْعَيْنِ أَحْيَانًا ۳۹۴، ۲۲۲
- وَكُنَّا حَيْثُمَا كَانُوا وَكَانُوا حَيْثُمَا كُنَّا ۲۳۸
- وَلِلنَّاسِ فِيمَا يَعِشُونَ مَذَاهِبٌ ۳۹۹



فهرست ابیات فارسی

آن تویی که از نام تو می بارد عشق عاشق شود آن کس که بگوید گذرد	وز نامه و پیغام تو می بارد عشق آری زدر و بام تو می بارد عشق
۱۱۲	۱۱۲
آن را که در سرای نگاریست فارغ است	از سیر بوستان و تماشای لاله زار
۷۳	۷۳
آن روز که مه شدی نمی دانستی	کانگشت نمای عالمی خواهی شد
۳۲۹، ۳۲۸	۳۲۹، ۳۲۸
از خود و خویشان جدایی کرده ایم	هر که او جز یار ما، اغیار ماست
۶۲	۶۲
از خیالی صلح شان و جنگ شان	وز خیالی فخرشان و ننگ شان
۲۲۵	۲۲۵
ای تویی که از نام تو می بارد عشق	وز نامه و پیغام تو می بارد عشق
۱۵۵	۱۵۵
ای که نعمت های تو از صد فزون عجز از شکر تو باشد شکر ما	شکر نعمت های تو از حد برون گر بود فضل تو ما را رهنمون
۱۶۳	۱۶۳
این سخن را چون تو مبدأ بوده ای	گر فزون گردد تواش افزوده ای
۸۶، ۶۷	۸۶، ۶۷
با جمال ذاتیش حسن دگر درکار شد	چشم او را سرمه ام یا زلف او را شانه ام
۱۴۷	۱۴۷

به هر صفت که میسر شود بکن جُهدی

که خویش را به سرِ گوی آن نگار کشی

۱۳۶، ۹۶

تا دل به که باید داد تا دل ز که باید بُرد

دل دادن و دل بُردن این هر دو خداداد است

۴۰۸، ۳۶۴

یا تَوْسِنِ بازنده و تازنده دل است

این گوهر تابنده به خود، زنده دل است

تا ظَنّ نِکُنِی مُدْرِک و یا بنده دل است

گویم به تو رمز گر بفهمی آن را

۱۴۴، ۱۴۳

هرگز نشدم قبولِ طبعِ شهباز

الْمَنَّةُ لِلَّهِ زَبْخَتِ نَاسَاز

تا عمر با پری بُریده کردم پرواز

ناسازیِ بختِ من نگهداشت مرا

۳۲۲

تو از تمکین، من از حیرت نه ایمای نه تقریری

بدان ماند که هم بزم است تصویری به تصویری

۲۵۳

گر نه فیضش رسد از باطنِ خُمِ پی در پی

جامی اوصافِ مئی صاف نیارد گفتن

۲۹۵

که نیش خار مغیلان حریر می ماند

چنان دمید به عاشقِ فُسونِ جمالِ حجاز

۹۷

غریقِ رحمتِ غَفَّارِ معبود

هزار و یک صد و پنجاه و دو بود

چو شد سیدِ محمدِ غوثِ عارف

سروشم گفت تاریخِ وفاتش

۵۶۱

سالِ وصلِ آن ولی متقی
هم بفرما راهبر سید سخی

۵۶۱

دوست رسد نزدِ دوست یار به نزدیک یار
آن همه گفتار بود این همه کردار

۳۶۰، ۸-۳۷۷، ۴۰۲

خوش آن زمان که از این چهره پرده برگنم

۱۶۶

خاص کند بنده‌ای مصلحتِ عام را

۲۲۰

رضوان ز تعجب کفِ خود بر کف زد

ابدال ز بیم، چنگ در مصحف زد

۳۸۲

واکن نظری جانبِ فانوس خیال

ظاهر شده در صورت چندین اشکال

۲۰۴

گفت زین دریا برانگیز آن غبار

گفت زین آتش تو جاروبی برآر

گفت بی ساجد سجودی خوش بیار

گفت بی چون: باشد او بی خار خار

۴۲۴

می برد دل را ز ما هر کس که شد مهمان ما

۱۳۰

چون محمد غوث رفت از دارِ دون
عارفِ مخدوم سالک کن رقم

چیست از این خوبتر در همه آفاق کار

آن همه اقوال بود این همه افعال

حجابِ چهره جان می شود غبارِ تنم

حکمت محض است اگر لطف جهان آفرین

حوران به نظاره نگارم صف زد

یک خالِ سیه بر آن رخانِ مطرف زد

خواهی اگر از نکته توحید مثال

یک نورِ بسیط است مبرا ز صور

داد جاروبی بدستم آن نگار

آب آتش گشت و جاروبم بسوخت

کردم از حیرت سجودی پیش او

آه بی ساجد سجودی چون بود

در بساطِ مفلسی داریم یک مرغی کباب

در خانقه و مدرسه گشتیم بسی
دیدیم بلی بیّه گویی چندی

انصاف که در هر دو ندیدیم کسی
قانع شده از دوست به بانگ جرسی

۳۳۳

در راه عشق مرحله قُرب و بُعد نیست

می بینمت عیان و دعا می فرستمت

۱۳۷، ۸۷

در صحبت اهل دل رسیدیم بسی
از چشمه‌ای آبِ زندگانی قدحی

تحصیل کُنان زهر دلی ملتَمسی
وز آتیشِ وادی مقدّس قَبّسی

۳۳۳

در عشق تو از جمله جهان بگذشتم
مقصود من بنده به جز یاد تو نیست

وز هر چه به جز یاد تو زان بگذشتم
اندر طلبت از دل و جان بگذشتم

۱۲۶

دریا به محیطِ خویش موجی دارد

خس پندارد که این کشاکش با اوست

۳۵۳

دل گفتم مرا علمِ لدُنّی هوس است
گفتم که الف، گفتم دگر، گفتم هیچ

تعلیمم کن اگر ترا دسترس است
در خانه اگر کس است یک حرف بس است

۳۱۷-۸

دلی دارم ز خود خالی، حبابش می توان گفتن

درو کیفیتِ، جوشِ شرابش می توان گفتن

۳۱۸

دلی دارم ز خود خالی حبابش می توان گفتن
فرو پاشید از هم کثرتِ موهوم چون شبنم
وجودِ بی نمود معنیِ ما دقتی دارد
سویدای دل ما دارد اندر پیچ و تاب خود

درو کیفیتِ، جوشِ شرابش می توان گفتن
ز فیض معنیِ ما آفتابش می توان گفتن
در این نیرنگها بوی گلابش می توان گفتن
نقوشِ عالمی، اُمّ الکتابش می توان گفتن

۳۳۵-۶

- دیده را فایده آنست که دلبر ببند
ور نه ببند چه بود فایده بینایی را؟
۳۷۵، ۱۲۸
- ذکری که نشد جلبه او نعت حضور ﷺ
در حاشیه لا نفی کن از خلق سوا
۲۲۲، ۷۰۶
- رسید و مضطربم کرد و آن قدر ننشست
که آشنای دل خود کنم تسلی را
۱۲۶
- رشته‌ای در گردنم افکنده دوست
می برد هر جا که خاطر خواه اوست
۸۱
- رمیدن از خود و با یار پیوستن یکی گشتن
ز مدح و ذم عالم چشم پوشیدن، ز خود رفتن
کسی نشناخت در عالم جمال معنی او را
وجود مستعار ما ز هم پاشید چون شبنم
۲۱۳-۴
- زان یار دل نوازم شکری ست با شکایت
گر نکته دان عشقی خوش بشنو این حکایت
۸۲
- ز خدنگهای جفای او چه بلا خوشم که هنوز از
وز دلم یکی نکند گذر که قفایی او دگری رسد
۳۳۰
- سالها دور آسمان گردد
تا چنین گوهری عیان گردد
۳۳۴
- شیخ آفاق محمد عمر آن عارف حق
بود چون مردمک دیده عزیز مردم
۵۵۹

- شیشه‌ای صاف ار نباشد گوسفال کهنه باش
رند دُرد آشام را با این تکلفها چه کار
۳۰۷، ۲۲۲
- صائب امروز به این تازه غزل صلح بکن
اولین جوش بهار است گلستانِ ترا
۳۲۳
- طُرّه سنبل کجا و طُرّه گیسو کجا
هر دو پیچانند اما این کجا و او کجا
۳۱۲
- عشق شوری در نهادِ ما نهاد
جان ما را در کفِ غوغا نهاد
۱۱۷
- عکس در جلوه یکتایی معشوق نبود
بچه تقریب علی آینه سازم کردند
۹۸
- عمر در تحصیل دانش رفت و نادانم هنوز
کاروان بگذشت و من در فکر سامانم هنوز
۲۱۷
- غالب، چون کشتی به ساحل رسید
جور و ستم ناخدارا، به خدا چه گویی؟
۳۹
- غیر معشوق ار تماشایی بود
عشق نبود هرزه سودایی بود
۱۲۳
- فریدی شده عازم ملک باقی
کلام الهی چه تاریخ گفته
۴۹
- فیض روح القدس ار باز مدد فرماید
دیگران هم بکنند آنچه مسیحا می کرد
۲۰۹
- قفا خوریم و ملامت کشیم و خوش باشیم
که در طریقت ما کافری ست رنجیدن
۱۱۹

- | | | |
|-----|---|--|
| ۲۱۷ | هر چه گیرید مختصر گیرید | کارِ عالم درازی دارد |
| ۵۹ | تگِ خویش را هم فراموش کرد | کلاغی تگِ کبک را گوش کرد |
| ۲۲۴ | که ظلّ عالم قدس است انکار و قبول او
طلسم حیرت آمود است تمکین و فضول او
بجز این نکته نتوان بست مضمون و وصول او
وجود او، نمود او، شهود او، وصول او | که باور دارد این حرف از فقیر خاکسار من
ندارد باطنش از خویش آینه صفت رنگی
شعاع آفتاب از راه این روزن همی ریزد
حباب آساز خود خالی ز سطح بحر می روید |
| ۱۳۸ | ور محنتِ دُوری بسر آید چه عجب | گر شاخِ صبوری ببر آید چه عجب |
| ۵۸ | خاک بر فرقِ قناعت بعد ازین | گر طمع خواهد ز من سلطانِ دین |
| ۶۳ | سهل است جفای هر دو عالم | گر یار موافق است سعدی |
| ۱۳۷ | می [؟] با صنم با پیراهن | گفت غنی مُستهامِ مُمتَحَن |
| ۳۲۲ | سرخوش نشود ز می مزاجی مشنوم
یارب مکن از طبع سلیم محروم | گل را نه کند بوی، مَشامی مزگوم
اصل همه الطاف بود طبعِ سلیم |
| ۱۰۶ | آری شود، و لیک بخونِ جگر شود | گویند سنگ لعل شود در مقامِ صبر |

- لا أرى في الوجود إلّا هو هستی مطلق است و وحدتِ صرف
محو شد نقشِ غیر و نامِ سوی
آئِنَ هُوَ آئِنَ أَنْتَ آئِنَ انا
۳۶۱
- لنگ و گنگ و خفته شکل و بی ادب
سوی او می خیزد او را بی طلب
۱۰۷
- مدّتی این مثنوی تأخیر شد
مهلتی بایست تا خون شیر شد
۹۲
- مصاحبت چه ضرور است آشنایی را
هنوز بادِ یمن محو نکفت عریست
۴۰۵، ۳۹۴، ۱۳۰
- مصلحت دید من آنست که باران همه کار
بگذارند و خمِ طرّه یاری گیرند
۲۱۰
- مصلحت نیست که از پرده برون افتد راز
ورنه در محفل رندان خبری نیست که نیست
۵۹
- من که سر در نیاورم به دو کون
گردنم زیر بارِ منت اوست
۳۲۳
- نصیحتی کنمت یادگیر و در عمل آر
که این حدیث ز پیر طریقتم یادست
که بر من و تو در اختیار نکشادست
۲۹۷، ۷۷
- نه شبم نه شب پرستم که حدیث خواب گویم
چون غلامِ آفتابم همه ز آفتاب گویم
۲۹۷
- وقت آنکه به قبله بتان رُو آر
حرفِ غمِ شأن به لوحِ دل بنگارم
۶۵

وقت آنکه به قبله بتان رُو آرم
حرفِ غمِ شأن به لوحِ دل بنگارم
آهنگِ جمال جاودانی دارم
حسنی که نه جاودانست ازو بیزارم

۸۳

هر دو عالم قیمتِ خود کرده‌ای
نرخ بالا کن که ارزانی هنوز

۳۹۲

هر ذره به خورشید عیان است عیان
فیاضی خورشید همان است همان
خورشید به هر ذره نهان است نهان
میل دل هر ذره از آن است از آن

۲۰۴

همت ترا به کنگره کبریا کشد
این سقفِ خانه را بجز این نردبان مخواه

۳۱۶

یارِ ما حسن دگر دارد به هر مرآة خویش
که درون خود، گهی اندر یمن می جویمش
چون مه تابان شود بر آسمان می بینمش
چون دُرِ یکتا شود اندر عدن می جویمش
که به شکل آب در هر چشمه‌ای می یابمش
که به رنگ بوی گل در هر چمن می جویمش
می شناسم یار را در هر لباسی هر نفس
گاه در شکل قبا گه پیرهن می جویمش
یوسف ما دارد از هر گوشه دیگر جلوه‌ای
که به شکل مصر گه بیت الحزن می جویمش

۲۱۴

فهرست مصرع‌های فارسی

آب آتش گشت و جاروبم بسوخت	۴۲۵
این زمان بگذار تا وقتِ دگر	۳۶۰
ای وقتِ تو خوش که وقت ما خوش کردی!	۲۹۵، ۲۸۸، ۱۹۷
بانگ دو کردم اگر در ده کس ست	۱۲۴
بزم برهم خورده‌ای بود است اینجا آمده	۲۲۱
ثبت است بر جریده عالم دوام ما	۳۱۴، ۸۸
جان شیرین منی بلکه ز جان شیرین تر	۳۹۱
چه گویم همه هر چه هستی تویی	۶۶
دلم خون شد ز مهجوری کبابش می توان گفتن	۳۲۰
زان که من مشفق‌ترم از صد پدر	۷۰
فریدی شده عازم ملک باقی	۴۹
کلام الهی چه تاریخ گفته	۴۹
که خواجه خود روش بنده پروری داند	۴۰۲
گر نیاید به خوشی موی کشانش آرند	۲۹۸، ۸۱
گل گشتم و مطبوع مشامی نشدم	۳۲۲
لیلی این بزم، استغنا است مجنون احتیاج	۳۰۱
مثنوی در شش مجلد یک نواست	۳۵۸
من از کجا غم یارانِ مهربان ز کجا	۷۰
من از کجا غم یاران و مردمان ز کجا	۲۰۷
هر سخن وقتی و هر نکته مکانی دارد	۲۹۹، ۲۰۶

فہرست ایات ہندی

پاٹ جہرنٹی یون کھین سُن ری بَن کی رائی
اب کی پچھری ناہہ ملین، دُور پرین گی جائی

۱۱۵

میری مَن مین پیت بسی جس دیکھی مُجھ چین
گلی گلی اب کیون پھری، کیون کُوکی دن زین

۱۵۲

*

فهرست اشخاص

آدم عليه السلام	۵۲۲، ۳۳۸
آدم بنوری، شیخ	۴۴۹
آل حسن قنوجی، سید	۴۹۰
آل رسول قادری مارهروی	۴۹۰
ابراهیم عليه السلام	۳۸۷، ۳۱۳، ۲۷۹، ۱۵۶، ۱۴۸، ۱۴۶، ۱۴۵، ۹۱
ابراهیم آفندی، شیخ	۴۷۵
ابراهیم بن شیخ ابوطاهر محمد کردی المدنی	۵۳۹، ۳۰۳، ۳۰۰، ۲۹۹
ابراهیم فاروقی، شیخ	۳۹۹، ۲۲۸
ابراهیم کردی المدنی، شیخ	۵۵۴، ۵۵۱، ۵۴۱، ۵۳۹، ۴۵۶، ۳۴۰، ۳۰۳، ۲۲۷
ابراهیم گاردی	۵۲۱
ابن اثیر، علامه	۴۸۰
ابن الحنفیه	۵۴۴
ابن امام الکاملیه رحمه الله کمال الدین، شیخ	
ابن سید الناس	۴۶۵
ابن شاه عبدالباری چشتی	۴۹۱
ابن عربی، شیخ محی الدین محمد	۲۷۲، ۲۶۰، ۲۵۳، ۲۳۶، ۲۲۸، ۱۳۶
	۵۶۲، ۵۵۲، ۵۴۷، ۴۵۲، ۴۰۰، ۳۶۳، ۲۹۰
ابن عمر (عبدالله)	۳۲۰
ابن فارض	۴۲۷
ابن ماجه	۳۲۰


- ۳۵۷ ابوالحسن اشعری، شیخ
- ۴۷۰ ابوالحسن زید فاروقی، مولانا شاہ
- ۵۴۰ ابوالحسن سِنْدِہی الصغیر، شیخ
- ۵۰۶، ۴۶۳، ۵۰، ۳۵، ۲۵ ابوالحسن علی ندوی، مولانا سید
- ۳۹۹، ۲۲۸ ابوالخیر محمد، شیخ
- ۴۶۶، ۴۶۱، ۴۴۸، ۴۴۱، ۴۳۵، ۹۸ ابوالرضا محمد دہلوی، شیخ
- ۵۵۵، ۴۷۵، ۴۶۷، ۳۶۴ ابوالفتح، شیخ
- ۴۷۶ ابوالفتح بلگرامی، شیخ
- ۴۵۸ ابوالفتح ملک، شیخ
- ۵۵۵، ۵۵۰، ۳۶۴ ابوالفضل پُہلتی، شیخ
- ۴۴۲، ۴۴۱ ابوالقاسم (پسر سید باقر علی)
- ۴۴۹ ابوالقاسم ابوالعلائی، خلیفہ
- ۴۳۶، ۳۳۷ ابوالقاسم اکبر آبادی، شیخ خلیفہ
- ۴۶۵ ابوالقاسم بن عبدالعزیز ہسوی
- ۵۶۲، ۱۳۵ ابوالقاسم نقشبندی سِنْدِہی، مخدوم
- ۵۵۵ ابوالکرم (پسر شیخ ابوالفضل پُہلتی)
- ۲۸ ابوالکلام آزاد، مولانا
- ۵۴۱ ابواللیث، سید
- ۵۴۲، ۲۱۹، ۲۱۸ ابوالوفا کشمیری، حکیم
- ۳۸۷، ۳۴۸، ۳۳۷، ۳۰۷، ۳۰۶، ۲۹۱، ۲۷۹، ۱۲۰ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
- ۲۳۶ ابوحنیفہ (نعمان بن ثابت)
- ۳۸۴، ۳۸۲، ۳۶۰ ابوسعید (پسر شیخ ابی الخیر)
- ۵۵۶، ۵۴۱، ۵۴۰، ۵۳۹، ۴۷۵، ۴۷۱، ۴۶۰، ۲۱۲، ۲۱۱ ابوسعید رای بریلوی، میر شاہ

- ابوسعید مجدّدی، شاہ ۴۹۰
- ابوطاہر محمد بن شیخ ابراہیم کُردی المدنی. ۲۲۷، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۳، ۳۴۰، ۴۵۶، ۵۳۹، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۵۱، ۵۵۴
- ابی بکر بن ابی شیبہ ۱۳۵
- ابی الخیر، شیخ ۳۸۴، ۳۸۲، ۳۶۰
- ابی داؤد رحمہ اللہ ۱۰۰، ۹۸
- ابی ذر (ابوذر غفاری) ۲۹۲
- احسان اللہ ۱۲۶
- احمد ۳۱۱
- احمد رحمہ اللہ ولی الله محدث دہلوی، شاہ
- احمد ادیس مغربی، سید ۵۴۱، ۴۵۷
- احمد بن جعفر صادق ۳۳۷
- احمد بن شیخ محمد ۴۸۳، ۴۴۳
- احمد بن شیخ محمد شہریار ۴۵۹
- احمد بن شیخ محمود ۴۸۳، ۴۵۸، ۴۴۳
- احمد حسن (پسر شاہ محمد حسن جان) ۵۰۰
- احمد حسن کانپوری، مولانا ۳۳
- احمد حسن محدث امرہوی، مولانا ۴۱
- احمد دہلوی، مولانا سید ۳۳
- احمد سرہندی، شیخ .. ۴۶، ۴۷، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۸، ۱۴۹، ۴۴۱، ۴۵۰، ۴۷۰، ۵۴۷
- احمد سعید مجدّدی، شاہ ۴۹۰
- احمد شاہ ۵۵۰، ۴۷۹
- احمد شاہ ابدالی ۵۵۸، ۵۴۷، ۵۲۰

- احمد سناوی، شیخ ۲۲۷، ۳۴۰
- احمد شہید رای بریلوی، سید ۴۶، ۴۴۱، ۴۴۵، ۴۷۶، ۵۱۵، ۵۴۱
- احمد عطایی پوری، مولوی ۴۰۷
- احمد علی بجنوری ۴۹۰
- احمد علی مفسر لاهوری، مولانا ۴۲
- احمد قشاشی، شیخ ۲۲۷، ۳۴۰
- احمد نخلی، شیخ ۴۵۷، ۵۴۱
- احمد ولی اللہی، سید ۴۸۳
- احمدیہ ۲۲۱
- اخلاق حسین قاسمی، مولانا ۳۵
- ادریس قادری سامانی، شیخ ۴۴۹
- ارتضیٰ علی خان گوپاموی، قاضی ۴۸۹
- اسلمی مدراسی، مولوی ۴۸۶
- اسمعیل رحمۃ اللہ علیہ ۲۵۱
- اسمعیل آفندی ۹۹
- اسمعیل بن جعفر صادق ۴۲۲
- اسمعیل بن شیخ منصور ۴۴۳، ۴۸۳
- اشتر رحمۃ اللہ علیہ ۱۸۴
- اشرف علی تھانوی، مولانا ۳۳
- اصغر حسین دیوبندی، مولانا ۴۲، ۴۳
- اعزاز علی امروہوی (شیخ الادب) ۴۲، ۴۳
- اعزالنساء عرف اکبر آبادی محل ۵۱۷
- الہی بخش کاندلوی، مفتی ۴۹۰

- امان اللہ (پسر شیخ خیر الدین کشمیری) ۵۴۲
- امان اللہ، ملا ۳۹۵
- امداد اللہ فاروقی مہاجر مکی ۴۴۱
- اُمّ کلثوم (دختر شاہ عبدالغنی دہلوی) ۵۱۲
- اُمّ کلثوم (ہمسر شاہ محمد اسمعیل شہید بالاکوت) ۵۱۲، ۵۰۸، ۵۰۰
- امکنگی، خواجہ ۴۴۷
- اُمّہ الرّحمن (نوّہ مسماۃ بی بی کلثوم) ۴۳۹، ۴۳۸
- اُمّہ الرّحمن (ہمسر شاہ محمد حسن جان) ۴۴۰
- اُمّہ الرّحیم (ہمسر شاہ عبدالقیوم بُدھانوی) ۴۴۵، ۴۴۴
- اُمّہ الرّحیم (ہمسر شاہ ولی اللہ محدث دہلوی) ۴۳۷
- اُمّہ السّلام (ہمسر دوم شاہ محمد موسیٰ دہلوی) ۴۴۰
- اُمّہ العزیز (دختر شاہ معظم اللہ پُہلتی) ۴۳۷
- اُمّہ العزیز (ہمسر شاہ مخصوص اللہ دہلوی) ۴۴۰
- اُمّہ الغفّار (ہمسر اوّل سیّد نصیر الدین سوننی پتی) ۴۴۱، ۴۳۸
- اُمّہ الغفور (ہمسر شاہ محمد محتشم پُہلتی) ۴۴۳، ۴۳۷
- اُمّہ القادر (ہمسر ابوالقاسم بن سیّد باقر علی) ۴۴۲، ۴۴۱
- اُمّہ اللہ (ہمسر حافظ نجم الدین) ۵۰۰، ۴۴۱، ۴۳۹
- امین الدین کاکوروی، شیخ ۵۴۰
- امین اللہ نگر نہوی ۴۷۵
- انوار الحق عبّاسی، مولانا ۴۱
- انوار اللہ خان، مولانا ۴۸۵
- انیس احمد فاروقی ۳۸، ۳۵
- اورنگ زیب عالمگیر ۵۴۴، ۴۵۵، ۴۳۵، ۴۳۴، ۴۳۳

- اوصاف علی ۳۵
- اہل اللہ پُہلتی، شاہ ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۵، ۳۶۴، ۳۹۲، ۴۳۶، ۴۴۹، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۶۹، ۴۷۵، ۵۲۸، ۵۴۳
- باسط علی حسینی الہ آبادی، شیخ ۵۴۹
- باقر علی، سید ۴۴۲
- باقی باللہ نقشبندی، خواجہ ۱۵۶، ۲۵۲، ۴۳۴، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۶۹
- بالاجی راؤ ۵۲۱
- الباہلی، شیخ محمد بن علاء ۳۰۴
- بتول (دختر علاء الدین بن شیخ عَلم الدین پُہلتی) ۴۴۶
- بخاری (صاحب صحیح) ۳۴۰
- بخت بانو (دختر شاہ محمد پُہلتی) ۵۵۵
- بدرالحق پُہلتی، شیخ ۴۵۰، ۴۷۵، ۵۶۷
- بدیع الدین سہارنپوری، شیخ ۴۵۰
- بدیع الدین مدار، شاہ ۳۳۶، ۳۳۷
- بسواس راؤ ۵۲۱
- بشیر احمد فریدی، مولوی ۴۰
- بلال ؓ ۲۳۷
- بنیاد علی چاندپوری، حکیم سید ۳۲
- بنی عباس ۲۶۸
- بنی عبدالدار ۲۲۵
- بنی عبد مناف ۲۲۵
- بوعلی سینا ۴۹۸
- بہاء الدین بن ظہیر الدین ۳۳۷

- بہاء الدین نقشبند، خواجہ ۱۲۵، ۱۳۵، ۱۵۸، ۱۸۳، ۳۲۱
- بھاؤ (سردار مرہتہ) ۵۲۰، ۵۲۱
- بھیک چشتی صابری، سید شاہ ۵۶۰
- بی بی ارادت (ہمسر شاہ ولی الله محدث دہلوی) ۴۳۷
- بی بی راحت (ہمسر سید ناصر الدین سونی پتی) ۴۴۱
- بی بی زینب (ہمسر شاہ محمد مصطفیٰ تحیر دہلوی) ۴۳۹، ۴۴۰، ۵۰۰، ۵۰۸
- بی بی صفیہ (دختر شاہ رفیع الدین) ۴۳۹
- بی بی کلثوم (ہمسر اول شاہ محمد موسیٰ دہلوی) ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۵۱۱
- بی بی نعمت (ہمسر شیخ رضا حسین دہلوی) ۴۳۵، ۴۴۰
- بیراگی  محمد معین الدین تتوی (سندھی)، مخدوم
- بیضاوی، قاضی ۲۴۰
- پایندہ خان روہیلہ ۱۶۴
- پیر محمد بن شیخ ابوالفتح ۴۶۷، ۴۷۵
- تاج الدین حنفی، شیخ ۴۵۶
- تجمل حسین، سید ۳۳
- ترمذی (صاحب کتاب الشمائل) ۳۲۰، ۴۲۷
- تسلیم احمد فریدی، مولوی ۴۳
- تقیہ (نور شاہ محمد حسن جان) ۴۴۰
- تیمور شاہ درانی ۵۵۹
- ثناء الله احمد بدایونی ۴۹۰
- ثناء الله پانی پتی، قاضی ۴۷۰، ۴۷۵
- ثناء الله سونی پتی، قاضی ۴۳۷
- جار الله پنجابی، شیخ ۳۴۳، ۳۷۳، ۴۲۸، ۴۷۲، ۴۷۵، ۵۴۴

- جامی، ملا عبدالرحمن ۲۲۲، ۲۹۵، ۳۳۰، ۳۶۱، ۳۸۲
- جانجانان، مرزا مظہر دہلوی ۲۲۱، ۴۶۵، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۶۸
- جبرئیل علیہ السلام ۱۵۰
- جرجیس، شیخ ۴۵۹
- جعفر بن سید باقر علی ۴۴۲
- جعفر بن علی نقی ۴۲۲
- جعفر بن محمد ۴۲۲
- جعفر خان جیو ۱۶۵
- جعفر شیرازی ۵۶۳
- جعفر صادق، امام ۳۳۷، ۳۵۸، ۴۲۲
- جلال الدین برہانپوری ۴۹۰
- جلال الدین دوانی، مولانا ۳۳۳
- جلال الدین سیوطی، شیخ ۲۲۸
- جلال محمد، شیخ ۵۶۲
- جمال الدین (پسر مولانا محمد صدیق قطب) ۵۴۰
- جمال الدین رامپوری، سید ۴۷۵
- جمیلہ (ہمسر شاہ محمد مصطفیٰ تحیر دہلوی) ۴۳۹
- چراغ دہلی رحمۃ اللہ علیہ نصیر الدین، خواجہ شیخ
- چراغ محمد، مولانا ۴۷۵
- حافظ فیروز ۵۵۵
- حبیب الرحمن (پسر خلیل الرحمن) ۴۴۳
- حبیب الرحمن میواتی، مولانا ۳۵
- حبیبہ (ہمسر شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی) ۴۳۸، ۴۴۲، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۸۳، ۴۹۳

حذیفہ <small>ؓ</small>	۳۲۰
حسام الدین انصاری بایزید، شیخ	۴۵۰
حسام الدین محمد، شیخ	۵۶۸
حسن، امام	۴۲۲
حسن المراغی	۳۹۹، ۲۲۸
حسن بن حسن	۴۲۲
حسن عجمی، شیخ	۵۶۶، ۵۴۱، ۴۵۷
حسن علی صغیر محدث لکھنوی	۴۹۰، ۴۸۸
حسن علی، مرزا	۴۸۷
حسن ہادی بن علی نقی	۴۲۳، ۴۲۲
حسیب اللہ پُہلتی، شاہ	۵۵۵، ۴۵۰، ۳۶۴، ۲۴۳
حسین <small>ؓ</small>	۱۸۲
حسین احمد فریدی، مولانا	۴۱
حسین احمد محدث ملیح آبادی	۴۹۰
حسین احمد مدنی، شیخ الاسلام مولانا	۴۸، ۴۳، ۴۲، ۲۸
حسین اصغر بن زین العابدین	۴۲۲
حسین، امام	۴۲۲
حسین، الشیخ	۳۰۴
حضرت خلیل <small>ؑ</small> ابراہیم <small>ؑ</small>	
حضرت ذی النورین <small>ؑ</small> عثمان بن عفان <small>ؓ</small>	
حضرت مجدد الف ثانی <small>ؑ</small> احمد سرہندی، شیخ	
حضرت مرتضیٰ <small>ؑ</small> علی بن ابی طالب <small>ؓ</small>	
حفص بن عاصم	۴۵۶

- ۴۳ حفظ الرحمن پرتاپ گری، قاضی
- ۵۴۹ حقانی امبتوی، مولانا شیخ
- ۴۹۰ حیدر علی رام پوری
- ۴۹۱ حیدر علی فیض آبادی
- ۱۶۵ خان زمان خان (فوجدار سہارنپور)
- ۴۹۴ خدیجہ ام المؤمنین ؓ
- ۴۴۳، ۴۴۱ خدیجہ (ہمسر دوم سید نصیر الدین سونی پتی)
- ۴۸۷، ۴۶۸ خرم علی بلہوری
- ۳۷، ۲۹، ۲۸، ۲۴ خلیق احمد نظامی
- ۴۴۳ خلیل الرحمن (پسر مرزا امیر بیگ)
- خواجہ بیرنگ ؒ باقی باللہ نقشبندی، خواجہ
- خواجہ خُرد ؒ عبداللہ (پسر خواجہ باقی باللہ نقشبندی)
- خواجہ نقشبند ؒ بہاء الدین نقشبند، خواجہ
- ۴۷۶ خیر الدین بن عبدالغنی
- ۴۷۵ خیر الدین سورتی، مولانا
- ۵۴۸ خیر الدین عمادی جونپوری، مولانا
- ۵۴۲ خیر الدین کشمیری، شیخ
- ۵۴۹ خیر الدین محمد الہ آبادی، مولوی
- ۳۴۰ الدارمی
- ۴۷۵ داؤد، میان
- ۵۵۸ دریا خان
- ۴۵۱ دلدار بیگ
- ۴۴۶، ۴۴۵ ذکیہ (دختر شیخ علم الدین پُہلتی)

- ۵۵۵ رابعہ (دختر شاہ محمد پُہلتی)
- ۲۰ رَاجِشُورُ راؤ، تی.وی.
- ۲۴۰ رازی، امام
- ۵۰۶ راغب اصفہانی
- ۴۹۱ رافت رؤف احمد مجددی
- ۲۴۸، ۲۴۷ رحمت اللہ نگلوی، میر
- ۴۹۳، ۴۸۳، ۴۴۲ رحمت النساء (ہمسر شاہ محمد عیسیٰ)
- ۴۹۱ رحمن بخش (شاہ) امروہوی
- ۴۸۶، ۴۷۳، ۴۳۵، ۴۳۴ رحیم بخش دہلوی
- ۲۰ ردی، جی پال
- ۴۷۵ رستم علی بیگ، مرزا
- ۴۹۱ رشید الدین دہلوی
- ۴۱ رضا حسِن، مولانا سیّد
- ۴۴۱، ۴۳۵ رضا حسین دہلوی (پسر شیخ ابوالرضا محمد دہلوی)
- ۴۹۱ رفعت غلام جیلانی رام پوری
- ۵۶۰، ۴۸۸، ۴۷۶، ۴۷ رفیع الدین خان فاروقی مراد آبادی، مولانا
- ۴۴۲، ۴۴۱، ۴۴۰، ۴۳۹، ۴۳۸، ۳۰۹، ۱۹ رفیع الدین عبدالوہاب دہلوی، شاہ
- ۴۴۳، ۴۷۵، ۴۸۳، ۴۹۱، ۴۹۳، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸
- ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۳، ۵۰۸، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۲۶، ۵۵۶
- ۳۳ رفیع الدین عثمانی دیوبندی، شاہ
- ۴۴۸، ۴۴۷، ۴۳۴ رفیع الدین محمد (پسر شیخ قطب العالم)
- ۵۱۱، ۴۴۰، ۴۳۸ رقیہ (ہمسر شاہ محمد حسین دہلوی)
- ۵۱۱ رقیہ (ہمسر شیخ کمال الدین پُہلتی)

- ۴۹۱ رمضان علی امروہوی
- ۴۳ ریاض الدین افضل گری، مولانا مفتی
- ۵۰۶ زمخشری (جاراللہ)، علامہ
- ۴۴۵ زمیرہ (ہمسر شاہ نور اللہ پُہلتی بُدھانوی)
- ۱۸۴ زیاد، شیخ
- ۴۴۰ زیب النساء (ہمسر شاہ محمد عیسیٰ)
- ۴۲۲ زید بن حسن
- ۴۲۲ زید شہید بن زین العابدین
- ۴۴۲ زین الدین (پسر شاہ عبدالعزیز محدث)
- ۳۴۰ زین الدین زکریا، قاضی
- ۴۲۲ زین العابدین، امام
- ۴۵۰ زین العابدین بن شیخ یحییٰ سرہندی
- ۴۵ زین العابدین سجاد میروتی، مولانا قاضی
- ۴۴۶، ۴۴۴ سائرہ (دختر شاہ عبدالقیوم بُدھانوی)
- ۴۹۱ ساحر غلام مینا علوی کاکوروی
- ۴۸۶ سراج الدین (کاتب)
- ۲۹۷ سعد بن عبادۃ رضی اللہ عنہ
- ۴۰۹، ۴۰۸، ۳۹۶، ۳۸۹ سعد الدین
- ۵۵۷ سعد الدین صادق، ملا
- ۵۶۲ سعد اللہ پوری، میر
- ۵۴۴ سعد اللہ دہلوی، شیخ
- ۳۱۰ سعد اللہ، سید
- ۵۴۹، ۶۳ سعدی شیرازی، شیخ

- ۵۵۸ سعدی لاہوری، شیخ
 ۳۳۷ سعید بن احمد
 ۵۵۸ سعید خان چغہ خیل
 ۵۴۱ سعید کوکنی، شیخ
 ۴۴۶ سعیدہ (دختر شیخ عَلم الدین پُہلتی)
 ۴۴۴ سعیدہ بیگم (ہمسر شاہ محمد اسحق محدث دہلوی)
 ۴۴۴ سکندر جہان بیگم، نواب
 ۴۴۲ سکینہ (دختر سید باقر علی)
 ۴۴۴ سکینہ (دختر شاہ محمد اسحق محدث دہلوی)
 ۴۴۳ سکینہ (ہمسر اول شاہ محمد یعقوب دہلوی)
 ۴۹۱، ۴۸۷ سلامت اللہ کشفی بدایونی
 ۲۸۷ سلطان محمد میرتھی
 ۸۶، ۸۵ سلیمان رحمۃ اللہ علیہ
 ۴۵ سلیمان احمد چشتی صابری، شاہ
 ۴۵۹ سلیمان بن شیخ عَفَّان
 ۵۶۶، ۴۵۶ سلیمان مغربی، شیخ
 ۴۷۴ سلیمان ندوی، سید
 ۵۶۲ سیف الدین سرہندی، شیخ
 ۵۶۳ سیف اللہ خان، نواب (والی تہ)
 ۲۳۶ شافعی، امام
 ۴۴۲، ۴۴۱ شاکرہ (ہمسر سید باقر علی)
 ۲۲۱ شاہ اولیا مظفرنگری
 ۵۱۷ شاہجہان، ابوالمظفر شہاب الدین محمد

شاہزادہ والا گھر	شاہ عالم، عبداللہ
شاہ شجاع	۴۳۴
شاہ عالم، عبداللہ	۵۴۶، ۲۲۷، ۳۲
شاہ عبدالسلام، پرفسور	۲۰
شاہ نظام نارنولی	۵۵۵
شجاع الدولہ، نواب	۵۲۱
شرف الدین علی	۵۶۳
شرف الدین محمد حسینی مودودی دہلوی عرف سیّدی بُدھن	۴۷۵، ۲۱۶
	۵۴۸، ۵۴۷
شریف حسین قاسمی، پرفسور	۳۵، ۲۰
شریف زندنی، حاجی	۳۳۷
شعیب اعظمی، پرفسور	۲۰
شمس الحق پُہلتی البُدھانوی، شیخ	۴۴۵
شمس الدین المفتی عرف قاضی پُران، شیخ	۴۵۸
شمس الدین علی خان	۱۹۵
شمس الدین فاروقی، شیخ	۴۳۳
الشمس الرملي	۳۴۰
شہاب الدین	۱۲۶
شہاب الدین سہروردی، شیخ	۴۵۵، ۳۵۹، ۳۵۸، ۳۲۴
شیخ اکبر	ابن عربی، شیخ محی الدین محمد
شیخ فرید اول	۵۵۵
شیخ قریش بن شیخ سلیمان	۴۵۹
شیخ کبیر	محَبّ اللہ الہ آبادی، شیخ

- شیخ ماہان بن شیخ ہمایون ۴۵۹
- شیخ مجدد رحمۃ اللہ علیہ احمد سرہندی، شیخ
- شیخ محمد ثانی رحمۃ اللہ علیہ محمد فائق پُہلٹی، حافظ
- شیخ محمد دہلوی (پسر شاہ ولی اللہ محدث دہلوی) (۳۱، ۱۷۳، ۱۸۴،
- ۲۲۵، ۲۴۳، ۲۷۳، ۲۹۹، ۴۳۷، ۴۵۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۵۲۶، ۵۲۹، ۵۴۸
- شیخ محمد، مولوی ۴۴۱
- شیر محمد، ملا ۳۹۵
- شیر ملک بن شیخ عطا ملک ۴۵۸
- صائب اصفہانی تبریزی ۳۲۳
- صالح بن کریم اللہ ۴۴۴
- صالحہ (دختر شیخ عَلم الدین پُہلٹی) ۴۴۶
- صبیحہ (ہمسر شیخ محمد دہلوی) (۴۳۷، ۴۴۵، ۴۴۶
- صدرالدین آزرده، مفتی (۴۹۰، ۵۰۷
- صدرالدین قونوی، شیخ ۲۶۸
- صدر عالم، شیخ ۴۹۹
- صدیق اکبر رحمۃ اللہ علیہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
- صدیق حسن خان، نواب (۴۸۱، ۴۹۰
- صفدر جنگ، نواب ۵۲۲
- صلاح الدین (پسر شیخ عبدالرحیم عمری الدہلوی) (۴۳۶، ۴۴۹
- طالب اللہ، شیخ ۵۶۱
- طلحہ حجبی ۲۲۵
- طیفور شامی، شیخ ۳۳۶
- ظہور احسان رحمۃ اللہ علیہ عبدالقیوم بُدھانوی، شاہ

- ۴۹۱ ظهور الحق قادری پهلوارى
- ۴۴۳ ظهورن (همسر دوم شاه محمد یعقوب دہلوی)
- ۳۳۷ ظہیر الدین بن سعید
- ۵۰۰، ۴۹۷، ۴۳۹ ظہیر الدین ولی اللہی، سید
- ۲۹۷ عائشہ ام المؤمنین ؓ
- ۴۴۵ عائشہ (دختر شاه عبدالحی بُدھانوی)
- ۵۲۸، ۶۶ عائشہ (دختر شاه ولی الله محدث دہلوی)
- ۴۴۶ عائشہ (همسر شیخ علم الدین پُہلتی)
- ۴۴۵، ۴۴۴ عائشہ (همسر شیخ علیم الدین)
- ۴۹۳، ۴۸۳، ۴۴۳ عائشہ (همسر شیخ محمد افضل فاروقی البُدھانوی)
- ۴۴۵ عابدہ (دختر شاه عبدالحی بُدھانوی)
- ۴۵۹ عادل ملک، شیخ
- ۳۵ عارف حسن امروہوی، مولانا حافظ
- ۴۹۹، ۴۳۹ عارفہ (همسر اول شاه رفیع الدین)
- ۴۶۵ عاشق الہی میروتی
- ۴۲۹ عاقبت محمود، شیخ مولوی
- عالی گھر ؒ شاه عالم، عبد الله
- ۲۹۷ عبادۃ ؓ
- ۲۲۴ عباس ؓ
- ۵۵۰، ۳۴۲ عبد الاحد خان فتح جنگ، مجد الدولہ
- ۴۶۳ عبد الحق حقانی
- ۵۴۱ عبد الحق محدث دہلوی، شیخ
- ۴۸۴ عبد الحکیم پنجابی

- عبدالحکیم پُہلتی، شیخ ۴۳۵
- عبدالحکیم سیالکوٹی، ملا ۵۴۱
- عبدالحکیم، سید (پسر سید نصیر الدین) ۵۰۰، ۴۴۱
- عبدالحمید دہلوی، حکیم ۳۴، ۲۴
- عبدالحمید سواتی، مولانا ۴۹۷
- عبدالحمی بُدھانوی، شاہ ۴۸۳، ۴۴۵، ۴۴۴، ۴۴۲، ۴۳۸
- ۵۶۷، ۵۱۱، ۵۰۷، ۴۹۴، ۴۹۳، ۴۹۱
- عبدالحمی حسنی رای بریلوی، حکیم سید ۵۰۷، ۴۸۳
- عبدالخالق دہلوی ۴۹۱
- عبدالخالق مصری، شیخ ۵۴۴
- عبدالرحمن (پسر شاہ محمد محتشم پُہلتی) ۴۴۳، ۴۳۷
- عبدالرحمن (نتیجہ شاہ محمد حسن جان) ۴۴۰
- عبدالرحمن پُہلتی، شاہ ۲۳۹، ۱۶۹، ۱۶۴، ۷۹، ۵۱، ۴۰، ۳۲، ۳۱، ۲۳
- ۵۵۶، ۵۵۵، ۵۳۰، ۴۶۹، ۴۵۳، ۳۹۵، ۳۷۳، ۳۵۳، ۲۸۶
- عبدالرحمن تتوی، حافظ ۴۷۵
- عبدالرحمن قریشی ۵۰
- عبدالرحمن، مولانا حافظ ۴۱
- عبدالرحیم پیشاوری ۴۶۴
- عبدالرحیم ضیا ۴۶۴، ۴۶۱
- عبدالرحیم عمری الدہلوی، شیخ ۳۰۴، ۳۰۳، ۱۸۵، ۱۷۸، ۱۷۲، ۱۲۹
- ۴۵۱، ۴۵۰، ۴۴۹، ۴۴۸، ۴۴۷، ۴۴۶، ۴۳۶، ۴۳۵، ۳۶۴
- ۵۵۱، ۵۴۸، ۵۴۳، ۵۲۹، ۴۶۱، ۴۵۸، ۴۵۶، ۴۵۵، ۴۵۲
- عبدالرحیم لاہوری ثمّ المدنی، شیخ ۵۴۴، ۴۷۵

- ۴۹۶ عبدالرزاق، سید
 ۵۴۴ عبدالرسول، قاری
 ۱۲۱ عبدالرشید
 ۵۶۳ عبدالرشید نعمانی، مولانا
 ۵۴۴ عبدالسبحان دهلوی (پسر محمد امان العلوی دهلوی)
 ۵۶۸ عبدالستار کشمیری، مولانا
 ۵۰۰، ۴۴۵ عبدالسلام (پسر شاه محمد موسی دهلوی)
 ۵۴۰ عبدالسلام بدخشانی، میر
 ۴۸۵ عبدالسمیع دیوبندی
 ۴۶۷، ۴۶۱ عبدالشکور فاروقی لکهنوی
 ۴۶۱ عبدالصمد بدهانوی
 ۵۰۳ عبدالعدل نقشبندی دهلوی، شاه
 ۴۹۱ عبدالعزيز آخوند قادری
 ۴۷۱، ۴۴۷، ۴۳۴ عبدالعزيز شکر بار، شیخ
 ۴۳۸، ۲۴۳، ۲۰۲، ۱۸۴، ۱۷۳، ۱۹ عبدالعزيز محدث دهلوی، شاه
 ۴۸۳، ۴۸۲، ۴۸۱، ۴۷۶، ۴۶۹، ۴۶۴، ۴۵۶، ۴۴۶، ۴۴۴، ۴۴۲، ۴۴۰
 ۵۰۳، ۵۰۰، ۴۹۶، ۴۹۵، ۴۹۴، ۴۹۳، ۴۹۲، ۴۹۱، ۴۹۰، ۴۸۵، ۴۸۴
 ۵۶۷، ۵۶۵، ۵۵۶، ۵۵۴، ۵۴۳، ۵۲۹، ۵۱۵، ۵۱۳، ۵۱۱، ۵۰۹، ۵۰۷
 ۴۸۵ عبدالعزيز محدث لکهنوی
 ۴۶۵ عبدالعزيز هسوی
 ۴۴۸، ۴۳۴ عبدالغفور اعظم پوری، شیخ
 ۵۶۰، ۵۵۸ عبدالغفور نقشبندی، مولانا حافظ سید
 ۴۷۶ عبدالغنی (مرید شاه ولی الله محدث دهلوی)

- عبدالغنی دہلوی، شاہ ۵۱۲، ۵۱۱، ۴۹۲، ۴۳۸، ۱۹
- عبدالغنی مجددی دہلوی، شاہ ۳۳
- عبدالقادر (پسر محمد اکرم رامپوری) ۴۸۹
- عبدالقادر جونپوری، مولوی ۵۴۹، ۵۴۸، ۱۸۵
- عبدالقادر جیلانی، شاہ محی الدین ۴۰۰، ۲۲۸
- عبدالقادر خالص پوری، شاہ ۵۴۰
- عبدالقادر صدیقی، شاہ ۵۶۲
- عبدالقادر محدث دہلوی، شاہ ۴۹۲، ۴۴۰، ۴۳۹، ۴۳۸، ۱۹
- ۵۱۲، ۵۰۹، ۵۰۸، ۵۰۷، ۵۰۳، ۵۰۰
- عبدالقدوس، شیخ ۲۲۸
- عبدالقدوس گنگوہی، شیخ ۴۴۸
- عبدالقیوم بدھانوی، شاہ ۵۶۷، ۴۹۴، ۴۴۵، ۴۴۴، ۴۳۸
- عبداللطیف بتائی، شاہ ۵۶۲
- عبداللطیف حسینی مصری، شیخ ۵۴۰
- عبدالله (پسر خواجہ باقی باللہ نقشبندی) ۴۴۹، ۴۴۸، ۴۳۶
- عبدالله (پسر محمود احمد) ۵۵۵
- عبدالله (کَلُو خاکروب) ۴۴۳
- عبدالله آفندی، مولانا ۵۴۰
- عبدالله امیتوی، مولانا ۵۶۵، ۵۶۴، ۵۳۹
- عبدالله بصری، شیخ ۵۴۱
- عبدالله بن زین العابدین ۴۲۲
- عبدالله بن شیخ عبدالباقی دہلوی ۴۷۳
- عبدالله بن شیخ محمد ۴۵۹

- عبداللہ بن عمر فاروق ؓ ۴۵۹
- عبداللہ بن مسعود ؓ ۳۲۰
- عبداللہ جون ۴۲۲
- عبداللہ حامل، شیخ ۳۳۷
- عبداللہ خان رامپوری ۴۷۶
- عبداللہ دمشقی ۴۸۰
- عبداللہ ساکن سودھرہ، شیخ ۴۷۹، ۴۷۶
- عبداللہ، سید (پسر سید نصیر الدین) ۵۰۰، ۴۴۱
- عبداللہ، سید (مترجم چہل حدیث) ۴۶۲
- عبداللہ قاری، میر ۲۶۶
- عبداللہ کھیری الاکبر آبادی، حافظ سید ۴۴۹
- عبداللہ گیلانی الپیشاوری، سید ۵۵۹
- عبداللہ لاہوری، شیخ ۵۴۱
- عبداللہ مصری، شیخ ۴۵۷
- عبدالماجد دریابادی ۴۶۲
- عبدالمجید خان کاشمیری، نواب مجد الدولہ ۵۵۰، ۵۴۹، ۳۴۱، ۳۲۱
- عبدالملک بن شیخ قطب الدین ۴۵۸
- عبدالنبی عرف عبدالرحمن، حافظ ۴۷۶
- عبدالوہاب (نتیجہ شاہ محمد حسن جان) ۴۴۰
- عبدالوہاب پُہلتی، شیخ ۴۵۰
- عبدالوہاب شعراوی، شیخ ۲۲۸
- عبدالہادی بن شیخ عبداللہ ۴۷۹، ۴۷۶
- عبدالہادی چشتی امروہوی، خواجہ شاہ ۴۹۱، ۴۵

- عُبید اللہ احرار، خواجہ ۴۲۳، ۳۸۳
- عُبید اللہ پُہلتی، شاہ ۷۰، ۱۱۴، ۱۵۹، ۲۴۳، ۳۱۱، ۳۶۴، ۴۳۷، ۴۵۰، ۴۵۵، ۵۲۸، ۵۵۰، ۵۵۲، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۶۷
- عثمان بن شیخ ماہان ۴۵۹
- عثمان بن عفان ؓ ۱۲۰، ۱۸۴، ۱۹۸، ۲۰۲، ۲۶۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۸، ۵۲۷
- عزیز الدین عالمگیر ثانی شہید ۵۴۶
- عزیز الرحمن، مفتی ۴۸۹
- عزیز اللہ بن ملا مراد اللہ محدث ۱۸۷
- العسقلانی، حافظ بن حجر ۳۴۰
- عضد، قاضی ۲۴۰
- عطاء الرحمن، مولانا حکیم ۳۵
- عطاء اللہ (پسر شاہ نور اللہ پُہلتی البڈھانوی) ۷۷، ۱۸۴، ۴۴۵، ۵۲۸
- عطا ملک بن شیخ ابو الفتح ملک ۴۵۸
- عطیۃ اللہ (پسر شاہ نور اللہ پُہلتی البڈھانوی) ۴۴۵
- عظمت اللہ اکبر آبادی، سید ۴۴۹
- عَفان، شیخ ۴۵۹
- علامۃ اقبال لاہوری ۴۲
- علاء الدین بن شیخ عَلم الدین پُہلتی ۴۳۸، ۴۴۰، ۴۴۶، ۴۷۶، ۵۰۰، ۵۱۱
- علاء الدین عطّار، شیخ ۱۸۳
- عَلم الدین پُہلتی، شیخ ۴۴۶
- عَلم اللہ رای بریلوی، سید ۲۰۷، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۸۲
- ۵۳۹، ۵۴۱، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶
- علی (پسر شیخ عبدالقدّوس) ۲۲۸

۵۴۴، ۳۷۹، ۳۲۰، ۲۶۸، ۲۲۴، ۲۱۸، ۱۸۴، ۱۲۰، ۹۸	علی بن ابی طالب <small>ؑ</small>
۴۲۲	علی بن حسین
۴۲۲	علی بن علی
۴۴۲	علی تقی (پسر سید باقر علی)
۴۲۲	علی رضا، امام
۵۶۲	علی رضا درویش
۵۴۱، ۴۵۷	علی طربولی مصری، شیخ
۴۲۲	علی عریض بن جعفر صادق
۱۸۳	علی لالا، شیخ
۴۴۵	علیم الدین، شیخ
۴۴۲	علی نقی (پسر سید باقر علی)
۴۲۲	علی نقی بن محمد تقی
۳۹۹، ۲۲۸	عمر (پسر شیخ حسن المراغی)
۴۲۲	عمر اشرف بن زین العابدین
۴۵۹	عمر الحاکم ملک بن شیخ فاروق
۱۷۳	عمر دہلوی (پسر شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی)
۴۵۹، ۴۳۳، ۳۴۸، ۳۱۳، ۱۲۰	عمر فاروق <small>ؓ</small>
۲۶۴	عمر مینا، شیخ
۴۰۵	عنایت احمد، مولوی
۵۴۹	عنایت اللہ خان
۵۶۲	عنایت اللہ، شاہ
۴۴۴	غفور خان، نواب
۴۸۷	غلام امام شہید

- غلام جیلانی، مولانا ۵۶۵
- غلام حلیم رحمۃ اللہ علیہ عبدالعزیز محدث دہلوی، شاہ ۵۶۱
- غلام سرور قریشی لاہوری، مفتی ۵۶۱
- غلام علی آزاد بلگرامی، سید ۵۲۱
- غلام علی چریاکوتی، حافظ ۴۹۲
- غلام علی، سید (ساکن بارہہ) ۱۹۶، ۱۹۵
- غلام علی نقشبندی دہلوی، شاہ ۵۶۵، ۵۴۵، ۴۹۲
- غلام محمد (پسر محمود احمد) ۵۵۵
- غلام محمد سورتی ۴۶۴
- غلام محی الدین ۴۹۲
- غلام مصطفیٰ قاسمی ۴۷۲، ۴۶۵
- غلام نقی رحمۃ اللہ علیہ عبدالقیوم بڈھانوی، شاہ ۴۹۷
- غلام یحییٰ بہاری، مولوی ۶۶
- فارض ۱۸۳، ۱۸۲، ۱۸۰
- فاروق اعظم ۴۵۹
- فاروق بن شیخ جرجیس ۵۶۱
- فاضل خان میر منشی تتوی ۲۴۰
- فاطمہ سیدۃ النساء رضی اللہ تعالیٰ عنہا ۴۴۱
- فاضلہ (دختر مولوی شیخ محمد) ۵۲۸، ۱۸۱
- فاطمہ (دختر شاہ ولی اللہ محدث دہلوی) ۵۱۱
- فاطمہ (ہمسر شاہ عبدالغنی دہلوی) ۴۴۵، ۴۳۸
- فاطمہ (ہمسر شاہ محمد عمر) ۴۳۷
- فاطمہ (ہمسر شاہ معظم اللہ پھلتی)

- فاطمه (همسر شاه ولی الله محدث دهلوی) ۵۵۵، ۵۲۶
- فاطمه (همسر مرزا امیر بیگ پسر مرزا مراد) ۴۴۳
- فاضله بی (دختر شاه محمد موسی دهلوی) ۴۴۰، ۴۳۸
- فتح الله (پسر میر عزیزالله) ۱۸۷
- فتح محمد میواتی، مولانا ۴۹
- فخرالدین نظامی، مولانا ۴۷۵
- فخرالنساء خانم (همسر دوم شیخ عبدالرحیم عمری الدهلوی) ۴۵۲، ۴۴۹، ۴۳۶
- فخر عالم (پسر شیخ ابوالرضا محمد دهلوی) ۴۳۵
- فراست علی ۵۰
- فرعون ۲۵۴، ۱۲۲
- فرید اکبرپوری، شیخ ۵۵۸
- فریدالدین خان ۱۹۲
- فریدالدین مسعود گنج شکر اجودنی ۳۹۷، ۴۰
- فضل الله (پسر شاه نورالله پهلوی البدهانوی) ۴۴۵، ۴۴۰
- فضل الله کشمیری، بابا ۴۷۶، ۴۵۷، ۴۲۱، ۲۲۰، ۱۹۲
- فضل حق خیرآبادی، مولانا ۵۰۷، ۴۹۲
- فضل رحمن گنج مرادآبادی ۴۹۲
- فضیلت (همسر شاه عبدالغنی دهلوی) ۴۴۶، ۴۳۸
- فقیرالدین (پسر سید ناصرالدین سونی پتی) ۴۴۱
- فقیرالله (عالم غیرمقلد) ۴۷۴
- فقیرالله صدیقی البدهانوی، شیخ ۴۴۴، ۱۷۲، ۱۱۳
- فیض الله، شیخ ۴۵۱
- قادر خان کلاخان ۵۵۷

قاضی قاسم بن قاضی کبیر	۴۵۸
قاضی کبیر عرف قاضی بدھا، شیخ	۴۵۸
قاضی مبارک	۵۶۸
قاضی مستعد خان	۵۶۸
قبول محمد	۸۸
قطب الدین (شاگرد شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی)	۵۶۵
قطب الدین بن شیخ کمال الدین	۴۵۸
قطب الدین دہلوی (پسر شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی)	۴۸۳، ۴۴۲
قطب الدین دہلوی، نواب	۴۷۳
قطب العالم (پسر شیخ عبدالعزیز شکر بار)	۴۴۷، ۴۳۴
قطب الہدیٰ رای بریلوی، سید	۴۹۲
قمر الدین خان، نواب اعتماد الدولہ	۵۴۹، ۵۴۵
قوام الدین عرف قاضی قادن، شیخ	۴۵۸، ۴۴۳
کرم اللہ محدث دہلوی	۴۹۲، ۱۲۶
کریم الدین دہلوی	۴۹۲
کریم اللہ (مملوک شاہ محمد اسحق محدث دہلوی)	۴۴۴
کَلُو (ہمسر سوم شاہ رفیع الدین)	۴۹۹، ۴۴۰
کَلُو خاکروب عرف عبداللہ	۴۴۳
کلیم اللہ	۶۵
کلیم اللہ جہان آبادی، شاہ	۵۴۷
کمال الدین (نوہ شیخ علاء الدین پُہلنتی)	۵۱۱
کمال الدین بن شیخ شمس الدین	۴۵۸
کمال الدین، شیخ	۳۹۹، ۲۲۸

- کمیل بن شیخ زیاد..... ۱۸۴
- لادلی بیگم (ہمسر شاہ محمد اسحق محدث دہلوی)..... ۴۴۴، ۴۴۳
- لطیف ملک..... ۵۶۰
- مامون رحمۃ اللہ علیہ عبید اللہ پھلتی، شاہ.....
- مجتبیٰ حسن، سید..... ۳۳
- مجدالدین بغدادی، شیخ..... ۱۸۴، ۱۸۳
- محب الحق قاسمی، مولانا..... ۳۵
- محب اللہ الہ آبادی، شیخ..... ۲۳۶
- محبوب علی جعفری، میر..... ۴۹۲
- محسن (پسر مولانا یحییٰ ترہتی)..... ۵۴۶
- محمد صلی اللہ علیہ وسلم..... ۱۹، ۵۴، ۵۸، ۶۲، ۷۷، ۸۵، ۸۶، ۹۲، ۹۳، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۱۸، ۱۲۶، ۱۳۶، ۱۴۲، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۶۱، ۱۶۵، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۶، ۲۱۲، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۷، ۲۲۹، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۴۱، ۲۴۴، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۵۱، ۲۶۶، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۸، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۷، ۳۰۴، ۳۰۷، ۳۱۵، ۳۱۷، ۳۲۳، ۳۲۲، ۳۳۲، ۳۳۷، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۷، ۳۵۹، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۹۷، ۴۰۳، ۴۰۵، ۴۱۶، ۴۲۰، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۲۹، ۵۴۰، ۵۴۲، ۵۴۵، ۵۵۱
- محمد آیہ اللہ رای بریلوی، سید..... ۵۶۶، ۵۶۴، ۵۳۹
- محمد ابراہیم بلیاوی، مولانا..... ۴۳
- محمد ابراہیم، حافظ (پسر شاہ عبدالقیوم بدھانوی)..... ۴۴۶، ۴۴۴
- محمد ابراہیم خان پیشاوری، شیخ..... ۵۵۸، ۵۵۷
- محمد احسن، مولانا..... ۳۴، ۳۳، ۲۸، ۲۷
- محمد احمد بن قاضی محمد یوسف ناصحی..... ۵۵۵

- محمد اسحق رای بریلوی، سید ۴۹۲
- محمد اسحق محدث دهلوی، شاه ۴۸، ۴۳۷، ۴۳۹، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۸۳، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۵۰۰، ۵۰۷
- محمد اسلم خان، پرفسور ۲۰، ۳۵
- محمد اسمعیل شهید بالاکوت، شاه ۴۳۸، ۴۴۰، ۴۴۵، ۴۹۲
- ۵۰۰، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۱۱، ۵۱۲
- محمد اشرف چرخ، مولانا ۵۴۲
- محمد اصغر فاروقی ۴۶۱
- محمد افضل سیالکوتی، شیخ ۵۴۴
- محمد افضل فاروقی البدهانوی، شیخ ۴۴۳، ۴۸۳، ۴۹۳
- محمد اکبر خان، امیرالدوله ۵۵۰
- محمد اکرم رامپوری ۴۸۹
- محمد اکرم ندوی ۴۶۴
- محمد امان العلوی الدهلوی ۵۴۴
- محمد امین پیشاوری، حاجی ۵۵۸
- محمد امین، حافظ ۴۷۱
- محمد امین ولی الله کشمیری، خواجه ۱۴۵، ۱۵۰، ۱۶۴، ۲۰۲، ۲۵۸، ۳۹۰
- ۴۲۳، ۴۲۵، ۴۷۶، ۵۱۳، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۶۱، ۵۶۲
- محمد انور، مولانا حکیم ۲۹، ۳۳، ۳۴
- محمد اویس نگرامی ۴۶۳
- محمد ایوب قادری ۴۶۱، ۴۷۳، ۴۷۴، ۵۰۱
- محمد باقر بن زین العابدین ۴۲۲
- محمد بن ابی الفتح بلگرامی، شیخ ۴۷۶

محمد بن پیر محمد، شیخ	۴۶۷، ۴۷۵
محمد بن الحنفیه	۵۴۴
محمد بن سلیمان	۵۶۶
محمد بن شیخ اسمعیل	۴۴۳، ۴۸۳
محمد بن شیخ عبدالله	۴۵۹
محمد بن علی	۴۲۲
محمد بن محمد	۵۶۶
محمد پارسا، خواجه	۱۳۵
محمد پرست خان	۵۵۰
محمد تقی بن امام علی رضا	۴۲۲
محمد جامع، مولانا	۵۶۵
محمد الجزری	۲۲۸، ۳۹۹
محمد حاجی، خواجه	۱۹۴
محمد حامد، شیخ	۴۱۴
محمد حسن جان (پسر شاه رفیع الدین)	۴۴۰، ۵۰۰
محمد حسین دهلوی (پسر شاه رفیع الدین)	۴۳۹، ۴۴۰، ۴۹۹
محمد حنیف ندوی	۴۷۱
محمد حیات محدث سندهی، علامه	۵۶۳
محمد خان	۷۱
محمد خلیل	۸۵
محمد دیباج بن جعفر صادق	۴۲۲
محمد رمضان مهمی شهید، شاه	۴۸۵، ۴۹۲، ۵۰۷
محمد زاهد هروی، میر	۴۳۵، ۴۴۸

- محمد زبیر سرهندی، شیخ ۵۵۲، ۱۶۲
- محمد زکریا کاندلوی، شیخ الحدیث مولانا ۴۹
- محمد سرور ۴۶۸، ۴۶۴
- محمد سعید بن محمد ظریف دهلوی، شیخ ۴۷۶
- محمد سعید خان رامپوری ۴۷۶
- محمد سعید، شیخ ۴۷۴، ۴۷۳
- محمد سلطان رضوی، میر ۵۵۰
- محمد سلیمان (پسر شاه محمد اسحق محدث دهلوی) ۴۴۴
- محمد سنبلہی، شیخ ۴۷۴
- محمد شاه ۵۵۰، ۵۴۹، ۵۴۵
- محمد شاہد ۱۱۱
- محمد شریف بن خیرالدین ۴۷۶
- محمد شفیع دیوبندی، مولانا مفتی ۴۳
- محمد شکور مچھلی شہری ۴۹۲
- محمد شہریار، شیخ ۴۵۹
- محمد صابر حسنی رای بریلوی، سید ۵۶۶، ۵۶۵، ۵۳۹
- محمد صادق، مولوی ۵۶۳
- محمد صالح خان، خواجہ ۱۹۱
- محمد صدیق (پسر خواجہ محمد معصوم سرہندی) ۵۶۶، ۵۳۹
- محمد صدیق قطب ۵۴۰
- محمد صدیقی الہیلتی، شیخ ۴۵۰، ۴۴۹، ۴۳۷، ۴۳۶، ۳۶۴، ۳۲
- ۵۵۵، ۵۵۴، ۵۵۲، ۵۵۰، ۴۶۶، ۴۵۱
- محمد ضیاء حسنی رای بریلوی، شاہ ۵۶۶، ۵۶۴، ۵۳۹

- ۴۷۶ محمد ظریف دہلوی، شیخ
 ۴۷۶، ۹۶ محمد عابد بن شیخ علاء الدین پُہلتی
 ۵۴۵ محمد عابد سُنامی، شیخ
 ۵۵۵ محمد عارف (پسر شیخ ابوالفضل پُہلتی)
 ۴۴۸، ۴۳۴، ۳۱۱ محمد عارف اعظم پوری، شیخ
 ۳۲ محمد عارف، شاہ
 ۶۴، ۶۰، ۵۹، ۵۸، ۵۳، ۴۰، ۳۲، ۳۱، ۲۹، ۲۳ محمد عاشق پُہلتی، شاہ
 ۸۷، ۸۶، ۸۵، ۸۴، ۸۱، ۸۰، ۷۹، ۷۸، ۷۵، ۷۴، ۷۳، ۷۰، ۶۹، ۶۸، ۶۷، ۶۶
 ۱۱۲، ۱۱۱، ۱۱۰، ۱۰۹، ۱۰۸، ۱۰۶، ۹۹، ۹۸، ۹۴، ۹۳، ۹۲، ۹۰، ۸۹، ۸۸
 ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۲۱، ۱۳۶، ۱۴۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۸
 ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۳، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۹، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶
 ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۴
 ۲۱۵، ۲۱۹، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۴، ۲۴۹، ۲۵۰
 ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۶، ۲۵۸، ۲۶۰، ۲۶۷، ۲۶۹، ۲۷۱، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۶
 ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۲، ۲۹۴، ۲۹۵
 ۲۹۶، ۲۹۹، ۳۰۱، ۳۰۵، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۲۲، ۳۲۳
 ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۴۲، ۳۴۵، ۳۴۷، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۳، ۳۵۴
 ۳۵۵، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۴، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۶، ۳۷۷
 ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷
 ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۱، ۴۰۳، ۴۰۶، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۴، ۴۲۰، ۴۲۱
 ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۳۶، ۴۵۰، ۴۵۳، ۴۵۷، ۴۶۳، ۴۶۹، ۴۷۶، ۴۹۵، ۵۰۳
 ۵۱۳، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷
 ۴۶۵ محمد عاشق پُہلتی (کاتب)

- محمد عاقل (پسر شیخ ابوالفضل پُہلتی) ۵۵۵، ۵۵۰
- محمد عالم ۵۸
- محمد عثمان کشمیری، بابا ۳۲۰، ۳۱۹، ۳۱۸، ۳۱۶، ۳۱۲، ۲۹۸، ۲۱۳
- ۵۵۷، ۴۷۶، ۳۳۶، ۳۳۳، ۳۳۱، ۳۳۰، ۳۲۹
- محمد عسکری جونپوری، سید ۵۴۸
- محمد عظیم، میان ۱۶۱
- محمد علی پانی پتی، مولانا ۴۹۶
- محمد علی خان، نواب ۴۶۰
- محمد علی، سید ۴۹۵، ۴۷۰
- محمد عمر (پسر شاہ محمد مصطفیٰ تحیر دہلوی) ۴۳۹
- محمد عمر پیشاوری، شیخ ۵۵۹، ۵۵۸، ۵۵۷، ۳۹۳
- محمد عمر، سید (پسر مسماء امۃ الرحمن) ۴۳۹
- محمد عمر، شاہ (پسر شاہ محمد اسمعیل شہید بالاکوت) ۵۰۹، ۵۰۰، ۴۴۵، ۴۳۸
- محمد عیسیٰ (پسر شاہ رفیع الدین) ۵۰۰، ۴۹۹، ۴۹۳، ۴۸۳، ۴۴۲، ۴۴۰، ۴۳۹
- محمد عیسیٰ پیشاوری، شیخ ۵۵۸
- محمد غوث پیشاوری ۵۶۱، ۵۶۰، ۵۵۹، ۳۹۲
- محمد فائق پُہلتی، حافظ ۲۲۳، ۲۱۵، ۱۹۸، ۱۷۵، ۱۷۴، ۱۷۳، ۷۸
- ۵۵۵، ۵۲۹، ۴۵۳، ۴۳۷، ۳۸۷، ۳۱۵، ۲۹۴، ۲۸۳
- محمد فاخر ۳۱۰
- محمد فاروق، سید ۴۶۱
- محمد فاروق کشمیری، خواجہ ۵۵۷، ۲۹۸، ۱۶۲
- محمد فاضل پابینی، مولانا ۵۵۸
- محمد فاضل سندھی، شیخ ۴۵۶

- محمد قاسم نانوتوی، مولانا..... ۳۳، ۴۷
- محمد قطب روہتکی، شیخ..... ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۲۰، ۱۲۱
- ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۳۹۶
- محمد کشمیری رحمۃ اللہ علیہ، شیخ..... ۲۵۸، ۲۹۸
- محمد ماہ پُہلتی، شیخ..... ۲۸۶، ۴۲۸
- محمد متین ہاشمی، سید..... ۴۶۵
- محمد محتشم (پسر شاہ معظم اللہ پُہلتی)..... ۴۳۷، ۴۴۳
- محمد محسن مُشتاق..... ۱۳۸
- محمد مصطفیٰ تحیر دہلوی (پسر شاہ رفیع الدین)..... ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۸
- محمد معصوم سرہندی، خواجہ..... ۵۳۹
- محمد معظم بن شیخ منصور..... ۴۵۸
- محمد معظم پُہلتی، شیخ..... ۴۵۰
- محمد معین الدین تتوی (سندھی)، مخدوم..... ۳۱، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰
- ۱۳۲، ۱۳۵، ۲۳۵، ۲۳۷، ۲۷۰، ۳۰۱، ۳۱۰
- ۴۰۵، ۴۷۶، ۵۲۶، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴
- محمد معین رای بریلوی، میر..... ۲۰۹، ۴۷۶، ۵۶۴
- محمد مفتی محمد سہول بہاگلپوری، مولانا..... ۴۳
- محمد مکرم (پسر شاہ معظم اللہ پُہلتی)..... ۴۳۷
- محمد منظور نعمانی، مولانا..... ۴۲، ۴۳
- محمد موسیٰ امرتسری، حکیم..... ۴۷۴
- محمد موسیٰ پیشاوری، شیخ..... ۵۵۸
- محمد موسیٰ دہلوی (پسر شاہ رفیع الدین)..... ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۵۰۰، ۵۰۱
- محمد مہدی..... ۴۲۳

- محمد ناصر نقشبندی، خواجہ ۵۵۲
- محمد نعمان پُہلتی، شاہ ۵۳۰، ۳۹۵
- محمد نعمان رای بریلوی، سید ۴۷۶، ۴۷۱، ۴۶۰
- محمد نعمان، میر ۵۶۴
- محمد واضح حسنی رای بریلوی، سید ۵۶۶، ۵۶۵، ۴۷۷، ۲۸۲، ۲۰۷
- محمد وفد اللہ مالکی المکی، شیخ ۵۶۶، ۳۰۴
- محمد ہاشم بن شیخ محمود تتوی ۴۶۹
- محمد یحییٰ اتک جی، شیخ ۵۶۰، ۵۵۸
- محمد یحییٰ دہلوی، مولوی ۴۴۰
- محمد یعقوب دہلوی، شاہ ۴۹۴، ۴۹۳، ۴۸۳، ۴۴۳، ۴۴۲
- محمد یعقوب نانوتوی، مولانا ۳۳
- محمد یوسف (پسر شاہ عبدالقیوم بُدھانوی) ۴۴۶، ۴۴۴، ۴۳۸
- محمد یوسف (پسر شاہ محمد اسحاق محدث دہلوی) ۴۴۴
- محمد یوسف (پسر عبدالصمد بُدھانوی) ۴۶۱
- محمد یوسف بُدھانوی ۴۶۴
- محمد یوسف، مولانا ۳۵
- محمد یوسف ناصحی، قاضی ۵۵۵
- محمد یونس، میر ۵۵۸، ۵۳۹
- محمود احمد برکاتی، حکیم ۴۷۴، ۴۶۱، ۴۶۰، ۴۵۳
- محمود احمد بن قاضی محمد یوسف ناصحی ۵۵۵
- محمود بن شیخ قوام الدین عرف قاضی قادن ۴۵۸، ۴۴۳
- محمود تتوی، شیخ ۴۶۹
- محمود حسن دیوبندی، شیخ الہند مولانا ۳۳

- محمود، ملا ۳۳
- محمودی (نورہ امۃ القادر) ۴۴۱
- مخصوص اللہ دہلوی (پسر شاہ رفیع الدین) ۴۹۹، ۴۹۳، ۴۴۲، ۴۴۱، ۴۴۰، ۴۳۹
- مراد الدین خان، قاضی ۱۹۳
- مراد اللہ محدث، ملا ۱۸۷
- مرتضیٰ حسن چاندپوری، مولانا سید ۴۰، ۳۴، ۳۳، ۳۲، ۳۱، ۲۹، ۲۷
- مرتضیٰ زبیدی بلگرامی، سید ۴۷۷
- مرتضیٰ سیوستانی، میر ۵۶۳
- مرزا جان سوداگر ۴۴۳
- مرزا علی لطف ۴۷۴
- مرزا مراد ۴۴۳
- مریم (ہمسر شاہ عبدالحی بُدھانوی) ۴۹۳، ۴۸۳، ۴۴۲
- مسعود رحمۃ اللہ علیہ ۳۲۰
- مستیانا رحمۃ اللہ علیہ عبدالعزیز محدث دہلوی، شاہ
- معزالدین، سید (پسر سید ناصرالدین سونی پتی) ۵۰۰، ۴۳۹
- معصوم احمد، مولانا ۵۶۵
- معظم اللہ (پسر شاہ اہل اللہ پُہلتی) ۴۳۶
- معین الدین (پسر سید ناصرالدین سونی پتی) ۴۴۱
- معین الدین پُہلتی، مولوی ۴۷۷، ۴۴۴، ۴۳۵
- معین الدین چشتی اجمیری، خواجہ ۳۳۷، ۱۲۷
- مفتی بھوپال رحمۃ اللہ علیہ عبدالحی بُدھانوی، شاہ
- مفیض اللہ، شیخ ۴۳۵
- مقبول حسن، مولانا سید ۴۹

- مقرب اللہ (پسر شاہ اہل اللہ پُہلتی) ۴۳۶
- ملا جیون ۵۶۵
- ملیحہ (ہمسر علاء الدین بن شیخ عَلم الدین پُہلتی) ۴۴۶، ۴۴۵
- مناظر احسن گیلانی، مولانا ۵۲۱، ۵۱۹، ۲۸
- منت قمر الدین سونی پتی ۴۹۳، ۴۷۷
- منجم باشی رومی ۵۴۱
- منصور بن شیخ احمد ۴۸۳، ۴۵۸، ۴۴۳
- موسیٰ علیہ السلام ۳۵۹، ۲۵۴، ۱۵۵، ۸۶، ۸۵، ۸۱
- موسیٰ بن جعفر صادق ۴۲۲
- موسیٰ بن عبد اللہ جون ۴۲۲
- موسیٰ مُبرقع بن محمد تقی ۴۲۲
- مولا بخش چشتی ۴۶۵
- مولانا روم ۵۵۲، ۵۰۸، ۹۲
- مہابت خان، نواب (والی سندھ) ۵۶۳
- مہاجر مکی ۴۸
- میان بُدھن ۳۶۸
- میان داد، مولوی ۳۹۴، ۳۴۰، ۳۳۹
- میر احمد خان، امجد الدولہ ۵۵۰
- میر جملہ ۱۹۱
- میرداد انصاری مکی، قاری شیخ ۵۴۰
- میرزا جان دہلوی (پسر عبد السبحان دہلوی) ۵۴۴
- نادر شاہ ۵۴۹
- ناصر الدین، سید (پسر حافظ نجم الدین) ۵۰۰، ۴۴۱، ۴۳۹

- نثار احمد فاروقی، پرفسور..... ۵۰، ۳۶، ۲۵، ۲۰
- نثار علی الہ آبادی ثم مظفرآبادی، شاہ..... ۴۷۷
- نجابت حسین بریلوی..... ۴۹۳
- نجابت علی، سید (ساکن بارہہ)..... ۴۰۴، ۳۷۴
- نجف علی عرف فوجدار خان، سید..... ۴۹۶
- نجم الدین سوننی پتی، حافظ..... ۵۰۰، ۴۴۱
- نجم الدین عزلت، میر..... ۵۶۳
- نجم الدین کبریٰ، شیخ..... ۱۸۴، ۱۸۳
- نجم الغنی خان..... ۴۷۶
- نجیب الدولہ، نواب..... ۵۲۲، ۲۸
- نجیب الدین، شیخ..... ۱۱۵، ۷۴
- نذر علی عباسی..... ۴۴۴، ۴۴۳
- نسیم احمد فریدی فاروقی، مفتی..... ۳۹، ۳۸، ۳۷، ۳۶، ۳۳، ۲۵، ۲۴، ۲۳، ۲۰، ۱۹
- ۴۰، ۴۱، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۴۴۷، ۴۶۰، ۴۷۱
- نصاب الدین..... ۱۲۶
- نصیر احمد سرہندی، شیخ..... ۴۴۱
- نصیر الدین، خواجہ شیخ..... ۳۳۶
- نصیر الدین، سید (پسر حافظ نجم الدین)..... ۵۰۰، ۴۴۳، ۴۴۱، ۴۳۹
- نصیرہ بی بی (دختر سید ناصر الدین سوننی پتی)..... ۴۴۱
- نظام الدین اولیا، شیخ..... ۳۹۷
- نظام الدین، ملا..... ۵۶۵
- نظیر بیگ..... ۴۴۳
- نفیس الدین، سید (پسر حافظ نجم الدین)..... ۴۴۱

- نقیہ (نوہ شاہ محمد حسن جان)..... ۴۴۰
- نورالحسن راشد کاندلوی..... ۵۱۵، ۴۳۳
- نورالدین بہاری..... ۳۵
- نورالدین زیدی ظفرآبادی، شیخ..... ۵۴۹
- نوراللہ پھلتی بُدھانوی، شاہ..... ۵۳، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۶۰، ۶۱، ۷۱، ۷۴، ۷۷، ۸۳، ۸۴، ۹۱، ۹۵، ۱۰۱، ۱۰۳، ۱۱۵، ۱۲۱، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۶۱، ۱۶۳، ۱۸۴، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۲۳، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۷۲، ۳۰۹، ۳۶۴، ۳۷۸، ۳۷۹، ۴۰۲، ۴۳۵، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۴۲
- نوراللہ حنفی کشمیری، خواجہ..... ۵۶۸، ۵۶۷، ۵۳۰، ۵۲۹، ۵۲۸، ۴۹۳، ۴۸۳، ۴۷۷، ۴۴۶، ۴۴۵، ۴۴۴
- نور شاہ افغانی، سید..... ۵۶۸، ۲۳۷
- نور محمد بدایونی، شیخ..... ۲۱۶
- نور محمد جوتروی..... ۵۴۴
- نولکشور..... ۴۸۵
- نووی..... ۴۸۷
- واجدہ (دختر شیخ ہبہ اللہ بُدھانوی)..... ۷۹
- واصلہ (ہمسر سوم شاہ عبدالحی بُدھانوی)..... ۴۴۵
- وجیہ الحق پھلواروی، شیخ..... ۴۴۵
- وجیہ الدین فاروقی پھلتی، شیخ..... ۵۴۸
- وحید الحق پھلواروی، شیخ..... ۵۴۳، ۴۵۸، ۴۴۷، ۴۳۴، ۴۳۳
- وحید الدین خان..... ۵۴۸
- وفد اللہ مغربی، شیخ..... ۱۹۲
- وقارالحسن صدیقی، دکتر..... ۴۵۶
- ۵۰، ۲۰.....

ولی الله اشتیاق دهلوی ۴۷۴
 ولی الله محدث دهلوی، شاه ۱۹، ۲۲، ۲۴، ۲۵، ۲۸، ۳۱، ۳۲، ۳۷، ۳۸، ۳۹،
 ۴۰، ۴۳، ۴۶، ۴۷، ۵۱، ۵۶، ۵۷، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۳، ۷۴، ۷۵،
 ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۳، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۲، ۹۳، ۹۵، ۱۱۳، ۱۱۶، ۱۱۸،
 ۱۲۷، ۱۲۹، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۱، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۵۲، ۱۵۳،
 ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷،
 ۱۶۹، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲،
 ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۷، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹،
 ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۴، ۲۰۷، ۲۰۹، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۵، ۲۱۸، ۲۲۰، ۲۲۱،
 ۲۲۳، ۲۲۷، ۲۳۳، ۲۳۵، ۲۳۷، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۶،
 ۲۵۸، ۲۶۶، ۲۶۹، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۶، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۳۰۲،
 ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۲۰، ۳۲۳،
 ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۳۱، ۳۳۳، ۳۳۶، ۳۳۹، ۳۴۳، ۳۴۵، ۳۴۷،
 ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۸، ۳۷۲، ۳۷۳،
 ۳۷۴، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۸، ۳۸۹،
 ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۹، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵،
 ۴۰۶، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۴، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۳، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸،
 ۴۲۹، ۴۳۱، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۹، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۶، ۴۴۷،
 ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۲، ۴۶۹،
 ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۳، ۴۹۵، ۴۹۷،
 ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۳، ۵۱۱، ۵۱۳، ۵۱۵، ۵۲۵، ۵۳۹، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۶،
 ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۶۰،
 ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷

۴۶۲	هادی علی صدیقی لکهنوی
۵۶۷، ۴۴۵، ۳۶۴	هبة الله (پسر شاه نورالله پهلوی البدهانوی)
۴۵۹	همايون بن شيخ قريش
۴۵۰	یحییٰ بن شيخ احمد سرهندي
۵۶۶	یحییٰ بن یحییٰ
۵۴۶	یحییٰ ترهتی
۱۸۳	يعقوب الجرخي، ملا
۲۲۰	يعقوب علی خان
۳۳۷	يمين الدين الشامي، شيخ
۲۱۴	يوسف علی
۳۴	يوسف حسين خان، دکتر
۴۰۰، ۲۲۸	يونس هاشمي، شيخ



فهرست اماکن

آره (بهار)	۴۶۶
آگره	۵۲۲، ۴۴۹، ۴۳۵
اثر ابرادش	۵۶۵، ۵۵۴، ۵۴۸، ۲۰
اجمیر	۵۲۷، ۵۱۹، ۵۱۸، ۴۸۶، ۶۳
اسلام آباد	۴۳۳
اعظم پور	۴۴۸، ۴۳۴
اعظم گره	۴۶۷
اکبر آباد	۵۲۲
اله آباد	۴۱
امرویه	۴۴۸، ۴۵، ۴۴، ۴۲، ۴۱، ۳۷، ۳۶، ۳۵، ۳۳، ۲۹، ۱۹
امیتی	۵۶۵، ۵۶۴
اندور	۴۴۴
اندومان	۴۹۲
باجور	۵۵۷
باره	۴۴۹، ۴۰۴، ۳۷۴، ۱۹۵، ۸۷
باسته	۴۴۸، ۴۳۴
بالاکوت	۵۱۱، ۴۳۸
بجھرائیون	۴۴۸، ۴۳۴
بخارا	۴۴۷
بدایون	۴۸۵

۵۶۷، ۵۴۸، ۴۵۷، ۴۴۵، ۴۳۷، ۱۳۶، ۸۹ بُدھانہ
۴۴۷ برہان پور
۴۶۶، ۴۶۳، ۴۶۱، ۴۶۰، ۴۳، ۴۲ بریلی
۴۸۴، ۴۷ بمبئی
۵۴۷ بنارس
۲۳۷ بندر سورت
۵۴۱ بندر کوریال
۳۴۴ بندر مسقط
۵۴۸، ۴۶۶، ۱۹۳ بہار
۵۶۷، ۴۴۴ بہوپال
۵۵۱، ۲۶۴، ۲۳۷ بیت اللہ
۴۷۶ بیت المقدس
۵۵۹، ۴۹۷، ۴۸۷، ۴۷۲، ۴۶۹، ۴۶۵، ۴۶۲، ۳۰ پاکستان
۵۵۸، ۵۲۲، ۵۲۱ پانی پت
۴۸۴، ۴۷۷، ۴۶۷، ۴۶۳ پتتا
۴۴۹، ۴۰ پنجاب
۵۵۲ پُہلت
۴۵۲، ۴۵۰، ۴۴۵، ۴۴۰، ۴۳۷، ۴۱۰، ۱۷۹، ۱۶۵ پُہلت (مظفرنگر)
۵۶۷، ۵۵۷، ۵۵۴، ۵۵۰، ۵۴۴، ۵۴۳، ۴۵۵، ۴۵۳ پُہلوا
۵۴۸ پُہلوا ری
۴۶۸ پُہلوا ری شریف
۵۵۹، ۵۵۷ پیشاور

تتہ	۵۶۴، ۵۶۳، ۵۶۲، ۵۶۱
تونک	۴۹۰، ۴۸۸، ۴۸۶، ۴۷۰، ۴۶۵، ۴۶۳، ۴۶۲، ۴۶۰
جامعہ ہمدرد، دہلی نو	۲۴
جنت المعلیٰ، مکہ	۴۹۴
جونپور	۵۴۸
چاندپور	۳۷، ۳۳، ۳۱، ۳۰، ۲۹، ۲۷
چتاری، پرگنہ	۴۴۴
چمکنی	۵۵۹، ۵۵۸، ۵۵۷
حجاز	۵۲۱، ۴۵۷، ۴۵۶، ۴۴۱، ۹۷
حرمین شریفین	۵۵۴، ۵۴۳، ۵۴۱، ۴۵۶، ۹۷، ۷۳، ۷۲، ۷۱، ۶۱
حیدرآباد (پاکستان)	۴۷۲، ۴۶۹، ۴۶۵، ۴۶۲
حیدرآباد (ہند)	۴۸۵، ۴۶۹، ۴۶۶، ۲۳۳، ۳۰، ۲۳
خانقاہ رحیمیہ (دہلی)	۴۵۲
دابھیل	۴۶۷، ۴۶۵، ۴۶۳، ۴۶۲
دارالعلوم دیوبند	۴۳، ۳۳
دانشگاہ اسلامی علیگرہ	۵۵۰، ۴۴
دانشگاہ عثمانیہ	۲۳۳
درگاہ خواجہ باقی باللہ (دہلی)	۴۹۱
دروازہ دہلی، لاہور	۵۶۱
دریا گنج، دہلی نو	۴۸۲
دکن	۵۲۱
دمشق	۵۰۷

دہلی.....	۱۹، ۲۴، ۴۷، ۵۰، ۵۸، ۶۳، ۷۵، ۲۱۸، ۴۳۴
دہلی نو.....	۳۵، ۴۳۹، ۴۴۱، ۴۴۹، ۴۵۷، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴
دیوبند.....	۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۸۰، ۴۸۱
راجستان.....	۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۹، ۵۱۲، ۵۲۱، ۵۲۲
رامپور.....	۵۳۹، ۵۴۵، ۵۴۷، ۵۴۹، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۷، ۵۶۸
رای بریلی.....	۲۴، ۳۴، ۳۵، ۴۳۵، ۴۶۱، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۸۴، ۵۰۹
روہتک.....	۳۱، ۳۳، ۴۱، ۴۲، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۶۹، ۴۸۰، ۴۸۴
سازمان مطالعات علوم اسلامی، ہمدرد نگر (دہلی نو).....	۵۲۲
سامانہ.....	۱۹، ۲۰، ۲۴، ۵۰، ۴۷۱، ۴۸۴، ۴۸۸، ۴۹۱
سردنہ میروت.....	۵۶۴، ۴۷۵
سرہند.....	۴۴۳، ۴۳۳
سکندریہ.....	۳۵، ۳۴، ۳۰
سندھ.....	۴۴۹
سودھرہ.....	۴۴۳
شورت.....	۲۹۰
سوگھریپور.....	۴۴۲
سونی پت.....	۱۶۱، ۳۰۲، ۵۶۱، ۵۶۳
سہارنپور.....	۴۷۹، ۴۷۶
شاہجہان آباد.....	۵۶۷
	۵۴۹
	۴۳۷، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲
	۱۶۵، ۴۵۰، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۷۱، ۴۷۲
	۲۲۰، ۴۳۴، ۴۴۱، ۵۴۷

شہ قازہ ہند و پاک	۲۷
عربستان	۵۶۷
عرفات	۵۱۸
علیگرہ	۴۸۴، ۴۶۶، ۴۴، ۳۸، ۲۴
عُمان	۴۲۸، ۳۴۴، ۱۷۸
فرید آباد	۵۵۸، ۵۵۷
فیروزپور	۴۳۵
قلعہ سرخ	۵۲۰
قنوج	۳۳۷
کا کا نگر	۴۳۵
کانپور	۴۹۱، ۴۷۰، ۴۶۸
کتابخانہ آصفیہ، حیدرآباد	۴۶۹، ۴۶۶
کتابخانہ انجمن ترقی اردوی پاکستان	۴۸۷
کتابخانہ پهلوازی شریف (بہار)	۴۶۸
کتابخانہ دارالعلوم دیوبند	۴۸۰، ۴۶۹، ۳۱
کتابخانہ دانشگاه عثمانیہ، حیدرآباد	۴۶۹، ۳۱، ۳۰، ۲۳
کتابخانہ دکتر ذاکر حسین جامعہ ملیہ اسلامیہ، دہلی نو	۴۶۶، ۲۴
کتابخانہ دولتی خاورانہ، مدراس	۴۷۰
کتابخانہ رضا رامپور	۴۷۱، ۵۰، ۲۴، ۲۰، ۱۹
کتابخانہ شبلی ندوۃ العلماء، لکھنؤ	۲۴
کتابخانہ عمومی خاوری خدابخش، پتنا	۴۷۷، ۴۶۷
کتابخانہ مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور	۴۸۸، ۴۵۰
کتابخانہ مولانا آزاد دانشگاه اسلامی علیگرہ	۵۵۰، ۴۸۸، ۴۶۶، ۲۴

- کتابخانہ مولانا سید مرتضیٰ حسن چاندپوری ۲۹، ۲۷
- کتابخانہ مؤسسہ مولانا آزاد، تونک ۴۷۰، ۴۶۵، ۴۶۳، ۴۶۲، ۴۶۰
- کتابخانہ نثار احمد فاروقی (شخصی) ۵۵۰
- کتابخانہ ندوۃ العلماء، لکھنؤ ۴۸۸، ۴۶۸، ۴۶۴
- کتابخانہ ندوۃ العلماء، لکھنؤ ۵۵۰
- کراچی ۴۶۹، ۴۶۵، ۴۶۱
- کشمیر ۵۶۸، ۵۵۷، ۵۴۹، ۵۴۲، ۱۹۲
- کعبہ ۲۵۹، ۱۵۷، ۱۴۸
- کلکتہ ۵۴۹، ۴۹۷، ۴۴۵
- کوئلہ ۴۲۱
- کوئلہ فیروز شاہ (دہلی نو) ۴۸۴
- کوچہ چیلان (نزد دریا گنج، دہلی نو) ۴۸۲
- کھجوه ۴۳۴
- کھنباٹ ۱۴۱، ۵۸
- کھیری ۴۴۹
- گجرات ۵۶۷، ۵۲۷، ۴۶۲، ۸۴، ۶۳
- گنجینہ مفتی سعد اللہ مراد آبادی ۴۸۰
- گوجرانوالہ (پاکستان) ۴۹۷
- گورِ غریبان ۴۴۹
- گیلان ۵۵۹
- لاہور ۴۶۵، ۴۶۳، ۴۶۲، ۴۶۱، ۴۵۹، ۴۳۵، ۳۳۹، ۴۲
- ۵۶۱، ۵۵۷، ۵۵۲، ۴۷۳، ۴۷۲، ۴۷۱، ۴۶۸، ۴۶۶

- لکھنؤ..... ۲۴، ۲۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۴، ۴۶۸، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۹۶، ۵۱۵، ۵۵۰، ۵۶۴
- لندن..... ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۷، ۴۷۰، ۴۷۲، ۴۷۳
- مئو (توابع اعظم گرہ)..... ۳۷۶
- مالوہ..... ۴۳۴
- محله نو (دہلی)..... ۴۳۵
- مدراس..... ۴۷۰، ۴۸۸، ۵۴۰
- مدرسه اسلامیہ عربیہ جامع مسجد، امرورہ..... ۳۵، ۳۷، ۴۱، ۴۴، ۴۷
- مدرسه اشفاقیہ، بریلی..... ۴۲، ۴۴
- مدرسه رحیمیہ شاہ ولی اللہ دہلوی..... ۴۳۹، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۸۱، ۵۱۱
- مدرسه روشن الدولہ ظفر خان..... ۵۶۷
- مدرسه عربیہ چلہ، امرورہ..... ۴۱
- مدرسه نصرۃ العلوم گوجرانوالا (پاکستان)..... ۴۹۷
- مدینہ منورہ..... ۳۳، ۹۸، ۳۷۳، ۴۴۱، ۴۹۰، ۵۴۰، ۵۴۲، ۵۵۰
- مسجد اکبر آبادی..... ۴۲۱، ۴۲۹، ۵۰۳، ۵۰۷، ۵۰۹، ۵۱۳، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۲۸، ۵۳۰
- مسجد جامع دہلی..... ۵۱۳، ۵۱۵
- مسجد روشن الدولہ (دریا گنج، دہلی نو)..... ۴۵۷
- مسجد فیروزی..... ۲۵۲
- مسجد کلان بدھانہ..... ۴۳۷
- مسجد محلہ جہندہ شہید..... ۴۹
- مصر..... ۲۱۴، ۴۶۳، ۴۶۸
- مظفرنگر..... ۴۳۷، ۴۴۰، ۴۵۵، ۴۵۷، ۵۴۸، ۵۵۰، ۵۵۴

- مکہ معظمہ..... ۱۴۲، ۲۲۴، ۲۶۲، ۲۶۳، ۳۷۴، ۴۳۷، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۳،
 ۴۴۵، ۴۷۰، ۴۸۰، ۴۸۳، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۵۰۱، ۵۴۰، ۵۵۰، ۵۵۱
 مندسور..... ۴۹۲
 مہم ہریانہ..... ۴۹۲
 مہندیان دہلی نو..... ۴۵۷، ۴۸۴، ۴۹۹، ۵۰۹
 میروت..... ۴۲، ۴۷، ۴۴۳، ۴۶۷، ۴۸۸، ۴۸۹
 ویلاہی منشی امین الدین..... ۴۴۵
 ہاپور..... ۳۸
 ہتورہ، قصبہ..... ۴۴۴
 ہریانہ..... ۴۳۳، ۴۴۳
 ہگلی..... ۴۶۲، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۷۲، ۵۰۷
 ہمدرد نگر (دہلی نو)..... ۳۴، ۳۵
 ہند..... ۱۹، ۲۰، ۲۲، ۲۸، ۳۰، ۳۹، ۴۶، ۷۶، ۴۳۳، ۴۴۷، ۴۵۶
 ۴۶۵، ۴۸۱، ۵۰۶، ۵۲۱، ۵۴۰، ۵۴۶، ۵۵۱، ۵۵۸، ۵۶۰
 ہندوستان..... ۱۲۸، ۱۶۴، ۳۳۶، ۴۲۲، ۵۲۰، ۵۲۱
 ہندیا، قصبہ..... ۴۳۴، ۴۴۷
 یمن..... ۱۳۰، ۲۱۴، ۳۴۴، ۳۹۴، ۴۰۵، ۴۳۳

فهرست کتب

- قرآن..... ۴۲، ۴۹، ۷۶، ۱۲۱، ۱۲۴، ۱۳۹، ۱۴۸، ۱۵۰، ۱۵۱، ۲۰۲، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۵، ۲۵۶، ۲۸۳، ۲۹۴، ۲۹۷، ۳۲۹، ۳۵۹، ۳۸۷، ۳۹۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۳۸، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۶۲، ۴۶۷، ۴۸۲، ۴۹۶، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۲۹، ۵۵۸، ۵۶۰
- آثارالقیامة..... ۴۹۷
- ابوداؤود شریف..... ۴۲
- إتحاف النبیه..... ۴۵۹
- احسن الحسنات..... ۴۸۵
- اخبارالاخبار..... ۳۳۷، ۵۵۰
- إزالة الخفاء عن خلافة الخلفاء... ۱۹، ۲۳، ۱۸۰، ۱۸۲، ۱۹۸، ۲۰۱، ۴۲۷، ۴۶۰، ۵۲۷
- إزالة الغین..... ۲۷، ۴۹۱
- اسرار..... ۴۸۷
- اسرارالطریقت..... ۵۶۰
- اسرارالمحبّة..... ۴۹۷
- أسرارِ فقه..... ۴۶۰
- اشاره مستمره..... ۴۷۴
- اعلام الهدی..... ۵۶۴
- افادات عزیزیه رحمۃ اللہ علیہ فی اسئلہ و اجوبہ
- الارشاد إلى مہمّات علم الأسناد..... ۴۵۹
- الامداد فی مآثر الأجداد..... ۴۳۳، ۴۶۰

- الانتباه في أسنادِ حديثِ رسول الله ٤٦٠
- الانتباه في سلاسلِ أولياء الله ١٨٢، ٢٧٨، ٢٨٣، ٣٠٩، ٣٧٦، ٤٥٩، ٤٦٠، ٥٢٧
- الانصاف في بيان سبب الاختلاف ٤٦١
- الأنوار المحمّديه ٤٦١
- البُذور البازغة ٤٦١
- البلاغ المُبين ٤٦٢، ٤٧٤
- التسخير ٤٦٢
- الثقافة الاسلاميه في الهند ٥٠٧
- الجزء اللطيف، رسالهُ ٤٥٥
- الجزء اللطيف في ترجمة العبدِ الضعيف ٤٦٢
- الخير الكثير ٦٦، ٦٧، ١٠٨، ٢٧٩، ٣٨١، ٤٦٣، ٤٦٧، ٥٢٧
- الخير الكثير، حاشية ٣١٠
- الدر الثمين في مُبشراتِ النبي الأمين ٤٦٤
- الدُرر الدراري ٤٩٨
- الذكر الميمون ٤٦٥
- السرّ الجليل في مسئلة التفصيل ٤٨٧
- السرّ المكتوم ٤٦٥
- الطافُ القدس في لطائفِ النَّفس، رسالهُ ٨٥، ٨٦، ٨٧، ٤٦٠، ٥٢٩
- العطيّة الصمدية في أنفاس المحمّدية ٤٣٣، ٤٥٠، ٤٦٦
- العقيدة الحسنه ٤٦٣
- الفتحُ الأنفس في سيرِ الأنفس ۞ الطافُ القدس في لطائفِ النَّفس، رسالهُ
- الفتوحُ القدسيه في اللطائفِ النَّفسيه ۞ الطافُ القدس في لطائفِ النَّفس، رسالهُ
- الفضل المُبين في المسلسل من الحديث النبوي الأمين ٤٦٧، ٤٧٠

الفوز الکبیر.....	۴۶۷، ۴۷۶، ۴۷۸، ۴۷۹
الفوز الکبیر شرح فتح الکبیر.....	۴۶۸
الفوز الکبیر فی اصول التفسیر.....	۱۹، ۲۳، ۵۵۳
القول الجلی.....	۳۱۰، ۳۱۵، ۴۱۴، ۵۱۳، ۵۲۷، ۵۴۸، ۵۵۱، ۵۵۳
القول الجلی و اسرار الخفی فی مناقب الولی.....	۵۵۶
القول الجمیل.....	۲۸۲
القول الجمیل فی بیان سواء السبیل.....	۴۶۸
القول الفصل فی ارجاع الفرع الی الاصل.....	۵۴۷
الکتب الستہ.....	۶۹، ۳۴۰
اللاکی علی نہج قوافی الامالی.....	۵۵۹
المُسَوِّی شرح المؤطاً.....	۳۰۹، ۴۷۰، ۵۲۶، ۵۵۲، ۵۵۶
المصنّفی شرح المؤطاً.....	۴۷۰، ۵۵۶
المعالی.....	۵۵۹
المقالة الوضیة فی النصیحة و الوصیة.....	۴۷۰
المقدمہ فی قوانین الترجمة.....	۴۷۰
المقدمہ السنّیة فی انتصار الفرقہ السنّیة.....	۴۷۰
المؤطاً.....	۴۵۶، ۵۵۱، ۵۵۶، ۵۶۶
المؤطاً، ترجمہ.....	۹۱، ۵۲۹
المؤطاً، شرح.....	۵۵۲
النبذة الابریزیة فی الطبقة العزیزية.....	۴۷۱
النخبة فی سلسلة الصحبة.....	۴۷۲
النوادر من حدیث سید الأوائل و الآخر.....	۴۷۲
النهاية فی غریب الحدیث و الآخر.....	۴۸۰

- الوسيلة الى الله ۵۴۸، ۵۴۷
- البناع الجنی ۵۴۶
- إنسان العین فی مشائخ الحرمین ۴۶۱
- انوار النبوة، رسالہ ۵۴۲
- اولیای لاهور ۵۶۰
- اولین سفرنامہ حجاز از ہند ۴۷
- أطیب النعم فی مدح سید العرب و العجم ۴۶۰
- أنفاس العارفين ۱۷۳، ۲۷۸، ۴۳۳، ۴۴۷، ۴۴۹، ۴۵۱
- ۴۵۲، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۶، ۴۷۱
- أنفاس العارفين مع الجزء اللطيف ۴۶۱
- أنفاس رحيميه ۵۴۳، ۴۵۱
- بخاری، شرح ۶۹
- بخاری، صحيح ۱۴۶، ۱۸۷، ۲۴۰، ۳۴۰، ۴۶۳، ۴۶۷، ۴۷۷
- بستان المحدثين ۴۸۵
- بشارت احمدی، ترجمہ ۴۸۵
- بشارت احمدی (منظوم) ۴۸۵
- بَوَارِقُ الْوَلَايَةِ ۴۶۲، ۴۴۷
- بوستان سعدی ۷۳، ۵۴۹
- به یادگار حضرت مولانا نسیم احمد فریدی رحمۃ اللہ علیہ ۴۳
- بیضاوی ۴۱
- پیغام محمدی در بیان حقیقت وحی ۴۸۵
- تاج العروس ۴۷۷
- تاریخ دعوت و عزیمت ۴۶۳

تأویل الاحادیث فی رموز قصص الأنبياء.....	۴۶۲
تجلیات امام ربانی.....	۴۷
تحریر الشہادتین.....	۴۸۷
تحفہ اثنا عشریہ.....	۴۸۶
تحفہ الموحّدین.....	۴۷۳
تدوین مذهبِ فاروق اعظم، رسالہ.....	۵۲۷، ۱۸۳
تذکرہ حضرت خواجہ باقی باللہ.....	۴۷
تذکرہ حضرت شاہ ابوسعید حسنی رای بریلوی.....	۴۸
تذکرہ حضرت شاہ اسمعیل شہید.....	۴۷
تذکرہ خلفای حضرت شاہ عبدالرزاق جہنجنہانوی.....	۴۷
تذکرہ شاہ عبدالرحیم و شاہ ابوالرضا فاروقی.....	۴۸
تذکرہ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی.....	۴۸
تذکرہ شعرای اردو گلشن ہند.....	
ترجمہ و تفسیر سورۃ المزل و المدثر.....	۴۷۳
ترمذی، صحیح.....	۴۲۷، ۴۲، ۴۱
تعبیری خواب حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی: سید احمد شہید.....	۵۱۵
تفسیر آیت نور.....	۴۹۷
تفسیر پارہ تبارک الذی.....	۴۸۶
تفسیر پارہ عمّ.....	۴۸۶
تفسیر عزیزى.....	۴۸۶
تفسیر مختصر قرآن.....	۵۴۳
تقریر الصلوٰۃ.....	۵۰۷
تکملہ ہندیہ.....	۵۴۳

تکمیل الاذهان.....	۴۹۷
تکمیل الصناعة.....	۴۹۸
تنبيه الغافلین.....	۴۹۷
جامع الاصول.....	۴۰۴
جزریه.....	۵۴۰
جلالین شریف.....	۴۲
جنّة العالیة فی مناقب معاویة.....	۴۷۴
جوابات سوالات اثنا عشر.....	۴۹۷
جونپورنامہ.....	۵۴۹
چهار باب.....	۵۴۳
چهل حدیث.....	۴۶۲
حاشیه بر میرزاہد.....	۴۹۸
حاشیه علی شرح الشمسیہ للرازی.....	۴۸۶
حاشیه علی شرح ہدایۃ الحکمة للصدرای شیرازی.....	۴۸۵
حاشیۃ ترجمۃ فتح الرحمن.....	۴۷۳
حاشیۃ رسالہ لبس أحمر.....	۴۶۳
حجۃ العمل فی الجہل.....	۵۰۱
حُجۃ اللہ البالغۃ.....	۱۹، ۲۳، ۶۷، ۷۲، ۲۷۹، ۳۷۶، ۴۶۳، ۵۲۷
حزب البحر، شرح.....	۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۶، ۴۷۲، ۵۲۶، ۵۴۷، ۵۴۸
حسن العقیدۃ.....	۴۶۳
حملۃ العرش.....	۴۹۶
حواشی بدیع المیزان.....	۴۸۶
حواشی بر شرح عقاید.....	۴۸۶

حواشی بر کتب فلسفہ و منطق	۴۸۶
حیات ولی	۴۹۹، ۴۹۸
خاصیت	۴۶۳
خزینۃ الاصفیاء	۵۶۱
دراسات اللیب	۵۶۳، ۵۶۲
درایات، رسالہ	۳۱۰
دعاء الاعتصام	۵۵۶
دعاء الاعتصام، شرح	۵۵۶
دمغ الباطل	۴۹۷
دنپتنو نسب نامہ	۵۵۹
دو رباعی خواجہ باللہ، شرح	۴۶۹
دیوان ابن فارض، شرح	۴۲۷
دیوان جامی	۳۰
دیوان حافظ	۳۰
دیوان عبدالعزیز (عربی)	۴۸۶
دیوان مظہر جانجنان (فارسی)	۵۴۶
دیوان ولی اللہ (عربی)	۴۶۴
ذخیرہ مَرتضیٰ حسن چاندپوری	۴۶۹، ۳۱، ۲۷
راہ نجات	۴۸۵
رباعیات ابوسعید ابوالخیر	۳۰
ردّ روافض، رسالہ	۴۷۰
رسائل أوائل	۴۶۴
رسائل تفہیمات الہیہ	۴۷۱، ۴۶۵

رساله الانصاف فی باب الاختلاف	۵۵۳
رساله بالعربية فی تحقیق مسائل الشيخ عبدالله بن عبدالباقي دهلوی	۴۷۳
رساله برهان العاشقين و رساله معمّا	۴۹۶
رساله در اسئله و اجوبه	۴۸۷
رساله در بیعت	۴۹۶
رساله در تحقیق استعانت	۵۰۱
رساله در ذکر روافض در ردّ گوهر مراد	۴۶۴
رساله فی اثبات شق القمر و إبطال براهین الحکمة	۴۹۷
رساله فی الأمور العامّة	۴۹۸
رساله فی الانساب	۴۸۶
رساله فی التاريخ	۴۹۸
رساله فی الحجاب	۴۹۸
رساله فی الرؤیا	۴۸۷
رساله فی المنطق	۴۹۸
رساله فی برهان التمانع	۴۹۸
رساله فی تحقیق الالوان	۴۹۸
رساله فی تفسیر ما أهل به لغير الله	۴۸۴
رساله فی ردّ الرسالة فی کلمة التوحید	۴۸۴
رساله فی عقد الأنامل	۴۹۸
رساله نذور بزرگان	۴۹۷
رسالة اذان و نماز	۴۹۶
رسالة اوائل	۴۷۴
رساله تعدیلات الخمسة المتحيرة	۴۹۷

رسالہ خلّت	۴۸۴
رسالہ دانشمندی	۴۷۲، ۴۶۴
رسالہ دفع اعتراضات	۴۸۴
رسالہ رحیمیہ	۴۵۱
رسالہ سمت قبلہ	۴۹۷
رسالہ شیخ تاج الدین سنہلی	۴۵۱
رسالہ عقاید	۵۴۳
رسالہ غوثیہ	۵۶۰
رسالہ فواید نماز	۴۹۶
رسالہ کلمۃ الحق	۴۹۷
رسالہ العقد الفريد في سلاسل أهل التوحيد	۳۳۷
رسالہ بسیطة بالفارسیة فی الأسانید	۴۷۳
رشحات عین الحیات	۲۵۲
رمز الشہادتین	۴۸۷
ریاض نضرة	۴۲۷
زہراوین	۴۶۵
زیارت حرمین	۴۸
سبیل الرشاد، رسالہ	۵۵۶، ۴۱۲
سر الشہادتین	۴۸۷
سُرور المحزون فی سیر الامین و المأمون	۴۶۵
سطعات	۴۶۵
سفرنامہ حج نواب محمد مصطفیٰ خان شیفتہ	۴۸
سلک مروارید	۴۶۷

سیر المتأخرین.....	۵۲۰
شاہ ولی اللہ اور اُن کا خاندان (اردو).....	۴۵۳
شاہ ولی اللہ دہلوی کی سیاسی مکتوبات.....	۳۲، ۲۹، ۲۸
شرح الاعتصام، رسالہ.....	۲۴۱
شرح تراجم بعض ابواب بخاری.....	۴۶۶
شرح چہل کاف.....	۴۹۶
شرح رباعیات.....	۴۹۶
شرح میزان المنطق.....	۴۸۷
شرح نووی.....	۶۹
شرح ہیاکل.....	۴۲۱، ۴۱۱
شفای قاضی عیاض.....	۵۵۱
شفاء العلیل.....	۴۶۸
شفاء القلوب، رسالہ.....	۵۵۳، ۴۶۶
شمائل ترمذی.....	۴۲
شمائل نبوی.....	۵۵۹
شمس الہدیٰ.....	۵۵۹
شوارق المعرفة.....	۴۶۶
صحاح ستہ.....	۵۵۱
صرف میر.....	۴۶۶
ظواہر السرائر اثر توضیح المعانی.....	۵۵۹
عجائب القرآن.....	۳۴۸
عجالة نفعه.....	۵۵۳، ۴۸۸
عزیز الاقتباس فی فضائل اخیار الناس.....	۴۸۸

- عقد الجید فی أحكام الاجتهاد و التقليد ۴۶۶
- عقد الجید فی مسائل الاجتهاد و التقليد ۵۵۳
- عوارف المعارف ۴۵۵، ۳۵۸، ۳۲۴
- عوارف (خطی) ۴۶۷
- عين العيون ۴۶۵
- فتاویٰ شاہ عبدالعزیز ۴۶۳
- فتاویٰ عالمگیری ۴۴۹
- فتاویٰ عزیزہ ۴۸۸، ۴۸۷
- فتح الخبیر ۵۵۳، ۴۶۷
- فتح الرحمن فی ترجمۃ القرآن ۴۷۱، ۴۶۷
- فتح السلام ۴۶۷
- فتح العزیز ۴۹۶، ۴۸۸، ۴۸۶
- فتح الودود فی معرفۃ الجنود ۴۶۷
- فتوح القدس فی لطائف النفس ﴿﴾ الطائف القدس فی لطائف النفس، رسالہ ۴۷
- فرايد قاسمیہ ۴۷
- فصوص الحکم ۵۶۲، ۵۵۲
- فضایل عبداللہ البخاری و ابن تیمیہ ۴۶۵
- فکر و نظر، مجلہ ۴۳۳
- فی اسئلہ و اجوبہ ۴۸۸
- فیصلہ شاہ صاحب دہلوی ۴۸۵
- فیض عام ۴۶۸
- فیما یجب حفظہ للناظر ۴۷۴
- فیوض الحرمین ۵۱۷، ۴۶۸

- قافله اهل دل: حضرت شاه غلام علی نقشبندی ۴۸
- قاموس، شرح ۴۷۷
- قرّة العینین فی ابطال شهادة الحسین ۴۷۴
- قرّة العینین فی تفضیل الشيخین ۵۵۳، ۴۶۸، ۲۴۱، ۲۳۹
- قرّة العیون ۴۶۵
- قصاید عربی ۴۸۵
- قصیده همزیه ۴۶۸
- قول سدید ۴۷۴
- قیامت نامه ﷺ آثار القیامة
- کاروان اهل فضل و کمال ۴۸
- کرامات الاولیا ۴۸۴
- کرامات عزیزى ۴۸۹
- کشاف ۴۶۱
- کشف الأنوار ۴۶۹
- کشف الغین عن شرح و باعیتین ۴۶۹
- کفایه ۳۳۰
- کلام منظوم ۴۶۹
- کلمات طیبات ۴۷۱
- کنز المکنون ۴۶۵
- گلشن هند ۴۷۴
- لطائف القدس فی معرفة النفس ۴۶۹
- لمحات ۴۶۹، ۲۷۸، ۱۶۱
- لوايح جامی ۴۵۵

مآثر رحیمیہ	۵۲۷، ۳۱۰، ۲۸۴
ما یعول علیہ و لایعول علیہ، رسالہ	۲۵۳
مثنوی معنوی	۵۵۲، ۵۰۸، ۳۵۸، ۹۲
مجموعہ تقریر شاه عبدالعزیز در وحدت وجود و شہود	۴۸۴
مجموعہ خمسہ رسائل	۴۷۱، ۴۶۶، ۴۶۳، ۴۶۰
مجموعہ رسائل اربعہ	۴۶۴
مجموعہ رسائل تسعہ	۴۹۷
مجموعہ فتاویٰ شاه رفیع الدین	۴۹۷
مجموعہ مکاتیب	۴۶۹
مختصر فی المعراج	۴۸۹
مخزن پنجاب	۵۶۱
مرافض الروافض، رسالہ	۴۵۰
مُسلّسات	۴۷۲، ۴۷۰، ۴۶۷، ۴۶۶، ۱۵۲
مُسند الدّارمی	۵۵۱، ۳۴۰
مشاہیر جونپور، تذکرہ	۵۴۹
مشکوٰۃ المصابیح	۵۴۰، ۳۴۰، ۲۱۵، ۴۲
معدن الجواهر	۴۷۳
مفتاح التّواریخ	۵۵۰
مقالات طریقت	۴۷۲، ۴۶۹، ۴۶۷، ۴۶۴، ۴۶۱
مقاماتِ مظہریہ	۵۴۵
مکاتیب حضرت شاه ولی الله محدث دهلوی	۵۰، ۳۹، ۳۶، ۲۷، ۲۰، ۱۹
مکاتیب سیاسی شاه ولی الله	۵۲۲
مکاتیب عربی	۴۷۱

نفحات الأنس	۳۸۲، ۳۰
نقاۃ التصوف، رسالہ	۵۴۸
نور العین	۴۶۵
نور العیون، ترجمہ	۹۰
نور القلوب (خطی)	۵۵۰
نہایات الأصول	۴۷۲
واردات	۴۷۲
وسیلۃ النجاة، رسالہ	۴۸۵
وصاف	۴۶۱
وصایا أربعة	۴۷۲
وصایای حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی	۴۷
وصیت نامہ	۴۷۲، ۴۷۰
ہدایت المؤمنین	۴۸۵
ہدایہ	۲۱۵
ہدایۃ الفقہ	۵۴۳
ہدایۃ، شرح	۳۳۰
ہمعات	۴۷۲، ۸۰

ہوامع ۱۱ حزب البحر، شرح



Rampur Raza Library Publications

© Rampur Raza Library- 2004

All rights reserved. No part of this book may be reprinted or reproduced or utilized in any form or by any electronic, mechanical or other means, now known or hereafter invented, including photocopying and recording, or in any information storage or retrieval system, without prior permission of the publisher, except as brief quotations for academic purpose.

<i>Title of the Book</i>	: MAKATIB-E SHAH WALIULLAH OF DELHI
<i>Compiled by (Vol. I)</i>	: Shah Abdur Rahman Phulati
<i>Compiled by (Vol. II)</i>	: Shah Mohammad Aashiq Phulati
<i>Discovered by</i>	: Mufti Naseem Ahmad Faridi Amrohavi
<i>Edited & Annotated by</i>	: Prof. Nisar Ahmed Faruqi
<i>Published by</i>	: Dr. Waqarul Hasan Siddiqi (Officer on Special Duty) Rampur Raza Library Hamid Manzil, Qila, Rampur 244 901 (U.P.), INDIA
<i>First Edition</i>	: 300 Copies
<i>Year</i>	: 1425 A.H./2004 A.D.
<i>Computerized by</i>	: Arsons Computer Text Delhi 110 006, ☎ 2326 4061
<i>Printed by</i>	: Diamond Printers, New Delhi 110 002
<i>Price</i>	: Indian Rs. 1000/- or US \$ 60/-
<i>Phone Library</i>	: 0595-2325045, 237244, 2325346
<i>Fax</i>	: 0595-2340548
<i>Webster</i>	: www.razalibrary.com
<i>Email</i>	: whsiddiqi@indiatimes.com

ISBN 81-87113-70-7

*

MAKATIB-E Shah Waliullah of Delhi

(Vols. I & II)

Discovered by
Mufti Naseem Ahmad Faridi

Edited & Annotated by
Prof. Nisar Ahmed Faruqi

Foreword by
Dr. Waqarul Hasan Siddiqi

RAMPUR RAZA LIBRARY

Rampur 244 901 (U.P.) INDIA

2004 AD

MAKATIB-E
Shah Waliullah of Delhi
(Vols. I & II)

Discovered by
Mufti Naseem Ahmad Faridi

Edited & Annotated by
Prof. Nisar Ahmed Faruqi

Foreword by
Dr. Waqarul Hasan Siddiqi

RAMPUR RAZA LIBRARY

Rampur 244 901 (U.P.) INDIA

2004 AD